C7 .M9941j .2
INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES
63343 ★ v.3
McGILL
UNIVERSITY

C7
.M9941j
.2
.v.3

جواہرِ غیبی . جلد (۳)

کنز پنجم و ششم مع خاتمۂ کتاب

(صفحہ ۵۵۵ تا صفحہ ۹۰۲)

بتالح ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء در شہر لکھنؤ

یادداشت - این کتاب جواہر غیبی یک جلد است بغرض سہولت
جلد بندی بہ سہ حصہ تقسیم کردہ سہ ۳ جلد مرتب ساختم ۱۲

Muzaffar 'Ali Shah

Jawāhir-i ghaybī

سعدی

بپایان آمد این دفتر حکایت ہمچنان باقی | بصد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی

کنز پنجم

جوہر یا اللہ ہر کہ سہ روز بخواند و روزہ دارد و گرسنہ ماند او را کرامت اولیا دست دہد و اگر در ظرف سفالین مکرر بنویسد چندانکہ تواند و آب بشوید و بر روی مصروع زند صرع زائل گردد و ہر کہ در شبانروزی ہزار بار بگوید و مداومت نماید از اہل تحقیق گردد و آنچہ خواہد بر و کشف گردد

جوہر نود و نہ نام الٰہی مشہور باسمای حسنی در حدیث ست کہ من احصٰہا دخل الجنۃ ہو اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الرحمٰن الرحیم الملک - القدوس السلام المومن المہیمن العزیز الجبار + المتکبر - الخالق - البارئ - المصور - الغفار - القہار - الوہاب - الرزاق - الفتاح - العلیم - القابض - الباسط - الخافض - الرافع - المعز - المذل - السمیع - البصیر الحکم - العدل - اللطیف - الخبیر - الحلیم - العظیم - الغفور - الشکور - العلی - الکبیر - الحفیظ - المقیت - الحسیب - الجلیل - الکریم - الرقیب - المجیب - الواسع - الحکیم - الودود المجید - الباعث - الشہید - الحق - الوکیل - القوی - المتین - الولی - الحمید - المحصی المبدئ - المعید - المحیی - الممیت - الحی - القیوم - الواجد - الماجد - الواحد الاحد - الصمد - القادر - المقتدر - المقدم - المؤخر - الاول - الآخر - الظاہر - الباطن الوالی - المتعالی - البر - التواب - المنتقم - العفو - الرؤف - مالک الملک ذو الجلال والاکرام - المقسط - الجامع - الغنی - المغنی - المعطی - المانع - الضار - النافع - النور - الہادی - البدیع - الباقی - الوارث - الرشید - الصبور - شرح حضرت جی

جوہر نود و نہ نام الٰہی غیر آن نود و نہ نام کہ در حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم وارد شدہ و در قرآن مجید آمدہ اگر کسی بآن دعا کند البتہ اجابت شود - روز خمیس روزہ دارد و در شب آدینہ قریب سحر دعا کند یا اللہ - یا رب - یا رحمٰن - یا رحیم - یا ملک در سورۂ فاتحہ یا محیط - یا قدیر - یا علیم - یا حکیم - یا توآب - یا بصیر - یا واسع - یا سمیع - یا بدیع - یا کافی - یا رؤف - یا شکور - یا واحد - یا غفور - یا حلیم - یا قابض - یا باسط - یا حیی - یا قیوم - یا علی - یا عظیم - یا ولی - یا غنی - در سورۂ بقر - یا قائم - یا وہاب - یا سریع -

63343

یا خبیر۳۴ در سورۂ آل عمران یا رقیب۳۵ - یا حسیب۳۶ - یا شہید۳۷ - یا غفور۳۸ - یا مقیت۳۹ - یا وکیل۴۰ - در سورۂ نسا
یا فاطر۴۱ - یا قاہر۴۲ - یا قادر۴۳ - یا لطیف۴۴ - سورۂ انعام - یا محیی۴۵ - یا ممیت۴۶ - سورۂ اعراف - یا نعم المولی
یا نعم النصیر۴۷ سورہ انفال - یا حفیظ یا قریب۴۸ - یا مجیب۴۹ - یا حمید۵۰ - یا مجید۵۱ - یا ذا العرش۵۲ -
یا فعال لما یرید۵۳ - یا ودود۵۴ - سورۂ ہود - یا کبیر۵۵ - یا متعال۵۶ - سورۂ رعد - یا منان۵۷ - سورۂ ابراہیم
یا خلاق۵۸ - سورۂ حجرات - یا صادق۵۹ - یا وارث۶۰ - سورۂ مریم - یا باعث۶۱ سورۂ حج یا کبیر۶۲ سورۂ مومنون
یا حق۶۳ - یا مبین۶۴ - یا نور۶۵ - سورۂ نور - یا ہادی۶۶ سورۂ دخان - یا فتاح۶۷ - سورۂ سبا - یا غفار۶۸ -
یا قابل التوب۶۹ - یا شدید العقاب۷۰ - یا ذا الطول۷۱ - سورۂ مومن - یا رزاق۷۲ - یا ذا القوۃ۷۳ -
یا متین۷۴ - سورۂ ذاریات یا برّ۷۵ - سورۂ طور - یا ملیک۷۶ - یا مقتدر۷۷ - سورۂ قمر - یا رب المشرقین۷۸
یا رب المغربین۷۹ - یا ذا الجلال والاکرام - سورۂ رحمن - یا اول۸۰ - یا آخر۸۱ - یا ظاہر۸۲ - یا باطن۸۳ -
سورۂ حدید یا ملک۸۴ - یا قدوس۸۵ - یا سلام۸۶ - یا مومن۸۷ - یا مہیمن۸۸ - یا عزیز۸۹ - یا جبار۹۰ - یا متکبر۹۱ -
یا خالق۹۲ یا بارئ۹۳ - یا مصور۹۴ - سورۂ حشر - یا مبدئ۹۵ - یا معید۹۶ - سورۂ بروج - یا احد۹۷ -
یا صمد۹۸ - سورۂ اخلاص

جوہر بدانکہ نزدیک ارباب تحقیق اسم مبارک اللہ اسم اعظم ست زیرا کہ اسم ذات است باعتبار جمیع اسما و صفات و دیگر اسما اسماء صفات اند و مجموع اسماء صفات در تحت اسم مبارک اللہ مندرج ست چہ ہر اسمی از اسما عبارت از ذات مسمی ست باعتبار صفتی کالعلیم باعتبار علم و قدیر باعتبار قدرت و علی ہذا القیاس بخلاف اسم مبارک اللہ کہ ذات مسمی ست باعتبار جمیع صفات و این اسم جامع ست در جمیع اسماء متضادہ و غیر متضادہ و این اسم کل ست و باقی اسما اجزاء او و جمیع اسماء الٰہی بوی مضاف ست و وی ہیچ اسمی مضاف نیست و اعظم اسماء ذکار ست مثلاً میگویند عزیز اسمی ست از اسماء اللہ تعالیٰ و نمی گویند اللہ اسمی ست از اسماء عزیز اگر کافر گوید - لا الہ الا ہو ایمان ازوی صحیح نبود زیرا کہ ہو برای اشارت ست پس شاید کہ باین کلمہ اشارت بہ معبود خود میکند و جملہ صفات ہمین حکم دارد اما چون لا الہ الا اللہ گوید حکم باسلام وی کنند و مشتق نیست اگرچہ بعضی مشتق گویند کہ لفظ مبارک اللہ در اصل الالاہ بود حرکت ہمزہ کہ مابین ہر دو لام واقع است نقل کردہ بما قبل دادند و ہمزہ را برای تخفیف حذف کردند اللاہ شد بعدہ لام اول را ساکن کردہ در دوم ادغام کردند اللہ شد و این اسم مبارک را خاصیتی ست کہ در ہیچ اسم نیست و در ضمن این اسم شریف سر لیست کہ اعظم ہمہ اسرار غامضہ است سالک از مواظبت و مداومت مشغولی

این اسم اعظم عارف بحقایق اشیا کما ہی و متخلق باخلاق جناب الٰہی می شود و احکام و آثار حضرت خداوندی بوی پدا میگردد مردہ را زندہ کند و زندہ را مردہ و بدرجہ میرساند کہ فوق آن متصور نیست و مشاہدہ نماید چیزہا را کہ ہیچ گوش نشنیدہ و ہیچ دیدہ ندیدہ و بر دل ہیچ بشر خطور نکردہ و ارواح اولیا و ملائکہ و صور جمیلہ ظاہر شوند و عجائب عالم مثال در بیداری ببیند حضرت قدوہ اولیا شیخ جنید بغدادی ہمہ شب بشغل اللہ اللہ مشغول می بود آخر باین مرتبہ رسیدند کہ خود میفرمایند کہ سی سال ست کہ خدا یتعالی بزبان جنید با جنید سخن میگوید و جنید درمیان نہ و خلق را خبر نہ باید کہ اسم مبارک اللہ باظہار ہمزہ و سکون ہا بعد مجمل در ہر نفس سہ بار بدل گوید یا چہل بار یا دو صد بار یا زیادہ ازان از سر حضور و آگاہی و شب کمتر خواب کند الاحین غلبہ و شب و روز از تکرار این اسم مبارک باز نماند خصوصاً آخر شب تا طلوع آفتاب پس برین نہج آثار و خواص کلی مترتب شود و مداومت این اسم مبارک بوجہی کند کہ در ہیچ نفس از وی ذاہل و غافل نباشد

جوہر بدانکہ در تفسیر اسم اعظم حضرت حق سبحانہ و تعالی اختلاف ست نزد بعضی اسم اعظم معین نیست بہر اسمی کہ معرفت حضرت خداوند تعالی حاصل شود اسم اعظم ست و نزد بعضی اسم اعظم بہ نسبت ہر فردی از افراد انسانی اسمی ست کہ در حضرت الوہیت مربی و واسطہ استفاضہ اوست و مرجع او بعد از انقطاع روح از بدن و نزد بعضی معین ست ہر کرا حضرت خداوند تعالی خواہد تعلیم فرماید و نزد بعضی حضرت جبرئیل علی نبینا و آلہ و علیہ السلام برای حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم آوردہ اند در ورق بہشت پیچیدہ و مہر از مشک اذفر بران نہادہ بران ورق نوشتہ اللہم انی اسئلک باسمک المکنون الطاہر المطہر القدوس الحی القیوم الرحمن الرحیم ذی الجلال والاکرام و نزد بعضی اسم اعظم الرحمن ست و نزد بعضی السریع و نزد بعضی الظاہر و نزد بعضی الغفار و نزد بعضی القریب و نزد بعضی القیوم و نزد بعضی الوہاب و نزد بعضی اللہم و نزد بعضی رب و نزد بعضی خیر الوارثین و نزد بعضی سمیع الدعا و نزد بعضی الحی القیوم و نزد بعضی در آیہ سلاماً قولا من رب رحیم ست و آن رب رحیم ست و نزد بعضی اللہ الصمد و نزد بعضی لا الہ الا ہو و نزد بعضی حسبنا اللہ و نعم الوکیل و نزد بعضی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین و نزد بعضی ذو الجلال والاکرام و نزد بعضی ارحم الراحمین و نزد بعضی اسم اعظم در حروف مقطعہ قرآنی کہ در اوائل سور واقع شدہ است و آن حروف اینست الم الم المص الر الر المر الر کہیعص طہ طسم طس یٰسٓ الم الم الم الم یٰس حٰمٓ حٰمٓ

۵ اسم اعظم

جمعسق حم حم حم حم ق ن ومنقول ست که چون حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب اکرم اللہ تعالی وجہہ امری عظیم روی نمودی در دعوات حروف فرمودی یا کهیعص یا حمعسق و نزد بعضی اسم اعظم در ضمن اشکال سبعہ است و آن اینست

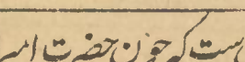

و حضرت مقدسہ امیر المومنین اسد اللہ الغالب کرم اللہ تعالی وجہہ در خواص اشکال سبعہ یازدہ بیت نظم فرمودہ اند و آن ابیات بتمامہا در شمس المعارف مسطور ست پس شکل اول دو مثلث متساوی الاضلاع ست در هم آمیختہ و شکل دوم سہ الف ست و مدی بر آن کشیدہ و شکل سوم میم ست چشم پوشیدہ و ابتر یعنی دنبالہ ندارد و شکل چہارم دو الف ست کہ سہ جا آنرا بهم پیوند کردہ بہ الف و آن نردبان ست سبب ترقی بجمیع مطالب و شکل پنجم چہار الف ست مثل انگشتان و شکل ششم هاست کہ هر دو چشم وی شگافتہ بود نہ پوشیدہ و شکل هفتم واو ست کہ دنبالہ وی باز گردیدہ و بر سر او در گشتہ و حضرت مقدسہ امام همام محمد جعفر الصادق رضی اللہ تعالی عنہ از حضرت مقدسہ امیر المومنین اسد اللہ الغالب کرم اللہ تعالی وجہہ نقل کرد کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرمودہ اند هر کہ این اشکال سبعہ را در سفر بحر در بر با خود دارد و در میان امتعہ و رخوت هند از غرق و حرق و سرق ایمن و سالم ماند و حضرت امام همام علیہ السلام بعضی ارقام هندسی در مثلثات و در وسط این خاتم کہ شکل اول ست زیادہ کردہ اند و آنرا در حصول نتیجہ و ظهور اثر اتم و اکمل دانستہ و صورتش اینست

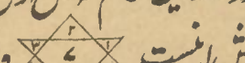

و حضرت ذو النون مصری قدس سرہ فرمودند کہ این اشکال سبعہ متضمن اسم اعظم ست و بغایت سریع الاجابت چون دیرا در دعا شفیع سازند و بعضی از اکابر این اشکال سبعہ را امتحان کردہ میفرمایند کہ در هیچ کشتی نباشد الا آنکہ سلامت بکنار آید و در هیچ خانہ نباشد الا آنکہ از سوختن و دزدان خانگی ایمن بود سوم آنکہ در میان هیچ متاعی از تجارت نباشد الا آنکہ از سوختن و آفات سفر و تصرف قطاع الطریق بسلامت ماند.

جوهر هو بعضی از اهل تحقیق بر آنند کہ اسم اعظم اللہ تعالی اسم هو ست پس اگر خواهد کہ بقوت باطن در اشیا تاثیر کند بر این اسم مداومت بر وجهی کند کہ در هیچ نفس از وی ذاهل و غافل نباشد تا وقتیکہ باطن وی از انوار هویت ذاتیہ مطلقہ روشن گردد و چون این اثر شود و این صفت راسخ گردد بقوت آن در همہ اشیا تصرف عظیم تواند نمود و در ضمن این اسم سریست کہ اعظم همہ اسرار غامضہ است

جوهر الرحمن بعضی ذاتی گویند بحجت آنکہ اطلاق این اسم مبارک بر غیر حق سبحانہ و تعالی

جائز نیست قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ وبعضی برآنند کہ صفاتی ست کہ صفت اشتقاق دارد وبعضی ساکت اند وگفتہ اند کہ خاص اللفظ وعام المعنی ست یعنی او خداوند رحمت کہ رقت قلب ست وایجاد مراد غایت او کہ مہربانی ست وقیل بخشاینده وقیل ظہور دہندہ حقایق وماہیات علمیہ را در وجود خارجی۔ اگر بعد از نماز صبح بخواند صد بار غفلت وفراموشی از دل وی برود ہر کہ بعد از ہر نماز الرحمٰن گوید غفلت وفراموشی وسختی دل برود ہر کہ بعد از ہر نماز دویست و نود و ہشت بار بخواند جملہ مردمان او را دوست دارند واز اہل تحقیق گردد ہر کہ نون رحمٰن را در نوشتن بسم اللہ الرحمن الرحیم وجاہای دیگر مدہد روزی او فراخ گردد۔

جوہر اسم الرحمن کہ بخشندہ وبخشاینده است برای اہل محنت وبلا نزد اسم منتقم کہ داد دہنده وانصاف ستاننده است ہیچ شفاعت نفرماید الا بعد از انکہ شفاعت کنندگان از سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ودیگر انبیا واولیا ومومنان شفاعت کنند واسم الرحمٰن جامع دیگر اسماست وبعد از اسم مبارک اللہ ہیچ اسم دیگر بروی مقدم نیست در روز قیامت اسم منتقم خواہد کہ در مرتبہ خود را ظاہر کند ودمار از روزگار ہر گناہگار بر آورد اسم الرحمٰن نزد وی شفاعت کند کہ گناہگاران را بمن بخشش۔

جوہر الرحیم شبوتے ست ومعنے او خداوند رحمت کہ رقت قلب ست وایجاد مراد غایت او کہ مہربانی ست وقیل بخشنده مومنان نہ کافران را وقیل رحمت کننده ببقاء وجود جمیع اشیا وقیل رحمت کننده بر ہر دو طایفہ استشہاد بآیہ کریمہ فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم میکنند وقیل رحیم مقتضی شہود ست چنانکہ از اقتضای رحمن وجود ست چہ از فیض رحمانی موجودات وحقایق ظہور یابند از رحمت رحیمی اہل شہود وجود مطلق را در موجودات متعدده مشاہده کنند واز روی مجاز بر ہر مہربان اطلاق می توانکرد خاصہ بر پیغمبر ما علیہ الصلوٰۃ والسلام لقد جاءکم رسولٌ من انفسکم تا رحیم اگر بعد نماز صبح صد بار بخواند جملہ خلق بروی مشفق ومہربان گردند ودشمنان بروی مہربان گردند واو بر خلق دہر کہ ہر روز بعد دو حروف مکتوبہ یا مبسوطہ دے بخواند قوے تر۔

جوہر رحمن ورحیم ہر دو صفات حضرت خداوند تعالیٰ اند مشتق از رحمت ورحمت در لغت رقت قلب باشد وآن از صفات حضرت خداوند تعالیٰ نبود لہذا رحمت در صفت حضرت خداوند تعالیٰ بمعنی ارادہ فیض وارادہ انعام پندارند ونزد بعضی رحیم مرادف رحمن است

وبعضی رحمن را در دلالت برحمت ابلغ از رحیم دانند و نزد بعضی معنی رحمن آنست که بندگان را
بروزی دادن وعده فرمود و برطاعت خود امری فرود آورد اگر از بنده خلاف امر شود از
حضرت خداوند تعالی در وعده تجاوز نرود و معنی رحیم آنست که بندگان را کار فرمود کم از طاقت و
نعمت داد فزون از حاجت و نزد بعضی معنی رحمن آنست که رحمت کننده است برهمه خلق بدنیا بروزی
دادن و معنی رحیم آنست که رحمت کننده است برهمه خلق خاصه برمومنان بعقبی بآمرزیدن و عطا کردن
و میگویند که هرچه در قرآن مجید بیان رحمت و روزی دادن ست همه تحت معنی کلمه رحمن است
و هرچه بیان مغفرت و تخفیف عذاب ست همه تحت معنی رحیم ست و آورده اند که حضرت خداوند تعالی
را سه هزار نام ست هزار نام فرشتگان دانند و هزار انبیا و هزار در کتب حضرت خداوند تعالی است
سی صد در توریت و سی صد در انجیل و سی صد در زبور - و نود و نه در قرآن مجید که بعلم مومنان
متصل شده و یکی مخزون و مکنون ست بعلم حضرت خداوند تعالی و معنی آن سه هزار درین سلام
مذکورست و دعوت حضرت خداوند تعالی بدین سه اسم بمنزله دعوت بسه هزار اسم مسطورست و بعضی مشایخ
بعد از نماز دیگر این سه اسم تا غروب آفتاب بخوانند -

11 جوهر الرحمن الرحیم این دو اسم پناه مضطرین و امان خایفین ست هرکه در امری مضطر شود
بعدد مجمل یا مفصل بر این دو اسم مواظبت نماید مقصود میسر شود و کسی که از ظالمی بترسد مداومت
نماید ایمن گردد و هرکه این دو اسم را برنگین فضه در ساعت آخر از نهار روز جمعه نقش کرده بآن تختم
نماید هیچ مکروهی بوی نرسد و هرکه این اسم را ورد سازد حضرت خداوند تعالی در جمیع امور لطف خود را
شامل حال وی گرداند -

12 جوهر الملک ثبوتے و معنی او بادشاه و قیل آنکه تصرف ملک و ملکوت در دست اوست
بادشاه ملک ظاهر و باطن ۱۲
و قیل آنکه بادشاه روز رستخیز ست اگر هر روز نود بار گوید روشن ضمیر و تونگر گردد و ملوک مسخر و
منقاد او شوند و اگر برای حرمت و عزت بخواند مجرب ست و اگر هر روز دویست و شصت و دو بار بعدد
مفصل وی بخواند دل او روشن شود و اگر بعد از هر فریضه بعدد مذکور مواظبت نماید نور و صفا
حروف ۱۲ مضاعف شود و هرکه دائم نظر افگند برین حروف این اسم بعد از انکه آنرا کتابت کند
برین صورت ال م ل ک و باید که از ین جمله حرف وسط را که میم ست منظور دارد و در هر روزی
چهل بار نظر بر حرف میم گمارد و دران حال بر طهارت باشد و هر بار قل اللهم مالک الملک تا
بغیر حساب بخواند حضرت خداوند تعالی اسباب دنیا و آخرت را بروی آسان گرداند - و هرکه

هر روز الملک بخواند نوزده بار از خلق بے نیاز گردد - از خواص این اسم ست که سلاطین مسخر شوند
و دردشن ضمیر و تونگر گردد

۱۳ جوہر القدوس یعنی پاک از جملہ نقایص و این اسم تقدیسی ست و اکثر معنی او بطون راجع ست و فرق میان تقدیس و تنزیہ و تسبیح آنست کہ تنزیہ ہر دو را شامل ست و تسبیح عام و تقدیس ہم از نیجہت در درود متاخر ست سبوح قدوس و معنی تسبیح تنزیہ الحق عما لا یلیق بجناب عظمتہ من النقایص و معنی تقدیس آنست کہ حق سبحانہ و تعالی منزہ است از چیزہای کہ لایق عظمت اوئیست خواہ آن کمالات باشد بہ نسبت غیر خواہ نقایص - بعضی بر آنند کہ تقدیس عبارت از پاکی ذات و صفاتست در مظاہر و تعینات و تسبیح عبارت از پاکی حق تعالی ست در مرتبہ ذات وی شاید کہ باعتبار تسبیح عقل مدرک حق تعالی شود چنانکہ اہل حکمت و اہل کلام گویند و اما باعتبار تقدیس نہ عقل را بسر ادراک عزت او گذر و نہ نقل را از صفحہ وحش طاقت خبر اگر بعد از نماز جمعہ بر سر زبان خود بنویسد و بخورد فرشتہ خوی گردد و قیل ہر کہ ہر روز بعد زوال صد بار بخواند دل وی پاک شود و بحجت پناہ یافتن از خصمان وقت فرار ہر چند کہ تواند بخواند و اگر در راہ مسافر مداومت نماید ہیچگاہ ماندہ و عاجز نشود و اگر سیزدہ و نوزدہ بار بر شیرینی خواندہ بدشمن دہد مہربان شود القدوس ہر کہ بعد از زوال صد و ہفتاد بار بعد مجمل یا سی صد و چہل و نہ بار بعد مفصل وی بخواند دل وی پاک شود و اگر ہر روز برین ذکر مداومت کند صفائی تمام حاصل شود

۱۴ جوہر السلام جمالی و تقدیسی ست اگرچہ بہ ثبوتی قریب ست و معنی او سلامت دارندہ و قیل سلامت دارندہ ذات خود را از عیب حدوث و صفات خود را از وصمت زوال و افعال خود را از شر محض و قیل سلامت دارندہ کسانی را کہ بسلامت ایمان رفتہ اند از دوزخ و قیل سلام کنندہ مومنان را در بہشت سلام قولا من رب رحیم و اگر مداومت نماید از ترس ایمن بود و اگر سی صد و نوزدہ بار بر شیرینی خواندہ بدشمن دہد مشفق گردد و اگر السلام را یکصد و سی و یکبار بر سر بیماری بخواند شفا یابد و اگر بہ نیت سلامتی از آفات و امراض بود بعد حروف مکتوبہ وی کہ صد و شصت و دو است یا مبسوطہ کہ پانصد و ہفتاد و چہار ست ہر روز بخواند زود اثر عافیت و صحت پیدا شود السلام برای محبت ہر روز یکصد و شصت و دو بار بعد مکتوبہ وی یا پانصد و ہفتاد و چہار بار بعد مبسوطہ وے بخواند -

۱۵ جوہر المومن جمالی و ثبوتی ست و معنی او امن دہندہ بندگان را در روز قیامت و قیل ایمن کنندہ از خوف اگر این اسم را نوشتہ باخود دارد ہر چیزی کہ داشتہ باشد در امان باشد و ہر کہ بسیار خواند خلق مطیع و منقاد او گردد۔ ہر کہ این اسم را بعدد مکتوبہ یا مبسوطہ وی مداومت نماید از ہر چہ ترسد امان یابد و ہر کہ صد و سی و شش بار بخواند و یا ہمین عدد بنویسد و باخود نگاہدارد شک و شبہہ در امور مبہمہ از دل وی زائل شود و از ہر چہ ترسان بود ایمن گردد و اگر بشرایط کتابت کند و باخود نگاہدارد و بخواند از غارت و تاراج صوری و معنوی ایمن بود و ہر کہ در وقت دیدن انچہ موجب خوف اوست چہار بار گوید یا مومن از شر آن چیز ایمن گردد۔

۱۶ جوہر المہیمن جمالی و ثبوتی ست و معنی او نگہبان بطریق خوب و صوب مرغوب و قیل آگاہ از نہان و آشکارا قال بعض من اہل التحقیق الہیمان شدۃ العشق و این صفت مقتضی ست کہ صاحب ہیمان را سکون و قرار نباشد و حتی از جہات غیر محبوب خویش و این حالت در ملاء اعلی کہ ملائکہ مہیمنہ اند ہا موافی جلال اللہ تعالی و جمالہ طاریست و مع ہذا نمیدانند کہ در زمین مخلوق ہست یا نہ یا آدم لواء قبولیت بر سر دارد یا ابلیس گلیم شقاوت دربر و این حالت در عالم شہادت از انبیا بحضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و آلہ و علیہ السلام لاحق بود کہ کوکب و قمر و آفتاب را بخدا یتعالی نسبت کردہ و ہذا ربی ہذا اکبر میگفت اگر بعد غسل صد بار بخواند بر دلہا مشرف و بر مغیبات مطلع گردد و اگر مواظبت نماید از جمیع آفات پناہ یابد و از جملہ ہشتیان گردد۔ المہیمن را بر نگین خاتم نقش کنند پنج بار در شرف قمر و وقت نقش کردن بخوانند این اسم اشتغال نمایند و آنرا باخود دارند از شر بادشاہ و ہم ظلمہ و ہم از شر جن محفوظ مانند۔

۱۷ جوہر العزیز جلالی و تنزیہی و سنی او غالب ست و قیل آنکہ مثل او در وجود نیست و قیل لا یمکن احاطتہ او صافہ و لا حد لذاتہ و صفاتہ اگر بعد نماز فجر چہل و یکبار تا چہل روز بخواند در دنیا و آخرت عزیز و مکرم شود و محتاج خلق نگردد و اگر مداومت نماید بعد از خواری عزیز گردد و درین اسم خاصیات عجیبہ و غریبہ است۔ از خواص این اسم ست کہ خواننده بسوال محتاج نگردد

۱۸ جوہر الجبار جلالی و تنزیہی و معنی او صاحب غلبہ است و قیل قہر و قیل ترفہ کنندۂ شکستہ چنانکہ یا جابر المتکبرین اگر بعد از سبعات عشر بست و یکبار بخوانند بدست ہیچ

ظالمی گرفتار نگردد و اگر مداومت نماید از غیبت و بدگوئی خلق درامان باشد و اہل دولت و سلطنت را
مداومت این اسم باید کرد و اگر بر انگشترین نقش کرده بپوشد مہابت و شوکت ایشان در دل خلق متمکن
گردد۔ این اسم را در دفع شر جباران و ظالمان اثرے تمام ست و برای مقہورے
اعدا بعد از نماز جمعہ سی صد بار بخواند و اگر از بادشاہ بترسد الجبّار بر ابر روی او دوازدہ بار
بخواند از شر وی ایمن گردد

۱۹ جوہر المتکبر جلالی و تنزیہی ست و معنی او غالب و قیل آنکہ غیر خود را حقیر داند و در حقیقت نیز
ہمچنین باشد و قیل بزرگ ای عزیز۔ ردا تکبر و ازار عظمت منحصر ست بر حق سبحانہ و تعالی
کہ متکبر حقیقی اوست الکبریاء ردائی و العظمۃ ازاری فمن نازعنی فیہ الخطّ اگر دربستہ
حلال خویش پیش از دخول دہ بار بگوید فرزند خدا ترس آید و اگر در ابتدای ہر کاری بسیار گوید
مراد او باتمام رسد

۲۰ جوہر الخالق ثبوتی ست و معنی او پیدا کنندہ و قیل تقدیر کنندہ و معنی تقدیر خلقت اشیا
است ہر یک علی حسب الترتیب اگر در شب بسیار گوید دل وردی او منور گردد و در تمامے
کارہا قوی باشد و ثواب تا قیامت در دیوان وی نویسند۔ الخالق ہر کہ این اسم را
در مربع ۴ در ۴ بہیأت رقمی وضع کند بر دزن سفید و بر ظرد ی ہمین مربع را بصورت حرفی
بنویسد چنانچہ اضلاع و بیوت بر یکدیگر منطبق باشند بے تفاوتے و ارقام حرفی و عددی را
وقتی نہد کہ قمر قوی حال بود و زائد النور و ناظر بسعود و ساقط از نحوس حضرت حق تعالی ویرا
بزودی اطلاع دہد بر علم اکسیر و اگر در ان فن صاحب وقوف بود مدد عظیم یابد در اعمال اکسیری

۲۱ جوہر البارئ ثبوتی ست و معنی او پیدا کنندہ و قیل پیدا کنندہ خطرات و معنی ثانی اقرب
می نماید و مناسب ست بہ خالق تعلق بصور ظاہریہ دارد و بارئ بمعنی باطنیہ و تقدیم در کلام
کریم ہو اللہ الخالق البارئ خالق بر بارئ ممکن ست کہ باین تقدیر بودہ باشد اگر در ہفتہ
صد بار گوید او را در گور نگذارند با آنکہ در گور نماند و اگر طبیب برین اسم مواظبت نماید ہر علاج
کہ کند بر صواب آید و اگر بر گل خوشبو ہفتاد و پنج بار بخواند و در خواندن نام مادر او متصل گفتہ
بدمد و بدہد کہ ببوید مطیع شود۔ ہر کہ ہر جمعہ البارئ صد بار بگوید خداوند تعالی او را تنہا نگذارد
و مونسی فرستد

۲۲ جوہر المصور ثبوتی ست و معنی او نگارندۂ صور ظاہری و نگاشت آن صورت خواہ در رحم

خواہ در ہوا چنانچہ امر متنوعہ مختلفہ اگر عقیمہ ہفت روزہ دارد و ہر روز وقت افطاریست و یکبار
خواندہ و دمیدہ بخورد فرزند نرینہ روزی شود و قلیل ہر کہ بسیار بخواند کارہای دشوار بروی آسان شود و
اگر وقت وضو بانگشت شہادت در پیشانی نوشتہ ہر جا کہ رود و ہر کہ ملاقات کند دوست او گردد۔

۲۳ جوہر الغفار شبوتی ست و در لغت معنی او بسیار پوشندہ و در عرف آمرزندۂ گناہ اگر بعد از نماز جمعہ صد بار
یا غفار اغفر لی ذنوبی بخواند مغفور گردد۔

۲۴ جوہر القہار شبوتی ست و معنی او غلبہ کنندہ و قلیل ضایع کنندہ اگر برای ہر مہمی صد بار
گوید و قلیل اگر مداومت نماید محبت دنیا از دل او برود و خاتمہ او بخیر انجامد و محبت و شوق حضرت
حق تعالی در دل او بیفزاید و اگر در میان سنت و فرض صد بار بگوید بہ نیت مقہوری دشمن مقہور
گردد و اگر مسحور این اسم مبارک نوشتہ در آب گرم اندازد و سر بدان شوید صحت یابد بہ نیت قلع و
قمع اعدا ہر روز سی صد و شصت بار بعدد حروف مکتوبۂ وی بعد از نماز بامداد بخواند و اگر بعدد حروف
مبسوطۂ وی کہ چہار و نود و نہ است قرأت کند دشمن عنقریب مغلوب و مقہور گردد و ہر کہ این اسم را
بسیار گوید دوستی دنیا و اہل دنیا از دل وی زائل گردد۔

۲۵ جوہر الوہاب شبوتی ست و معنی او بخشندہ بغیر غرض و عوض و منت ایجاد نہندہ بر جمیع موجودات
عینیہ خارجیہ اگر بعد از نماز چاشت آیہ سجدہ خواندہ و سر بسجدہ نہادہ ہفت بار بگوید از خلق مستغنی
گردد اگر حاجتی دارد در میان شب در صحن خانہ یا در مسجد سہ بار سجدہ کند و دست برآورده
صد بار گوید حاجتش روا گردد و اگر روز چہارشنبہ غسل کردہ دو رکعت نماز گذارد بعد ہزار بار بخواند
دنیا بروی بسیار شود و اسباب جمعیت فراوان ہر کہ بعد از نماز دست بردارد و ہفت بار گوید یا وہاب
و حاجت خواہد برآید و بعضی گویند کہ در فضای وسیع کہ خالی بود دست بردارد و صد بار یا وہاب
گوید مہمات وی کفایت شود و اگر صد و سی و سہ بار بعدد حروف مبسوطۂ وی گوید اقوی و اولی بود
برای وسعت رزق چاشت چہار رکعت بگذارد و بعد از سلام سجدہ کند و در ان یکصد و چہار مرتبہ
یا وہاب بخواند۔ بعد نماز بامداد ہفتاد بار یا وہاب برای معموری کار دینی و دنیوی بخواند و این
دعا نیز اللہم زدنا نورا و زدنا سرورا و زدنا حضورا و زدنا معرفتا و زدنا طاعتا و زدنا عبادتا و زدنا
محبتا و زدنا عشقا و زدنا شوقا و زدنا ذوقا و زدنا علما یا مولانا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

۲۶ جوہر الرزاق شبوتی ست و معنی او رزق دہندہ و قلیل پیدا کنندہ ارزاق خواہ رزق
قوت جسم و قوت شہوانی باشد خواہ قوت قلب و قوت روحانی باشد و اگر پانصد و چہل و پنج بار

بخواند دشواری و درماندگی نه بیند و اگر هزار بار در محل خالی بخواند با خضر علی نبینا و آله و علیه السلام ملاقات شود و بعضی گفته اند که هر کس که در چار طرف خانه خود در هر رکنی صد بار گوید یا رزاق فقر و درویشی نیاید- **الرزاق** هر که بامداد پیش از نماز صبح در چار زاویه خود ده بار گوید و آغاز از دست راست کند و روی از فتنه بگرداند و بجانب قبله رود از فقر و فاقه و بی نوائی خلاص شود-

۲۷ **جوهر الفتاح** ثبوتی ست و معنی او کشاینده و قیل حکم کننده و قیل کشاینده خزائن رحمت بر انواع بریه بعد نماز بامداد دو دست خود برداشته بر سینه نهد و هفتاد بار گوید زنگ از دل او بزداید- و بعضی گویند که هفتاد و هفت بار بگوید نسیان دفع شود- هر که روز بعد از نماز صبح هفتاد و هفت بار گوید یا فتاح دو دست بر سینه فرود آرد زنگ غفلت از دل او بیرون رود و اگر مداومت بر عدد مجمل وی کند که چار صد و هشتاد و نه است یا عدد مفصل که شش صد و دو است اثر آن قوی تر بود

۲۸ **جوهر العلیم** ذاتی ست و امام ائمه صفات و معنی او داننده اوهام و بردارنده شکوک تمام و قیل بالغ در مرتبه علم اگر بدل بسیار گوید از معرفت حق تعالی نصیبی وافر یابد و اگر شب جمعه بعد نماز صد بار در سجده گفته بخواب رود کارهای پنهان بروی آشکارا گردد و اگر در صحرا دو رکعت بگذارد و مستقبل قبله نشسته هزار بار گوید حاجت برآید- **العلیم** هر که مداومت کند بذکر این اسم ظاهر شود بروی مخفیات علوم صناعت الهی که عبارت از علم اکسیر ست و غیر آن از علوم غریبه و فنون عجیبه- و هر که در دل این را بسیار گوید صاحب معرفت شود و هر که بعد از فریضه صد و پنجاه بار که عدد مجمل اوست یا سی صد و دو بار که عدد مفصل اوست تکرار کند اثر قوی گردد- و نزد بسیاری از اکابر محققین این اسم امام ائمه سبعه است **العلیم** هر که در دل خود بسیار گوید از علم لدنی بهره ور گردد-

۲۹ **جوهر القابض** ثبوتی ست و معنی او گیرنده و قیل اسباب رزق تنگ کننده و قیل ارواح از اجساد بیرون آرنده و قبض تعلق باین اسم دارد و بسط بباسط اگر چهار روز بر چهار لقمه نان بنویسد و بخورد از عذاب روز گور سنگی ایمن گردد و در بعضی چهل روز بر لقمه نان بنویسد **القابض** سه شب به نیت هلاک دشمن هر شب هزار بار بخواند آن دشمن هلاک شود یا از آن موضع آواره شود و بعضی گویند که هر که چهل روز بر چهل لقمه نان بنویسد و به ناشت بخورد از جوع و عذاب قبر ایمن بود

۳۰ جوہر الباسط ثبوتی ست ومعنی او فراخ کنندہ وقیل دہندہ وقیل گسترندہ۔ ہرکہ سحرگاہ باطہارت دست برداشتہ دہ بار بگوید یا باسط وبروی خود فرود آرد ہرگز محتاج نگردد واز غم خلاص یابد واز جائی کہ گمانش نبود نعمت یابد ورزی بروی فراخ گردد۔ واگر بعدد حروف مکتوبہ یا مبسوط بروی مداومت نماید اثر قوی تر بود۔ وبعضی میفرمایند کہ این اسم را چون بخواند وبا خود نگاہدارد در توسیع رزق وتفریج کرب وتفریح نفس تاثیر عظیم کند پس باید کہ چہار روز متصل ہر روز چہار ساعت بخلوتی لاینقطع بخواند بر مقصود فائز شود واگر ہفتاد ودو روز ہر روز ہفتاد ودو بار بخواند حقتعالی دل دیرا بطاعت ومحبادت خود ثابت دارد ورزی ویرا از جائی برساند کہ گمان نداشتہ باشد

۳۱ جوہر الخافض ثبوتی ست واکثر معنی او بجلال راجع است ومعنی او فرومندہ وقیل آنکہ عدل وقسط درمیان نہد وقیل گسترندہ وقیل فرود آرندہ اعدا را از نظر رحمت خود واز نظر دوستان خود۔ وبعضی گویند اگر سہ روز روزہ دارد وطی بلا انفصال کند وچہارم روز در مجلس واحد ہفتاد ہزار بار بگوید بر دشمن ظفر یابد وہرکہ بہ نیت دفع ظالم ہفتاد ہزار بخواند کار کفایت شود۔

۳۲ جوہر الرافع ثبوتی ست ومعنی او بردارندہ وقیل دور کنندہ واگر در نیم شب یا در نیم روز صد بار بگوید از جملہ خلق برگزیدہ وبے نیاز گردد۔

۳۳ جوہر المعز جلالی وثبوتی ست ومعنی او عزت دہندہ وقیل اعزاز حقیقی آن باشد کہ از ذل حاجت برون آید وقیل اعزاز حقیقی آن باشد کہ از ذل موجودکن بیرون خرامد وقیل از ذل حدوث وشہود محبت دست افشاند وقیل از ذل فنا خود را باز دارد واگر در ہر شب دوشنبہ وجمعہ بعد نماز شام چہل ویکبار بگوید میان خلق باہیبت ووقار باشد وجز از حقتعالی از ہیچکس نترسد۔ المغز ہرکہ شبہای جمعہ ودوشنبہ میان شام وخفتن اسم معز را صد وچہل ویکبار بخواند خوف خلق از دل او بیرون رود ودر نزد حکام واکابر معزز باشد۔ وہرکرا خصم قوی باشد دو رکعت نماز بگذارد ودر سجدہ نہاد ہفتاد وپنج بار المعز را بتضرع بخواند واز خداوند تعالی نکبت آن خصم خواہد آن خصم ذلیل وخوار شود۔ المغز ہرکہ این اسم را چہل روز متصل ہر روز بعد از نماز بامداد چہل ویکبار بخواند در دنیا وآخرت عزیز ومکرم شود وہرگز محتاج خلق نگردد۔

۳۴ جوہر المذل جلالی وثبوتی ست ومعنی او خوار کنندہ ودور اندازندہ از راہ رحمت رحیمی وقیل ذل حقیقی آن باشد کہ راہ راست گم کند وقیل ذل آن باشد کہ بتقلید آبا یا استاد غیر عارف محجوب ماند وقیل ذل آن باشد کہ اعمال وافعال خود بیند وقیل تا آنکہ سالک را معرفت

کماہی ارزانی نشدہ است ہنوز از رق ذلت کماہی نرستہ اگر از ظالمی یا حاسدی بیم دارد ہفتاد
و پنج بار بخواند بعدہ سر بسجدہ نہد و بگوید الٰہی مرا از شر فلان در امان دار امان یا بد۔

۳۵ جوہر السمیع ذاتی ست و مشترک و در لغت معنی او شنوندہ و در عرف معنی او صفتی ست در حق
سبحانہ و تعالی کہ بدان منکشف شود مسموعات اگر در روز پنجشنبہ پانصد بار و بروایتی ہر روز صد بار
بخواند و در ان حین سخن نگوید ہر دعائی کہ کند مستجاب شود و بعضی گفتہ کہ بعد نماز چاشت۔ بعد از نماز حاجت
در روز پنجشنبہ پانصد بار سمیع گوید بعد از ان حاجتی خواہد روا گردد

۳۶ جوہر البصیر ذاتی ست و مشترک و معنی او بیننده، و قیل صفتی ست بحق سبحانہ و تعالی
کہ بدان منکشف میگردد مبصرات اگر میان سنت و فرض صد و یکبار بخواند مخصوص بنظر عنایت
حضرت حق تعالی و محرم اسرار الٰہی گردد و بعضی در روز جمعہ گفتہ اند و نزد بعضی در میان سنت و
فرض جمعہ صد بار گوید۔ روز جمعہ میان سنت و فرض فجر صد و یکبار بصیر بخواند از اہل مکاشفہ گردد

۳۷ جوہر الحکم ثبوتی ست و مشترک و معنی او حاکم محکمہ قصاص و قیل استوار و راسخ و معنی
عدل نیز درین اسم ملحوظ اگر نیم شب چندان گوید کہ از خود بشود باطن او معدن اسرار شود
و محرم اسرار الٰہی گردد

۳۸ جوہر العدل ثبوتی ست و مشترک و معنی او برابر است و قیل بسیار عدل کننده ہر کہ
در شب جمعہ بر بست لقمہ نان بنوید و بخورد جملہ خلایق مسخر او شوند و بعضی گویند بر بست لقمہ
نان بر ہر لقمہ بدہد و بخورد

۳۹ جوہر اللطیف ثبوتی ست، و جمالی معنی او داننده خفیات امور و قیل لطف کننده
بر بندگان اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء و ہو القوی العزیز و قیل باریک
دقیق تر از جزء لا یتجزی کہ اصل موجودات ست و ہو لطف من کل شئی لا تدرکہ الابصار
و ہو یدرک الابصار و ہو اللطیف الخبیر۔ اگر برای کشادن بخت دختر و صحت امراض و
کفایت مہمات بعد تحتیہ وضو صد بار مواظبت نماید بہتر۔ اللطیف در دفع ابر و آلام و ازالہ
ہموم و اوہام اثر تمام دارد بر ذکر آن مداومت نماید و بعضی گفتہ کہ غسل کند و دو رکعت نماز بگذارد
بعدہ صد بار بگوید یا لطیف۔ بہ نیت خاص کہ دارد روا گردد۔ اللطیف ہر کہ بمشک و زعفران
و گلاب بر ظرف چینی یا زجاجی صد و ہفتاد و سہ بار بنویسد و بآب باران محو سازد و یا آب عذب
طاہر و بیاشامد جمیع امراض و اوجاع مندفع شود و اگر اسمای حروف مبسوطہ و یا علیحدہ بالف و لام

تعریف بعد و حروف هر اسمی کتابت کند بدینوجه الالف و آنرا صد و چهل و دو بار بنویسد اللام و آنرا صد و دو بار بنویسد الطاء و آنرا چهل و یکبار الیاء و آنرا چهل و دو بار الفاء و آنرا صد و دوازده بار بنویسد پس یک شب در آب بقیع کند بعده بیاشامد از المهای درونی و بیرونی شفا یابد و از همه دردها خلاص شود اللطیف این اسم شریف از سائر اسما ممتاز ست بدین جهت که قریب النتیجه و سریع الاجابت و اثرست و در جمیع اوهام و آلام و استقام و نوائب و مصائب تاثیر عظیم دارد و در آفات محن و شدائد نتائج و فوائد عجیب و غریب ازوی بظهور می آید هر تعب و کرب و فزعی که عارض شود بفرح و سرور و امن و امان و اطمینان مبدل شود بشرطیکه بعد حروف مبسوطه وی که صد و هفتاد و شش ست هر روز بخواند

۴۰ جوهر الخبیر هر که بسیار گوید از شر نفس و شیطان و جور سلطان ایمن گردد - این اسم برای ادراک حقایق و معانی و اخبار غیبی و اخراج کنوز و دفائن مناسب ست هر که بر ذکر وی مداومت نماید اگر غایبی داشته باشد در خواب یا در بیداری از حال وی آگاهی یابد و خبر صحیح شنود و هر که هفت روز ورد سازد بعد مفصل وی که هشت و صد و شانزده است روحانیت این اسم وی را خبر دهد از اموری که دران سال حادث شود از احوال ملوک و انقلابات زمان و امور کلیه عالم و هر که بدست نفس گرفتار باشد بسیار گوید خلاص یابد

۴۱ جوهر الحلیم هر که این اسم را بسیار گوید صفت حلم در وی حاصل شود و اگر هر روز بعد مفصل وی که صد و هشتاد و یک ست بخواند اثر وی قوی شود - و الحلیم هر که وقت نشاندن درخت هشتاد و هشت بار که عدد مجمل اوست بخواند بیخ درخت در زمین محکم شود و نشو و نما تمام یابد و صاحب درخت از وی برخوردار گردد یا حلیم بر کاغذ نوشته و بآب شسته آن آب را بر کشت و نهال پراگنده کند بکمال رسد و حلیم برای کسی که از بلا خلاص طلب رسد

۴۲ جوهر العظیم تنزیهی ست و مشترک و معنی او آنکه بزرگ ست و در اصطلاح آنکه او در عظمت خود باقصی مراتب رسیده است و بران مستمری باشد و قیل آنکه او در تصور عقل ممتنع الحصول ست و علم از ادراک کنه او عاجز و مجازاً بر عرش هم اطلاق کرده شود اسأل الله العظیم و رب العرش العظیم و بر اجسر هم اطلاق کرده اند من لدنا اجرا عظیما و بر گناه هم اطلاق شده فانه لا یغفر الذنب العظیم الا الرب العظیم و چون بنظر تحقیق نگری هر همه را یکی یابی اگر بدل بسیار بگوید بر همه خلق عزیز و مکرم بود - هر که این اسم را بسیار گوید

عزیز و مکرم گردد- هر که مداومت نماید عالی قدر گردد و در میان مردم عزیز و مکرم-

۴۳ جوهر الغفور ثبوتی ست وجمالی ومعنی او پوشنده گناه در دنیا و آخرت وقیل غفور در حق عاصیان وغیور در حق مطیعان- اگر در دسر یا زحمتی پیش آید یا اندوهی سه بار بنویسد وبخورد شفا یابد واگر بسیار گوید سیاهی از دل او برود ودر حدیث صحیح وارد ست هر که سجده کند ودر سجده یارب اغفرلی سه بار گوید حضرت حقتعالی جرائم ماتقدم وماتاخر او را بیامرزد- الغفور هر که هر روز هزار و دویست وهشتاد وشش بار بعد مجمل یا هزار وسی صد وپنجاه وپنج بار بعد مفصل این اسم بخواند ظلمت از دل وی زائل شود در روشنی وصفا در باطن وی پیدا گردد-

۴۴ جوهر الشکور ثبوتی ست وجمالی ومعنی او بسیار شکر کننده ودر اصطلاح آنکه جزای جزیل بر عمل قلیل میدهد ومجازا بر آدمی هم اطلاق کرده میشود انه کان عبدا شکورا یعنی آنکه کسی بزبان گوید یعنی ثنا وبدل راضی باشد وبجوارح عامل او را شاکر گویند وگاهی شکر بمعنی حمد هم اطلاق می توان کرد وگاهی مقابله حمد اطلاق کرده می شود زیرا که باعتبار مورد خاص ست وباعتبار متعلق عام وشکر باعتبار مورد عام ست وباعتبار متعلق خاص- وگاهی بمقابله کفر هم گفته شود- هر که از تنگی معیشت یا تاریکی چشم ودل پیدا آید چهل ویکبار بر آب خوانده بدمد وبخورد وبر چشم مالد شفا یابد-

۴۵ جوهر العلی سلبی ست ومعنی او اکثر بجلال راجع است ودر لغت معنی او بلند مرتبه اگر پیوسته بخواند یا بخود دارد اگر خرد ست بزرگ شود او واگر بی نوا ست بنوا رسد واگر غریب باشد بشهر خود بسلامت بمقصود رسد هر که هر روز صد ودوده بار بخواند خواه بیاید او خواه بالف ولام تعریف درجه بلند یابد واگر فقیر بود غنی گردد واگر بغربت افتد زود بسلامت بوطن رسد-

۴۶ جوهر الکبیر تنزیهی ست وجلالی ومعنی او بزرگ وقیل بزرگی او از دو حال خالی نیست یا باعتبار آنکه واجب بذات ست واشرف واکمل از جمیع موجودات یا باعتبار آنکه بعید ست از مشاهدهٔ حواس وادراک عقول ونفوس ومجازا بر گناه هم اطلاق کرده می شود انه کان حوبا کبیرا وبر اجر هم گفته می شود فلهم اجر کبیر وبر کبیر که مقابله صغیر ست هم اطلاق کرده شود خواه از جهت شرف خواه از جهت عمر وبالجمله در همه حال از نکتهٔ لطیف خالی نیست وآن آنست که حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن جامی قدس سره میفرماید که اشیاء کونی

اسماء الٰہی اند و اسم عین مسمی باشد ہر کہ بسیار گوید بمرتبہ کبریائی رسد و اگر حکام و والیان مداومت نمایند ہمہ کس از ایشان بترسند و مہمات نیکو پیش رود الکبیر ہر روز ہزار بار بخواند جاہ و مرتبہ و شان بلند شود۔

۴۷ جوہر الحفیظ ثبوتی ست و مشترک و معنی او نگاہبان و لفظ حافظ کہ در کتاب مجید وارد است ہم محتمل این معنی ست و در حدیث صحیح حافظ کم وقوع یافتہ و در بعضی ادعیہ مثل حافظ یا حفیظ ورود یافتہ برای کسی کہ از دشمن ترسد و امنی طلبد۔ اگر در سفر در موضعی کہ خوف بسیار باشد الحفیظ گوید از مکروہات محفوظ ماند۔ الحفیظ ہر کہ در ہر روز جمعہ بعد از نماز صد و نود و ہشت بار بخط باریک نویسد و آنرا تعویذ ساختہ بر بازو بندد از وسوسہ شیطان و شر سلطان و خیالات فاسد و شر سباع و مار و کژدم محفوظ ماند الحفیظ بعدد حروف مکتوبہ یا مبسوطہ وی بنویسد و بر بازوی راست بندد و مسافر ہمیشہ بر تکرار آن مداومت نماید از خوف آب و آتش و دیو و پری و گفتار و نظر بد و از جمیع آفات محفوظ ماند و این از مجربات صحیحہ است کسی کہ گم شود از وچیزی بخواند یا حفیظ صد و نوزدہ بار کم و زیادہ نکند بعد ازان بخواند یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بہا اللہ صد و نوزدہ بار رد کند حضرت حق سبحانہ و تعالی گم شدہ او را و این صحیح و مجرب است

۴۸ جوہر المقیت ثبوتی ست و جمالی و معنی او قوت دہندہ و آن قوت حلال باشد یا حرام بخلاف معتزلہ کہ ایشان حرام را رزق نمیگویند نزد بعضی معنی او پیدا کنندہ قوتہای جسمانیہ و قوتہای روحانیہ اگر کسی را غریب بیند یا خود او را غربت پیش آید یا نقل از جای بجای کند و صبر نتواند و یا طفلی بدخوئی کند و بسیار گردد ہفت بار ہر کوزۂ خالی بخواند و بدمد بعدہ آب در کوزہ کند و بخورد و دیگران را خوردن دہد و اگر روزہ دار را بیم ہلاکت بود بر گل خواندہ بپوید قوت یابد و روزہ داشتن تواند۔ المقیت ہفت نوبت بر آب باران بخواند و بطفل دہد آن خوشخو گردد و ہر چہ بشنود یاد گیرد۔ المقیت۔ ہر کہ بر مصائب صبر نتواند کرد یا طفلی داشتہ باشد کہ بسیار گرید این اسم شریف را ہفت بار بر کوزہ آب نارسیدہ خواند پس بر آب کند و بیاشامد یا بخورد طفل دہ از سبکسری خلاص شود و اگر بعدد مجمل کہ پانصد و پنجاہ است یا عدد مفصل کہ ششصد و ہشتاد و سہ است عمل کند اولی و اقوی بود

۴۹ جوہر الحسیب ثبوتی ست و جمالی و معنی او بسندہ است در امور و قیل حساب کنندہ

روز جزا و مجازا بر اہل شرف ہم اطلاق کردہ میشود کہ فلان کس حسیب و نسیب است اگر خوف
دزدی باشد یا ہمسایہ بد یا چشم زخم یا عدوی یا حاسدی باشد و ہر مشکلی کہ پیش آید و تدبیر آن
نداند ہر صبح و شام ہفت روز ہفتاد و ہفت کرت و بعضی ہشتاد بار گویند حسبی اللہ الحسیب
بخواند ہنوز ہفت روز تمام نشدہ باشد کہ مصالحش باتمام رسد و از پنجشنبہ آغاز کند و برای
خلاص شدن از بند۔ و بعضی فرمایند کہ اگر عمل قوی تر خواہد بعدد مبسوطہ وی کہ یکصد و چہل و
سہ است مداومت نماید۔

۵۰ جوہر الجلیل تنزیہی ست و جلالی، بلکہ جمیع اسماء جلالی ازین اسم ناشی شدہ اند و معنی
او بلند قدر و موصوف بجمیع کمالات و مجازا بر اہل عزت و حشم و خدم ہم اطلاق کردہ میشود
اگر بمشک و زعفران بنویسد و با خود دارد یا بخور دمیان خلق بزرگ و موقر گردد الجلیل ہر کہ
این اسم را در ساعت سعید بعدد مجمل وی کہ ہفتاد و سہ است بمشک و زعفران و گلاب بر قدح
چینی بنویسد و آب باران یا آب عذب طاہر بشوید و بیاشامد در میان خلق عزیز گردد۔

۵۱ جوہر الجمیل ثبوتی ست و جمالی بلکہ اسماء جمالی مظہر این اسم اند و در اکثر شروح این اسم
مذکور نیست اگر ہشتاد و سہ بار بخواند بجمالیت حق برسد

۵۲ جوہر الکریم ثبوتی ست و جمالی و معنی او بزرگ و قیل مفضل دہندہ و قیل دہندہ بغیر
سوال و قیل المقدس عن النقائص و العیوب و مجازا بر اجر ہم واقع است اجرا
کریما و برسخی ہم وقوع یابد اگر در بستر خواب خود بسیار گوید تا بخواب برود فرشتگان را زمان
برسد کہ دعا دا کرما للہ گویند تا آنزمان گویند کہ او مکرم و مشرف گردد۔ و گویند حضرت امیر المومنین
اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ بسیار میخواندند از انجہت حضرت ایشان را کرم اللہ تعالی وجہہ
می گویند۔ ہر کہ الکریم بسیار گوید و ورد خود سازد نزد ہمہ کس معزز و مکرم شود۔ و برای کسی کہ
از بخیلی ایمنی طلبد

۵۳ جوہر الرقیب ثبوتی ست و مشترک و معنی او نگاہبان و قیل مراعی اشیا و حافظ
موجودات و بحیثیتی کہ فلا یعزب عنہ علمہ مثقال ذرۃ فی السموات و لا فی الارض
و مجازا دربان و بر رفیق معشوق ہم اطلاق کردہ میشود و بر کرام الکاتبین ہم گفتہ شود
اگر در گرد عورتے یا پسرے یا مالے ہفت بار بخواند از خصمان سلامت بماند و بر نگہبانی
او را و ظایف مواظبت نماید و وقتی از اوقات فوت شدن ندہد تا شامت و ملامت نہ انجامد

واگر فوت شود مہما امکن قضا کند تا ببطالت نکشد - الرقیب را بر در سرا نقش کنند اہل سرا از معصیت محفوظ ماند واگر بزبان بنویسند و بہ بندہ گریز پا دہند تا نخورد آن صفت از وزائل شود

۵۴ جوہر المجیب ثبوتی ست ومشترک ومعنی او جواب دہندہ و در عرف مجیب دعوات یعنے ہر کہ او را بخواند بحکم ادعونی استجب لکم او را مجیب گردد - واگر بسیار بخواند ہر دعائی کہ کند مستجاب شود واگر نوشتہ باخود دارد یا ہمیشہ بخواند در امان حضرت حق تعالی باشد وعلماء اہل حدیث مثل ترمذی ومصنف صحیح مستدرک وقزوینی می آرند کلماتی کہ بدان کلمات دعا در حیطہ قبول حضرت حق تعالی در آید یا ذا الجلال والاکرام و یا ارحم الراحمین ست وترمذی میگوید کہ کلمۂ اخیر سہ بار وقوع یافتہ ہر کرا مہمی دشوار پیش آید المجیب الواسع الحکیم بسیار گوید کفایت شود در آخر ہر دعا بخواند مستجاب گردد -

۵۵ جوہر الواسع تنزیہی ست وجمالی ومعنی او فراخ بجمیع جہات وقیل فراخ کنندۂ ابواب علوم وانواع ارزاق و درہای مکنت وغنا وقیل وسیع از جہت علم ورحمت بہر شے ہر کرا بانچہ حضرت خداوند تعالی دادہ قناعت نباشد این اسم شریف را بسیار بخواند ہم صفت قناعت دہم وجہ کفاف پیدا شود ومہمات وی کفایت شود بوجہ احسن واگر بعد مجمل بلکہ مفصل بر ذکر آن مداومت کند اولی بود

۵۶ جوہر الحکیم ثبوتی ست وجمالی ومعنی او خداوند حکمت ومجازاً بر طبیب ہم اطلاق کردہ میشود ومرد دانا وفہیم را ہم میتوان گفت وبر اہل علم ہم حمل توان نمود ودر عرف اہل اللہ عبارتست از کمال علم او بحیثیتی کہ اساس قواعد علم او در زمین فہم وعلم ہیچکس نگنجد بلکہ در میزان دل وعقل ہیچ کس نسنجد ہر کرا مہمی پیش آید بسیار خواند بکفایت رسد ودرین عمل بقول البعضی عدد اطلاقی بود نہ حصری واگر عمل بطریق حصری کند ہر روز بعد حروف مکتوبہ وی کہ ہفتاد وہشت است بخواند واگر ازین قوی تر خواہد بعد حروف مبسوطہ وی کہ دویست ویازدہ است قرات کند الحکیم بجہت آسانی ہر دشواری بسیار گوید - در وقت آب دادن درخت وکشت الحکیم بر کاغذ نویسد وبشوید وآن آب بہر زمین کہ رسد محصول آن زیادہ شود واز آفت سالم ماند

۵۷ جوہر الکافی ہر کہ برین مداومت نماید بر ہر مرادی کہ خواہد قادر شود ودرین عمل عدد اطلاقی بود واگر عمل بطریق حصری کند ہر روز بعد حروف مکتوبہ وی کہ صد ویازدہ است بخواند واگر عمل قوی تر خواہد بعد مبسوطہ وی کہ سی صد وچہار است قرات کند -

۵۸ جوہر الودود ثبوتی ست وجمالی ومعنی او دوست دارنده وقیل مبالغ الوداد وقیل آنکه جمیع خلایق را نیک خواهد وبر نیکی آرد وقیل المحب لاولیائه وبالجمله از هر دو صفت خالی نیست که فعول بمعنی فاعل هم آمده است وبمعنی مفعول هم یعنی محب ومحبوب چنانکه کریمه یحبهم ویحبونه بدین شاهدست اگر برای محبت دو کس برخوردنی خوانده بدمد در طرفین محبت پیدا آید - ونزد بعضی یا ودود بتصور صورت محبوب بعد عشا سه صد بار خوانده وبر شیرینی دمیده بخورند رام گردد الودود واین در محبت اثر تمام دارد وقتیکه قمر در اسد باشد متصل بمشتری بنویسد بر قطع حریر سفید بست وپنج بار وباخود دارد در دل همه کس مقبول ومحبوب گردد واگر محبت الفت ازواج الودود هزار ویکبار بر مویز یا بر طعام خواند ومرد وزن ازان بخورند میان شان الفت پیدا شود -

۵۹ جوہر المجید ثبوتی ست وجمالی وجلالی ومعنی او بزرگ از جهت کرم وانعام وقیل مبالغة الماجد المجید هرکه هر روز نود ونه بار بخواند وبر خود بدمد رفعت وجاه او باعلی مرتبه رسد - المجید هرکه بعد از نماز بامداد نود ونه بار بخواند وبر خود نفث کند بصحت وعافیت ماند ودر میان اقران مکرم شود - هرکرا در ابنای جنس عزتی وحرمتی نباشد هر صبح نود ونه بار بخواند وبر خود بدمد المجید هرکرا آبله فرنگ باشد یا جذام یا برص در ایام بیض روزه دارد وبوقت افطار پنجاه وهفت بار که عدد مجمل اوست یا صد وهشتاد ونه بار که عدد مفصل اوست بخواند ونزد بعضی وقت افطار بسیار خوانده برآب دمد وبخورد شفا یابد المجید هزار ویکبار بخواند حاجت برآید

۶۰ جوہر الباعث ثبوتی ست ومشترک ودر لغت معنی او برآرنده ودر عرف اهل شرع برآرنده اموات را از زوایای قبور در یوم نشور وقت خواب دست بر سینه نهاده صد ویکبار بخواند دل مرده زنده گردد - هرکه بر فراش دست بر سینه نهاده این اسم را صد بار بگوید دل مرده او زنده شود وبعد مجمل که پانصد وهفتاد وسه است یا عدد مفصل که هفصد وچهل وپنج است اقوی واولی

۶۱ جوہر الشهید ثبوتی ست ومشترک ومعنی او حاضرست وقیل من الشهود شهد الله انه لا اله الا هو وقیل آنکه داناست بظواهر اشیا وانچه ممکن ست که مشاهده او حاصل شود ومعنی الخبیر آنکه بواطن اشیا را میداند وانچه احساس او ممکن ست - وقیل آنکه شاهد است بروز رستخیز اگر پسر یا دختر بی فرمان باشد یا هرکسی را که باشد گستاخ وبدخلق بود هر صبح دست بر پیشانی او نهد وروی سوی آسمان کرده بست ویکبار بگوید جناب حق تعالی نیکبخت وفرمانبردار کند

بنده یا فرزند که اطاعت نکند هر صباح و مساد ست بر پیشانی او نهد و بست و یکبار بگوید یا شهید مطیع گردد - الشهید هر که وقت صبح روی بآسمان کند و بست و یکبار یا شهید بگوید نافرمان فرمانبردار وی شود از اولاد و خدام و خواص و عوام و تکمیل این عدد بایست که هر عدد حروف مکتوبه وی که ش ه ی د است و آن سی صد و نوزده است مداومت نماید و در اول طلوع هر فجر بیاد خطاب تکرار کند بشرطیکه در طریق کلامی مقرر شده و اگر تاثیر قوی خواهد بر عدد حروف مبسوطه وی که ش ی ن ه ا ی ا د ا ل ست و آن چهار صد و دوازده است بطریق مذکور مواظبت نماید

۶۲ جوهر الحق ثبوتی ست و مشترک و معنی او ثابت ست و قیل معنی او محق ست یعنی مظهر حق ست و موجد اشیاست علی ما تقتضیه الحکمة الایجادیة و شارح مصابیح می آرد که مقابل باطل اطلاق میکنند و بسید معنی ۵ الا کل شئ ما خلا الله باطل ✦ ای معدوم ست هر کرا کالا گم شده باشد بر چهار گوشه کاغذ این نام بنویسید و در میان نام کالا بنویسید و در نیم شب بکف دست خود نهد و نظر بسوی آسمان کرده این نام را شفیع آرد یافته شود و قیل اگر محبوسی در نیم شب سر برهنه کرده یکصد و هشت بار بگوید خلاص یابد هر کرا چیزی گم شود این اسم شریف را بر چهار گوشه کاغذ مربع بنویسید و در نیم شب بر دست گرفته روی بآسمان کند و ساعتی نگاه دارد و در اثنای آن صد و نود بار بگوید آن گم شده پیدا شود بزودی الحق هر که بعد از هر فریضه صد و هشت بار بعد مجمل وی یا صد و نود بار بعد مفصل وی بخواند حضرت خداوند تعالی ویرا علم فرقان روزی گرداند

۶۳ جوهر الوکیل ثبوتی ست و مشترک و معنی او آنکه باو سپرده شود امری از امور اگر از صاعقه یا باد یا آب یا آتش بیم باشد ورد خود سازد امان یابد و اگر در محل خوف بسیار گوید ایمن گردد - هر که این اسم را ورد ساز د از همه آفات ایمن ماند و این عمل اطلاقی است و اگر بروجه حصری عمل کند عدد مکتوبه وی شصت و شش است و مبسوطه وی صد و نود و شش قدری آرد خمیر کند و هزار و یک غلوله سازد و بر هر یکی آن بنویسید یا وکیل بنیت دشمن آنرا بر زمین پاک نهد تا مرغان بخورند دشمن مقهور و مغلوب گردد و اگر بعد ازین عمل بخواند و مداومت نماید دشمن هلاک شود و چنین گویند که خواجه نصیر الدین طوسی در آوردن هلاکو بجهت خلفاء عباسیه این عمل کرده تا آن زمان این آفتها بظهور آمدند

۶۴ جوہر القوی سلبی ست وجلالی ومعنی او باقصی مرتبۂ قدرت تامہ باشد ومجازًا قوت بر ملکہ ذہن وفہم اطلاق کردہ میشود وبمقابلہ فعل ہم میتوان گفت کہ زید کاتب بالفعل ست یا بقوۃ وہر مردی کہ در پیچ یک باب ہمہ مہارتی داشتہ باشد نیز میگویند کہ فلان صاحب قوۃ است وبر ملائکہ ہم اطلاق میکنند خصوصًا بجبرئیل امین علیہ السلام شدید القوی ذو مرۃ فاستوی ہر کرا دشمنان قوی باشند وتدبیر آن نداند ہزار ویک غلولہ از آرد بندد وبر ہر غلولہ یکبار بخواند وآنرا پیش مرغان نہد تا بخورند وبدل نیت دفع دشمنان کند ہمہ مقہور گردند واگر در ساعت دوم روز جمعہ بسیار گوید نسیان از دل برود

۶۵ جوہر المتین سلبی ست وجلالی ومعنی او آنکہ استوار ومحکم ست طفلی کہ از شیر باز کنند وصبر نکند یا شیر دہندہ را شیر نقصان شدہ باشد نوشتہ بطفل خوراند تا صبر تواند کرد وشیر دہندہ را نیز شیر زیادہ شود وقیل اگر کسی از اعمال ملکی واشغال منصبی خواہد روز یکشنبہ در اول ساعت بدان نیت سی صد وشصت بار بخواند آن منصب یابد - ہر کہ خواہد کہ بر کسی ظفر یابد وکارہای او را استحکام ومتانتی نباشد بسیار خواند مقصودش بر آید -

۶۶ جوہر الولی ثبوتی ست وجمالی ومعنی او قریب ست وقیل دوست ہر کہ بسیار گوید از ضمائر خلق آگاہ باشد وقیل اگر زنے یا کنیزکے بدکارہ باشد وقت دخول بدل بسیار گوید از کار بد باز ایستد در طلب نصرت وحصول درجہ ولایت این اسم را اثری تمام ست ہر کہ برای حصول دوستی بسیار گوید مقصودش حاصل شود

۶۷ جوہر الحمید ثبوتی ست وجمالی ومعنی او ستودہ اوصاف وہم می شاید کہ ستایندہ باشد کہ فعیل محتمل ہر دو معنی ست پس آن ستایش خواہ بلسان قال باشد چنانکہ ہمہ اہل نطق میگویند خواہ بلسان عمیم باشد چنانکہ ہمہ حیوانات خواہ بلسان حال چنانکہ از جمیع اشیاء نباتات وجمادات ہر کہ زبان را از فحش گفتن نگاہ نتواند داشت بر قدح بنویسد ودائم ہم دران قدح آب بخورد امان یابد وقیل ہر کہ بسیار گوید پسندیدہ افعال واقوال گردد - وہر کہ زبان دراز باشد صد بار نوشتہ بخورد وانچہ گوید پسندیدہ گردد - ہر کہ بذمیمہ گرفتار بود بسیار گوید از مذمومات خلاص شود -

۶۸ جوہر المحصی ثبوتی ست ومشترک ومعنی او شمارندہ وقیل شمارندہ کلیات وجزئیات کائنات ہر کہ شب جمعہ ہزار ویکبار بگوید از عذاب گور وحساب قیامت ایمن گردد وقیل ہر کہ

بسیار گوید در حساب غلط نکند

۶۹ جوہر المبدئی ثبوتی ست وجلالی ومعنی او در وجود آرندہ اشیا ہر کہ زن او را حمل باشد واز سقوط آن می ترسد با آنکہ حمل دیر بماند شوہر او ہر سحرگاہ نود بار گوید و انگشت شہادت گرد بر گرد شکم او گرداند حق سبحانہ وتعالی از سقوط نگاہدارد وقیل ہر کہ مداومت نماید ہر چہ بزبانش جاری شود بصدق وثواب پیوندد۔ چون زنی بر المبدئی مداومت نماید در دل خپان گذرانیدہ باشد کہ حقتعالی فرزند صالح کرامت فرماید۔

۷۰ جوہر المعید ثبوتی ست وجلالی ومعنی او باز گرداندہ ہر کرا غایبی باشد ہنگامی کہ خلق خفتہ باشند در چہار گوشہ خانہ بگوید در ہر گوشہ ہفتاد بار بعدہ بنام غائب چنین گوید یا معید فلان را بمن رسان بمدت ہفت روز خبر سلامتی او رسد یا خود برو رسد وقیل اگر کسے را چیزے گم شدہ باشد بسیار گوید بیابد ہر کہ بر معید مداومت نماید ہیچ چیز از و غائب نشود واگر ہر روز ہر چہار طرف خانہ خود یا معید بخواند حق تعالی آن خانہ را سالم دارد۔

۷۱ جوہر المحیی ثبوتی ست وجمالی ومعنی او حیات بخش است اگر برای دفع درد ہفت اندام تا ہفت روز ہر روز خواندہ بر اعضا بدمد شفا یابد وقیل اگر مواظبت نماید دلش زندہ گردد ودر دلش قوتی پدید گردد۔ ہر کہ حیات دل خواہد بسیار گوید۔ ہر کہ خواہد قبر از ہم نریزد المحیی ہزار و دو بیست وچہار بار بخواند سالم ماند

۷۲ جوہر الممیت ثبوتی ست وجلالی ومعنی او قبض کنندۂ روح وقیل میراننده مطلقا پس آن موت خواہ بجسد تعلق دارد خواہ بعدم بصیرت قلب چنانکہ انک لا تسمع الموتے خواہ بعدم حرکت وحس موجود چنانکہ وکنتم امواتا فاحیاکم یعنی بودید شما مردگان یعنی نطفہ بودید پس حق سبحانہ در وجود آورد شما را ثم یمیتکم ثم یحییکم پس بمیراند شما را بموت صوری ومعنوی پس باز زندہ سازد شما را صورتا ومعنی ثم الیہ ترجعون پس شما را بالکلیہ باد باز گردانیدہ شود۔ ہر کہ بنفس امارہ خود مبتلا باشد در ہنگام خواب دست بر سینہ نہادہ این اسم گویان در خواب رود نفس بی فرمان مطیع گردد وقیل بجہت ہلاکے دشمن اول شب شنبہ یا صباح روز سہ شنبہ چہار صد و نود بار بخواند۔

۷۳ جوہر الحی ذاتی ست کہ در امہات صفات می شمارند ودر سلبی ہم معتبر دارند وجمالی ست ومعنی او خداوند حیات و از روی مجاز بر قبیلہ اطلاق می کنند و بر حیوان

زندہ ہم ربخور بسیار گوید صحت یابد یا بر بیمار بخواند صحت یابد و اگر یا حیّ حین لاحی و یموتہ بلکہ
و لبقائہ بآب نبات و مشک و زعفران در کاسہ نوشتہ بخوراند صحت یابد یا حے اگر بر ربخورے
چشم پیش کردہ بسیار گوید صحت یابد و اگر ہر روز ہفتاد بار گوید عمرش دراز شود و قوت
روحانیت زیادہ گردد۔

۷۴ جوہر القیوم ازلی و ابدیست و جمالی و در اسم اعظمیت او حدیث ناطق ست و معنی او
پاینده بخود و ہمہ موجودات باو پاینده بلکہ ماہیات ممکنات نیز باو چہ او را او جود زائد بر ذات
نیست بلکہ ذات او عین وجود نفس خود ست ہر کہ سحرگاہ بلند گوید متصرف دلہا شود و اگر بسیار گوید
مہماتش بموجب دلخواہ او ساختہ گردد و این را و اسم سابق را با یکدیگر منضم گفتن خواص بسیار دارد
شیخ عبد الرزاق کاشی در شرح منازل السائرین میگوید کہ سالک را فہم اسرار حقائق
و اطلاع بر غیوب دقائق از حیات عقل حاصل مے شود و حیات عقل بگفتن کلمہ یا حی
یا قیوم و اگر کسے را حاجتے و مہمے پیش آمدہ باشد بین العشائین چہار رکعت نماز بگذارد و
در ہر رکعتے چہار قل بخواند بعدہ ہفتاد و یکبار یا حی یا قیوم برحمتک استغیث بخواند
حاجت روا گردد۔ در طلب استقامت طریق این اسم را اثرے تمام ست ہر کہ استقامت
حال خواہد این اسم بسیار گوید۔

۷۵ جوہر الواجد ثبوتی ست و مشترک و معنی او یابندہ یعنے حق سبحانہ و تعالی انچہ میخواہد
می یابد و قیل مشتق از وجد ست بقولہ تعالے اسکنوہن من حیث سکنتم من وجدکم
و اینجا معنی وجد سعت قدرت ست اگر در ہنگام طعام خوردن بہر لقمہ گوید آن طعام در شکم او
نور گردد و قیل ہر کہ بسیار گوید تو نگر گردد و در موطاء امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ حدیثے
وارد ست کہ اگر کسے را چیزے گم شدہ است باید کہ تجدید وضو سازد و دو رکعت نماز کند و تشہد
خواند و بگوید بسم اللہ یا ہادی الضّال و رادّ الضالۃ ارد علی ضالتی بعزتک و
سلطانک فانہا من عطائک و فضلک۔

۷۶ جوہر الماجد ثبوتی ست و جمالی و معنی او بزرگ ست اگر این نام گویان در خلوت
رود چنانچہ زود بیہوش شود انوار در دلی او پیدا آید و اگر بسیار گوید در چشم خلق
بزرگ شود۔

۷۷ جوہر الواحد ازلی و ابدی ست و اکثر او را جع بابد ست و مشترک و معنی او یگانہ

یعنی متعالی ست از انقسام و تجزی و ترکیب و مقادیر و چنانکه از نیہا منزہ و متعالی ست بالفعل همچنین قابل آنہا هم نیست اگر کسے را دل از خلوت هراسان بود هزار و یکبار بگوید خوف از دل او دور گردد و مقرب حق تعالی گردد۔ و اگر طلب فرزند دارد تنہا یا با یکدیگر نوشته با خود دارد فرزند زاید و برائے دفع خوف از دل هزار بار گوید ملائکه را مشاہده کند۔ و در حصول درجه توحید شهود این اسم را اثرے تمام ست هر که خواهد که توحید غیبی او را حاصل شود بسیار گوید۔ هر کرا مرضے صعب باشد در روز هزار و یک بار یا واحد از مرض خلاص شود۔

۷۸ جوہر الاحد ازلی و ابدیست و اکثر او بطون و ازل را جست و مشترک و معنی او یگانه و تنہاست که اصلا شریک ندارد و قل ہو اللہ احد اگر در حالت تنہائی هزار بار گوید ملائکه را باعین معائنه کند و اگر هر سحر سر بسجده ده بار گوید محتاج نگردد۔ این اسم را در اثبات وجود حق تعالے اثرے تمام ست هر که این هر دو اسم را بسیار بخواند او را در توحید افعال و صفات و ذات یکتا گردد۔

۷۹ جوہر الصمد گاہے در اسماء ثبوتی شمرده میشود باعتبار معنی سید یعنی بزرگ و مشار الیه و گاہی در سلبی که معنی صمد عدم احتیاج و عدم خوف ست و اینجا بزرگے فرموده است هر که خوف ندارد او فوق ندارد و نه تحت پس ناچار ست که همه او باشد و در اسماء جمالی هم شمرده اند اگر هر سحرگاه یا نیم شب سر بسجده نهد و صد و یازده بار گوید صادق الحال و القول گردد و بدست هیچ ظالمی گرفتار نه گردد و اگر بسیار گوید گرسنه نشود و اگر در حالت وضو گوید از خلق بے نیاز گردد هر که مداومت نماید برین ذکر آثار تجلی صمدانی ظاہر شود و او را از مرض جوع خلاص گرداند و اگر بعدد مجمل یا مفصل هر روز تکرار کند اتم و اکمل بود و بعضے میفرمایند که مداومت این اسم بطریق اطلاقی یا حصری خلاص میکند از الم جوع۔ هر که الصمد بسیار گوید گرسنگی و تشنگی نیاید و از احتلام محفوظ ماند۔ و برائے دفع مشکل چهل و یکبار۔

۸۰ جوہر القادر ظاہر این اسم ثبوتی مے نماید و بسلبی هم قریب است لیکن به تحقیق نرسیده و اسم قدیر را از امہات صفات و اسماء ذاتی شمرده اند و جلالی هم شمرده و معنی او خداوند قدرت تامه که هیچ شئے از حکم او ابا نکند و قدرت کامله آن باشد که هر ممکن که رسد او را در مرتبه وجوب کشد از امکانیت او و شریک حق سبحانه و تعالی که بعدم صرف متواری ست معدوم مطلق ست و هم ازین جهت که در تحت قدرت ان اللہ علی کل شئی قدیر نیامده است اگر بوقت شستن

براعضا بخواند بدست ہیچ ظالمی گرفتار نشود و ہیچ دشمن بر وظفر نیابد و اگر کاری مشکل پیش آید چہل و یکبار گوید۔ ہر کہ در حالت فرو ماندگی و عجز از حصول مطلب بسیار گوید مقصودش برآید۔ و ہر کہ در وقت وضو ساختن در شستن ہر عضوی سہ بار گوید یا قادر بر خصمان مظفر و غالب گردد و در حصول قدرت وظفر این اسم را اثری تمام است۔

۸۱ **جوہر المقتدر** ثبوتی ست وجلالی ومعنی او خداوند قدرت و فرق میان قادر و مقتدر آنست کہ قادر بالذات باشد و مقتدر باعتبار ممکنات۔ و اسم قادر مقتضی علو و عزتے باشد قلل ہوالقادر **علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم** الے آخرہ و اسم مقتدر مقتضی سوانست و الفت و عندیۃ **فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر** ہر کہ از خواب بیدار شود بست کرت بخواند غفلت از دل او دور گردد و ہمہ کار بحق باز گردد و قیل ہر کہ بسیار گوید بجہت ہلاک دشمن دشمن او ہلاک شود

۸۲ **جوہر المقدم** ثبوتی ست ومعنی او تقدیم کنندہ ہر چیزے بر چیزے و آن تقدیم را پنج وجہ است یا تقدیم بالذات ہمچو تقدیم بسائط بر مرکبات یا تقدیم بوجود چنانچہ تقدیم اسباب بر مسببات یا تقدیم بشرف و قربت چنانچہ تقدم انبیا و صالحان بر ما عداء ایشان یا تقدیم بمکان چنانچہ تقدم اجسام علویہ بر اجسام سفلیہ یا تقدم بزمان چنانچہ اطوار و قرون بعضے بر بعضے ہر کہ در معرکہ یا در جاے خوف پاے خود بر جاے نتوانست داشت بخواند یا بر خود دارد دل او قوت گیرد و ہیچ نکبتے بدو نرسد و اگر بسیار گوید نفس در طاعت جناب الٰہی فرمانبردار شود۔

۸۳ **جوہر المؤخر** ثبوتی ست ومشترک ومعنی او تاخیر کنندہ است شی را از شی و آن تاخیر نیز پنج وجہ مذکور محتمل ست کہ در اسم مذکور شدہ ہر کہ صد بار بخواند در درون وی جز محبت حق سبحانہ و تعالے چیزے دیگر قرار نگیرد و اگر چہل و یکبار گوید نفس مطیع وی گردد

۸۴ **جوہر الاول** ازلی ست ومشترک ومعنی او مبداء ہر شے کہ آن مبدأ را مبدأ نہ باشد اگر کسے را فرزند نباشد چہل روز چہل بار بخواند مرادش برآید و بعضے گویند چہل جمعہ ہر شب ہزار بار گوید اگر آرزوی فرزند یا غائبی یا حاجتے باشد ہمہ بکفایت رسد و اگر بسیار گوید دلش آرمیدہ گردد۔ و اگر چہل شب ہر شب ہزار بار گوید یا اول مقصود او حاصل گردد۔

۸۵ **جوہر الآخر** ابدیست ومشترک ومعنی او در بعضے شروح چنین یافتہ شدہ کہ **الاول والآخر** مبدء الوجود و منتہی السلوک و منہ بدء و الیہ یعود و قیل پایان ہر شے

یا واحد الباقی اول کل شے و آخرہ پس باین اعتبار در ہمہ احوال و در ہمہ اشیا در ہمہ جا جز حق تعالے موجود و مشہود نباشد۔ ہر کسے را کہ اجل رسیدہ باشد و اعمال نیک ندارد و رو خود سازد و عاقبت او بخیر گردد و اگر بسیار گوید بر دشمن ظفر یابد و وقت مجاہدہ بر خصم غالب آید۔ الآخر چون کسے مداومت برین اسم کند او را صفاے باطن حاصل شود و دائم دل او خرم باشد از ذوق ایمان۔

۸۶ جوہر الظاہر ازلی و ابدیست و اکثر او با بد راجع است و مشترک و معنی او ظاہر ست بنفس خود اگر بعد از اشراق پانصد بار گوید خشم منور گردد و اگر خوف باد و باران و غیرہ باشد بسیار گوید امان یابد و اگر بر دیوار خانہ بنویسد سلامت ماند و اگر ہر روز وقت استوا چہل بار گوید ہیچ چیزے از وے پوشیدہ ندارد یا ظاہر بعد از طلوع آفتاب ہزار بار بگوید حق تعالے او را از نابینائے نگاہدارد

۸۷ جوہر الباطن ازلی و ابدیست و اکثر او با زل راجع است و مشترک و معنی او آن کہ باطن ست از نظر خلق و محتجب ست بجمیع حجب نورانیہ ظلمانیہ خود ہر کہ ہر روز بعد از نماز با مداد سی و سہ بار گوید صاحب سر آگہی گردد و اگر مداومت نماید ہر کہ او را بیند دوست دارد و مطیع گردد۔

۸۸ جوہر الوالی ثبوتے ست و مشترک و معنی او آنکہ والی ست در جمیع امور با دشاہی باتفاق جمہور ہر کہ خواہد کہ خانہ او یا غیر او آباد و معمور باشد و ہیچ آفت بدان نرسد در کوزہ آب نارسیدہ بنویسد و آب دران کردہ در دیوار خانہ زند و بہ نیت تسخیر کسے یازدہ بار بخواند۔

۸۹ جوہر المتعالی تقدیسی ست و سہ جملہ اسماء مشترکہ و معنی او آنکہ رسیدہ است باعلی مرتبہ علو و استعداد ہو الکبیر المتعال ہر کہ بسیار گوید ہر دشواری کہ پیش آید آسان گردد و ہر زنی کہ در مدت حیض بخواند دوشیزہ گردد۔ وقت حیض و نفاس المتعالی بسیار گوید از ہمہ آفتہا ایمن گردد خصوص از استحاضہ

۹۰ جوہر البر ثبوتی ست و جمالی و معنی او نیکوکار و نیکی آموز پس غیر او نیکو نیست ان اللہ جمیل و یحب الجمال ہر کرا طفلے بود ہفت بار بر و بخواند و او را بحضرت حق سبحانہ و تعالے سپارد بکرم او سبحانہ و تعالے بکمال برسد و قیل اگر کسے بشرب خمر و زنا مبتلا باشد ہر روز ہفت بار گوید دل وے سرد شود۔

۹۱ **جوہر التواب** ثبوتی ست وجمالی ومعنی او آنکہ رجوع دہندہ است ودر عرف رجوع دہندہ مذہب را بسوے خود وتوفیق دہندہ وآسان کنندہ اسباب توبہ مر تائب را ہر کہ بعد از چاشت سی صد وشصت بار گوید توبہ او قبول گردد وہر کہ بسیار گوید کارہاے وے بصلاح باز آید ونفس او در طاعت رام گردد۔ **التواب** یہ نیت خود یا بہ نیت دیگرے بعد از نماز صبح سی صد وشصت بار بگوید حق تعالی او را توبہ کرامت فرماید

۹۲ **جوہر المنعم** ثبوتے ست وجمالی ومعنی او نعمت دہندہ واسباب نعمت موجود کنندہ ہر کہ مداومت کند صاحب نعمت گردد وہیچ گاہ محتاج نشود۔

۹۳ **جوہر المنتقم** ثبوتے ست وجلالی ومعنی او آنکہ بر اے عصاۃ اسباب قہر ومعاقبت آمادہ ساختہ است۔ یا منتقم در شب جمعہ سی صد وشصت وشش بار بگوید تا سہ جمعہ خصم باو صلح کند۔ یا مقہور گردد۔

۹۴ **جوہر العفو** ثبوتے ست وجمالی ومعنی او ماحی یعنی محو کنندہ ہر کہ از بسیاری گناہان نومید شدہ باشد چند انکہ تواند بخواند حضرت خداوند تعالے گناہان او عفو فرماید۔ ہر کہ بر سہ پارہ کاغذ بنویسد یا عفو سہ بار وبہ بیمارے دہد تا فرو برد شفا یابد وہر دل تنگ وغمزدہ کہ فرو برد از ان غم ودل تنگی خلاص یابد وہر غمزدہ کہ بر و مداومت نماید آن غم بشادی مبدل گردد وہر گنہگار کہ مداومت نماید در بہشت در آید۔ وہر کہ مداومت برین نماید اخلاق دنیہ وامراض رویہ از ظاہر وباطن وے زائل گردد

۹۵ **جوہر الرؤف** ثبوتے ست وجمالی ومعنی او بسیار مہربان واز الفاظ شا رحمان چنان معلوم مے شود کہ باین اسم شدت رحمت منسوب داشتہ اند اگر خواہد کہ مظلومے را از ظالمے وا رہاند دہ بار خواند آن ظالم بشفاعت او راضی شود وقیل اگر مداومت نماید دل او مہربان گردد وہمہ کس او را دوست دارند۔ یا رؤف ہر کہ خواہد کہ مظلومے را از دست ظالمے برہاند در برابر او بایستد ودہ بار بگوید یا رؤف آن ظالم شفاعت او را در حق مظلوم قبول کند

۹۶ **جوہر مالک الملک ذو الجلال والاکرام** ثبوتی ست ومشترک ومعنی او آنکہ نافذ است مشیت او وجاریست حکم او وخداوند وبزرگے ست وہر عز وشرف وکمال کہ موجود ست یا متصور ست از پرتو کمال عز وشرف اوست ہر کہ مداومت نماید تونگر گردد وذو جاہ و

مہمات دارین او ساختہ شود۔ ہر کہ در سجدہ بست و یکبار یا ذا الجلال والاکرام گوید ہر حاجتی کہ دارد روا گردد۔ عند الحاجت ہزار بار گوید بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ذا الجلال والاکرام۔

۹۷ جوہر الرب ثبوتی است و مشترک و معنی او پرورش کنندہ اگر کسے از خویشان خود و بیگانگان دارد بر گرد خانہ خود خط بکشد و این نام بر زبان راند باحسن طریق پرورش یابد۔

۹۸ جوہر المقسط ثبوتی ست و جمالی و معنی او استوار و راست کار و انتقام مظلومان از ظالمان ستاننده ہر کہ از وسواس شیطان ایمن نتواند بود ہر روز صد بار بگوید ایمن گردد و ہر کہ ہفتصد بار بگوید ہر مقصودے کہ داشتہ باشد محصل گردد۔

۹۹ جوہر الجامع ثبوتی ست نہ سلبی نہ تنزیہی و نہ تقدیسی نہ ذاتی و نہ صفاتی و ہمہ را جامع ازین جہت نہ جمالی ست و نہ جلالی بلکہ مشترک ست و تفصیل جامعیت این اسم از جملہ ممتنعات و متعذر الحصول ست سبحان اللہ زہے لطیف ذاتی کہ با ہمہ و ہیچ یکے از و آگہ نہ علمی ماہی نہ بنی و نہ ولی ہر یک را فرمان میشود و قل رب زدنی علما ہر کہ خواہد کہ اہل و اتباع او جمع باشند روز یکشنبہ وقت چاشت غسل کند و روے سوے آسمان کند و انگشتان ہر دو دست را یگان یگان بار بہر نامے بہ بندد تا دہ شود و بعدہ بر روی فرود آرد پریشانی آن جمع گردد و اگر بجہت ہر مرادے روز جمعہ بعد ادائے نماز جمعہ چہل و دو بار گوید ساختہ گردد۔

۱۰۰ جوہر الغنی سلبی ست و مشترک و معنی او آنکہ بے نیاز ست از جمیع جہت چہ جہت ذات و صفات و چہ جہت اتصاف باعتبارات جا و منزل ہر کہ ببلاے طمع مبتلا باشد بہر عضوے از اعضاے خود دست فرود آرد و این اسم بخواند مقصود حاصل شود و اگر ہر روز ہفتاد بار بگوید در مالش برکت شود و ہیچ گاہ محتاج نشود۔

۱۰۱ جوہر المغنی ثبوتی ست و جمالی و معنی او رساننده بر کسے آنچہ در بایست او باشد اما در بایستگی باعتبار سابقہ قدر۔ باشد نہ لاحقہ قدر۔ برای وسعت رزق بعد از نماز پنج صد بار یا مغنی بخواند و اگر تواند یک ہزار و یکصد بار بخواند۔

۱۰۲ جوہر المعطی ثبوتی ست و جمالی و معنی او دہندۂ عطاے جمیل بر بندۂ ذلیل ہر کہ مستجاب الدعا بنا شد یا معطی السائلین بسیار بگوید ہیچ سوالی محتاج نگردد۔

۱۰۳ جوہر المانع ثبوتی ست و جلالی و معنی او باز دارنده و دور اصطلاح دفع کنندۂ اسباب ہلاکت و نقصان در معاون ابدان و جواہر ادیان ہر کرا با جفت محبتی نباشد وقت خفتن

دریکجا صد بار بخواند محبتی پدید گردد و قبیل برای پریشانی اعدا چندانکہ تواند بخواند۔

۱۰۴ **جوہر الضار** ثبوتی ست وجلالی ومعنی او آنکہ از و ضرر صادر شود و اسباب ضرر مہیا گردد اند ہرکہ در ولایتے یا در مقامے افتادہ باشد کہ صاحب وے نباشد ہر شب ادینہ در ایام بیض صد بار بخواند بمرتبۂ اعلی رسد و بعضے می فرمایند کہ **یا ضار** تنہا نہ خواند **یا ضار و یا نافع** بخواند۔

۱۰۵ **جوہر النافع** ثبوتی ست وجمالی ومعنی او نفع رساننده واسباب نفع پیدا آرنده ہرکہ در سفر جہاز چہل ویکبار یا صد ویکبار بخواند یا صد کس ہر کسے ہزار بار یا دہ کس یا کمتر یا بیشتر از غرق شدن امان یابد و اگر ہدایت کاری بخواند ہمہ کارہا بموجب ولخواہ او باشد۔

۱۰۶ **جوہر النور** ثبوتے ست وجمالی ومعنی او آنکہ ظاہر ست بنفس خود و مظہر است مر غیر خود را ہرکہ در شب جمعہ ہفت بار سورۂ نور و ہزار ویکبار این اسم بخواند در دل او نورے پیدا آید و اگر در وقت صبح مداومت نماید دلش روشن شود۔ ہرکہ مبتلا بود بدر و سعده و یا خفقان حروف اسم نور را برین صورت ن و ر پنج بار کتابت کند و حامل آن شود و اگر این نوشتہ را بر عضوے از اعضاے دردناک نہند شفا یابد النور ہرکہ در موضع مظلمہ درود کند این اسم شریف را بعد مفصل وے کہ سی صد و بست ست مشاہدہ انوار عظیمہ ویرا دست دہد در عالم حس و شہادت بواسطہ غلبہ آن انوار بر باطن وے و ہرگاہ بر کسی امرے مبہم شود کہ خطا و صواب را در ان امر از ہم جدا نتواند کرد یا در سفرے راہ گم کند این اسم شریف را دویست و پنجاہ و شش بار بعد مجمل وے از روی صحت عزم و یقین تمام بخواند طریق صواب و راہ راست بروی روشن شود و این اسم شریف را در ظہور نور عرفان و توحید اثرے تمام ست پس برائے نور باطن بسیار خواند۔ و این اسم نور را کہ اسمے ست از اسماے ذات الٰہیہ کہ ہم بر ضیاء و ہم بر علم و ہم بر وجود اضافی اطلاق کنند از انجہت کہ ہر یکی ازین اشیاء ثلثہ مظہر شے اند از اشیا اما اطلاق آن بوجود اضافی بنا بر آنست کہ اگر وجود اضافی نبودے اشیاء در ظلمت آباد عدم بماندے و اطلاق آن بعلم از انست کہ اگر علم نبودے ہیچ کس ادراک ہیچ چیز نکردے و اطلاق آن بر ضیا از انست کہ اگر روشنائی نبودے اعیان موجودہ در خارج در ظلمت ساترہ بماندے ہیچ کس آنرا ندیدے پس ضیا آلۂ حس شد بمحسوسات و علم آلۂ ادراک عقل شد در عالم معانی و معقولات و وجود

افنانی نور گشت موجب مشاہدہ در عالم اعیان وارواح -

۱۰۷ جوہر الہادی ثبوتی ست وجمالی ومعنی او آنکہ عطا کرد ہر چیز را استعداد تام تا موجود شدند وراہ راست یافتند ہر کہ روی سوی آسمان کردہ ودست برداشتہ بسیار گوید ودست بر روی وچشم بمالد بر تبہ اہل معرفت رسد واگر بسیار گوید بر سر جمع حاکم شود الہادی ہر کہ داعیہ حکومت وسلطنت داشتہ باشد ہر روز بعد دحروف مکتوبی وی کہ بست ست یا بعد دحروف مبسوطہ وے کہ صد وشصت وسہ ست واین اولی مواظبت نماید وہر کہ خواہد کہ بحضرت خداوند تعالے راہ یابد این اسم شریف بسیار گوید

۱۰۸ جوہر البدیع ثبوتی ست ومشترک ومعنی او نو پیدا کنندہ ونا دیدہ پیدا آرندہ - یا بدیع السموات والارض ہر کرا مہمی پیش آید ہزار بار گوید وبر واتیے ہفتاد ہزار مہم او کفایت شود وہر کہ در وقت دعا ہفتاد بار گوید یا بدیع دعاے او مستجاب شود

۱۰۹ جوہر الباقی این اسم ازلی وابدیست وغایت او بابد راجع است وورزمرۂ اسماء جمالی شمردہ اند ودر لغت معنی او آنکہ وجود او را فنا نباشد وعلما را در معنی این صفت اختلاف باقی ست - بعضی میگویند کہ بقا صفت حقیقی ذات اوست وبعضے میگویند کہ صفت عارضے بر ذات راست نیاید ہر کہ ہر شب صد بار گوید اعمال او مقبول گردد وہیچ نکبتے بدو نرسد وبرائے دفع دشمن واآلام واسقام بسیار گوید -

۱۱۰ جوہر الوارث ظاہر این اسم ثبوتے می نماید اما بہ مرتبۂ تحقیق نرسیدہ وورزمرۂ اسماء جلالی شمردہ اند ودر لغت معنی او آن کہ باقی ست بعد فناے عباد پس ہمہ چیز با و راجع گردند ہر کہ ہر روز وقت بر آمدن آفتاب صد بار گوید ہیچ نکبتے بدو نرسد وچون بمیرد حضرت حق سبحانہ وتعالی شانہ او را بیامرزد - وقیل ہر کہ بسیار گوید بر اقران خود فوقیت یابد

۱۱۱ جوہر الرشید ثبوتی ست وجمالی وجلالی ومعنی او آنکہ جمیع افعال واحکام او در مرتبہ غایت رشد ونہایت سداد باشد وقیل آنکہ مرشد ست المظاہر انبیا واولیا وکاملین خصوصاً مرشد وحضرت جبرئیل ومظہر اتم مرشد مکمل ہر کہ تدبیر کار خود نداند میان خفتن ہزار بار گوید تدبیر کار خود بداند واگر مداومت نماید مہماتش بے سعی وی ساختہ شود -

۱۱۲ جوہر الصبور ثبوتی ست وجمالی ومعنی او شکیبا وقیل آنکہ عاصیان را بزودی نگیرد وقیل آنکہ افعال خود را قبل آوان صدور از عجلت باز دارد وفرق میان حلیم وصبور آنست کہ صبور مشعر ست کہ عقاب روز حساب باقی ست واین اسم کہ آخرین اسماست باسم اول کہ

اسم مبارک اللہ ست می ماند چنانکہ اسم رشید بر حمن مشابہت دارد و چنانکہ اسم مبارک اللہ نزد اکثر جامد و غیر مشتق ست ہمچنین اسم صبور بمعنی جمود قریب ست المظاہر ہمہ چیز باعتبار تعین کہ آنہا باعتبار تعین بے حس و حرکت اند و خصوصاً فرد کہ تحت تصرف قطب نیست و موحد و مجذوب مطلق و زاہد خشک وغیرہ و مظہر اتم آنکہ از اسم مبارک اللہ یا بجمیع اسماء متصف شدہ و باسم صبور پیوستہ باشد ہر کرا رنجی رسد یا دردی و مشقتی پیش آید سی و سہ ہزار بار گوید اطمینان باطن یابد و اگر نیم شب یا روز مداومت نماید زبان حاسدان و دشمنان بستہ گردد و غضب سلطان مندفع شود از شرح اسماء حسنیٰ علیے۔

۱۱۳ جوہر الوہاب الباسط الحی القیوم الفتاح العلیم البصیر العزیز الودود السمیع

مداومت برین ذکر موجب کشف عظیم ست خصوصاً در نصف شب

۱۱۴ جوہر العلیم العلام علام الغیوب المتکلم الخبیر الحافظ الرقیب المبین الہادی

این اسماء از جملہ اذکار حضرت جبرئیل ست علی نبینا و آلہ و علیہ السلام ہر کہ مداومت کند برین اسماء مطلع شود بر اسرار غیبیہ و علوم لدنیہ پس سعی کند و متخلق شود باین اسماء۔

۱۱۵ جوہر الحفیظ العالم الرب الشہید الحسیب الفعال الخلاق المصور مداومت

براین اسماء موجب کشف مقاصد کلیہ است ہر کہ در دل شبہا بذکر این اسماء قیام نماید عجائب علویات و سفلیات مشاہدہ کند و درین ذکر ست حفظ نفس و رفع الام و قہر اعدا

۱۱۶ جوہر یا علام الغیوب ہر کہ مداومت نماید برین اسم تا وقتیکہ تاثیر کند این اسم در روے و بر باطن وی استیلا یابد دران حال امور مغیبہ بر لسان وی جاری شود و انچہ در ضمائر ست بروے منکشف شود و روح وی ترقی کردہ بر عالم علوی دوران نماید

۱۱۷ جوہر العزیز ذو الطول ہر کہ ہفت ہفتہ متصل ملاحظہ لقمۂ حلال کند و چون شب شود بر طہارت کامل بفراش رود و این اسماء را بعدد مجمل خواند پس خواب کند بر دست راست روی بقبلہ عجائب عالم روحانی بروی منکشف شود

۱۱۸ جوہر الحکیم العلیم مداومت برین اسماء بعدد مجمل یا مفصل موجب فتح باب حکمت و صنعت جناب حق تعالے ست بر ہر کہ امر دینی یا دنیوی مبہم شدہ باشد کہ بقوت فکریہ ادراک و کشف آن متعذر بود بر تکرار این اسماء مداومت نماید آن مشکل بروی حل شود

۱۱۹ جوہر مداومت السمیع العلیم بعدد مجمل یا مفصل موجب ظہور اسرار مکنونہ و فتح باب کنوز مخزونہ است و نزد بعضے این ہر دو اسم اعظم است

۱۲۰ جوہر النور الہادی چون طریق صواب بر کسے پوشیدہ شود و نداند کہ حق ست یا باطل باید کہ بر تکرار این دو اسم بعد و مجمل یا مفصل مواظبت نماید طریق صواب از خطا ممتاز شود و حق از باطل جدا گردد۔

۱۲۱ جوہر ہر خائف و متوحش و محجوبے کہ بر تکرار این اسمار مداومت نماید ایمن و خلاص شود

الرحمن الرحیم العفو المنان الکریم ذو الطول ذو الجلال و الاکرام

۱۲۲ جوہر یا علیم یا حلیم یا علی یا عظیم ہر کہ این اسمار بعد و مجمل یا مفصل بخواند و بہ ریاضت بسلامت و عافیت بکنار آید

۱۲۳ جوہر القائم القدوس بر موم نقش کند و بر سر مریض نہد سائر امراض را نافع بود خصوصاً صداع را و اگر این اسمار نقش کردہ با خود دارد و بذکر آن مداومت نماید قوت و شوکت وی بسیار شود ہر چند کہ راہ دور و دراز بود ماندہ نشود و حامل این اسما ہمیشہ صحیح ماند۔

۱۲۴ جوہر النافع النور این اسمار شفاست از ہر مرضے خاصہ امراض بارد و دافع سموم عقارب و سائر سموم بارد۔ چون این دو اسم را در مربع حاوہ وضع کند و در آب غمس کند و این آب را مریض بیاشامد نفع بیّن مشاہدہ کند و تذکار و تذکار این اسمار بعد و مجمل یا مفصل ہمین خاصیت دہد

۱۲۵ جوہر القادر المقتدر القوی القائم مداومت نماید ہر ثقلے و تعبے کہ در نفس بود مرتفع شود۔ و اگر حروف اوائل اسمار اکہ ق م ق ق است روز یکشنبہ اول ساعت صد بار بنویسد و آنرا در زیر خاتم خود نہد و تختم آن مداومت نماید از ہر الم کہ داشتہ باشد خلاص یابد و اگر آن خاتم را زمانے در آب نہد و بیاشامد تپ مطبقہ زایل گردد و اگر بر نیت ظالمے صد بار بنویسد ہلاک شود

۱۲۶ جوہر ہر کہ مداومت کند بر ذکر المہیمن المقیت بعد و مجمل یا مفصل مراد وی حاصل شود۔

۱۲۷ جوہر الاول الآخر در لوح مثلث وضع کند و فتیلہ کہ قمر در شرطین بود و با خود نگاہ دارد مقاصد دنیا و آخرت بر وجہ احسن میسر گردد و با وجود حمل آن لوح باید کہ بعد و مجمل یا مفصل این اسمار را تکرار نماید تا وقتیکہ آثار آن در امور ظاہری پیدا شود۔

۱۲۸ جوہر ہر کہ القادر المقتدر بر نگین نقرہ نقش کند و بآن تختم نماید و اکثر اوقات بر این ذکر مداومت نماید غالب شود بر ابنائے جنس و اگر از ان خاتم مُہری بر موم سیاہ نہد۔

دور موضع کہ ویرانی آن مطلوب ست از منازل فسقہ وظلمہ برآتش نہد آن منازل خراب شود و این صحیح ومجرب ست - واگر در تکرار این عمل اہتمام فرماید ہمہ خلق مسخر وے شود

۱۲۹ جوہر العلیم الحکیم بنویسید وبشوید کسے کہ او را سگ دیوانہ گزیدہ باشد بدہد شفا یابد واگر بر دیوار خانہ بنویسید کیک در انجا نباشد

۱۳۰ جوہر یا مصور یا مبدئ یا معید یا محیی یا ممیت اگر طالب علم مداومت نماید عالم گردد وہیچ بر وے مشکل نشود واگر چیزے مشکل افتد رجوع باین اسما نماید حل شود

۱۳۱ جوہر القریب مداومت وی بعد ومجمل کہ سی صد ودوازدہ است یا بعد ومفصل کہ سی صد نود وشش ست موجب فتح باب مکاشفہ واسرار ست وبعضے گویند اسم اعظم ست

۱۳۲ جوہر العزیز الجبار المتکبر مداومت برین اسما موجب حصول عزت وعظمت ست وباعث فتح ونصرت اگر ذلیل وحقیر بر این اسما مداومت نماید عزیز وبلند مرتبہ گردد ومشغولے این اسما کم از یک ساعت نباشد

۱۳۳ جوہر المہیمن المقیت ہر کہ مداومت کند برین ذکر بعد ومجمل یا مفصل مراد وے حاصل شود وعلم بسیار وصفت استیلا بر ابنائے جنس در امور جزئیہ وکلیہ حاصل شود وعزیز وبلند مرتبہ گردد -

۱۳۴ جوہر العلی العظیم ہر کہ تکسیر کند این دو اسم را وبر نگین ذہب نقش نماید وبآن متختم شود ہر کرا چشم بر وے افتد خاشع گردد

۱۳۵ جوہر چون متوجہ شود بامرے بگوید یا قوے یا عزیز یا علیم یا قدیر یا سمیع یا بصیر آن امر ہر چند کہ مشکل بود آسان گردد

۱۳۶ جوہر ہر کہ ہر روز میان سنت وفریضہ بامداد چہل بار بخواند یا حی یا قیوم بک اسئل لا الہ الا انت برحمتک استغیث دل وے را حیاتے حاصل شود

۱۳۷ جوہر حضرت امام ربانی قدس سرہ میفرمایند کہ بہ تجربہ اکابر محقق شدہ است کہ مداومت بر یا حی یا قیوم موجب حیات قوت عقلیہ است وحضرت شیخ شمس الدین محمد بن ابراہیم التمیمی قدس سرہ میفرمایند کہ این ہر دو اسم شریف را در حیات قلب وصفائی باطن اثر عظیم است ونزد اکثر از علما وعرفا اسم اعظم حضرت خداوند تعالے این ہر دو اسم شریف ست و بعضے میفرمایند کہ دعاء حضرت عیسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام در احیاء اموات یا حی یا قیوم بود

۱۳۸ جوہر مداومت بر تذکار الاحد الصمد بعدد مجمل یا مفصل بعد از فرایض پنج وقتی موجب انکشاف تجلی صمدانی ست و بعضی از آثار این تجلی آنکہ صاحب وی از اکل و شرب خلاص شود

۱۳۹ جوہر الوہاب الرزاق مداومت برین موجب حصول ارزاق صوری و معنوی ست۔

۱۴۰ جوہر الکریم الوہاب ذو الطول مداومت نماید باب رزق بروی مفتوح گردد و حاجت برآید و این از مجربات صحیحہ است و ہر کہ نقش کند این اسماء را و با خود دارد دشوار بہ پیش روی بغایت آسان گردد۔ و ہر کہ تکرار کند این اسماء را بعدد مجمل ایشان در موضع خالی بر طہارت کامل و حضور تمام و نیت صادق و صحیح و برین عدد نیفزاید و از وی نہ کاہد و بعد از اتمام عمل دعا کند مستجاب شود

۱۴۱ جوہر العزیز الجبار المتکبر مداومت نماید عزیز و بلند مرتبہ گردد۔

۱۴۲ جوہر ہر کہ در شب جمعہ سی صد و شصت و شش بار یا منتقم بخواند و این عمل تا سہ جمعہ کند خصم یا صلح کند یا مقہور گردد۔

۱۴۳ جوہر السریع بعضے گفتہ اند کہ این اسم اعظم ست بوی ہر دعا کہ کنند بجز اجابت مقرون شود و این اسم را در سرعت اجابت دعوات مدخل تمام ست ہر کہ این اسم را دائم گوید ہر چہ از امور خفیہ و اسرار بروی ظاہر شود و ہر کہ خواہد کہ بجالی بزرگ مشرف شود این اسم را بر ہر دو کف دست خود نویسد و یک ہفتہ ہر روز شش صد و چہل و چہار بار بخواند و اگر السریع گوید بالف و لام تعریف کہ عدد مفصل اوست یا پانصد و ہشتاد و چہار بار بگوید کہ عدد مفصل یا سریع است با حرف ندا و ہر کہ خواہد مشاہدہ ارواح کند و با ایشان سخن گوید و از ایشان شنود بہ ہمین عمل قیام نماید۔

۱۴۴ جوہر برای ستر عیوب یا ستار شصت بار بخواند و اگر سی صد و شصت بار بخواند تمام ست

۱۴۵ جوہر الفعال ہر کہ مغلوب خاطر رویہ و وساوس رذیلہ باشد باید کہ مداومت کند برین اسم صد و ہشتاد و یکبار بعدد مجمل وی یا سی صد و نود و سہ کرت بعدد مفصل وی و بر طہارت کامل بخواند و در امنیان قولے و فعلے اجنبی از وی صادر نشود و جمعیت باطن حاصل گردد

۱۴۶ جوہر العزیز القادر القوی ذو القوۃ المتین المقتدر الجبار المتکبر الشدید القاہر مداومت برین اسماء موجب ازالہ ہر مرض و فتح و نصرت بر اعداست و کسے کہ نزد جبار رود و

ورد این اسما ساز و از شروی ایمن باشد

۱۴۷ بیان دُعا

جوہر بدانکہ نزد بعضی دعا اولے ترست از سکوت و نزد بعضے سکوت فاضل تر از دعاست و تحقیق آنست کہ در بعضے احوال دعا فاضل تر از خاموشی ست و آن ادب ست و در بعضے احوال خاموشی فاضل تر از دعاست و ہو الادب پس اگر در وقت دعا در دل بسطی زیادہ یابد دعا اولے تر و اگر قبضے یابد سکوت اولی تر و اگر نہ بسطی زیادہ یابد و نہ قبضی اینجا دعا و سکوت ہر دو برابر ست پس درین وقت اگر بروی علم غالب بود دعا اولی تر زیرا کہ دعا در نفس خویش عبادت ست و اگر معرفت و حال غالب بود سکوت اولے تر و معمول اکابر چنین بودہ است کہ دعا و سوال سہ بار کنند و در افتتاح و اختتام آنہا درود خوانند

۱۴۸ جوہر بدانکہ دعا گاہی بزبان قال بود چنانکہ بزبان لطلبد حاجت خود را و گاہے بزبان حال چنانکہ عرض نماید حال خود را و گاہے بزبان تعرض چنانکہ مدح و ثنا کند پروردگار خود را بصفات کرم احسان وجود و عطا این نیز در معنی دعا ست زیرا کہ مدح و ثنا در حضرت کریم تعرض بدعا و سوالست و مراد بسکوت از دعا فوق آنست کہ در وے مجرد رضا و تسلیم ست و بعضے از عرفا دعا بزبان استعداد نیز گفتہ اند و این فوق دعا بزبان حال ست و در سکوت نیز حاصل ست۔ و شرایط و ادب دعا اکل حلال و صدق مقال و جد و جہد و عدم استعجال و ابتدا بحمد و ثنا حضرت ذو الجلال و صلوۃ و سلام و یکے از آداب دعا رفع یدین ست و بسط آنہا مقابل وجہ و در بعضے روایات خذا منکبین و این روایت اولیت دارد بر تفریق یدین و بسط آنہا نہ بر ہیئت اعتراف کذا فی المواہب و از ابن عباس آمدہ کہ چون می نگریدم ضم میکرد ہر دو کف خود را و میگردانید بطون آنہا را مقابل وجہ و گفتہ اند کہ ہر چند واقعہ صعب تر رفع یدین بیشتر تا آنکہ برداشت در استسقا محاذی سر تا بالائے سر و مسح وجہ بیدین نیز از آداب ست

پیش آمدن کسے را و بجزی در ہمہ دانستن ۱۲

در غیر حالت نماز۔ مدارج

۱۴۹ جوہر حضرت محبوب سبحانی قدسنا اللہ تعالی بسرہ العزیز میفرمایند دعا سہ درجہ دارد تصریح و تعریض و اشارت تصریح چیزیست کہ بآن تلفظ واقع شود و تعریض دعای ست مضمر در دعا و قولی ست مضمر در قول و اشارت معنی ست مخفی در قول مثال تصریح قول حضرت موسی علی نبینا و آلہ و علیہ السلام رب ارنی انظر الیک یعنی خداوندا تو خود را بمن بنما تا ترا ببینم و مثال تعریض قول نبی ما صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم لا تکلنا علی انفسنا طرفۃ عین و مثال اشارہ قول حضرت ابراہیم علی نبینا و آلہ و علیہ السلام رب ارنی کیف تحی الموتی بنما مرا چہ طور زندہ میگردانی

مردہ را اشارت باین ست کہ خود را بمن نما

۱۵۰ جوہر التماس کردند بجناب مستطاب سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ کدام دعا افضل ست فرمودند اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ والمعافات فی الدنیا والآخرۃ

۱۵۱ جوہر ملک العلما مولوی عبد العلی قدس سرہ در شرح مثنوی معنوی میفرمایند کہ دعا بر چند وجہ است گاہے باشتغال طلبی می باشد چنانکہ دعا عوام وگاہے برای آن می باشد کہ داعی میداند کہ اگر مصادف بقضا افتد مستجاب میگردد و شاید این وقت قضا باشد وگاہے بانکشاف آنکہ وقت قضا رسیدہ است آنزمان دعا می کنند مجاب میگردد وگاہے بانکشاف آنکہ وجود این کار معلق بدعا و داعی ست پس دعا می کنند برائے شفقت بر خلق واگر دعا نمیکرد مضرت متقدرہ میرسید وگاہی محض برائے قیام بعبدیۃ کہ شان عبد تذلل ست واین داعی را از اجابت و عدم اجابت کاری نیست واین را اقسام ست یکی واجب و مامور بہ عموما چنانکہ در صلوۃ فاتحہ است کردن آن ضروری ست و دیگر آنکہ مسنون باشد عموما چنانکہ دعا استسقا ست و در صلوۃ کسوف و ادعیہ مسنونہ صلوتیہ وامثال آن این ادعیہ نیز ضروریست برائے اقامۃ سنت کہ عارف را از انہم گریز نیست و دیگر ادعیہ مندوبہ بآن گاہے مشتغل مے شوند وگاہی ترک میکنند و دیگر آنکہ مامور شود بدعا بخصوصہ در امر خاص پس بروے دعا کردن واجب ولازم ست چنانکہ ایوب چون مبتلے شدند بوقت رسیدن وقت دعا کردند و دعا نوح عم و دعا موسی عم وسائر انبیا و دعا آن سرور صلعم در روز بدر بنصرت پس قسم اول از دعا آنکہ باشتغال طلبی ست از عارف نمیتواند شد و ہمچنین دعا باحتمال آنکہ شاید کہ وقت رسیدہ باشد و قسم اخیر از دعا کہ برائے قیام بعبدیت است عارف را اشتغال باین ضروریست باقی ماندند دو قسم یکے بمعرفۃ رسیدن وقت کار و دیگر دعا برای شفقت بر عباد اللہ بعد علم بانکہ بلا مقتضے بر عباد اللہ ابواب دعا نایل خواہد شد پس بعضے اولیا نظر بشفقت این چنین دعا می کنند زیرا کہ در شہود این بزرگان آنست کہ ابا از دعا مقاومت باقہر الٰہی ست و شفقت بر عباد اللہ ضروریست و چون علم بایشان پیدا شد بانکہ از دعا زوال این مقتضے خواہد شد پس ابا از دعا مقاومت باقہر الٰہی ست پس البتہ دعا باید کرد برائے اظہار عبدیت و تذلل و این قوم نیز اعلے اند و اما آن بزرگان کہ بمقام عبدیت را رسیدند و ظاہر بالوہیۃ و ربوبیۃ اند پس بصرف ہمت خود مقتضے را رفع می سازند و ایشان مشتغل بدعا گاہی بدون دعا صرف میکنند و این قوم انزل اند در مقام از قوم اول و بعضے اصلا دعا نمی کنند بانکہ اللہ مالک است ہر چہ

خواہد در ملک خود بکند و گردانیدن قضا مارا نمیرسد و اینہا میدانند کہ ہرچہ مقضی ست برطبق استعداد
عباد ست و بعض را علم حاصل مے شود بہ بودن استعداد آن باحوال کہ بروے جاری مے شوند
بعد تحقق آن احوال و بعض آنہانند کہ اعیان با استعدادات مکشوف و معلوم وے ست
و ظاہر ست کہ علم تمام اعیان علے التفصیل محال ست و الا ساوی باحق گردد بلکہ او را علم بعین معین
است چنانکہ علم عین خودش اگر این جامع است مر جمیع اعیان را چنانکہ عین آن سرور ست
صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پس علم این عین متضمن ست مر علم جمیع اعیان را و انچہ
کہ اقرب بجامعیت ست علم او موافق آنست و این از عنایت الٰہیہ است بآن عارف خواہ علم اعیان
بکشف و عیان باشد و یا بوحی باشد پس این عارف کہ مکشوف الاعیان ست میدانند کہ علم
اللہ بآن احوال کہ وارد میشود بران آن احوال اند کہ اعیان بران بودند در حال ثبوت وے
قبل وجود وی و این نیز میدانند کہ حق عطا نخواہد فرمود مگر آنرا کہ عطا کرد عین او و آن احوال اند کہ
بودند این اعیان بران در حال ثبوت علمی او و این قسم اعلی ست از عارفان و عالم بسر
قدر ست و فرمودہ کہ آن دعا را ترک مے کنند کہ بآن رفع مقضے خواہد شد و ظاہر ست کہ مقضے
مرتفع نمی تواند شد بدعا مگر آنکہ در قضا باشد کہ عدم وقوع این مقضے معلق بدعا است اگر دعا
نکنند این مقضے واقع گردد پس این دعا سادقضاء او شد پس بعض عارفان دعا را ترک
می کنند و بمقضے حق را اختیار می کنند و دران متلذذ می شوند و ارتفاع الم مقضے نمی خواہند
مگر آنکہ حق بارادۂ خود آنرا مرتفع کند و اما اگر مامور شوند بدعا برائے رفع این مقضے پس دعا
میکنند برائے امتثال امر چنانکہ از ایوبؑ واقع شد کہ او صبر کرد و ہرگز دعا نکرد تا اینکہ وقت ارتفاع
آن بلا رسید و معلق بود بدعاء ایوب و مامور گشت بدعا آنزمان دعا کرد رسول علیہ السلام
فرمودند کہ دعا کنندہ و آمین گوینده ہر دو در اجر و ثواب شریک اند۔ رسول علیہ السلام فرمودند
کہ چون دعا کنید کفہائے ہر دو دست را کشادہ دارید و از دعا فارغ شوید ہر دو دست را بر روے
فرود آرید چون دست بدعا برداشتہ باشی چپ و راست ننگری دیا و غیر حق تعالی در دل نگذاری
و با و از پست زاری بسیار کنی و کار بیہودہ نکنی و بدست بازی نکنی و بجائے نظر نکنی و چشم در پیش
داری و ہر دو دست را بر ہنہ کنی و آواز بلند نہ کنی کہ بوقت دعا آواز بلند داشتن معصیت ست
و در دعا الحاح کنی۔

۱۵۲
وقت اجابت دعا

جوہر بدانکہ وقت اجابت دعا وقت سحر و صبح ست و شب قدر و شب آدینہ و اول شب

از ماہ رجب و درین ماہ دعا ہا بسیار مستجاب شوند و چہار شب درین ماہ بس بزرگ ست یکے
اول شب دوم شب آدینہ اول سوم شب پانزدہم چہارم شب لبست و ہفتم کہ شب معراج ست و
شب برات و شب عرفہ و ہر دو شب عیدین و در حدیث شریف وارد ست کہ چون نیم شب یا دو ثلث
شب می گزرد فرودی آید فرشتہ بحکم جناب خداوند تعالی و میگوید کہ ہست خواہندۂ تا کہ دادہ شود
مرویرا و ہست خواہندۂ تا اجابت کردہ شود مرویرا و ہست آمرزش خواہندۂ تا آمرزیدہ شود مر
ویرا ہمبرین نوع ندا میرود تا صبح و در جمعہ و روز عرفہ و روز عاشورہ و بعد بانگ نماز و بعد از شنیدن
آن و بوقت اقامت گفتن و وقت خطبہ خواندن و دعاے نزدیک ماہ نو دیدن و دعاے نزدیک
آنکہ دو سیاہ روی بروی آرند و بوقت باران باریدن و در آخر فریضہ ہاے نماز و در عقب
صدقہ کہ بہ نیت صادق بود و وقتیکہ آب در چشم آید کہ آن نشان اجابت ست و بیشتر اقوال برنیست
کہ بعد از نماز دیگر تا غروب وقت اجابت دعاست و مرویست کہ حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ تعالے
عنہا در روز جمعہ بعد از نماز دیگر وقتیکہ آفتاب نیمی غروب کردے دعا فرمودے و حضرت ام المومنین
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کسے را تعین کردے روز جمعہ وقت غروب تا مرا خبر کند
ہمین کہ وقت غروب شدے خبر میکردند مشغول مے شدند و دعای برادر مر برادر را در غیبت رد
نشود و دعای بیمار و دعای مادر و پدر و دعاے فرزند مر مادر و پدر را و دعاے مسافر و دعاے
امام عادل و دعای کسی کہ در سجدہ باشد و دعاے اندوہگین و دعای غائب مر غائب را و دعای
بیچارہ و دعای ستم رسیدہ و حضرت سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم می فرمایند
ہیچ پردہ نیست از دعاے کسے کہ او را فریادرسے نباشد جز حضرت حق سبحانہ و تعالے۔ و مستجاب نشود
دعاے قومی کہ راضی باشند از زنان خود بدست کردن خلخال بآوازیا کسے را زن بد خلق
و بدکار باشد و توبہ نکند و با وجود این او را طلاق ندہد یا در ذمۂ وی حق مسلمان باشد با وجود
قدرت یا بدہد مال بنا دانان کہ اسراف کنند یا در خانہ وی خمر باشد یا در عقب جنازہ خندہ کند
یا بروے زکوۃ یا صدقہ واجب بود و ندہد یا لقمہ از حرام خورد یا مادر و پدر را آزار دہد و در
حدیث وارد ست کہ دعا مستجاب ست تا آنزمانیکہ بقطیعۃ رحم ننگفتہ باشد یا چنین گفتہ باشد
کہ دعا کردم و مستجاب نشد بلکہ می باید کہ یکبار دعوت کند اگر مستجاب نشد بار دیگر دعوت کند
البتہ شود و اگر در کرت سوم ہم مستجاب نگردد باید کہ سہ روز روزہ دارد و منتظر مقصود دعوت خود
باشد و اگر ہم نشد ہمان اسم را باسم دیگر کہ مربی آن حاجت بود او را دعوت کند۔ شرح اسماء حسنی

۱۵۳ جوہر دحصن حصین بیان احوال اجابت دعاست عند النداء بالصلوٰۃ وبین الاذان والاقامۃ وبعد الحیعلتین لمن نزل بہ کرب او شدۃ وعند الصف فی سبیل اللہ وعند التحام الحرب بعضہا بعضاً ودبر الصلوات المکتوبات وفی السجود وعقیب تلاوۃ القرآن ولاسیما الختم خصوصا من القاری وعند شرب ماء زمزم والحضور عند المیت وصیاح الدیکۃ واجتماع المسلمین وفی مجالس الذکر وعند قول الامام ولا الضالین وعند تغمیض المیت وعند اقامۃ الصلوٰۃ بعضے مشائخ طریقت میفرمایند کہ روز چہار شنبہ میان ظہر وعصر وقت اشرف ومحل استجابت ست درینوقت مشغول باشند آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہموز جنگ خندق این دعا فرمود یا صریخ المکروبین و یا مجیب المضطرین اکشف ہمی وغمی وکربتی ترمی مانزل بی واصل الی ومستجاب شد

۱۵۴ در تحقیق معنی اجابت دعا جوہر بدانکہ در اجابتِ دعا کہ ان لبیک من اللہ است تاخیر نیست و اجابت دیگر ست وحاصل شدنِ مطلوب دیگر حضرتِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میفرمایند کہ چون بندہ زبان لبلب بکشاید ودر دعا گوید یارب حضرتِ خداوندِ تعالیٰ بے تاخیر فرماید کہ لبیک یا عبدی ومعنیٔ لبیک از حق تعالیٰ اجابت کردن ست ودادنِ عطا لیکن ظاہر شدنِ آن موقوفِ وقت ست تا حق تعالیٰ را خواستِ آن بودہ باشد کہ چیزے بہ بندہ دہد ودل وے داعیۂ آن طلب پیدا نکند۔ اجابت دو نوع ست یکی لبیک من اللہ وآن در مقابلِ گفتنِ یارب بود ودوم یکے برآمدنِ حاجت کہ در عُرف اجابت از گویند اول واجب الوقوع ست بمقتضائے حدیثِ مذکور وفائدۂ آن دہد کہ برآمدِ مراد عاجلاً وآجلاً مصدقِ او شود دوثانی ممکن الوقوع ست (یعنی اجابت بمعنی اولی ۱۲) اگر مجیب بلبیک مصلحتِ بندہ دران داند وبیند والا ممتنع الوقوع است وعینِ اجابت (ای اجابت بمعنی ثانی مذکورہ بالا ۱۲) است کہ در رسانیدن آن بوے عینِ مضرت ست مر بندہ را وبندہ نمی داند۔ قائل را از خواست چارہ نیست یا بزبانِ قال یا بزبانِ حال یا بزبانِ استعداد کہ آن نزدِ عارف افصح ست از زبانِ قال وحال۔ بزبانِ حال چون استادنِ فقیر برابرِ غنی از برائے آن چیزے کہ اُورا ست از متاعِ دنیوی یا مانندِ حاضر شدنِ گربہ خموش بر سرِ سفرہ بلکہ انچہ لسانِ حال خواہد لسانِ قال نتواند خواست ودر حالتِ جوع وعطش وزبانِ استعداد چنانچہ در سوالات بہ اسمارِ الٰہی تامل کن کہ الخالق والرازق واللطیف والقہار وغیرہ ہر یکے بزبانِ استعدادِ خود مر آن چیزے را کہ مقتضیاتِ ایشان ست از حق تعالیٰ درخواست می کنند کہ کمالاتے کہ مارا دادۂ از بطون لبظہور رسان خالق می طلبد کہ مخلوق پیدا کن ورازق می گوید

کہ مرزوق بمن رسان تا کمال من کہ آن خالقیت و رازقیت ست و روی بظہور رسد و ہمچنان سوالات اعیان ثابتہ از حق تعالی کہ ما را بوجود ذات خارجیہ پیدا کن تا کمالاتے کہ بے واسطہ ما را عطا فرمودۂ ظاہر گردد و اگر سوالات حال و استعدادات نباشد ہیچ موجودے بوجود خارجی ظہور نکند چہ حضرت ذات حق تعالی بذاتہ غنی ست از عالم و عالمیان۔

۱۵۵ در محل امتحان حق خود بخود در آمدن و دعا بر ترک وقوع عذاب کردن بر اخود جائز نیست

جوہر حضرت امام مسلم قدس سرہ روایت کردہ اند از حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ کہ جناب مستطاب سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم عیادت کرد مردے را از مسلمین در حالیکہ ضعیف گشتہ بود و شدہ مثل بچہ طائر پس فرمودند جناب نبوت مآب صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم آیا تو بودی کہ خواستی جناب مستطاب حق سبحانہ و تعالے را چیزی و سوال میکردے جناب حق تعالے را آن چیز التماس نمودے گفت بودم کہ میگفتم اے اللہ تعالی ہر چیزی کہ عقاب خواہی کرد مرا آن در آخرت تعجیل کن برائے من آنرا در دنیا پس فرمودند حضرت باعظمت صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سبحان اللہ تو آنرا طاقت نداری آیا چرا نگفتے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ای رب ما را بدہ در دنیا حسنہ و در آخرت حسنہ و نگاہدار ما را از عذاب آتش راوی گوید کہ او دعا کرد جناب مستطاب حق سبحانہ و تعالے را باین دعا پس شفا داد جناب خداوند تعالے آنرا باین دعا پس دریاب ازین حدیث شریف کہ دعا بوقوع عذاب جائز نیست و ظاہر ست کہ این مقاومت با قہر الٰہی و غضب الٰہی ست بلکہ مقاومت با اوست پس باید کہ دعا بارتفاع عذاب کند

۱۵۶ دعا چگونہ باید کرد

جوہر در فوائد الفواد مذکور ست کہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ اللہ تعالے بسرہ المبارک فرمودند کہ بندہ وقت دعا ہیچ معصیتے کہ کردہ باشد پیش خاطر ندارد و نہ ہیچ طاعتی زیرا کہ اگر طاعت پیش دل آرد آن عجب باشد و دعا مستجاب نشود و اگر معصیتے پیش دل آرد در اثنای دعا پستی آرد پس وقت دعا نظر خاص برحمت جناب حق سبحانہ و تعالے مے باید داشت و موقن مے باید بود کہ البتہ این دعا مستجاب ست انشا اللہ تعالے و فرمودند کہ وقت دعا ہر دو دست کشادہ باشد برابر سینہ و این چنین ہم آمدہ است کہ ہر دو دست متصل یکدیگر باشد و نیک بلند باید داشت ہمچنین کہ گوئی ہمین زمان در دست او چیزی خواہد انداخت و فرمودند کہ دعا قبل از نزول بلا باید کرد و فرمودند کہ چون بلا نازل مے شود دعا از فرود بالا مے رود و ہر دو در ہوا ایک جا مے شوند بتعارض اگر دعا را قوتے باشد بلا را

باز گرداند وگرنہ بلا فرود آید و ملائم این حکایت فرمودند کہ در انچہ خروج کفار تاتار شد چون بدامغان ونیشاپور رسیدند بادشاہی کہ آنجا بود کسے نزد شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ فرستاد کہ دعا کن جواب دادند کہ وقت دعا گذشت وقت رضا ست یعنی بلائے جناب حق سبحانہ وتعالے نازل شدہ است رضا باید داد بعد ازان فرمودند کہ بعد از نزول بلا ہم دعا باید کرد اگر بلا دفع نشود صعوبت بلا کم شود

۱۵۷ جوہر صاحب یقینی فرمود کہ جناب مستطاب خداوندی عالم دعا ابلیس اجابت فرمود قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون ۝ قال فانک من المنظرین ۝ الی یوم الوقت المعلوم ۝ ازینجا اُمید باست خداوندے کہ دعا ابلیس اجابت فرماید چون مومن عاصی حضرت او سبحانہ را بخواند کے نا اُمید کند

۱۵۸ جوہر عطای حضرت خداوند تعالے دو قسم ست ذاتیہ و اسمائیہ اگر سبب آن ذات ست بے واسطہ عطاء ذاتی وفیض اقدس گویند چنانچہ حضرت خداوند تعالے از مقام احدیت از ذات خود بذات خود فیضی فرستاد کہ اعیان و استعدادات بآن حاصل شدند و اگر منشاء آن عطا اسمی یا صفتے از اسماء وصفات حضرت حق تعالی باشد عطاء اسمائیہ گویند چنانچہ اسم منعم یا منتقم از حضرت خویش نعمتی یا نقمتے بکسے کہ مستوجب آن باشد برساند و تمیز میان این ہر دو عطا اہل اذواق میکنند واز عطا یا بعضے آن باشد کہ بندہ آنرا بزبان خواہد در کار معیّن مثلاً گوید اللھم ارزقنی علما نافعا یا بزبان بخواہد غیر معیّن چنانکہ گوید اللھم ارزقنی خیر الدنیا والآخرۃ یا طلب بزبان حال یا بزبان استعداد باشد خواہ کہ عطا یاء ذاتیہ باشد یا منح اسمائیہ۔ سوال معین یا رب مرا فلان چیز بدہ وغیر معین یارب انچہ مصلحت من در انست بمن دہ و از بہر ہر چیزے از ذات خود خواہ لطیف روحانی وخواہ کثیف جسمانی چون قلب و روح وعقل یا چشم و گوش و زبان سائلان بزبان قال از مالک ذوالجلال دو گروہ اند گروہے از حق تعالے چیزے لطلبند و ملتمس خود بخواہند وحالانکہ ہنوز وقت رسیدن آن مطلوب بایشان نرسیدہ است و خواہندہ از سر امور مرموزہ باد قاتہا غافل ست پس سوال او پیش از وقت بی حصل و گروہے میدانند کہ در خزائن حضرت حق تعالی ایشان را ذخیرہ و روزی ست کہ رسیدن آن بایشان متوقف ست بخواست ایشان یا آنکہ میدانند کہ در خزائن حضرت حق تعالے برائے طائفہ چیزے مدخر ست کہ بی خواست بظہور نخواہد رسید این علم باعث ایشان میگردد بسوال و طلب چنین سائل را سائل احتیاطی خوانند و چنان سوال را سوال احتیاط گویند۔ اگر در علم حضرت خداوند تعالی مسئول او از ان قبیل باشد کہ وصول آن

لسائل موقوف سوال ست و او را استعداد قبول آن داده باشد موجود گردد والا فلا۔ پیر طریقت حضرت
عبد اللہ انصاری قدس سرہ فرمودند اگر نخواستے و او ندادے خواست انتہی یعنی اگر سائل را استعداد
آن مطلوب ست کہ اگر نہ استعداد باعث سائل گشتی بسوال ہرگز سوال از وی بصدور ظہور نرسیدے
طائفہ انداز اہل حضور کہ نمی دانند کہ در ہر وقتی استعداد ایشان مقتضی چیست تا سوال بر منوال استعداد
کنند و طائفہ انداز اہل حضور در ہر وقتی مراقبہ بحبت و دانستن استعداد خود کردند و بر ایشان مکشوف
گردد کہ حضرت حق تعالے دران زمان ایشان را چہ عطا فرمودہ است و این را استعداد
جزوی گویند در زمانی معین از بہر امرے معین دوانند کہ قابل آن چیز انگشتند الا بآن استعداد جزوی
دران زمان و اہل حضور دو گروہ اند طائفہ از قبول خود و انچہ قابل آن گشتہ اند بدانند کہ استعداد
ایشان در ازل چہ بودہ و این از ان طائفہ کہ از اثر بموثر سفر کنند و طائفہ دیگر از استعداد خود
بدانند انچہ قابل آن خواہد بود و بایشان خواہد رسید و این طائفہ از ان قبیل اند کہ از موثر سوے
اثر آیند و این گروہ از استعداد خود بدانند کہ چہ چیز را قابل اند اتم و اکمل و اجل و افضل اند از گروہ اول
چرا کہ چنین کس را تا دو معرفت حاصل نہ گردد باین مقام واصل نشود یکے آنکہ معرفت عین ثابتہ خود
حاصل کند دوم آنکہ احوال خود در ہر زمانی بداند و چنین کامل تکمیل غیر مشغول تواند بود کہ اعیان غیر و
احوال غیر نیز ہم مطالعہ تواند کرد

جوہر بدانکہ احادیث در مذمت سوال کردن و گدائی کردن بسیار آمدہ و حضرت شیخ عبد الحق ۱۵۹
محدث دہلوی قدس سرہ در مدارج النبوۃ مے فرمایند کہ حرام ست سوال کردن مر کسے را کہ نزد وے
قوت یوم ست اگر قوت یوم نداشتہ باشد یا چیزے ندارد کہ بدان ستر عورت کند حلال ست کہ سوال کند
و فقیرے کہ او را قوت یوم حاصل باشد یا قادر ست بر کسب حرام ست مر او را سوال و اتفاق دارند
علما بر نہی از سوال و اختلاف در انست کہ حرام ست یا مکروہ بسبب شرط اول آنکہ خوار نہ کند نفس خود را
و الحاح نکند در سوال و اند انکند بر مسئول عنہ و اگر یکے ازین سہ شرط مفقود گردد حرام ست باتفاق و
منقول ست از حضرت ابن المبارک رضی اللہ تعالے عنہ کہ فرمودند خوش نمے آید مرا کہ سائل لوجہ اللہ
سوال کند و داده شود بوے چیزے زیرا کہ دنیا خبیث ست و چون لوجہ اللہ طلبید تعظیم کرد چیزی را
کہ تحقیر کردہ است او را حضرت خداوند تعالے پس داده نشود بحبت زجر و منع و اگر گوید بحق خدا و بحق محمد
صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم واجب نمی گردد بر مسئول عنہ دادن و کسے کہ گرفت چیزے را
باظہار حاجت بدرد و غ مالک نمی گردد آنرا و ہمچنین کسے کہ گوید بدرد و غ کہ من علوی ام و اگر یکے را

جہت صلاح بدہد وی در باطن ارتکاب معصیت کند و اگر بداند او را معطی نمید ہد نیز مالک نمیگردد و حرام ست بروی واجب ست ردوے بر مالک و ہمچنین چیزے کہ دادہ شود کسے را بجہت بدزبانی وے یا شر سعایت وے حرام ست بروی و اگر فقیرے بیاید برائے سوال و خواہد کہ دست مسئول عنہ را ببوسد تا چیزے بوی بدہد مکروہ است و افضل آنست کہ مسئول عنہ دست بوی ندہد بقصد منع و زجر و نباید داد سائلے را کہ طبل زدہ بردر ہا میگردد و مطرب از ہمہ ترش ست

۱۶۰ اعمال

جوہر اعمال دو قسم اند ظاہرہ چون صلوٰۃ و تلاوت و ذکر و باطنہ چون محاضرہ و مراقبہ و محاسبہ و ترتیب اعمال چنانست کہ تا ممکن بود میان اعمال ظاہرہ و باطنہ جمع کند اول صلوٰۃ را تقدم دارد پس تلاوت پس ذکر بشرط حضور دل و مراقبہ باطن و اگر جمع ممکن نبود بسبب کلالت و ملالت از عمل ظاہر بر عمل باطن اکتفا کند

۱۶۱

جوہر در فزع الحسنات مذکور ست کہ دلائل الخیرات بغایت مقبول ست بجناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم و علامت قبول آن کثرت قرارت و لیست اکثر اوقات در اماکن بابرکات خصوصاً در حرمین شریفین و بجوار روضۂ منورہ سید الکونین و مولف کتاب قطب فلک فضل و کمال مرکز دائرہ شرف و اجلال سلالہ خاندان نبوی سید حسینی مولانا سید ابو عبد اللہ بن سلیمان جزولی در شہر فاس کہ از بلاد مغرب ست تحصیل علوم کمالات نمودہ و در ان شہر مقتدائے اکابر و علماء کرام بودہ و در ایجاد دلائل الخیرات تالیف نمودہ و کسے از اہل عداوت ایشان را زہر داد پس رحلت فرمودند شانزدہم ربیع الاول سنہ ہشت صد و ہفتاد از ہجرت و در شہر سوس دفن کردند و بعد از ہفتاد و ہفت سال نقل نمودند بجانب مراکش و در ریاض العروس دفن کردند و چون برائے نقل از قبر بیرون نمودند یافتند ہمچنانکہ دفن کردہ بودند و مردم در مراکش برائے زیارت قبر شریف ایشان ازدحام می نمایند و فیض ظاہر و باطن می یابند و ثابت شدہ است کہ از قبر مبارک ایشان بوی مشک می آید و بمشام صلحا میرسد

۱۶۲

جوہر منقول ست از حضرت شیخ ابراہیم تمیمی قدس سرہ کہ روزی در پس خانہ کعبہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفا نشستہ بودم کہ حضرت خضر علی نبینا و آلہ و علیہ السلام تشریف آوردند و فرمودند مسبعات عشر کہ از جناب سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بمن رسیدہ است ہر روز قبل از طلوع و غروب آفتاب بخوانی و الا ہمہ عمر خود یکبار ترا بسند ست من از ثواب آن سوال کردم فرمودند کہ جناب سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ترا در خواب خواہند فرمود عرض کردم

کہ چیزے عنایت شود تا از شرف رویۃ مشرف شوم فرمودند کہ بعد از نماز مغرب با ہیچکس سخن نہ گوئی و بعد از نماز خفتن دو رکعت بگزار و در ہر رکعت بعد فاتحہ ہفت بار سورۂ اخلاص بخوان و بعد از سلام سجدہ کن و دران ہفت بار بگوئی سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا قوت الا باللہ العلی العظیم بعدہ سر بردار و بگو یا حی یا قیوم یا ذا الجلال و الاکرام یا ارحم الراحمین یا رحمن الدنیا و الآخرۃ و یا رحیمہما و یا الٰہ الاولین و الآخرین و الاول قبل کل شئ و الآخر بعد کل شئ یا رب یا رب یا رب یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا رحمن یا رحیم بعدہ برخیز و ہر دو دست برآر و آنرا کہ نشستہ خواندۂ استادہ بخوان و بر پہلوے راست روی بقبلہ بخسپ و تا انگاہ کہ در خواب شوی درود بخوان من انیمہ بجا آوردم در خواب دیدم کہ فرشتگان مرا بآسمان بردند و بہشت را نمودند دران کوشکے دیدم از یاقوت سرخ و کوشکے از زمرد و کوشکے از مروارید و در ہر کوشکے کنیزکان حور العین بے قیاس نشستہ اند و رویہاے ایشان از آفتاب تابندہ تر ست پرسیدم کہ این کوشکہا و حوران کرا ہستند گفتند آنکس را کہ این عمل کند بعدہ مشرف شدم بشرف رویۃ حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم و التماس نمودم کہ حضرت خضر می فرمودند کہ مسبعات عشر از جناب سرور عالم صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم شنیدہ ام فرمودند کہ ہمہ حق ست و صدق پس عرض کردم کہ عامل این را چہ ثواب باشد فرمودند کہ جناب مستطاب حق سبحانہ و تعالے جملہ گناہ او را بیامرزد و ببیند بہشت را و بردارد جناب خداوند تعالے از وی غضب خویش و بفرماید فرشتہ شمال را کہ تا یکسال ہیچ گناہ او ننویسد و عمل نکند این را مگر کسے کہ جناب خداوند تعالے او را نیکبخت آفریدہ و ترک نیارد این را مگر کسے کہ بدبخت آفریدہ پس حضرت ابراہیم تیمی بعد از دیدن خواب چہار ماہ بزیستند حضرت ایشان را بطعام و شراب دنیا حاجت نشد از انکہ طعام و شراب بہشت خوردہ بودند و بعضے میفرمایند کہ قادر نشود بر خواندن مسبعات عشر مگر کسے کہ او از اہل بہشت باشد و ہر کہ مدام خواند در حفظ و امان حضرت خداوند تعالے باشد و از دنیا نرود تا مقام خود در بہشت بخواب نہ بیند و نمیرد تا طعام بہشت نخورد و مسبعات عشر برائے آمدن حاجات و مہمات دینی و دنیوی نیز آمدہ است سوائے آنکہ دوام خوانند و مسبعات عشر دہ چیز ست کہ ہر یکے را مع تسمیہ ہفت بار خوانند بدین ترتیب اول سورہ فاتحہ دوم سورۃ الناس سوم سورۃ الفلق چہارم سورۂ اخلاص پنجم سورۃ الکافرون ششم آیۃ الکرسی ہفتم سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا قوت الا باللہ العلی العظیم بعدہ یکبار عدد ما علم اللہ

مسبعات عشر

وزنۃ ما علم اللہ ومِلأ ما علم اللہ ہشتم اللھم صل علی محمد عبدک وحبیبک ونبیک ورسولک
النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم نہم اللھم اغفر لی ولوالدی
ولمن توالد وارحمھما کما ربیانی صغیرا وکبیرا اللھم اغفر لجمیع المومنین والمومنات
والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات برحمتک یا ارحم الراحمین دہم اللھم
یارب افعل بی وبھم عاجلا وآجلا فی الدین والدنیا والآخرۃ ما انت لہ اہل و
لاتفعل بنا یا مولنا ما نحن لہ اہل انک غفور حلیم جواد کریم ملک برء وف رحیم
ودر شرح رسالہ مکیہ مذکورست کہ حضرت شاہ مینا قدس سرہ میفرمودند کہ از عوارف واورادحضرت
شیخ بہاء الدین قدس سرہ معلوم شد کہ بعد فاتحہ معوذتین خوانند وبعدہ اخلاص وبعدہ کافرون
وبعد ازان آیۃ الکرسی واز ارشاد حضرت شیخ عبد اللہ یافعی قدس سرہ معلوم شد کہ بعد فاتحہ
آیۃ الکرسی خوانند بعدہ کافرون بعدہ اخلاص بعدہ سورۃ الفلق بعدہ سورۃ الناس وباقی
علی حالہ پس حضرت ایشان بجہت رعایت قولین بعد بامداد چنانچہ در ارشاد مذکورست میخواندند
وبعد عصر چنانکہ در عوارف واورادست وطالبان را نیز ہمچنین طریق مے فرمودند ومیفرمودند
ہر کہ بعد سبعات عشر بست ویکبار یا جبار گوید بروست ظالمے گرفتار نہ شود وحضرت سلطان المشائخ
قدس اللہ تعالے ببرکتہم بحکم حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
در آخر سبعات عشر شش شش بار این ہر دو دعا زیادہ می خواندند اللھم اہدنی برفعتک یا
رافع وتوفنی مسلما والحقنی بالصالحین وبعضے بعد سبعات عشر سہ بار خوانند سبحان اللہ
الجبار المنان سبحان اللہ العلی الدیان سبحان اللہ الشدائد الارکان سبحان اللہ
فی کل مکان سبحان من لا یشغلہ شان عن شان سبحان من یذہب باللیل ویاتی بالنہار
وبوقت غروب گوید سبحان من یذہب بالنہار ویاتی باللیل ویک بار گوید سبحان اللہ
وبحمدک علے حلمک بعد علمک سبحان اللہ وبحمدک علے عفوک بعد قدرتک
سبحان من لہ لطف خفی سبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد
فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی
ویحیی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام
علے المرسلین والحمد للہ رب العالمین فللہ الحمد رب السموات ورب الارض ولہ الکبریاء
فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم والحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ

۱۰ در بعضے بعد الاموات اہل بیت الاموات یا دافع البلیات یا رافع الدرجات یا قاضی الحاجات یا ذا الجلال والاکرام ۱۲

وتوکل علیہ ونشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ونشہدان محمدا عبدہ المصطفی و رسولہ المجتبیٰ ارسلہ بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون من یہدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ ہرکہ بعد سبعات عشر ہفت بار این دعا بخواند اللہم احینی محبالک واحشرنی تحت اقدام کلاب احبائک وبعدہ دوگانہ بحیت وضور این دعا بخواند اللہم احینی محبالک وامتنی محبالک واحشرنی تحت تراب اقدام کلاب احبائک حضرت خداوند تعالیٰ ویرا بمحبت خود اسیر گرداند

۱۶۳ جوہر در فوائد الفواد مذکور ست کہ حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ تعالیٰ بسرہ المبارک فرمودند کہ شبے حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس سرہ را در خواب دیدم مرا فرمودند کہ بعد از نماز عصر سورۃ البنا پنج بار بخوان چون بیدار شدم آن فرمان بجا آوردم در تفسیر دیدم ہرکہ بعد از نماز عصر ہر روز پنج بار سورۂ بنا بخواند اسیر حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ شود یعنی اسیر اللہ تعالیٰ یعنے ہرکہ بمحبت کسے گرفتار شود گویند فلانی اسیر فلانے شدہ است اینجا ہم این معنی مراد ست یعنے اسیر محبت حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ شود وبعد از اتمام این فائدہ حاضران را فرمودند کہ شما ہم برین باشید

۱۶۴ جوہر ہرکہ برائے محبت حضرت خداوند تعالیٰ وقت صبح این سہ آیات سہ بار بخواند بمراد رسد فسبحن اللہ حین تمسون وحین تصبحون ہ ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون ہ یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون

۱۶۵ جوہر ہرکہ برائے محبت حضرت خداوند تعالیٰ سورۃ النصر بست وپنج بار مداومت نماید بمقصود رسد

۱۶۶ جوہر بعد ہر فرض یکبار آیۃ الکرسی تا خالدون متصل سلام بخواند ویکبار ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا تا قدرا ویکبار سورۂ فاتحہ وسہ بار سورۂ اخلاص وسہ بار درود وبجانب آسمان دم کند جناب مستطاب حق سبحانہ وتعالیٰ جان او را بے واسطہ ملک الموت قبض نماید وبمجرد مردن داخل بہشت شود ودر دنیا روزے او فراخ باشد از سکرات موت آسانی یابد ودر قبر راحت بیند

۱۶۷ جوہر امام ابو القاسم قشیری قدس سرہ در رسالۂ خود این دعا آوردہ اند اللہم

یا ودود یا ودود یا ودود یا ذا العرش المجید یا مبدئے یا معید یا فعال لما یرید اسالک بنور وجهک الذی ملاء ارکان عرشک وبقدرتک التی قدرت بها علی جمیع خلقک وبرحمتک التی وسعت کل شئ لا اله الا انت یا مغیث اغثنی یا مغیث اغثنی یا مغیث اغثنی وشاه کلیم الله دهلوی قدس سره این فوائد بران زیاده کرده اند اغثنی اغثنی اغثنی بفضلک اغثنی بجودک اغثنی برحمتک اغثنی برافتک اغثنی بلطفک اغثنی بجمیع اسمائک وصفاتک وجمالک وجلالک یا غیاث المستغیثین پنجاه ویک بار در مجلس واحد

برائے کشف کروب ودفع ہموم نافع ست وتجربہ آمدہ

۱۶۸ جوہر سورۃ النصر برائے سلامت ایمان ہر روز سہ بار بخواند یا سورۃ التکاثر سہ بار و سورۃ البقر ہم ہمین حکم دارد و قرأت سورۂ ق ہم ہمین حکم دارد سورۂ مائدہ بجہت عاقبت بخیر دویست وپنجاہ بار بخواند یا سورۂ ہود چہل وپنجاہ بار یا سورۂ والضحیٰ ہزار بار یا سورۃ الزمر صد بار واگر سورۃ الزمر در شب جمعہ بخواند از ہول قیامت ایمن بود

۱۶۹ جوہر سورۃ الحدید برائے حفظ ایمان چہل ویکبار بخواند۔

۱۷۰ جوہر سورۂ والنازعات بجہت آسانی موت بست ویکبار یا ہفتاد بار بخواند۔

۱۷۱ جوہر سورۃ الجاثیہ برائے آسانی سکرات موت سہ بار بخواند یا سورۃ الدخان سہ بار۔

۱۷۲ جوہر سورۃ الزمر بجہت عاقبت بخیر صد بار بخواند۔

۱۷۳ جوہر ہر کہ سورۃ الجاثیہ بخواند حضرت خداوند تعالے در روز قیامت وقت حساب ہمہ عیب ہائے او را بپوشد

۱۷۴ جوہر سورۃ الملک برائے روشنائی قبر چہل ویکبار بخواند یا سورۂ عبس بست ویکبار

۱۷۵ جوہر چون میت را در گور نہند وبپوشند سورۃ الملک بخواند حضرت خداوند تعالے جواب وسوال بر او آسان فرماید

۱۷۶ جوہر سورۃ الحاقہ بجہت آسانی سوال قبر ہفتاد ویکبار بخواند۔

۱۷۷ جوہر تلاوت سورۂ واقعہ بر سر قبر موجب خلاص از عذاب قبر ست۔

۱۷۸ جوہر ہر کہ سورۃ النبأ بعد از نماز عصر مداومت نماید از عذاب قبر خلاص یابد۔

۱۷۹ جوہر سورۃ البلد بجہت آنکہ روز قیامت در امان جناب حق سبحانہ وتعالی باشد

چہل و یک بار بخواند

۱۸۰ جوہر سورۂ والمرسلات بجہت آنکہ جناب مستطاب حق سبحانہ وتعالی فردا در زمرۂ صادقان برانگیزاند صد بار بخواند

۱۸۱ جوہر سورۃ القیمۃ برائے آسان شدن حساب روز قیامت ہر شب جمعہ سہ بار بخواند۔

۱۸۲ جوہر گناہگار روز چہارشنبہ بست و یکبار سورۂ مزمل بخواند حضرت خداوند تعالے او را بیامرزد۔

۱۸۳ جوہر در صلوۃ گفتن بر حضرت سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خصوصاً در روز جمعہ و در شب آن وعدہ ہا بسیار آمدہ است و اندک آن درود گفتہ اند کہ ہشتاد بار بگوید چنانکہ حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرمودند ہر کہ درود بگوید بر من در روز جمعہ ہشتاد بار حضرت حق سبحانہ وتعالے گناہ ہشتاد سالہ وے بیامرزد۔

۱۸۴ جوہر ہر کہ در روز عاشورا بروح کسے چہار رکعت نماز بگزارد و در ہر رکعت بعد از سورۂ فاتحہ سورہ اخلاص پانزدہ بار بخواند حضرت خداوند تعالے آن بندہ را بیامرزد و گور او پر نور گرداند و عذاب از وے بر گیرد و گزارندۂ این نماز را ثواب صد شہید عطا فرماید پس بگزارد این نماز را بروح پر فتوح حضرت امیر المومنین امام حسن و حضرت امیر المومنین امام حسین علیہم السلام اجر عظیم یابد

صلوۃ یوم عاشورا

۱۸۵ جوہر سورۂ مجادلہ برائے کفارہ گناہان چہل و یکبار بخواند۔

۱۸۶ جوہر سورۃ التغابن برائے آمرزش گناہان در روز جمعہ چہل و یکبار بخواند۔

۱۸۷ جوہر سورۃ الکوثر بجہت یافتن آب کوثر ہزار بار بخواند۔

۱۸۸ جوہر در فوائد الفواد مذکور ست کہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ اللہ تعالی بر کتہم فرمودند کہ ہر کہ بعد از نماز عصر سورۂ حم و سورۂ والنازعات بخواند جناب خداوند تعالی او را در گور نگزارد و او در گور نباشد مگر مقدار یک وقت نماز بعد از ان چشم پر آب کردند و فرمودند کہ کسے کہ در گور نماند چگونہ باشد۔ فرمودند آنچنان باشد کہ روح بکمال میرسد چون روح کامل شد قالب را جذب کند

۱۸۹ جوہر در خبر ست ہر کہ روغن در سر اندازد اول ابروہا را چرب کند از صداع ایمن شود۔

۱۹۰ جوہر چون خواہد کہ نیکی دنیا و آخرت او را بدہند و از آتش برہد این آیہ بسیار خواند

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

۱۹۱ جوہر چون خواہد کہ در ہمہ احوال صابر باشد قدمش در کارہا ثابت بود و دشمنان بر وے ظفر نیابند این آیۃ بخواند ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین

۱۹۲ جوہر چون خواہد کہ با دوستان جناب حق سبحانہ و تعالی جمع شود این آیت بخواند ربنا انک جامع الناس لیوم لاریب فیہ ط ان اللہ لایخلف المیعاد

۱۹۳ جوہر ہر کہ خواہد کہ اعمال او بشرف قبول آراستہ باشد این آیت بسیار خواند ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

۱۹۴ جوہر ہر کہ این آیت بسیار خواند جناب خداوند تعالی او را با نیک مردان دارد و رنج در عرصات قیامت نہ بیند ربنا وآتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیمۃ انک لا تخلف المیعاد

۱۹۵ جوہر فرمودند حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہرور در اوراد وسیت وواردی گناہ نیست مگر استغفار و فرمودند ہر کہ استغفار نگوید روزی دو بار ظلم کردہ باشد بر نفس خود وحضرت عبد اللہ عمر رضی اللہ تعالے عنہ فرمودند کہ شمردیم کہ حضرت سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صد بار فرمودند رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم

در حدیث آمدہ است کہ حضرت خداوند تعالی عادت نگرداند بندہ را بگفتن اللھم اغفرلی وتب علی مگر آنکہ نشان ست کہ او سبحانہ وتعالی میخواہد کہ او را بیامرزد و در حدیث ست ہر کہ بگوید استغفر اللہ واتوب الیہ بصدق از دل آمرزیدہ شود گناہان او اگرچہ رجوع کند باز بران گناہ و در حدیث ست ہر کہ بگوید استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ آمرزیدہ شود گناہان او۔

۱۹۶ جوہر در حدیث ست ہر کرا نبود چیزے کہ بصدقہ بدہد پس او استغفار گوید مر مومنین و مومنات را کہ آن صدقہ است

۱۹۷ جوہر سید الاستغفار ماحی ذنوب وجالب رزق ست و فرمودند حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کسی کہ بگوید سید الاستغفار را بطریق ایقان در روز و بمیرد پیش از انکہ شام کند در آید در بہشت و کسی کہ بگوید در شب و بمیرد پیش از انکہ صبح کند در آید در بہشت و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ این استغفار در عقب ہر نماز فریضہ میخواندند بعد از نقل حضرت ایشان را در خواب دیدند پرسیدند کہ جناب حق سبحانہ تعالی با شما چہ کرد فرمودند کہ بیامرزید و بہشت روزی کردانید از برکت این استغفار سید الاستغفار اینست اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک

ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علیّ وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت و در روایتے قول اعوذ بک من شر ما صنعت در آخر آمدہ

۱۹۸ جوہر استغفر اللہ ذو الجلال والاکرام من جمیع الذنوب والآثام ہر کہ در ماہ رجب این استغفار ہزار بار بخواند آمرزیدہ شود۔

۱۹۹ جوہر حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ در مدارج النبوت می فرمایند کہ یکے از وردہائے مشہور کہ بعد از نماز صبح و نماز مغرب آمدہ آنست کہ پیش از انکہ تکلم کند و در روایت پیش از انکہ بگردد از نماز و دو تا کند پانہ بار ادہ بار بگوید لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر در اثبات حسنات و محو سیات و رفع درجات اثرے عظیم دارد و حضرت شیخ سعد الدین قدس سرہ در شرح رسالہ مکیہ می فرمایند کہ در حدیث شریف ست کہ ہر کہ بعد از نماز فجر کہ ہنوز حکایت نکردہ باشد و زانو بالا نکردہ دہ بار بخواند لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو حی لا یموت بیدہ الخیر وہو علی کل شئ قدیر ثبت گرداند حضرت خداوند تعالے در نامہ اعمال او ہر بار کہ بگوید دہ نیکی و بردارد دہ بہشت بہر یکے از ان برائے او درجہ و باشد مر او را ہر یکے از ان ثواب آزاد کردن بندہ و آن روز در حرز و حفظ و عصمت حضرت خداوند تعالے باشد از مکروہ و ہیچ گناہے بدو نرسد و در فوائد الفواد مذکور ست کہ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالے عنہ فرمودند کہ من شبے حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والدین رضی اللہ تعالے عنہ را در خواب دیدم مرا فرمودند باید کہ ہر روز صد بار این دعا بخوانی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر چون بیدار شدم این دعا را ملازمت کردم و در کتب مشائخ دیدم آنچنان نوشتہ اند ہر کہ ہر روز این دعا بخواند بے اسباب خوش باشد و خوش زید دانستم کہ مقصود حضرت شیخ این بودہ است و فرمودند کہ در حدیث شریف آمدہ است کہ ہر کہ بعد از ہر نماز دہ بار این دعا بخواند چنان باشد کہ چہار بندہ آزاد کردہ باشد و بعد از اتمام این فائدہ حاضران را فرمودند کہ شما ہم برین باشید۔

۲۰۰ جوہر ورد یست کہ آنرا کیمیاے مشائخ نامند و مجرب ست بعد از سلام نماز جمعہ پیش از انکہ بگرداند پا بہار از وضعی کہ در تشہد نہادہ است بخواند سورۂ فاتحہ ہفت بار و سورۂ اخلاص ہفت بار و سورۃ الفلق ہفت بار و سورۃ الناس ہفت بار انیقدار در حدیث شریف واقع ست برای غفران ما تقدم من الذنوب و ما تاخر و مشائخ بعد ازان این دعا را کہ در آثار آمدہ است ہفت بار بخوانند

اللّٰھم یا غنی یا حمید یا مبدئ یا معید یا رحیم یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک و بطاعتک عن معصیتک و بفضلک عمن سواک

۲۰۱ جوہر ہر کہ بعد از نماز فجر دست بدعا برداشتہ بست و ہفت بار بگوید اللھم اغفر للمومنین والمومنات اجر عظیم یابد

۲۰۲ جوہر ہر کہ در روز عاشورہ ہفتاد بار بگوید حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر ثواب بحساب یابد

۲۰۳ جوہر فرمودند حضرت سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم صحابہ را کہ بگیرید سپر خود را التماس نمودند کہ از برائے دشمنان فرمودند نے بلکہ از برائے آتش عرض کردند کہ چیست سپر ما از آتش فرمودند سبحان اللہ و الحمد للہ تا آخر بگوئید یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۲۰۴ جوہر حضرت سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فرمودند کسے کہ بگوید ہر روز و شب لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین باشد او را امان از فقر و انس از وحشت قبر و کشادہ شود بروے باب غنا و در بہشت و بعضے سیفرمایند کہ ہر کہ صد بار بگوید حضرت خداوند تعالےٰ بآنرا نگاہدار دازد رویشی کہ در روی مغفرت دین باشد

۲۰۵ جوہر ہر سورۃ التحریم برائے قبول توبہ دہ بار بخواند۔

۲۰۶ جوہر ہر کہ وقت صبح و وقت خفتن بسیار گوید ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ہر سعادتے کہ خواہد بیابد۔

۲۰۷ جوہر اگر لفظ طہ بر قبر بنویسد میت مغفور گردد۔

۲۰۸ جوہر اگر سورۃ النصر بعد نماز فجر پنجاہ بار مداومت نماید ابواب فتوحات اخروی بروے مفتوح گردد و بمرتبہ اولیا رسد و ہر کہ برائے محبت حضرت خداوند تعالےٰ بست و پنج بار مداومت نماید بمقصود برسد۔

۲۰۹ جوہر فرمودند حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہر کارے کہ خداوند عظمت و شان ست آغاز کردہ نشود بہ بسم اللہ ناقص و قلیل البرکت بود و حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ میفرمایند کہ بسم اللہ کشایندۂ مشکلہاست و آسان کنندۂ دشواریہا و دور کنندۂ شرہا و شفا و راحت دلہا و امان روز قیامت

۲۱۰ جوہر ہر کہ یکبار بصدق دل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم گوید حضرت خداوند تعالیٰ بہر حرفی چہار ہزار

نیکی در دفتر اعمال او ثبت فرماید و چہار ہزار بدی از دفتر وی محو کند و بعضے اہل معرفت میفرمایند کہ تسمیہ نوزدہ حروف ست و زبانیہ دوزخ نیز نوزدہ اند پس چون مومن تلفظ بہ تسمیہ کند حضرت خداوند تعالی دفع کند بہر حرفے یک زبانیہ را و بعضے گفتہ کہ گناہ بہ چہار نوع ست در روز یا در شب و ہر یک پنہان یا آشکارا و کلمات تسمیہ نیز چہار ست پس ہر مومن کہ تلفظ بہ تسمیہ کند از روے اخلاص حضرت خداوند تعالی بیامرزد ہر چہار نوع گناہ او را

جوہر ہر در ہر موضع و کارے کہ تسمیہ گوید شیطان را در ان حظے و نصیبے نباشد و در خبرست کہ چون یکے از شما در خانہ در آید شیطان ہم در آید چون نگوید بسم اللہ الرحمن الرحیم شیطان گوید مرا منزل نیست درین خانہ و چون طعام پیش آرند نگوید بسم اللہ الرحمن الرحیم شیطان گوید مرا درین طعام نصیب نیست و ہمچنین در آب خوردن و اگر بوقت خفتن نگوید بسم اللہ الرحمن الرحیم شیطان گوید مرا خوابگاہ اینجا نیست و اگر تسمیہ ترک آرد شیطان برابر او در خانہ در آید و طعام و آب برابر او بخورد و اگر در وقت جماع حلال خود تسمیہ نگوید شیطان برابر او جماع کند۔ و ہر کہ بنویسد بسم اللہ الرحمن الرحیم و ہر سہ میم و ہا کہ در اسم مبارک اللہ است باچشم بنویسد حضرت خداوند تعالی بدہد ہزار نیکی و محو کند از وے ہزار بدی و بردارد برای او ہزار درجہ در بہشت۔

۲۱۱ صح اینچنین بسم اللہ الرحمن الرحیم

جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم شش صد بار و بقولے شش صد و چہل بار بنویسد و با خود نگاہدارد ہیبت وے در دلہا مستولی شود و این آیت اول چیزی ست کہ قلم اعلے بر لوح کتابت نمود و چون این آیت نازل شد جبال بلرزید و ملایکہ مقربین زبانیہ دوزخ گفتند ہر کہ این آیت بخواند با آتش در نیاید و آن نوزدہ حروف ست بعدد زبانیہ دوزخ کہ موکل اند بر دوزخ و ہر کہ مداومت نماید بر قرات آن ہیبت آن در باطن اہل عالم علوی و سفلی پیدا شود۔

۲۱۲

۲۱۳ جوہر سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ۞ و سلام علی المرسلین ۞ و الحمد للہ رب العالمین ۞ ہر کہ خواہد کہ مزد کار خود بر وجہ صواب بگیرد باید کہ آخر کلام در ہر مجلس این آیات بخواند۔

۲۱۴ جوہر ہر کہ این استغفار دو ماہ پے در پے ہر روز چہار صد بار بخواند حضرت خداوند تعالی او را علم نافع عطا فرماید و مال کثیر استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم الرحمن الرحیم بدیع السموات و الارض من جمیع جرمی و ظلمی و اسرافی علی نفسی و اتوب الیہ

۲۱۵ جوہر از حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آمدہ کہ فرمودند حضرت سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہر کہ لازم گیرد استغفار را بگرداند حضرت خداوند تعالیٰ او را از ہر ہم فرج واز ہر ضیق مخرج ورزق دہد او را از انجا کہ گمان ندارد۔

۲۱۶ جوہر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (نجوان ۱۳) بسیار خواندن این آیۃ باعث نزول رحمت وبرکت وسبب فراخی رزق ست۔

۲۱۷ جوہر این ہفت آیات را خواص بسیار ست خصوصاً ایمنی از بلاہا وحضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ می فرمایند کہ بہتر ازین آیات سبع ہیچ دعاے برائے کفایت مہمات دینی ودنیوی نیست ہر روز ہفت بار بخواند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاتکم وندخلکم مدخلا کریما ۝ ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض ۚ للرجال نصیب مما اکتسبوا ۚ وللنساء نصیب مما اکتسبن ۚ واسئلوا اللہ من فضلہ ۚ ان اللہ کان بکل شئی علیما ۝ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ ۚ وان تک حسنۃ یضعفھا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما ۝ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ۚ ومن یشرک باللہ فقد افتری اثما عظیما ۝ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما ۝ ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما ۝ ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم ۚ وکان اللہ شاکرا علیما ۝ واین بیت را برای کفایت مہمات سہ بار گوید ۝ فسھل یا الٰھی کل صعب ۔ بحرمت سید الابرار سہل ۔

۲۱۸ جوہر سورۂ واقعہ ہزار بار بخواند اورا چندان مال شود کہ در حساب نیاید۔

۲۱۹ جوہر یا الٰھنا وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اِلٰھًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ہر کہ باین دعا توسل جوید حضرت خداوند تعالےٰ بعز اجابت مقرون گرداند

۲۲۰ جوہر ہر کرا خوفے یا مشکلے پیش آید وتدبیر آن نداند یک ہفتہ متصل ہر صبح وشام ہفتاد وہفت بار بگوید حسبی اللہ الحسیب ورروز پنجشنبہ شروع نماید وبعضے مبفرمایند کہ اگر عمل قوی تر خواہد بعدد مبسوطہ وی کہ یکصد وچہل وسہ (۱۴۳) است مداومت نماید

۲۲۱ جوہر از حضرت امیر المومنین امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول است کہ

فرمودند کہ از حضرت خداوند تعالے درخواستم کہ تعلیم فرماید مرا آن اسم اعظم کہ چون بوے دعا کنم مستجاب شود پس در واقعہ دیدم کہ کسی مرا گفت کہ بگوئی اللھم انی اسئلک اللہ اللہ اللہ الذی لا الہ الا ھو رب العرش العظیم پس ہرگز دعا نکردم باین عبارت الا آنکہ یافتم انچہ خواستم۔

جہۃ اجابت دعا

جوہر قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ج ھو مولنا ج وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ۲۲۲

از سورۂ توبہ وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو ج وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ ط وھو الغفور الرحیم ۵ از سورۂ یونس وما من دآبۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا ویعلم مستقرھا ومستودعھا ط کل فی کتب مبین ۵ از سورۂ ہود انی توکلت علی اللہ ربی وربکم ط ما من دآبۃ الا ھو آخذ بناصیتھا ط ان ربی علی صراط مستقیم ۵ از سورۂ ہود وکاین من دآبۃ لا تحمل رزقھا ق صلے سلا اللہ یرزقھا وایاکم ز صلے وھو السمیع العلیم ۵ از سورۂ عنکبوت ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا ج سلا وما یمسک لا فلا مرسل لہ من بعدہ ط وھو العزیز الحکیم ۵ از سورۂ فاطر ولئن سالتھم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ ط قل افرایتم ما تدعون من دون اللہ ان ارادنی اللہ بضر ھل ھن کشفت ضرہ او ارادنی برحمۃ ھل ھن ممسکت رحمتہ ط قل حسبی اللہ ط علیہ یتوکل المتوکلون ۵ از سورۂ زمر این ہفت آیہ ست اگر آسمان بر زمین منطبق شود قاری این محفوظ باشد و در حدیث شریف ست کہ کسی این آیات بخواند یا نوشتہ با خود دارد اگر بروے عذاب مثل کوہ احد نازل شود نجات یابد

جہۃ حفاظت از آفات

جوہر در فوائد الفواد مذکور ست کہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ اللہ تعالے بر کتھم فرمودند کہ اگر کسے بر رنجے و بلائے گرفتار شدہ باشد کہ بہیچ علاج دفع نگردد روز آدینہ بعد از نماز دیگر تا وقت غروب بہیچ چیز مشغول نشود مگر بذکر این سہ اسم و این را یک یک گوید و سہ اسم اینست یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم تا بالقطع از ان رنج خلاص یابد۔

۲۲۳ جہۃ خلاصی از آلام

جوہر حضرت محبوب سبحانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ اللہ تعالے لبسرہ العزیز فرمودہ اند ہر کہ در وقت رنج بمن فریاد کند اجابت نمایم و محنت و صعوبت از وی بردارم و ہر کہ در شدت نام من بخواند از بلا نجات یابد۔

۲۲۴

جوہر ہر کہ بخواند آیۃ الکرسی و خواتیم سورۂ بقر نزد کرب فریاد رسی کند او را حضرت خداوند تعالے

۲۲۵

فرمودند حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سید اعظم کہ ہر کہ آنرا مکروب

مگر آنکہ کشادہ دہد اورا حضرت خداوند تعالے از ان و آن کلمہ برادرم یونس ست کہ ندا کرد در ظلمات لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین و نزد ترمذی آمدہ است کہ فرمودند حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم دعا نہ کند بآن مرد مسلمان در ہیچ چیز ہرگز مگر آنکہ استجابت کردہ شود مر اورا۔

۲۲۶ جوہر ہر کرا غمے و المے پیش آید بعد از وتر پنجاہ و یکبار سورۂ والضحے بخواند و این از مجربات صحیحہ است۔

۲۲۷ جوہر حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نزد کرب می فرمودند لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات و الارض و رب العرش الکریم

۲۲۸ جوہر الودود و اللطیف الواسع الشہید مداومت برین اسما باعث ازالۂ آلام است۔

۲۲۹ جوہر ہر کرا غمے و المے روے نماید در اندرون یا دنیا شب جمعہ طہارت کامل سازد و در خلوتے نشیند و با ہیچ احدے سخن نگوید تا وقتیکہ نماز خفتن بگزارد و در سجدۂ آخر از نماز وتر بگوید یا اللہ یا رحمٰن یا حی یا قیوم بک استغیث یا اللہ پس از حضرت خداوند تعالی حاجت خواہد و اجتناب کند از انکہ در ہلاک مسلمے و یا مغفرت مومنے سعی نماید کہ تاثیر این دعا در خیر و شر عظیم ست و از اسرار اولیاء اللہ است

للحاجت از اسرار است

۲۳۰ جوہر حضرت شیخ کلیم اللہ قدس سرہ در مرقع میفرمایند کہ ہر کہ سی صد و سیزدہ بار آیۃ الکرسی بخواند حاصل شود اورا از خیر آنچہ قیاس نتواں کرد و این عدد را عظیم اثر ست و عدد مرسلین از انبیا و اصحاب تالوت و اہل بدر ہمین ست

۲۳۱ جوہر از حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما آمدہ کہ فرمودند کسی کہ بسیار رشود ہموم وی باید کہ بسیار گوید لا حول ولا قوۃ الا باللہ و در صحیحین آمدہ کہ وے کنزے ست از کنوز بہشت و ترمذی آوردہ کہ وے بابی ست از ابواب جنت و در بعضے آثار آمدہ کہ فرود نمی آید ہیچ فرشتہ از آسمان و بر نمیرود مگر بہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ و در روایت است از انس بن مالک کہ فرمودند حضرت سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کسے کہ بگوید بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم دہ بار پاک گردانیدہ می شود از گناہان ہمچو روزی کہ زائیدہ است اورا و در وی شود از ہفتاد بلا از بلاہا

دنیا کہ جذام و برص و جنون و ریح از انہا ست و ترمذی از ابوہریرہ آوردہ کہ فرمودند حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بسیار گوئید لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم زیرا کہ کنز جنت ست۔

۲۳۲ للحاجت مجرب است

جوہر ہر روز بعد از نماز بامداد یا وقت دیگر ہر قدر کہ خواہد از قرآن مجید بخواند بعدہ درود باتسمیہ نیابتاً صد بار یا پنج بار بعدہ سورۂ فاتحہ باتسمیہ یکبار بعدہ آیۃ الکرسی تا خالدون باتسمیہ یکبار بعدہ سورۂ اخلاص باتسمیہ سہ بار خواندہ بگوید کہ ثواب این بجناب مستطاب سید الانبیاء والمرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین و جمیع انبیاء و مرسلین و حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق و حضرت امیر المومنین عمر خطاب و حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم و حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و حضرت سید الشہداء امیر المومنین امام حسن و حضرت سید الشہداء امیر المومنین امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما و جمیع شہداء کربلا معلا و حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا و حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالےٰ عنہا و جمیع ازواج مطہرات و اولاد کرام و اصحاب عظام حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم و حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ و حضرت خواجہ حسن بصری و حضرت سلطان ابراہیم ادہم بلخی و حضرت شیخ عبد اللہ شبلی و حضرت خواجہ معروف کرخی و حضرت خواجہ بایزید بسطامی و حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی و حضرت شیخ ابو القاسم جنید بغدادی و حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی و والدین الیشان و حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی و شیخ نجم الدین کبریٰ و حضرت سید جلال الدین بخاری و حضرت مخدوم جہانیان و حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی و حضرت سید علی ہمدانی و حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین حسن سنجری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی و حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر و حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین محمد دہلوی و والد الیشان و حضرت امیر خسرو دہلوی و حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی و حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی و حضرت مخدوم علاء الدین احمد صابر و حضرت شیخ عبد الحق ردولوی و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند و حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالےٰ عنہم و جمیع اولیا و صلحا و شہدا و صدیقین و جمیع مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات گزرانیدم

دہر کرا کہ خواہد از اولیاء کرام و مرشدان عظام یا آباء و اجداد و احیاء خود نام ایشان گیرد و بعدہ بحضرت خداوندی ہر چہ خواہد دعا کند و مداومت این برائے کفایت مہمات دینی و دنیوی اکسیر اعظم و تریاق مجرب است۔

۲۳۳ جوہر الذین ینفقون فی السراء والضراء والکظمین الغیظ والعافین عن الناس ط واللہ یحب المحسنین ہ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ص ومن یغفر الذنوب الا اللہ قف ص ولم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون ہ اولئک جزاؤہم مغفرۃ من ربہم وجنت تجری من تحتہا الانہار خلدین فیہا ط ونعم اجر العاملین ط

جہت محفوظی از شر ظالم

از سورۂ آل عمران در شب جمعہ بعد از نماز خفتن بر کاغذ بنویسد و با خود دارد و صبح نزدیک پادشاہ یا حاکم رود چون نظر پادشاہ یا حاکم بروی افتد آتش غضب وی فرو نشیند و مہربان گردد

۲۳۴ جوہر لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم ط وکان اللہ سمیعا علیما ہ ان تبدوا خیرا او تخفوہ او تعفوا عن سوء فان اللہ کان عفوا قدیرا ہ از سورۃ النساء بر طہارت کامل بنویسد و جامہ پاک خوشبو بپوشد و این مکتوب را با خود نگاہدارد و نزدیک حاکم جبار رود از وے ہیچ ضرر نیابد۔

۲۳۵ جوہر سبحن اللہ وتعالے عما یشرکون ہ وربک یعلم ما تکن صدورہم وما یعلنون ہ وہو اللہ لا الہ الا ہو ط لہ الحمد فی الاولی والآخرۃ ز ولہ الحکم والیہ ترجعون ع از سورۃ القصص ہفت بار بشیر الطوے تلاوت کند روبہ بادشاہ و حاکم در آید در حالے کہ از غضب وے ترسان بود پس سہ بار گوید واللہ غالب علی امرہ از شر وے محفوظ ماند و برائے دفع شر ظالمان نیز مفید است۔

۲۳۶ جوہر ہر کہ وقت در آمدن بر بادشاہ قہار چند بار معوذتین بخواند یا سورۂ تبت از قہر و شر وے محفوظ ماند۔

۲۳۷ جوہر کسی کہ وقت در آمدن بر بادشاہ ظالم از قہر او ترسان باشد سورۃ الزلزال ہفت بار بخواند خوف و رعب از دل وی زائل شود و آسیبے بوے لاحق نگردد۔

۲۳۸ جہت حفاظت از ظالمان و درندگان وغیرہ

جوہر ہر کہ بر بادشاہ قہار یا حاکم ظالم رود و از قہر وے خائف بود یازدہ بار بگوید یا مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین ہیچ آسیبے بوے نرسد و اگر در سفر قافلہ طریقے و یا سبعے سر راہ گیرد چون بعدد مذکور بخواند مانع از راہ بر خیزد و این معنی بکرات و مرات

بحد تجربہ رسیدہ و بصحت پیوستہ

۲۳۹ جوہر ہر کہ در وقت در آمدن بر سلطان سورۂ والنازعات بخواند مراد وے برآید و در نظر سلطان بہیبت نماید و اگر کسے این سورہ را بروی دشمن تلاوت کند ہیچ ازوی ضرر نیابد

۲۴۰ جوہر حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم چون ماہ نو نے دیدند این دعا میخواندند اللھم اھلہ علینا بالیمن و الایمان و السلامۃ و الاسلام و التوفیق لما تحب و ترضی ربی و ربک اللہ

دعا ماہ نو دید

۲۴۱ جوہر شب ماہ نو دو رکعت برائے استفادہ از شہور این ماہ جدید بخواند و در رکعت اولے سورۃ الفلق سہ بار و در ثانیہ سورۃ الناس سہ بار و دو رکعت برائے استخارہ در رکعت اولے سورۃ الکافرون سہ بار و در ثانیہ سورۂ اخلاص سہ بار و صاحب مرقعہ قدس سرہ میفرمایند کہ مولف این رقعات در شب ماہ صفر ہفت ہفت بار میخواند و در باقی سہ سہ بار۔

۲۴۲ جوہر شب اول محرم شش رکعت بسہ سلام گزارد و در ہر رکعت سورۂ اخلاص پانزدہ بار و بقولے ہفت بار و بعد ہر شفعہ بگوید سبوح قدوس ربنا و رب الملائکۃ و الروح و از حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ مرویست کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فرمودند کہ آخر ماہ ذی الحجہ و اول محرم ہر کہ روزہ دارد ختم کردہ باشد سال گزشتہ و شروع کردہ باشد سال آئندہ بروزہ و این روزہ مکفر گناہ پنجاہ سال شود و درین ماہ سہ روز بزرگست روزہ باید داشت غرہ و دہم و آخر

۲۴۳ جوہر ہر کہ غرہ محرم دو رکعت بگزارد و بعد از سلام ہفت بار این دعا بخواند اللھم انت اللہ الابد القدیم و ہذہ سنۃ جدیدۃ اسئلک فیھا العصمۃ من الشیطان الرجیم و الامان من السلطان الجبار و من شر کل ذی شر و من البلایا و الآفات و اسئلک العون و العدل علے ہذہ النفس الامارۃ بالسوء و الاشتغال بما یقربنی الیک یا برّ یا رؤف یا رحیم یا ذا الجلال و الاکرام و دو فرشتہ اورا تا سال دیگر حافظ باشند۔

غرہ محرم

۲۴۴ جوہر ہر کہ زندہ دارد شب عاشورا مثل عبادت اہل ہفت آسمان کردہ باشد و صد رکعت بگزارد و در ہر رکعت سہ بار سورۂ اخلاص بخواند و بعد از فراغ کلمہ تمجید ہفتاد بار یعنے سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و ہفتاد بار استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

۲۴۵ جوہر شب عاشورا چہار رکعت بگزارد در ہر رکعت سورۂ اخلاص پنجاہ بار پنجاہ سالہ گناہ گزشتہ و پنجاہ سالہ آیندہ مغفور شود ایضاً ہر کہ دو رکعت گزارد در ہر رکعت سورۂ اخلاص سہ بار بخواند حضرت حق تعالے تا روز قیامت قبر او روشن دارد ایضاً ہر کہ چہار رکعت بگزارد در ہر رکعت بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص و سورۃ الفلق و سورۃ الناس دہ دہ بار بخواند در حسبہ عظیم یابد ایضاً دوازدہ رکعت بگزارد و بعد سلام صد بار بخواند سبحان اللہ تا آخر ثواب عظیم یابد ایضاً چہار رکعت بگزارد نزدیک صبح و در ہر رکعت آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص سہ بار بخواند و بعد از سلام سورۂ اخلاص صد بار ایضاً ہشت رکعت بگزارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پانزدہ بار بخواند و بعد سلام سبحان اللہ تا آخر ہفتاد بار درود و ہفتاد بار

۲۴۶ جوہر شب عاشورا سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی بخواند بعد سورۂ اخلاص صد بار بعدہ یا کریم من کل کریم و ارحم من کل رحیم و اجود من کل جواد اعطنی الامان و اغفر منی العصیان —

۲۴۷ جوہر در حدیث شریف ست ہر کہ روز عاشورا وقت طلوع آفتاب دو رکعت بگزارد در رکعت اولے بعد فاتحہ آیۃ الکرسی و در ثانیہ آخر سورۂ حشر یعنے لا یستوی اصحاب النار تا آخر و بعد فراغ درود بخواند و بعدہ این دعا یا اول الاولین و یا آخر الآخرین لا الٰہ الا انت خلقت اول ما خلقت فی ہذا الیوم و آخر ما یخلق فی ہذا الیوم اعطنی فیہ خیر ما اعطیت انبیائک و اصفیائک من ثواب البلایا و اسہم لی مثل ما اعطیتہم فیہ من الکرامتہ بحق محمد علیہ السلام جناب خداوند تعالے جمیع گناہان او بہ بخشد ایضاً شش رکعت بگزارد در اول بعد فاتحہ سورۂ والشمس و در دوم سورۃ القدر و در سوم سورۃ الزلزال و در چہارم سورۂ اخلاص و در پنجم سورۃ الفلق و در ششم سورۃ الناس و بعد سلام سر بسجدہ نہد و ہفت بار سورۃ الکافرون در سجدہ بخواند و حاجت خواہد روا گردد ایضاً چہار رکعت بگزارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پنجاہ بار بخواند جناب خداوند تعالے گناہ پنجاہ سالہ او بہ بخشد ایضاً چہار رکعت بگزارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ سورۃ الزلزال یکبار و سورۃ الکافرون سہ بار بخواند جناب خداوند تعالے بعد در ہر رکعت گناہ پنجاہ سالہ او بخشد و از آتش دوزخ خلاص یابد ایضاً چہار رکعت بگزارد در اول بعد فاتحہ سورۂ اخلاص یکبار و در دوم سورۃ الکافرون سہ بار و سورۂ اخلاص

یازده بار و در سوم سورۃ التکاثر یکبار و سورۂ اخلاص پانزده بار و در چہارم آیۃ الکرسی سہ بار و سورۂ اخلاص بست و پنج بار این نماز را صلوۃ رضاء الخصمان گویند ہر کہ این نماز بخواند جناب خداوند تعالی دشمنان او را از و راضی کند ایضاً چہار رکعت بگزارد و در ہر رکعت آیۃ الکرسی یکبار و سورۂ اخلاص ده بار بخواند و بعد سلام مراد خواہد بیشک قبول شود ایضاً چہار رکعت بگزارد و در ہر رکعت سورۂ اخلاص پانزده بار بخواند و ثواب این نماز بحضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السلام ہدیہ کند این ہر دو شاہزاده کونین در روز قیامت شفاعت او کنند و این نماز منقول ست از حضرت شیخ شبلی قدس سرہ۔

۲۴۸ جوہر اہل مکاشفات می فرمایند ہر کہ ده روز اول محرم ہر روز دو رکعت بگزارد و بعد سلام ہزار بار درود بخواند و نیاز حضرت امام حسین علیہ السلام کند اجر عظیم یابد۔

۲۴۹ جوہر بدانکہ روز عاشورا نزدیک جناب خداوند تعالے نہایت بزرگ ست و فرمودند حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہر کہ بروز عاشورا ده سنت بجا آرد گویا ده ہزار سال عبادت حضرت خداوند تعالے کرد و این ده سنت را حضرت اسد اللہ الغالب کرم اللہ تعالے وجہہ در نظم آورده اند و ترجمہ اش این ست روزه داشتن و نماز خواندن و دست شفقت بر سر یتیم فرود آوردن و غسل کردن و با یکدیگر صلح نمودن و برائے عیادت بیمار رفتن و وسعت طعام یعنے عیال و مسکین و محتاج و گرسنہ را طعام دادن و زیارت علماء دین کردن و اکتحال و دعا خواندن و لازم ست کہ درین نیت صالح محض اتباع سنت باشد و خیال تزئین نیاید زیرا کہ این روز خسران عظیم ست برائے مومنین چنانچہ در بعضے ملفوظات حضرت مخدوم شیخ شرف الحق و الدین بہاری قدس سرہ است کہ بروز عاشورا سیدی تشریف آوردند آنحضرت فرمودند کہ امروز یوم الحزن ست و برائے شما مخصوص و ما طفیلے ہستیم۔

۲۵۰ جوہر و صاحب مرقعہ در آداب یوم عاشورا می فرمایند فراخ کردن طعام بر عیال و صوم و صدقہ و سکوت از لغو و فحش و پیوستن رحم و بزیارت قبور رفتن و سلام بر برادر مسلمان گفتن و مصافحہ کردن و تعطیر و لقمہ حلوا خوراندن و آشتی کردن و اکساء عور و شایعت جنازہ و ارواء ظماء و حلق راس و افطار کنائیدن و ہدایت ضال و قرآن مجید خواندن و سبیح لفتن ہفتاد بار و دست بر سر یتیم فرود آوردن و اصلاح ذات البین و فراش مادر و پدر راست کردن و زیارت علماء دین کردن و گریستن از خوف جناب خداوند تعالے و ارضاء الخصماء و اکتحال

ودعای روز عاشورا خواندن انتہی ودعای روز عاشورا اینست اللہم اجعلنی ممن دعاک فاجبتہ وآمن بک فہدیتہ ورغب الیک فاعطیتہ وتوکل علیک فکفیتہ واقترب منک فادنیتہ اللہم امدد لعیشی مداد واجعل لی فی قلوب المومنین ودا اللہم انی اسئلک الایمان بک واسئلک الفضل من الرزق واسئلک العافیتہ فی الدنیا والآخرۃ

یا ذا الجلال والاکرام

۲۵۱ جوہر ہر کہ روز عاشورا ہفتاد بار این تسبیح بخواند جناب خداوند تعالے اورا بہ بخشد

حسبی اللہ ونعم الوکیل

۲۵۲ جوہر فرمودند حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ ہر کہ روز عاشورا بگوید لا الہ الا اللہ العلی الاعلی لا الہ الا اللہ رب السموات والارض وما بینہما وما تحت الثری جناب خداوند تعالے آن بندہ را بنظر رحمت بیند واین دعا بخواند اللہم

ارزقنی کمال الحسنی وسعادۃ العقبی وخیر الآخرۃ والاولی

۲۵۳ جوہر ہر کہ یوم عاشورا ہفت بار این دعا بخواند در آن سال نمیرد وسبحان اللہ ملاء المیزان ومنتہی العلم ومبلغ الرضاء وزنۃ العرش لا ملجا ولا منجا من اللہ الا الیہ سبحان اللہ عدد الشفع والوتر وعدد کلمات اللہ التامات کلہا واسئلہ السلامتہ برحمتک یا ارحم الراحمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وہو حسبی ونعم الوکیل ونعم المولے ونعم النصیر وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین

۲۵۴ جوہر ہر کہ در روز عاشورا سہ بار این دعا بخواند در آن سال از ہر آفت محفوظ ماند ومراد او بر آید بسم اللہ الرحمن الرحیم الہی بحرمت الحسین واخیہ وامہ وابیہ وجدہ وبنیہ فرج عما انا فیہ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین

۲۵۵ جوہر ہر کہ در روز عاشورا این دعا بخواند ہر مراد کہ از جناب خداوند تعالی خواہد بیابد ودر آن سال از ہر آفت محفوظ ماند بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم یا قابل توبۃ آدم یوم عاشورا یا مسکن سفینۃ نوح علی الجودی یوم عاشورا یا جامع شمل یعقوب یوم عاشورا یا کاشف ضر ایوب یوم عاشورا یا فارج کربۃ ذی النون یوم عاشورا یا غافر ذنب داؤد یوم عاشورا یا سامع دعوۃ موسی وہارون یوم عاشورا یا رافع عیسی ابن مریم یوم عاشورا یا ناصر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

یوم عاشورا یا ولی الحسنات یا دافع السیات یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام یا مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین وصلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

۲۵۶ جوہر ہر کہ روز عاشورا روزہ دارد وثواب ہزار حج وعمرہ وہزار شہید یابد ومفرد صوم گرفتن بکردہ است بمشابہت یہود بلکہ تا عاشورا ختم نماید واگر نہم ودہم ویازدہم روزہ دارد نہایت خوب ست وہر کہ افطار کناند صائم را گویا کہ تمام امت محمد علیہ الصلوۃ والسلام را افطار کنانیدہ باشد۔

۲۵۷ جوہر چون روز عاشورا غسل کند ہنوز خورد انہ پوشیدہ باشد آمرزیدہ شود وہفت بار آب نوگیر دو بر سر مالد واین دعا بخواند حسبی اللہ وکفی سمع اللہ لمن دعا لیس وراء اللہ منتہی من اعتصم بحبل اللہ نجا

۲۵۸ صفر

جوہر ہر کہ در شب اول ماہ صفر چہار رکعت بگزارد ودر ہر رکعت بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پنج بار بخواند جناب خداوند تعالے از ہر بلا محفوظ دارد وبعد وہر بلا کہ در ماہ صفر نازل مے شود بروے رحمت نازل فرماید۔

۲۵۹ جوہر ہر کہ در شب اول وروز اول ماہ صفر چہار رکعت بگزارد ودر اول سورۃ الکافرون ودر دوم سورۂ اخلاص ودر سوم سورۃ الفلق ودر چہارم سورۃ الناس پانزدہ پانزدہ بار بخواند وبعد سلام ہفتاد بار بگوید سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر از ہر بلا وآفت محفوظ ماند وثواب عظیم یابد

۲۶۰ جوہر ہر کہ بست ونہم ماہ صفر چہار رکعت بگزارد ودر ہر رکعت سورۂ اخلاص پانزدہ بار بخواند عمرش دراز گردد

۲۶۱ جوہر در آخرین چہار شنبہ ماہ صفر قبل طلوع آفتاب غسل کند وبعد طلوع دو رکعت بگزارد در اول قل اللہم تا بغیر حساب ودر دوم قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن تا آخر سورہ وبعد سلام درود بخواند وبعد این دعا اللہم اصرف عنی شر ہذا الیوم واعصمنی من شوء واجنبنی عما اخاف فیہ من نحوساتہ وکرباتہ بفضلک یا دافع الشرور ویا مالک النشور یا ارحم الراحمین

۲۶۲ جوہر روز آخرین چہار شنبہ وقت چاشت چہار رکعت بگزارد ودہم دران روز سورۂ الم نشرح وسورۂ والتین وسورۃ النصر وسورۂ اخلاص ہفتاد وہفتاد بار بخواند جناب خداوند تعالی

۲۵۶ یعنی نکروزہ گرفتن مکروہ است تا تشبہی بہود پیدا نشود کہ ایشان صوم خود دارند۔ بلکہ باید کہ دو روز یا سہ یا چہار کند خلاف ایشان را از یک متجاوز نکند ۱۲

اورا صاحب دولت کند۔

۲۶۳ جوہر روز آخرین چہار شنبہ چہار رکعت بگزارد و در ہر رکعتے ہفدہ بار سورۃ الکوثر و پنج بار سورۂ اخلاص بخواند و بعد از سلام این دعا بخواند اللھم یا شدید القوی و یا شدید المحال و یا عزیز ذللت بعزتک جمیع خلقک یا محسن یا مجمل یا مفضل یا منعم یا مکرم یا لا الہ الا انت یا ارحم الراحمین جناب خداوند تعالے اورا از بلاہا تا سال دیگر نگاہدارد۔

۲۶۴ جوہر در سیر الاولیا مذکور ست کہ حضرت سلطان المشایخ قدسنا اللہ تعالے بسرہ العزیز میفرمودند کہ روز چہار شنبہ آخرین ماہ صفر قوی بابرکت ست ہر کہ ہست درین روز آنچہ مے تواند اطعام می کند و چیزے (طعام دادن ۱۲) از خود جدا می کند و بفقرا میدہد

۲۶۵ جوہر ہر کہ در اول شب ماہ صفر و شب پانزدہم و شب بست و نہم این دعا بخواند از بلاہا محفوظ ماند اللھم احرص بنفسک عینی و اہلی و مالی و دینی و دنیائی التی ابتلیتنی بصحبتہا بحق الابرار و الاخیار اللھم یا شدید القوی و یا شدید المحال و یا عزیز ذللت بعزتک جمیع خلقک یا محسن یا مجمل یا مفضل یا منعم یا مکرم یا لا الہ الا انت یا ارحم الراحمین

۲۶۶ جوہر بدانکہ در ماہ صفر بسیار بلا نازل میشود پس باید کہ صدقہا دہد۔

۲۶۷ جوہر روز چہار شنبہ آخرین ماہ صفر این ہفت سلام بنویسد و بآب بشوید و بنوشد از بلاہا محفوظ ماند سلام قولاً من رب الرحیم سلام علی نوح فی العالمین سلام علے ابراہیم سلام علی موسیٰ و ہارون سلام علی آل یٰسین سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین سلام ہی حتی مطلع الفجر

۲۶۸ ربیع الاول والآخر جوہر ہر کہ اول شب و اول روز ربیع الاول چہار رکعت بگزارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ سورۂ اخلاص ہفت بار بخواند فائدہ بسیار ست

۲۶۹ جوہر ہر کہ پنجم و شانزدہم و بست و ششم ربیع الاول روزہ دارد ثواب بسیار ست و ہر کہ دوازدہم این ماہ روزہ دارد ثواب ہزار سالہ عبادت یابد و در ماہ ربیع الاول صحابہ بست رکعت بہ ہدیہ جناب سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم خواندہ اند در ہر رکعتی بعد فاتحہ سورۂ اخلاص بست و یکبار بعد از ان صد بار درود و سہ بار سورۂ یٰسین بخواند و ثواب آن بحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بفرستد

۲۷۰ جوہر ہر کہ روز اول ربیع الآخر و شب پانزدہم و بست و نہم این ماہ چہار رکعت بگزارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پنج بار بخواند نوشتہ شود برائے او ہزار نیکی و محو شود ہزار بدی و پیدا شود بعدد ہر رکعت حور۔

۲۷۱ جوہر ہر کہ در اول شب و اول روز ربیع الآخر چہار رکعت بگزارد و در ہر رکعتے بعد فاتحہ سورۂ اخلاص نہ گان بار بخواند ثواب بسیار ست و اگر پنج بار سورۂ اخلاص بخواند ہشتاد نیکی زیادہ کنند و ہشتاد بدی محو نمایند و ہر کہ روزہ دارد دہم و بستم و بست و ششم این ماہ ثواب بسیار ست۔

۲۷۲ جمادی الاول والآخر جوہر ہر کہ در شب اول و روز اول جمادی الاولے چہار رکعت بگزارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ یازدہ بار سورۂ اخلاص بخواند جناب خداوند تعالے گناہ نود ہزار سال بیخشد و برائے او عبادت نود سال نوشتہ شود۔

۲۷۳ جوہر ہر کہ در دوم و دوازدہم و بست و یکم جمادی الاولے روزہ دارد ثواب بسیار ست۔

۲۷۴ جوہر ہر کہ در شب اول و اول روز جمادی الاخری چہار رکعت بگزارد و در ہر رکعت سیزدہ بار سورۂ اخلاص بخواند برائے او نیکی صد ہزار سال نوشتہ شود و محو کردہ شود بدی صد ہزار سال۔

۲۷۵ رجب جوہر در شب اول ماہ رجب دہ رکعت بگزارد در ہر رکعت بعد فاتحہ آیۃ الکرسی سہ بار و سورۂ اخلاص ہفت بار و بعد سلام سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص و سبحان اللہ تا عظیم و استغفار و درود دہ دہ بار جناب خداوند تعالے او را بیخشد و بعدد ہر موے بدن او ہزار ہزار نیکی بنویسد و ہزار ہزار بدی از و محو کند و برائے او ہزار خانہ در بہشت بنا فرماید۔

۲۷۶ جوہر ہر کہ غسل کند در اول ماہ رجب و در میان و آخر آن بیرون آید گویا کہ دران روز پیدا شدہ پس در اول بور بلند شدن آفتاب غسل کند و در میان بعد دو پہر و در آخر بعد ظہر و بعد غسل اول دہ رکعت بگزارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ سورۃ الکافرون یکبار و سورۂ اخلاص سہ بار بخواند و بعد سلام این دعا بخواند اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک الجد ثواب عظیم یابد

۲۷۷ جوہر در ماہ رجب و شعبان و رمضان تا روز عید الفطر بخواند سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی

وسورۃ الکافرون وسورۂ اخلاص وسورۃ الفلق وسورۃ الناس وسبحان اللہ وبحمدہ تا عظیم ودرود واللھم اغفر لی ولوالدی تا امولت

۲۷۸ جوہر ہر شب رجب سورۂ اخلاص وسورۂ فاتحہ وسورۃ الفلق وسورۃ الناس یکبار بخواند جناب خداوند تعالیٰ بر وسکرات موت آسان کند ونجات دہد از عذاب قبر وہر کہ ہر جمعہ از ماہ رجب سورۂ اخلاص صد بار بخواند نوری باشد او را در روز قیامت کہ در روشنی آن در بہشت آید۔

۲۷۹ جوہر در ماہ رجب استغفار بسیار گوید وفرمودند حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہر کہ در ماہ رجب استغفار گوید صد بار حضرت خداوند تعالیٰ محو فرماید از وی بدی ونبوید برائے او ہزار نیکی ودر سہ روز آخر این ماہ نیز استغفار بگوید۔

۲۸۰ جوہر در کلام قدسی ست کہ ہر کہ در ماہ رجب ہزار بار بگوید استغفر اللہ ذا الجلال والاکرام من جمیع الذنوب والآثام جناب خداوند تعالیٰ او را بخشد

۲۸۱ جوہر ہر روز بخواند در ماہ رجب صد بار استغفر اللہ من کل ذنب کلمتہ سرہا وجہرہا صغیرہا وکبیرہا وظاہرہا وباطنہا قدیمہا وجدیدہا اولہا وآخرہا واتوب الیہ اللھم اغفر لی برحمتک

۲۸۲ جوہر صلوٰۃ لیلۃ الرغائب دوازدہ رکعت ست بہ شش سلام در ہر رکعت بعد فاتحہ سورۃ القدر سہ بار وسورۂ اخلاص دوازدہ بار بخواند وبعد از فراغ ہفتاد بار بگوید اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم بعدہ سر بسجدہ نہد ودر آن ہفتاد بار بگوید سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح بعدہ بنشیند وہفتاد بار بگوید رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم فانک انت العلی العظیم وباز بعدہ سجدہ کند وہفتاد بار بگوید سبوح قدوس تا آخر وہم در سجدہ حاجت خواہد جناب خداوند تعالیٰ ہمہ گناہان او بہ بخشد وحاجتش برآرد واین نماز در اول شب جمعہ ماہ رجب بعد از نماز شام مے گزارند وبجماعت نیز آمدہ وبعضے می فرمایند کہ اول پنجشنبہ کہ درین ماہ آید روزہ دارد وبعد از سنت نماز مغرب شش رکعت بسہ سلام ادا بین گزارد ودر ہر رکعت بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص سہ بار بخواند بعد از ان نماز لیلۃ الرغائب بگزارد ودر غائب عطاہائے کثیر وچیزہائے مرغوب جمع رغیبہ است واہل اللہ را درین شب از حق تعالیٰ عطاہاست ودر فوائد الفواد مذکور ست

جوہر صلوٰۃ لیلۃ الرغائب

که حضرت سلطان المشائخ قدس الله تعالی بسره المبارک بر لفظ مبارک راند ند نمازی که در لیلة الرغائب آمده هر که آنرا بگزارد او در ان سال نمیرد

۲۸۳ جوهر در لیلة الاستفتاح یعنی شب پانزدهم رجب ده رکعت بگزارد و در هر رکعت سه بار آیة الکرسی و پانزده بار سورهٔ اخلاص بخواند ثواب عظیم یابد۔

۲۸۴ جوهر در یوم الاستفتاح یعنی پانزدهم رجب پنجاه رکعت بگزارد و نزدیک بلند شدن آفتاب و در هر رکعت سورهٔ اخلاص و سورة الفلق و سورة الناس یک بار بخواند ثواب عظیم یابد

۲۸۵ جوهر در شب معراج دوازده رکعت بیک سلام و شش قعده بگزارد و بعد سلام سبحان الله والحمد لله تا آخر و استغفار و درود یک صد بار بخواند دعا کند حاجتش بر آید و شب معراج نزد اکثر شب بست و هفتم رجب ست و نزد بعضے شب هژدهم رمضان المبارک و هم دران شب سورهٔ معراج بخواند ثواب عظیم یابد۔

شب معراج ۲۷ رجب یا ۱۸ رمضان

سورہ معراج سورہ بنی اسرائیل است

۲۸۶ جوهر شب بست و هفتم رجب شش رکعت بگزارد (سورهٔ بنی اسرائیل) و در هر رکعتے بعد فاتحه سورهٔ اخلاص هفت بار بخواند و بعد از سلام حاجت خواهد یابد و از روے ثواب چنین باشد که بست حج گزارده باشد و سی برده آزاد کرده و کوه زر صدقه داده و روز قیامت از جمله رستگاران باشد و این شب رحمت ست هر که این شب را زنده دارد از رحمت و نعمت جناب خداوند تعالے بانصیب باشد هفتاد هزار فرشته مقرب از آسمان با طبق های نور درین شب فرود آیند و در خانه ها روند کسانی که امشب زنده دارند و از معاصی دور طبق های نور را بر سر ایشان ایثار کنند۔

۲۸۷ شعبان جوهر شب اول شعبان دوازده رکعت بگزارد و در هر رکعت سورهٔ اخلاص پانزده بار بخواند ثواب بسیار ست

۲۸۸ جوهر چهاردهم شعبان بست رکعت بگزارد و در هر رکعت آیة الکرسی و سورة الکافرون یکبار و سورهٔ اخلاص ده بار و بعد از سلام کلمه تمجید و درود صد بار بخواند ثواب بسیار ست۔

۲۸۹ جوهر در شب برات صد رکعت بگزارد و در هر رکعت سورهٔ اخلاص ده بار ایضاً سی رکعت بگزارد و در هر رکعت سورة القدر یک بار و سورهٔ اخلاص سه بار و از سلام کلمه تمجید و درود صد بار بخواند بعد سه بار آیة الکرسی خوانده دعا کند حاجتش بر آید۔

۲۹۰ جوہر در سنت نماز بامداد سورۂ الم نشرح و سورۃ الفیل بخواند و این برای دفع بواسیر و دمامیل نیز آمدہ و در چہار سنت نماز پیشین از کافرون تا اخلاص و در رود و آیۃ الکرسی تا خالدون و آمن الرسول و در سنت نماز دیگر از سورۃ الزلزال تا سورہ تکاثر یاد را و سورۂ والعصر چہار بار پس سہ بار پس دو بار پس یک بار و در سنت نماز شام سورۃ الکافرون و سورۂ اخلاص و در سنت بعد از فرض نماز خفتن آیۃ الکرسی تا خالدون و آمن الرسول و اگر چہار رکعت بخواند آیۃ الکرسی و آمن الرسول و شہد اللہ و قل اللہم تا بغیر حساب و در چہار سنت چہار گانی اول نیز ہمین قرأت ست و در نماز وتر سورۃ الاعلی یا سورۃ القدر و کافرون و اخلاص

نماز بامداد = فجر
نماز پیشین = ظہر
نماز دیگر = عصر
نماز شام = مغرب
نماز خفتن = عشا

۲۹۱ جوہر چہار آیۃ ست و در ہر آیتے دہ قاف ست و آنرا آیات حرب گویند و خاصیت آن ظفر و نصرت ست بر اعدا و القاے رعب در قلوب ایشان چون خواندہ شود بروے دشمن او مغلوب و مقہور گردد و کفایت کند شر ہر ظالم را اول در سورۂ بقر الم ترالی الملا من بنی اسرائیل الخ دوم در سورۂ آل عمران لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ الخ سوم در سورۃ النساء الم ترالے الذین قیل لہم کفوا ایدیکم و اقیموا الصلوۃ و آتوا الزکوۃ الخ چہارم در سورۂ مائدہ واتل علیہم نبا ابنی آدم بالحق اذ قربا قربانا الخ ہر کہ این آیات را بنویسد و در سر دستار ہند و نزد بادشاہ غیور و حاکم مغرور رود و یا با خصم قوی ملاقات کند ہیبت وے در دل ایشان استیلا یابد و دشمن زبون شود و چون بر علم لشکر نویسد در ہر سپاہ کہ آن علم را نصب کنند فتح و ظفر در ان جانب بود و بعضے می فرمایند کہ یک آیۃ دیگر باید افزود از سورۂ رعد قل من رب السموات والارض تا القہار و چون این آیات را بر علم نویسد باید کہ در تحت ہر قافے کہ در ضمن کلمات ست علیحدہ یک قاف نویسد و در تحت آن بر قسم ہندسی عدد صد نیز رقم زند زیرا کہ این حرف و ارقام در حصول مقصود و مرام دخل تمام دارد

خواص آیات حرب جہت فتح و نصرت خصوصی اعداء

۲۹۲ جوہر سورۂ طہ برای نصرت بر اعدا السبت و یکبار بخواند۔

۲۹۳ جوہر ہر کہ سورۂ محمد یا سورۂ فتح در وقت مصاف چہل و یکبار بخواند منصور و مظفر گردد

۲۹۴ جوہر اگر برای فتح و نصرت یازدہ بار سورۂ یٰسین بخواند مراد حاصل شود و بعضے بست و یکبار می فرمایند

۲۹۵ جوہر چون کسے سورۂ فیل در میان ہر دو صف لشکر چند بار بخواند خوف ہر لشکر مخالف غلبہ کند پشت و ہند وروے بہزیمت آرند و اگر وقت تقابل و تعارض دشمن بخواند دشمن مغلوب و مقہور وے شود۔

۲۹۶ جوہر قبضہ خاک از میان میدان محاربہ بگیرد و بخواند بروے سیھزم الجمع و یولون الدبر ۝ بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھیٰ و امر ۝ از سورۂ قمر و آن مشت خاک را بر طرف دشمنان بریزد و اگر دران محل باد بطرف دشمن رود بغایت مناسب و در حین خاک پاشیدن بجانب دشمن بگوید شاھت الوجوہ آن لشکر بشکند و رعبے بر ایشان گماشتہ شود ہمہ فرار نمایند۔

۲۹۷ جوہر سورۃ النصر برائے نصرت بر اعدا شب دوازدہم ماہ رجب ہفتاد و یکبار بخواند بعد سجدہ کند و دران بست و پنج بار یا فتاح گوید۔

۲۹۸ جوہر اگر در معرکہ جنگ حاضر شود بخواند سورۃ الزلزال را و دو دست خود بر زمین زند و خاک بجانب خصم بپنداز دو سر خود را از دست خود مسح کند پس بخواند فاضرب لھم طریقا فی البحر یبسا لا تخف درکا ولا تخشی ۝ وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا فاغشینھم فھم لا یبصرون ۝ غالب آید بر دشمن و فیروزی نصیب او شود و این از اسرار است۔

۲۹۹ جوہر سورۃ الفتح برائے نصرت بر اعدا و کفایت مہمات تا شش روز بخواند روز اول شش بار و باقی ایام ہفت بار و شروع از شنبہ کند و ہر روز روزہ دارد و ہر روز بعد اتمام ورد ہفتاد بار درود بخواند و سورۃ النصر و سورۃ الاخلاص و معوذتین ہر یک سہ بار و سورۂ قریش ہفت بار و آیۃ الکرسی یک بار و ان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر و یقولون انہ لمجنون ۝ و ما ھو الا ذکر للعلمین ۝ از سورۂ ن یکبار

۳۰۰ جوہر لن یضروکم الا اذی ۝ تا یعتدون از سورۂ آل عمران بر شمشیر نقش کند یا بر سنان نیزہ یا بر مغفر در روز دوشنبہ و نزد بعضے در ساعت ہفتم از روز یکشنبہ و نقاش بوقت نقش کردن صائم باشد و طاہر البدن و نظیف اللباس پس ہر کہ با آن آلہ روے بحرب دشمن آرد غالب گردد و شکست و ہزیمت بر خصم افتد

۳۰۱ جوہر ہر کہ بہ نیت ہلاک دشمن سہ شب ہر شب ہزار بار القابض بخواند آن دشمن ہلاک شود یا از آن موضع آوارہ گردد۔

۳۰۲ جوہر ہر معوذتین برای دفع حاسدان و ظالمان بعد نماز دیگر سہ بار مواظبت نماید۔

۳۰۳ جوہر ہر کہ بردی دشمن بخواند یا سبوح یا قدوس یا غفور یا ودود دشمن مقہور شود۔

۳۰۴ جوہر ہر سورۃ الہمزہ بجہت دفع بدگویان و حاسدان ہفتاد بار بخواند۔

۳۰۵ جوہر ہر سورۂ والطور بجہت پناہ یافتن از دشمن در شبہای جمعہ سہ بار بخواند۔

۳۰۶ جوہر اب ت ث ظ ف ک ل لای این صور یازدہ گانہ را خواص عجیبہ است و بعضے از آن اینست کہ اگر کسے را در عضوے از اعضا دردے پیدا شود مثل رمد و صداع و وجع صدر و بطن و ظہر و بدو رجل و غیر آن از اوجاع ظاہری و باطنی باید کہ حرف اول را از اسم عربی آن بگیرد و در میان این حروف یازدہ گانہ درج کند مثلاً رمدے در عین وے ظاہر شد باید کہ حرف اول وی را کہ ع ست با حروف مذکورہ بیامیزد بہ نہجہ اع ب ع ت ع ث ع ط ع ظ ع ف ع ک ع ل ع لاع ی ع و بعد ازان امتزاج مجموع حروف را ترکیب کند بر نہجہ اعبع تعثع طعظع فعکع لعلاعیع انگاہ این نوشتہ را صاحب رمد بیاویزد اگر فائدہ ظاہر شود فبہا و الا حرف دوم عین را کہ ی ست بر ہمین اسلوب کہ مذکور شد با حروف یازدہ گانہ در ذیل معمول بیامیزد و صاحب رمد بجمل آن قیام نماید و اگر بآن نیز نہ شود حرف سوم عین را کہ ن ست بہمان نوع امتزاج دہد و ترکیب کردہ در ذیل این دو نوشتہ رقم زند و باخود نگاہدارد و رمد زائل شود و در سائر امراض و اعراض کہ بر بدن وارد شود عمل برین موجب ست و در تحصیل بسیاری از مطالب و مقاصد این اعمال را می توان کرد مثلاً در اعمال محبت اسم طالب و مطلوب را بہمان کیفیت امتزاج دادہ ترکیب نماید بساعت سعد و باخود نگاہدارد یا در موضعے پاکیزہ محفوظ کند و در اعمال عداوت ملاحظہ ساعات نحس کردہ ترکیب کند بنام دشمن و در موضع تاریک یا در قبر قدیم دفن کند تا مقصود حاصل شود۔

۳۰۷ جوہر ہر کرا در عضوے از اعضا مرضے عارض شود مثل رمد یا صداع یا غیر آن باید کہ حروف اسم عربی آن عضو بگیرد و ما بین الف و ہا کہ حروف اول و آخر اسم مبارک اللہ است رقم زند مثلاً برائے دفع رمد بگیرد و حروف عین را در میان الف و ہا بطریق اتصال یا انفصال رقم زند اول بریں وجہ اعہ ایہ انہ دوم بریں وجہ اع ہ ای ہ ان ہ

پس نوشتہ را بیاویزد چنانکہ نزدیک بآن عضو بود مرض وے زود زائل شود و طریق دیگر در امتزاج آن حروف
انیست کہ حرفے را از حروف آن عضو بعد از الف و ہا رقم زند بطریق اتصال یا انفصال اول برنیوجہ
اصع اصی اصن دوم برین وجہ اع اہ ی اص ن۔

۳۰۸ جوہر بر لوح طاہر بر یگ طاہر اندازد و چوبے در دست گیرد و بنویسد ابجد ہوز حط و چوب
بر حرف اول نہد و سخت گیرد و یک بار فاتحہ خواند و صاحب درد انگشت بر جاے درد دارد پس بپرسد
کہ شفا یافتی درد خود اگر یافت فہو المراد والا نقل کند چوب را بجانب حروف ثانی و بخواند فاتحہ
دو بار و سوال کند کہ شفا حاصل شد اگر حاصل شد فہو المراد والا نقل کند بحرف ثالث
و فاتحہ سہ بار خواند و سوال کند ہمین طور و این مجرب ست برائے درد دندان و ریاح
وغیر ذلک۔

۳۰۹ جوہر ہر کہ بمشک و زعفران و گلاب کتابت کند این حروف را در روز شنبہ کہ معروف ست
بسبت النور و آن شنبہ بود کہ یکے از ایام بیض افتد کہ سیزدہم و چہاردہم و پانزدہم ماہ است بر طرف
چینی یا زجاجی پس محو کند و بیاشامد و قدرے از ان در چشم کشد در آن سال از رمد ایمن بود و آن
حروف انیست الم المص المر الر کہیعص طہ طسم طس یس ص حم عسق ق ن

۳۱۰ جوہر چہل و یکبار سورہ فاتحہ بر درد چشم بخواند شفا یابد۔

۳۱۱ جوہر الشکور ہر کرا تاریکی چشم بود چہل و یکبار بر آب خواندہ بدمد و بخورد و بر چشم مالد شفا یابد و
نزد بعضے بر کف دست خود بدمد و دست در آب نہد و بر چشم بمالد۔

۳۱۲ جوہر برائے روشنی چشم و دفع درد اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم بگوید و بر نر انگشت
بدمد و بر چشمہا بمالد باز گوید الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم و ہمچنان کند و باز گوید وعنت الوجوہ
للحی القیوم و ہمچنان کند

۳۱۳ جوہر بعد از نماز عشا دو رکعت برائے روشنائی چشم بگزارد و در ہر رکعتے سورۃ الکوثر پنج بار
بخواند و بعد سلام سہ بار گوید اللہم متعنی بسمعی و بصری و اجعلہما الوارث منی و بعضے بعد از
نماز شام این نماز کنند و در ہر بار کہ دعا خوانند بر انگشت زبدمند و بر چشم فرود آرند۔

۳۱۴ جوہر کہیعص حم عسق سہ بار گویدہ حروف ست ہر حرفے گوید و عقد بندد و بعد ہ بر
چشم فرود آرد صحت یابد

۳۱۵ جوہر سورۂ والعصر بجہت دفع درد چشم ہفتاد بار بخواند۔

۳۱۶ جوہر چون چشم بہ پردازد آیۃ قرآن مجید بخواند۔

۳۱۷ جوہر ہر کہ سورۂ اخلاص بخواند و بر چشم بدمد شفا یابد

۳۱۸ جوہر اللہ نور السموات والارض ۵ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح ۵ المصباح فی زجاجۃ ۵ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ و لا غربیۃ یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار ۵ نور علیٰ نور ۵ یہدی اللہ لنورہ من یشاء ۵ ویضرب اللہ الامثال للناس ۵ واللہ بکل شیٔ علیم ۵ ہر روز بامداد پنج بار بخواند و بر چشم بدمد ہر زحمتے کہ در چشم باشد دفع گردد

۳۱۹ جوہر فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید ہر روز بر ہر دو ظفر ابہام ہفت بار بخواند و ہر بار بر دو ابہام تفل کند بر ہر دو ابہام و مسح کند با ہر دو ابہام ہر دو چشم را ہر دو چشم او از آفات محفوظ ماند

۳۲۰ جوہر ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا ۵ ولئن زالتا ان امسکہما من احد من بعدہ ۵ انہ کان حلیما غفورا ۵ از سورۂ فاطر اگر در چشم سرخ باد یا ناخنہ یا روشنائی کم باشد این آیۃ را بخواند و بر دست بدمد و بر روے فرود آرد و بر آب تازہ بدمد و بخورد و بدان چشم بشوید کہ قطرہ بر زمین نیفتد

۳۲۱ جوہر از اکثر مشائخ منقول ست کہ ورد عوت سورہ و آیات قرآن مجید رجعت نیست و ادائے نصاب و زکوٰۃ و غیرہ نیز نیست

۳۲۲ جوہر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا دلیل المتحیرین و یا غیاث المستغیثین و یا مجیب الدعوات المضطرین و یا الٰہ العٰلمین و یا خیر الناصرین بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین و سلم تسلیما کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین ہر کہ این دعا بخواند دیو و پری او را ایذا نہ رسانند۔

۳۲۳ جوہر چون سفر کنی سہ بار سورۂ فاتحہ بخوانی و آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص باوے ضم کنی محفوظ باشی۔

۳۲۴ جوہر سورۃ النباء را مداومت نماید از زہرناں و دزدان در امان خداوند تعالیٰ باشد۔

۳۲۵ جوہر سورۃ الغاشیہ بجہت سلامتی در سفر سہ بار بخواند۔

۳۲۶ جوہر اگر مسافر سورۂ والطور بخواند از ہمہ بدیہائے راہ ایمن گردد۔

۳۲۷ جوہر طبرانی و ابن عساکر روایت کردہ اند کہ حضرت سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فرمودند چون بہ بینید شما آتش را کہ در گرفتہ است تکبیر بر آرید زیرا کہ تکبیر می میراند آنرا و این عمل از مجربات صحیحہ است

۳۲۸ جوہر ہر کہ سورۃ المعارج یا سورۂ نوح یا سورۃ الطارق وقت خواب بخواند یا کلمۂ تمجید سہ بار بر سینہ بدہد از احتلام ایمن بود

۳۲۹ جوہر برائے جدائی درمیان دو کس نان ماش را بر روغن چرب نمودہ و بالایش چہل و یکبار سورۂ مزمل خواندہ پیش سگ سیاہ بدارد

۳۳۰ جوہر بر یکطرف پارچہ کاغذ بنویسد بسم اللہ الرحمن الرحیم خیرا من اللہ العزیز الحکیم و نام خود و نام مادر خود بنویسد و طرف دوم ہمون پارچہ افعل بنویسد و در پارچہ کاغذ دوم نیز آیۃ مذکور و نام خود و نام مادر خود بنویسد و طرف دوم ان لا تفعل بنویسد انگاہ دو رکعت نماز گزارد و زیر مصلا ہر دو پارچہ مذکور نہد و بعد سلام ہفتاد بار در سجدہ بخواند اللھم اجعلنی خیرا فی جمیع امورے کلھا خیرا فی عاقبتی برحمتک یا ارحم الراحمین بعدہ سر از سجدہ بردارد و از گل پاک دو غلولہ سازد و ہر دو پارچۂ مذکور را در میان آن ہر دو غلولہ نہادہ در کاسہ آب اندازد و کلمۂ طیبہ مے خواندہ باشد یک پارچہ کاغذ از غلولہ جدا شدہ بر روی آب آید اگر ان افعل نوشتہ باشد کار کند و اگر لا تفعل نوشتہ باشد نکند و درین میان با کسی سخن نگوید این استخارہ از مجربات صحیحہ است۔

۳۳۱ جوہر سورۂ تبت برائے دفع رہزنان و دزدان و چشم بندی عکاسان ہفت بار بے تسمیہ خواندہ جانب ایشان بدمد مقہور گردند

۳۳۲ جوہر چون شیر را بینید تکبیر گوید محفوظ ماند۔

۳۳۳ جوہر یا دائم بلا فناء و یا قائم بلا زوال و یا مشیر بلا وزیر نوشتہ با خود دارد شیر او را زیان نرساند و برائے دفع دشمنان ہمیشہ بخواند

۳۳۴ جوہر سورۂ فیل چند بار بخواند از بادہای عنیف و ریاح عاصفہ تسکین گردد۔

۳۳۵ جوہر و قالوا الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ط ان ربنا لغفور شکور لا ہر کہ این آیۃ بسیار خواند ہر غم کہ داشتہ باشد زائل گردد و ہر کس کہ او را ببیند دوست دارد

جوہر اجماع طائفہ از مشائخ ست کہ ہر کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم شش صد و بست و پنج بار بنویسد و با خود دارد در چشم عالمیان بہیبت نماید و احدی بر و دست تصرف نیابد

جوہر سنرایو لزرعی جوسا منوعا عالما طیوسونا سلیخا ملقوما یا قیوما بحق کہیعص وبحق حمعسق وبحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ این دہ اسم را برائے دفع شر جن و انس و بلیات و آفات خوانند و نیز برائے اخراج جنے کہ در خانہ و منزلے استکانت گزیدہ باشد دہ بار بخوانند و در ہر جہت دم کنند و مراین اسمار اور دفع رجعت اثر عظیم ست بر آب دم کنند و بخورانند۔

جوہر ہر کہ چہار دہ حروف نورانی را کتابت کردہ در میان رخت نہند محفوظ ماند از ہر آفت

و حروف اینست ا ل م ص ر ک ہ ی ع ط س ح ق ن

جوہر ہر کہ خواہد کہ خزینہ نہد و آن از آفتے محفوظ بود از ابتدا ر تدفین تا وقت فراغت سورۂ والعصر لا ینقطع بخواند۔

جوہر ہر کہ سورۃ الجن را بر مخزون خواند از ہر حادثے محفوظ ماند۔

جوہر چون بکشتی نشیند اول سورۃ الفتح بخواند از غرق شدن کشتی ایمن باشد و خواندن سورۂ یٰس نیز ہمین خاصیت دارد۔

جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم فاللہ خیر حافظا و ہو ارحم الراحمین فتبارک اللہ احسن الخالقین استودع اللہ دینک و مالک و زوجک بر ریگ دریا بخواند و آنرا گرد خود اندازد ہمہ پشہ و غسق از ان موضع بروند۔

جوہر ہر کہ آیۃ الکرسی در سفال آب نارسیدہ نویسد و در انبار غلہ نہد کرم در ان غلہ نیفتد و برکت پیدا شود۔

جوہر آیات حفظ برائے حفظ ہر چیز نافع ست دلائیودہ حفظہما و ہو العلی العظیم ۝ اللہ خیر حافظا و ہو ارحم الراحمین و حفظ من کل شیطان مارد و حفظا ذلک التقدیر العزیز العلیم و حفظناہا من کل شیطان رجیم ان کل نفس لما علیہا حافظ بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ و یرسل علیکم حفظہ ان ربی علی کل شئے حفیظ لہ معقبات من بین یدیہ و من خلفہ یحفظون من امر اللہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون و کنا لہم حافظین و ربک علی کل شئے حفیظ اللہ خیر حفیظا علیہم

وما انت علیہم بوکیل وعندنا کتاب حفیظ لکل اواب حفیظ وان علیکم لحافظین - مرقع

۳۲۵ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شئی علیم ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللہم انی اسئالک بان لک الحمد لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الطول یا ذا الجلال والاکرام اللہم انی اشہد انک اللہ الواحد الاحد الصمد الفرد الوتر الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد یا قدیم الاحسان یا دائم المعروف یا نور السموات والارض ونور الانوار کلہا یا رب الارباب یا الٰہنا والہ کل شئی الہا واحدا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ربنا ربنا ربنا ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب واغفر لنا مغفرۃ من عندک وارحمنا انک انت الغفار واغوثاہ برحمتک استغیث یا مغیث اغثنی بحق الم المص الر المر کہیعص طہ طسم طس یٰس ص حم عسق ق ن یا رفیع الدرجات یا مجیب الدعوات یا سمیع الدعاء یا سریع الحساب یا خیر الوارثین یا ارحم الراحمین یا قریب یا لطیف انت حسبی ونعم الوکیل ہر کہ این دعا را بعد دکلمات وی کہ صد وہشتاد ست بخواند مقصود بروجہ احسن میسر شود علماء دین مے فرمایند کہ این ستجمع جمیع اسماست وفوائد ومنافع این دعا زیادہ از انست کہ در حیز تحریر وحیطہ تقریر گنجد لاجرم بتفصیل آن اقدام نمیرود وہر کہ این دعا را باوجود قرائت بجل آن قیام نماید بطہارت در حصول نتیجہ ابلغ وادخل باشد واین دعا را در انجاح مرامات واجابت دعوات مدخل تمام ست

۳۲۶ جوہر ہر کہ ترسان بود از مری ودر ان حال بگوید کہیعص حمعسق لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم از انچہ می ترسد ایمن شود واین معنی بکرات ومرات آزمودہ شدہ ومجرب وصحیح است۔

۳۲۷ جوہر انی توکلت علی اللہ ربی وربکم ط ما من دابۃ الا ہو آخذ بناصیتہا ط ان ربی علی صراط مستقیم ج فان تولوا فقد ابلغتکم ما ارسلت بہ الیکم ط ویستخلف ربی قوما غیرکم ج ولا تضرونہ شیئا ط ان ربی علی کل شئی حفیظ ہ از سورۂ ہود ہر کہ ترسان باشد از چیزے کہ آدمی از ان مے ترسد باید کہ ہر صبح وشام دو وقت خواب کردن و بیدار شدن مداومت نماید بہ بین حضرت خداوند تعالے از ہمہ آفات وے را نگاہدارد وچون

کسی برزمینے رسد کہ دد ان و درندگان آنجا بسیار باشند بسیار خواند و ہر کہ سفر دریا کند برین مداومت
نماید از ہمہ اہوال ایمن گردد و بسلامت و عافیت باز آید

۳۴۸ جوہر سورۃ الفیل بجہت ہلاکی دشمن ہزار بار بخواند۔

۳۴۹ جوہر برای ہلاکی دشمن بر ہفت خشت خام بر ہر خشتے ہفت بار سورۂ کوثر بخواند و آن خشتہا را در چاہے اندازد کہ آنجا مدخل مردمان بنا شد و این را مجرب بلاغایت گفتہ اند و اگر این سورہ را پانزدہ بار بر خاک خواندہ در خانۂ دشمن اندازد خراب گردد

۳۵۰ جوہر سورۂ انفطرت برائے ہلاکی دشمن ہزار بار بخواند۔

۳۵۱ جوہر اِنَّ اللّٰہَ لَعَنَ الْکٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ لَھُمْ سَعِیْرًا ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۘ یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا
قدرے آب از چاہ معطل بگیرد و این آیات را بر کاغذ نوشتہ از ان آب بشوید و در منزل دشمن پاشد
و شرط ست درین کہ اول کسے را پیش او روانہ نماید و بگوید کہ باز گرد از ین شر و فساد و الا بلای عظیم
متوجہ تو خواہد شد و سہ بار باین عمل کند اگر باز ایستد و توبہ کند فبہا و الا این عمل کند۔

۳۵۲ جوہر برائے مقہوری اعدا روز یکشنبہ و دوشنبہ و سہ شنبہ روزہ دارد و بمردم اختلاط کم کند و
ہر شب سی صد و سی بار سورۃ التکاثر بخواند

۳۵۳ جوہر سورۂ قریش بجہت ہلاکی دشمن تانود و نہ روز ہر روز نود و نہ بار بخواند و نیز بہ نیت دفع
شر اعدا ہر روز بعد نماز فجر یازدہ بار و یا یکصد و یکبار مع تسمیہ بخواند اول و آخر پنجبار درود

۳۵۴ جوہر سورۂ رعد برائے دفع خصم ہفت بار بخواند۔

۳۵۵ جوہر ہر کہ سورۂ مجادلہ را بر مشت خاک خواندہ طرف دشمن اندازد مقہور گردد و از خواص این
سورہ است کہ اگر کسے حق کسے را منکر شود ما بین مدعی و مدعا علیہ مصحف نہند و سوگند بخورد کہ بحق آن
کسے کہ این سورہ و این کتاب را فرو فرستادہ حق فلان در ذمہ من نیست اگر بدروغ سوگند
خورد کور شود یا در ہمان روز بلا و عقوبت گرفتار گردد مگر آنکہ اقرار نماید و توبہ کند و این سورہ را
بجہت دفع اعدا سہ بار بخواند

۳۵۶ جوہر سورۂ بروج برائے دفع دشمنان بست و یکبار بخواند۔

۳۵۷ جوہر سورۃ الزلزال بجہت دفع دشمن چہل و یکبار بخواند یا ہزار بار یا چہل و یک ہزار بار۔

۳۵۸ جوہر سورۂ تغابن برای دفع حاسدان در روز جمعہ چہل و یکبار بخواند۔

۳۵۹ جوہر ہر کہ سورۃ النحل ہمدو ہشت بار بخواند دشمنان سرکش دوست و مطیع وے شوند دولت و سعادت وی روز افزون شود۔

۳۶۰ جوہر اگر بر خاک گور کہنہ ہفت بار سورۂ مزمل خواندہ در خانہ ظالم اندازد خانہ اش ویران گردد۔

۳۶۱ جوہر سورۃ الطلاق برائے متفرق شدن دشمنان سہ بار خواند۔

۳۶۲ جوہر سورۂ تحریم برائے قادر شدن بر اعدا السبت دیکبار بخواند

۳۶۳ جوہر سورۂ فاتحہ شفای ہمہ دردہاست غیر موت ہر کہ بر سر بیمار باخلاص بخواند اگر در اجل وی تاخیر بود شفا یابد۔

۳۶۴ جوہر مریض بر معوذتین مداومت نماید زود صحت یابد۔

۳۶۵ جوہر حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا میفرمایند کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم چون در تن مبارک خود رنجے میدیدند معوذتین میخواندند و بر کف دست خود میدمیدند و بر اندام مبارک خود می مالیدند

۳۶۶ جوہر ہر کہ سورۂ والذاریات نزدیک بیمار بخواند صحت یابد و تلاوت سورۂ واقعہ نزدیک بیمار نیز موجب راحت بیمار ست و قرأت سورۂ مجادلہ بر سر بیمار ہم سبب تسکین اوست

۳۶۷ جوہر سورۃ المنافقون بحبت شفاے مریض ہفت بار بخواند و سورۃ الغاشیہ بعدد مذکور نیز ہمین خاصیت دارد۔

۳۶۸ جوہر مریض سورۃ الکافرون ہزار و یکبار بخواند صحت یابد۔

۳۶۹ جوہر اگر درد سر بود یا درد دندان یا درد اعضا دست بران موضع نہد و پنج بار یا ہفت بار بگوید بسم اللہ الشافی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم محمد رسول اللہ اسکن باذن اللہ تعالےٰ ربی و ربک اللہ العزیز الحکیم

۳۷۰ جوہر بنویسد بر رخسارے کہ جانب درد ست بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ہو الذی انشاکم وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ ط قلیلا ما تشکرون ہ یا اگر خواہد بنویسد ولہ ما سکن فی اللیل والنہار ط وہو السمیع العلیم و این مجرب ست۔

۳۷۱ جوہر صاحب درد شدید رو بروے عامل نشیند و از ہر دو دست جاے درد بگیرد و عامل روبرو استادہ سہ بار خواند بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ کا کوٹ الا اللہ کی کھائی حضرت علی کی چوکی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی دہائی

واز منتہائے بیخ نر انگشت دست چپ تا سر خنصر سہ بار دم کند بعدہ دست راست را تا سر خود برداشتہ
ہمہ انگشتان بر کف دست چپ بزور سہ بار زند بعدہ مریض را گوید کہ سر را بگزارد و بپرسد کہ شفا
یافتی اگر شفا یافت فہو المراد والا جائے کہ درد باشد باز از ہر دو دست بگیرد و عامل باز
ہمچنان کند۔

۳۷۲ جوہر ⊏ در حلقۂ اول میخ آہنی زند اگر درد دندان ساکن شود بہتر والا در حلقہ دوم
والا سوم و چہارم واین حلقہ در کاغذ باشد

۳۷۳ جوہر لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل تا آخر سورۃ الحشر مسکن ہمہ اوجاع و مہربانست
ہر کہ باوضو و طہارت لباس بر عضو دردناک بخواند شفا یابد۔

۳۷۴ جوہر و مالنا الا نتوکل علی اللہ وقد ہدانا سبلنا ط ولنصبرن علی ما اذیتمونا ط
وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون ہ از سورۂ ابراہیم بنویسد و بہر دو بازو در آویزد درد و سقما
زائل گردد۔

۳۷۵ جوہر وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو ط وان یمسسک بخیر فہو علی
کل شئی قدیر ہ وہو القاہر فوق عبادہ ط وہو الحکیم الخبیر ہ از سورۂ انعام وقت سحر بر کاغذ بنویسد
وکسے کہ درد پہلو و درد دست دارد و ببندد شفا یابد و اگر بر بالین غمزدہ کہ خفتہ باشد ہفت بار بخواند
چون بیدار شود آن غم زائل شدہ باشد

۳۷۶ جوہر سورۃ الحجرات بجہت دفع علتہائے شکم ہفت بار بخواند۔

۳۷۷ جوہر در گوش مصروع بخواند بسم اللہ الرحمن الرحیم المص طسم کہیعص یٰسین والقرآن
الحکیم حمعسق ن والقلم وما یسطرون ازان صرع اثری ہرگز پیدا نشود

۳۷۸ جوہر سورۂ لقمان بجہت دفع درد دندان ہفت بار بخواند۔

۳۷۹ جوہر سورۃ التکاثر بجہت دفع درد شکم نوشتہ سہ روز نہار بخورد و سورۂ والعصر
نیز ہمین حکم دارد۔

۳۸۰ جوہر سورۂ الم نشرح بر سینہ و دل بخواند درد دفع شود۔

۳۸۱ جوہر شب آدینہ سہ بار سورۂ والطور بخواند از علت جذام ایمن گردد۔

۳۸۲ جوہر صاحب درد اندام دہ بار سورۂ مزمل بر روغن تلخ دم کند و بر اندام بمالد شفا یابد۔

۳۸۳ جوہر برائے دفع نار و اللہ الشافی اللہ الکافی اللہ المعافی نافع ست۔

۳۸۴ جوہر ہر سر بالین صاحب غشی و بیہوشی یا سمیع یا بصیر بعد و مجمل یا مفصل بخواند زود بہوش آید و نزد بعضے ہفصد بار بخواند

۳۸۵ جوہر ہر کہ سورۃ الطارق بر کاغذ نوشتہ بندد یا بر غذا یا دوا خواندہ بخوراند تبے بند شود و این مجرب ست۔

۳۸۶ جوہر وقیل یا ارض ابلعی ماءک و یا سماء اقلعی و غیض الماء و قضی الامر و استوت علی الجودی و قیل بُعدا للقوم الظلمین کسی کہ خون از بینی او بسیار رود بخواند۔

۳۸۷ جوہر ملکا مسور ہفت دانہ بگیرد و بر ہر دانہ سہ بار سورۃ الکافرون خواندہ بدمد و در پارچہ قسے ست از عدس ۱۲
بستہ بگلوے طفل بندد از دو آبلہ یعنے چیچک بروز نکند و اگر دستیاب نشود بر ہفت دانہ نخود سیاہ بدمد و در انہا سوراخ کردہ و رشتہ در ان انداختہ بگلوی طفل اندازد

۳۸۸ جوہر سورۃ الاعلی بحبت دفع سرخ یا دادو باد ہاے مخالف بست و یکبار بخواند۔

۳۸۹ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم یا فتاح یا فتاح یا فتاح یا وہاب یا وہاب یا وہاب یا کریم یا کریم یا کریم یا رحیم یا رحیم یا رحیم نوشتہ بر پیشانی صاحب درد نیم سر بندد صحت یابد۔

۳۹۰ جوہر و اذا استسقی موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا بول ۱۲
عشرۃ عینا طبنویسد و محو کند و بنوشاند کہ بستہ بکشاید۔

۳۹۱ جوہر چون عطسہ آید فاتحہ بخواند و زبان را گرد بگرداند انہا بگرداند و اگر ہمچنین کند تمام عمر دردندانہا نباشد

۳۹۲ جوہر در گوشے کہ آواز آید سورۂ اعلیٰ بخواند نیکو شود۔

۳۹۳ جوہر فلما جاء السحرۃ قال لہم موسیٰ القوا ما انتم ملقون ہ فلما القوا قال موسیٰ ما جئتم بہ السحر ط ان اللہ سیبطلہ ط ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین ہ یک سبوے آب از چاہے کہ معطل باشد بروز جمعہ بگیرد و ہفت برگ از ہفت درخت کہ میوۂ آن خوردنی نباشد گرفتہ و رین سبو انداختہ باہم مخلوط کند و این آیات را بر طاس نوشتہ باین آب بشوید و سحور را بشب بکنار دریا آرد تا پاے در آب دریا نہند و این آب را بر سر او ریزد و این عمل بحبت ابطال سحر مجرب ست

۳۹۴ جوہر ہر کرا خوفے از دشمنان بود حسبنا اللہ و نعم الوکیل گوید از شر ایشان نجات یابد و در ادعیہ ماثورہ این کلمہ زیادہ آمدہ نعم المولے و نعم النصیر۔

۳۹۵ جوہر ہر کہ بوساوس وخواطر دیہ مبتلا شود و دست خود را بر دل خود نہد و ہفت بار این اسما بگوید سبحان الملک القدوس الخلاق الفعال و از عقب آن ہر بار این آیہ بخواند ان یشائید ہبکم ویات بخلق جدید و ماذلک علے اللہ بعزیز حضرت حق تعالے دل وے را از ہر وسوسہ پاک گرداند

۳۹۶ جوہر ہر کہ سورۂ الم نشرح را چند بار بر سینۂ خود یا غیر خود بخواند از تنگی سینہ خلاص شود و باطن وے منشرح گردد۔

۳۹۷ جوہر واذا قرأت القرآن تا یتوکلون از سورہ نحل و اذا قرات القران تا حجابا مستورا از سورۂ بنی اسرائیل بر خرقہ صوف کبود بنویسد یا بر کاغذے کہ بآن رنگ باشد و بر بازوے راست طفل یا غیر وے بندد آن طفل از مرض ام الصبیان و شر دیوان در امان باشد۔

۳۹۸ جوہر ہر کہ در شب بخواند سلام قولا من رب رحیم ہ حضرت خداوند تعالے او را از زحمتہا و غمہا خلاص گرداند و ہر چہ خواہد از حضرت خداوندی کرامت فرماید و این آیہ را قلب القرآن گویند

۳۹۹ جوہر سورۃ الکافرون بجہت دفع بلا ہا سہ ہزار بار بخواند یا ہر روز سہ بار۔

۴۰۰ جوہر کسے را کہ پاے از جا رفت علے الفور کسے را کہ دوست دارد یاد کند از آفت در امان باشد۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ پاے بلغزید گفت یا محمد صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم محفوظ از آفت ماند۔

۴۰۱ جوہر ہر صباح و مساہفت بار بخواند الحمد للہ الذی خلق السموات والارض تا یعدلون از اول سورۂ انعام و بر کف دست خود نفث کردہ بر ہمہ اعضاے خود مسح کند از جمیع آفات و اوجاع مامون و محفوظ گردد

۴۰۲ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم ہر کہ پیش از طعام خوردن این دعا بخواند آن طعام ہیچ زیان ندارد اگرچہ زہر باشد

۴۰۳ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ علی نفسی و دینی بسم اللہ علی اہلی

ومالی وولدی بسم اللہ علیٰ ما اعطانی اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر واعز واجل واعظم مما اخاف واحذر عز جارک وجل ثنارک ولا الہ غیرک اللھم انی اعوذ بک من شر نفسی ومن شر کل جبار شیطان مرید ومن شر کل جبار عنید فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب وہو یتولی الصالحین ہر روز بعد نماز صبح ہفت بار بخواند ویک بار سہم آمدہ قاری این دعا در حفظ و امان حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ باشد نہایت کثیر البرکت ست واین دعائے ست کہ آموختہ است آنرا سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بحضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۰۴ جوہر ہر کہ آیۃ الکرسی وقت خواب بخواند شیطان نزدیک او نیاید ومداومت بر تلاوت آیۃ الکرسی تا خالدون موجب دفع وساوس شیطانی وہواجس دیوانی ومانع تصرف الیشانست واین از مجربات صحیحہ است۔

۴۰۵ جوہر مردے بحضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بیامد والتماس نمود کہ کدام دعا افضل ست فرمودند کہ از حضرت حق سبحانہ وتعالےٰ بخواہ عفو وعافیت در دنیا و آخرت روز دوم آن مرد بیامد وباز ہمین سوال کرد ہمین جواب فرمودند پس مرد ام بخواند بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم انی اسئالک العفو والعافیۃ والمعافات فی الدنیا والآخرۃ۔

۴۰۶ جوہر ہر کہ بامید حاجتے نزد بادشاہ رود اول طہارت کامل کند وجامہ پاک بپوشد ودو رکعت نماز گزارد وبعد از سلام وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا وقل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا تا وقتیکہ بنظر بادشاہ در آید لا ینقطع بخواند۔

۴۰۷ جوہر ہر کہ ہر شب سورۂ واللیل پانزدہ بار وقت رفتن بفراش خواند از خواہاے پریشان ایمن بود

۴۰۸ جوہر ہر کہ بعد از فریضہ بامداد سورۂ یٰس بخواند تا شام در فرح وسرور بود وہر کہ شام بخواند تا صباح در فرح وسرور بود

۴۰۹ جوہر ہر کہ سورۂ نوح بسیار بخواند ہر غمے والمے کہ داشتہ باشد زائل شود۔

۴۱۰ جوہر ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما وعذابا الیما فعصے فرعون الرسول فاخذناہ اخذا وبیلا بر چند قرص نان بنویسد وجمعے را کہ بر ایشان تہمت دزدی باشد بخوراند آنکس کہ دزد باشد

نان در گلوی او بند شود

۴۱۱ جوهر آخذ رسد ضبط عکل نمود معلوم ہر کہ این اسما کتابت کند بست و نہم ماہ یا وقت خسوف یا کسوف بر صحیفہ سرب سیاہ و آنرا در زیر نگینے وضع کند و با خود دارد و آن عقد اللسان باشد کہ زبان ہمہ غمازان و حاسدان و مفسدان و بدگویان از غیبت و بہتان و نمیمہ نسبت بحال آن کوتاہ کنند و ہیچکس را قوت آن نباشد کہ در حضور و غیبت نکوشش وی کند

۴۱۲ جوہر ہر کہ مداومت بر تلاوت معوذتین دافع وساوس شیطانی و مانع ہواجس نفسانی ست ہر کہ وقت خواب بخواند از جن و از وسوسہ ایشان ایمن ماند و ہر کہ ہر صباح بسیار بخواند از شر ہر ذی شر سالم ماند و چشم زخم و سحر بروی کار نکند

۴۱۳ جوہر ہر کہ بر تلاوت سورۃ الناس مداومت نماید از ہمہ آفات سالم ماند و این سورہ افسون جمیع دردہاست

۴۱۴ جوہر ہر کہ ہر روز بست و پنج بار بخواند استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم الذی لا یموت و اتوب الیہ در مال و اولاد او برکتی بزرسد

۴۱۵ جوہر سورۂ تغابن برای حفظ ملک و مال ہفت بار بخواند۔ و نیز جہت حفاظت از وبا و طاعون

۴۱۶ جوہر سورۂ واللیل بجہت محافظت خود و مال خود ہشت بار بخواند و سورۃ الزخرف برای حفظ مال یکبار۔

۴۱۷ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم بر روزنامچہ نوشتہ در صندوق نہند در میان مال یا در خزینہ جناب خداوند تعالے در آن برکت دہد و از آفت ہا نگاہ دارد۔

۴۱۸ جوہر ہر کہ از کسے خائف باشد این آیت خواندہ پیش او رود از دست و زبان او ایمن گردد

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم عسی اللہ ان یجعل بینکم و بین الذین عادیتم منہم مودۃ ط واللہ غفور رحیم نصر من اللہ و فتح قریب و بشر المومنین و اگر کسے از دشمن بترسد بخواند بسم اللہ الرحمن الرحیم لا تخاف درکا و لا تخشی و بر خود بدمد از شر دشمنان ایمن شود و اگر ہمین آیہ را در میان دو گوش اسپ بستر تازیانہ نبوسید و در مصاف رو و ہیچ دشمن بگرداو نرسد۔ ہر کہ وقت سوار شدن کشتی بگوید بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا ان ربی لغفور رحیم و چون از کشتی بیرون آید بگوید رب انزلنی منزلا مبارکا و انت خیر المنزلین و در بعضے اللہم انزلنا از غرق شدن در امان باشد

۴۱۹ جوہر روایت کردہ اند بخاری در تاریخ خود از عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہما کسی کہ بگوید ہنگامیکہ نہادہ شود طعام بسم اللہ خیر الاسماء فی الارض والسماء لا یضر مع اسمہ داء اللھم اجعل فیہ رحمۃ وشفاء ضرر نکند او را ہیچ چیز

۴۲۰ جوہر ہر کہ سورۂ قریش بخواند بر طعامیکہ بترسد از ان شفا یابد و ران از جملہ دردہا۔

دعا بر طعام خواندن

۴۲۱ جوہر برائے دفع زہر کژدم عقرب گزیدہ را آیہ کریمہ بلا تسمیہ انھم یکیدون کیدا واکید کیدا ۷ ہفت مرتبہ بخواند و از جا تو یا شاخ درخت نیب بمقام گزیدہ از بالا فرود آرد و آیۂ ملحقہ آیندہ ہرگز نخواند یعنی فمھل الکافرین امھلھم رویدا زیرا کہ زہر از خواندن آیۂ آیندہ دفع نخواہد شد تا وقتیکہ زہر دفع نشود آیۂ مذکورہ خواندہ عمل بالا کردہ باشند

دعا برائے عقرب گزیدہ

۴۲۲ جوہر ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۵ در روز جمعہ بر قطعہ صدف نقش کند و در میان مال و متاع خود نہد برکت پیدا شود و از ہمہ آفات در سفر و حضر محفوظ ماند۔

۴۲۳ جوہر ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب ۶ وہو یتولی الصلحین ۷ والذین تدعون من دونہ لا یستطیعون نصرکم ولا انفسھم ینصرون ۸ وان تدعوھم الی الھدی لا یسمعوا ط وتراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون ۹ خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاہلین ۱۰ واما ینزغنک من الشیطن نزغ فاستعذ باللہ ط انہ سمیع علیم ۱۱ از سورۂ اعراف ہر کرا خوف قطاع الطریق باشد برین مداومت نماید۔

۴۲۴ جوہر ہر کہ سورۂ مجادلہ مداومت نماید از ہمہ طوارق و حوادث لیل و نہار در سفر محفوظ و مصئون باشد و چون کسے داعیہ سفر کند و سورۂ والطور تلاوت نماید دران سفر مجروس و محفوظ بود و ہر کہ در ابتداء سفر ہفت بار سورۂ تکاثر بخواند مال و متاع وے از تصرف دزدان سالم ماند۔

۴۲۵ جوہر چون صحابہ اغنیا رضی اللہ تعالے عنہم بر سم تجارت بسفر می رفتند اگر در راہ دشمنے از قطاع الطریق یا سباع ضارہ پیش می آمد میخواندند اللھم احفظ امۃ محمد صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بالنصر والتائید بالمص وکھیعص وحمعسق ونٓ والقرآن المجید ونٓ والقلم وما یسطرون ضرر آن دشمن بایشان نمے رسید۔

۴۲۶ جوہر فرمودند حضرت سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ امان است

امت مرا از غرق شدن چون بر کشتی سوار شوند بگویند بسم اللہ مجریہا و مرسہا ان ربی لغفور رحیم ۵ از سورۂ ہود و ما قدروا اللہ حق قدرہٖ و الارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسموات مطویّت بیمینہ ط سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون ۵۔

۴۲۷ جوہر انا جعلنا فی اعناقہم اغلالا فہی الی الاذقان فہم مقمحون وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا فاغشیناہم فہم لا یبصرون ۵ ہر کہ این آیات را نزد یک دو کس کہ با یکدیگر خصومت کنند بخواند آنکہ ظالم بود مخذول گردد۔

۴۲۸ جوہر ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ہم خمدون ۵ یحسرۃ علی العباد ج چون دشمن را در راہ ملاقات کنند در پیش روی وی بخواند بعد ازان بگوید اللہ الغالب اللہ القاہر اللہ القادر ذل کل جبار عنید ناصر الحق حیث کان بہ الحول و القوۃ آن دشمن مبہوت وخوار گردد۔

۴۲۹ جوہر سورۃ الطارق بجہت دفع دیو و پری مقابل آسیب زدہ سہ بار بخواند و دم کند۔

۴۳۰ جوہر در خانہ کہ آسیب باشد سورۂ مزمل در انجا یازدہ بار بر آب دم نمودہ در ہر چہار گوشہ خانہ بیندازد۔

۴۳۱ جوہر معوذتین بجہت دفع سحر و وسواس خناس بعد نماز دیگر سہ بار مواظبت نماید۔

۴۳۲ جوہر ہر کہ سورۃ الناس بنویسد و با خود دارد یا ہر شبے بخواند در خانہ ایمن بود از پریان و وسوسۂ شیطان

۴۳۳ جوہر برائے دیو و پری سورۃ الجن ہفت بار بخواند۔

۴۳۴ جوہر ہر کہ بر تلاوت سورۂ مجادلہ مداومت نماید از شر آدمی و دیو و پری ایمن گردد۔

۴۳۵ جوہر سورۃ الحجرات بنویسد و کسے کہ او را آسیب دیو باشد بہ بندد ایمن بود از شر شیطان و دیو نزدیک او نیاید و اگر بدیوار خانہ دیو نیاید ایمن بود از جملہ خوفہا۔

۴۳۶ جوہر ہر کہ سورۂ جمعہ بسیار خواند از وسوسہ دیوان و فرامت ایشان ایمن گردد و مداومت برین نیز مانع وساوس شیطانی ست

۴۳۷ جوہر سہ بار آیۃ الکرسی بخواند و سہ بار چہار قل و چہل و یک بار یا حفیظ تحفظت بالحفظ والحفظ فی حفظک حفظک یا حفیظ و بر سر و کتف و بر کف دست نفث زدہ بر تمام اعضا بسم اللہ این بہترین حصار ہاست

۴۳۸ جوہر اعتصمت باللہ ففروا الی اللہ وتوکلت علی اللہ وما النصر الا من عند اللہ وما توفیقی الا باللہ حسبی اللہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ تحصنت بذی الملک والملکوت واعتصمت بذی العزۃ والجبروت وتوکلت علی الحی الذی لا یموت دخلت فی حرز اللہ وفی امان اللہ وفی حفظ اللہ من شر البریۃ اجمعین بحق کہیعص وبحق حمعسق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خواندہ بر ہر دو کتف و بر کف دست نفث زدہ بر تمام اعضا بمالد و این حصار منقول ست از حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کرم اللہ تعالی وجہہ ومجرب ست

۴۳۹ جوہر بدانکہ مراد بمعوذات کہ در حدیث شریف واقع ست کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سید میدہند نفس کریم خود را بمعوذات سورۃ الفلق وسورۃ الناس ست و بعضے سورۃ الکافرون وسورۃ اخلاص نیز مراد دارند یا ہر جا کہ در قرآن مجید آیات متضمن استعاذہ واقع شدہ مثل اعوذ بک من ہمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون

۴۴۰ جوہر حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وقت خواب سورۃ الاخلاص وسورۃ الفلق وسورۃ الناس میخواندند ودر ہر دو دست مبارک خود می دمیدند ومسح میکردند وبہر دو دست مبارک تا آنجا کہ می توانستند دست مبارک می رسید وابتدا میکردند از سر ورو وسینہ مبارک خود۔

۴۴۱ جوہر حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میفرمایند کسی کہ بگوید بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ سہ بار وقت شام نرسد او را ہیچ بلای ناگہانی تا آنکہ صبح کند وکسے کہ بگوید آنرا وقت صبح نرسد او را بلاے ناگہانی تا شام کند واین رقیہ برائے ہر درد وبلا از مجربات صحیحہ است۔ (افسون ۱۲)

۴۴۲ جوہر الم ص رک ہ ی ع ط س ح ق ن ہر کہ این چہار دہ حروف نورانی را بخواند حضرت خداوند تعالے او را در پناہ خود دارد وایمن بود از حرق وغرق وسرق واز ہر بدے۔

۴۴۳ جوہر ہر کہ وقت طلوع فجر سورۃ الفجر را پانزدہ بار بخواند تا طلوع فجر ثانی از آفتہا ایمن باشد

۴۴۴ جوہر ہر کہ بر سورۃ القارعہ مداومت نماید در امان حضرت خداوند تعالے باشد۔

۴۴۵ جوہر ہر کہ مداومت کند بر تلاوت سورۃ القیمۃ در شب محفوظ باشد از تعرض شیاطین وہر کہ مواظبت نماید در روز محفوظ باشد از قہر سلاطین۔

۴۴۶ جوہر ہر کہ سورۂ بروج را تلاوت کند۔ وقتیکہ بفراش آید آنشب تا صباح در امان حضرت خداوند تعالےٰ باشد و ہر کہ این سورہ را خصوصاً واللہ من ورائہم محیط را تا آخر ہر روز سہ بار تلاوت کند و ہر شب سہ بار و بر اہل و عیال و خانمان و مال بدمہ از آفات و تاراج محفوظ مانند

۴۴۷ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم بر آب دم کند و صاحب حمی بخورد شفا یابد۔

۴۴۸ جہت دفع حمی جوہر بنویسد بر سہ ورقہ لطیف بسم اللہ فرت بسم اللہ مرت بسم اللہ قلت و ہر روز یک ورقہ در دہن بیندازد و بآب فرو برد مجرب ست برائے دفع حمی۔

۴۴۹ جوہر سورہ جمعہ برائے دفع تپ میان عصر و مغرب سہ بار بخواند و بدمد۔

۴۵۰ جوہر ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون ۵ بر سہ پارہ کاغذ بنویسد۔ و تا سہ روز بنا شستا فرو برد تپ زائل شود۔

۴۵۱ جہت تب لرزہ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقا صاحب تپ لرزہ بر نان بنویسد و بخورد یا بر دست راست جبرئیل بنویسد و بر دست چپ میکائیل و بر پیشانی عزرائیل و بر گردن اسرافیل۔

۴۵۲ جوہر حضرت شیخ ابو المعالےٰ احمد بن مظفر بن یونس بغدادی حنبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بخدمت شریف حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ اللہ تعالےٰ بسرہ المبارک عرض کردند یا سیدی پسر من از پانزدہ ماہ بعارضہ تپ گرفتار ست ہر چند علاج میکنم دفع نمی شود فرمودند در گوش پسر خود بگوای ام ملدم عبد القادر تو میفرماید کوچ کن از ینجا و بسوی حلہ رو و این پسر را مزاحم مشو حضرت ایشان ہمان ساعت پیغام آنحضرت بگوش پسر خود گفتند از ان وقت تپ زائل شد و بلدہ حلہ خبر رسید کہ اکثر مردم بہ آزار تپ گرفتار اند و آنجا آزار حمی محیط گردیدہ۔

جہت تب ام ملدم کنیت تب دوانی حلہ نام موضعی ست در شام

۴۵۳ جوہر سورۃ القارعہ بجہت سازواری میان زن و شوی صد و ہفت بار بخواند۔

۴۵۴ جوہر سورۂ جمعہ بجہت اصلاح شدن میان زن و شوی ہفتاد و پنج بار بخواند و نفث دہد بعضے پنج بار بخواند۔

۴۵۵ جوہر ہر کہ سورۃ القارعہ بخواند نامہ اعمال او را بدست راست دہند و اگر مداومت نماید در امان حق تعالیٰ باشد و اگر بنویسد و با خود دارد اسباب وصول معیشت بر و آسان باشد و اگر بر طشتے بنویسد و بآب چاہ بشوید و در خانہ بپاشد ہوام بگریزد

۴۵۶ جہت تب کہنہ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم و اتبعوا ما تتلوا الشیاطین علےٰ ملک سلیمان

تا حتے یقولا مبیارد ابریشم و ہفت گرہ دہد و بر ہر گرہ ہفت بار بخواند و در گلو بندد تے بند گردد۔

۲۵۷ جوہر ہر کہ در شب وقت خواب این آیات بخواند ہر وقت کہ خواہد بیدار شود ان الذین آمنوا وعملوا الصلحٰت تا آخر سورۂ کہف

۲۵۸ جوہر ہر کرا امرے عظیم و مہلکہ خطیر پیش آید صد و چہل بار سورۂ مومن بر سبیل اتصال تلاوت کند و جز بضرورت اکل و شرب و طہارت بر نخیزد ازان مہلکہ بسلامت بیرون آید و ہر کہ بہ نیت خلاص از مہالک سہ بار سورۂ احقاف بخواند بسلامت و عافیت ازان ورطہ بیرون آید

۲۵۹ جوہر سورۂ والعصر بر مال یا بر چیزے کہ دفن کند بخواند حضرت خداوند تعالیٰ آن را از آفت ہا نگاہ دارد سورۂ والعصر بر مال خواند و پنہان کند محفوظ ماند و اگر بر صاحب جمپی بخواند شفا یابد و بجہت خرسندی و دفع علتہاے شکم دہ بار بخواند اگر سورۂ والعصر گناہان او آمرزیدہ شود و ختم کار او بخیر بود و روز قیامت با اہل خود باشد

۲۶۰ جوہر الحمد للہ الذی خلق السمٰوات والارض وجعل الظلمت والنور ثم الذین کفروا بربہم یعدلون ۱۵ از اول سورۂ انعام ہر صباح و مساہفت بار بخواند و بر کف دست خود نفث کردہ بر ہمہ اعضاے خود مسح کند از جمیع آفات و اوجاع مامون و محفوظ ماند۔

۲۶۱ جوہر سورۂ النور بجہت دفع تہمت بست و یکبار بخواند۔

۲۶۲ جوہر محبوس بر تلاوت سورۂ یٰسین یا سورۂ والطور یا سورۂ انفطار مداومت نماید یا سورۂ اخلاص صد ہزار بار بخواند یا چہار ہزار بار بگوید یا غیاث المستغیثین اغثنی و یا ناصر المظلومین انصرنی

۲۶۳ جوہر سورۂ والذاریات بجہت دفع قحط ہفتاد و پنجبار بخواند بجہت دفع قحط و فراخی عیش ہشتاد و پنج بار بخواند و اگر زن بیمارے بخواند شفا یابد و بنویسد و زن حاملہ با خود دارد فرزندش باسانی بزمین آید

۲۶۴ جوہر سورۂ مائدہ برائے طلب باران ہفت بار بخواند۔

۲۶۵ جوہر اگر خواہد کہ در کشتی باران بارد یرسل السماء علیکم مدرارا ۱۲ ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہرا ۱۲ بر سفال آب نارسیدہ نوشتہ بیندازد۔

۲۶۶ جوہر سورۂ والضحےٰ برائے دفع باران زیان کار با شارہ انگشت بجانب باران بنویسد و برائے باز آمدن غائب دو ہزار بار بخواند و اگر بعد نماز خفتن بر پہلو راست تکیہ کند و ہفت بار والضحےٰ و الم نشرح بخواند و بخواب رود در شب اول یا دوم کسے را بخواب بیند کہ با او بگوید کہ عاقبت کار تو چون ست

۴۶۷ جوہر بدانکہ حضرت سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بیمار را عیادت میکردند و می نشستند نزد سروی و دست مبارک می نہادند بر جبہہ وے و گاہے بر جای درد وی و مے پرسیدند حال او را کہ چگونہ است و میفرمودند بسم اللہ و عیادت بعد از سہ روز ست و از فعل آنحضرت ست صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم و احادیث در فضل عیادت بسیار ست و ترک عیادت در روز شنبہ خلاف سُنت ست و بعضے گفتہ اند کہ عیادت مستحب ست در شتا در شب و در صیف در روز

۴۶۸ جوہر ولہ ما سکن فی اللیل والنہار ط وہو السمیع العلیم ٥ از سورۂ انعام بجہت تسکین غضب و خشم و اضطراب نافع است وقت ظہور این صفات بسیار خواند آن صفت از وی زائل شود

۴۶۹ جوہر چون عامل معزول شود باید کہ بر تلاوت سورۃ القارعہ مداومت نماید زود بمقصود رسد و مداومت سورۂ یوسف نیز ہمین خاصیت دارد و سورہ اخلاص نیز برائے ہمین عدد ہزار بار یا چہل و یک ہزار بار خوانند

۴۷۰ جوہر نَادِ عَلِیًّا مَظْہَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْہُ عَوْنًا لَّکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ ہَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِی بِنُبُوَّتِکَ یَا مُحَمَّدُ بِوَلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ سبب نزول این کلمات آنست کہ در غزوۂ تبوک چون لشکر اسلام شکستہ شد حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم در میان کشتگان پنہان گشتند جبرئیل علیہ السلام این کلمات آوردند و حضرت سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرمودند کل ہم وغم سینجلی بنبوتک یا محمد و بولایتک یا علی یا علی یا علی ہنوز سہ نوبت نفرمودہ بودند کہ جناب اسد اللہ الغالب حاضر شدند و با لشکر کفار محاربہ نمودند و بعضے را بالقتل آوردند و بعضے ہزیمت کردند و لشکر اسلام از کفار غنیمت بسیار گرفتند و درین کلمات دو روایت ست یکی مظہر العجائب بفتح میم و ہا و برین تقدیر معنی چنین باشد کہ اے محمد بخوان علی کہ اظہار کنندۂ عجائب و غرائب ست و خواص این کلمات بسیار ست از انجملہ است کہ اگر کسے در میان جمعے گرفتار شدہ باشد ہفت بار بر خاک خواند و بجانب ایشان بدمد ہیچ فردے بوے نتواند رسانید و اگر کسے را از دشمن خوف باشد ہر روز ہفتاد بار بخواند دشمن مقہور گردد و اگر مسحور ہفت بار بر آب چاہ بخواند و از ان غسل کند و قدرے از ان خورد سحر باطل شود و مریض ہفتاد بار بر آب باران بخواند و بخورد شفا یابد اگر کسے مغموم شود ہزار بار بخواند اگر بادشاہ بر کسے قہر کند آن کس ہفت بار بخواند و چون در آید سہ بار آہستہ بر ابرو بخواند اگر در گوش رسول سہ بار خواند برای مہمے کہ رود زود ساختہ گردد و اگر در اول ساعت جمعہ چہل و ہشت بار بخواند باہر کہ سخن کند محب او گردد و اگر

بیان فوائد نادعلی

کسے متہم شود ہر صباح چہل بار بخواند و برائے دفع بخوابی قبل از نماز جمعہ بست و پنج بار بخواند بخوابی از وی دفع شود و اگر ہر بامداد پیش از تکلم نود و یک بار بخواند غنی گردد و برائے دولت ہر بامداد صد بار بخواند و بجہت انقیاد اعدا ہفتاد بار ہفتاد و روزہ ہر روز صد بار برائے عقد اللسان اعداوہ روز ہر روز دہ بار و برائے تحصیل مرادات ہر روز بست و چہار بار و بجہت شفائے امراض مزمنہ دہ روز ہر روز ہفتاد بار و برائے چشم زخم و عقد اللسان سہ روز ہر روز بست بار و برائے کشف کنوز ہر روز ہفتاد بار و بہ جہت رویت حضرت سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم در مقام خود ہر شب سہ ہزار بار بجہت افتتاح ابواب اقبال ہر روز پانصد بار و در اسرار بروی بکشایند برائے خلاص محبوس ہر روز شصت بار بجہت برآمدن مہمات ہر روز پانزدہ بار بجہت کشف کنوز و اسرار غیب چہل روز ہر روز شصت و ہفت بار و برائے قتل اعدا و دفع ایشان ہفت روز ہر روز ہفتاد بار بجہت دفع دشمن و شر او ہفت روز ہر روز ہفتاد و برای تحصیل علوم ہر روز بنماز پیشین ہفتاد بار برائے مزید دولت و رفعت ہر روز شانزدہ بار برائے رفعت درجات و قبول سلاطین شش روز ہر روز صد بار برائے شوکت و وقار نزد خلق ہر روز دہ بار برائے بغض و عداوت میان دو شخص بست بار برائے اختلاف و عداوت جمعے سی روز ہر روز بست و پنج بار و برائے مقہوری اعدا پنج روز صد بار برائے شجاعت و دفع خوف بست روز ہر روز پنجاہ بار برائے ذل اعدا شش روز ہر روز صد بار برای دفع مکر دشمنان دہ روز ہر روز ہزار بار بخواند

۴۷۱ جوہر ہر کہ سورۃ الاعلیٰ را بنویسد و با خود دارد ذہن وے صاف شود و قوت حافظہ بیفزاید۔

۴۷۲ جوہر ہر کہ سورۂ فاتحہ بمشک خالص بر جام زجاجے بنویسد و بگلاب محو کردہ ہفت روز متصل بامداد ناشتا بیاشامد ذہن و ذکا و حافظہ وی بیفزاید

۴۷۳ جوہر سورۂ الم نشرح بنویسد و در آب محو کند و بنوشد در حفظ مدد بیند۔

۴۷۴ جوہر ہر کہ ہر کف دست راست خود ہفتاد بار آیۃ الکرسی بنویسد بزعفران و ہر بار آنرا بزبان بلیسد بلیند حضرت خداوند تعالے او را حفظ عطا فرماید کہ ہرچہ بشنود ہرگز فراموش نکند۔

۴۷۵ جوہر ولا تمدن عینیک تا والعاقبۃ للتقویٰ از سورۂ طہٰ بنویسد و با خود دارد فراموشی او زائل شود۔

۴۷۶ جوہر برای زیادت حافظہ ہر روز سورۂ مزمل بخواند۔

۴۷۷ جوہر سہ چیز حفظ را زیادہ میکند و بلغم را کم میکند و غم را از دل می برد اول تلاوت قرآن مجید دوم روزہ داشتن سوم مسواک کردن و شستن سر نیز زیادت میکند حفظ را و ناشستن آن و ریم گزاشتن نقصان میکند و پنج چیز فراموشی آرد یکے سوء ہوش دوم بول کردن مستقبل قبلہ سوم استادہ و آب بول کردن چہارم بول کردن بر خاکستر پنجم حرام خوردن

بیان آنکہ حفظ را زیادت کند و نیز آنکہ حفظ را کم کند ۱۲

سوء ہوش یعنی پس خوردۂ آن ۱۲

۴۷۸ جوہر مداومت بر تلاوت لاتدرکہ الابصار و ہو یدرک الابصار و ہو اللطیف الخبیر از سورۂ انعام تسکین باد ہائے مخالف دہد چہ در بر و چہ در بحر۔

۴۷۹ جوہر در سنت نماز دیگر سورۂ بروج بخواند از دنبل و نار محفوظ ماند۔

۴۸۰ جوہر در اول رکعت سنت بامداد سورۂ الم نشرح و در دوم سورۂ الفیل بخواند بواسیر دفع شود۔

(ارشاد است کہ بقلم آید نوشتہ گردد ۱۲)

۴۸۱ جوہر حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بر مردی گزشتند کہ نماز مے کرد و میگفت اللّٰھم لک الحمد لا الٰہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام فرمودند کہ پروردگار خود را بآن اسم اعظم یاد کردے کہ چون بوے دعا کنند اجابت کند و چون سوال کنند عطا دہد

لاجابت الدعاء ۱۲

۴۸۲ جوہر یا قدیم یا دائم یا فرد یا وتر یا واحد یا احد یا صمد در ہر دعا کہ این ہفت اسما باشند بشرف اجابت مقرون شود و بعضے می فرمایند کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و آلہ و علیہ السلام باین اسما مردہ زندہ میکردند و نزد بعضے آن اسما اینست یا حی یا قیوم یا دائم یا فرد یا وتر یا احد یا صمد

للحاجت

۴۸۳ جوہر ہر کہ وقت دعا ہفتاد بار بگوید یا بدیع دعاے او مستجاب شود۔

۴۸۴ جوہر السمیع البصیر چون باین توسل جوید و دعا کند اجابت شود۔

۴۸۵ جوہر یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام برائے اجابت دعوت مقرر ست و در ہر دعا اللہ الہ احد صمد باشد آن دعا بعز اجابت مقرون گردد

۴۸۶ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا قدیم یا دائم یا فرد یا وتر یا واحد یا احد یا صمد یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام ہر کہ را حاجتے بود بعد از فریضہ بامداد و پیش از انکہ از مصلا برخیزد و با کسے سخن گوید صد بار بخواند و دعا کند مستجاب شود و این از مجربات صحیحہ است

للحاجت

۴۸۷ جوہر ہر کہ ہر روز سورۂ اخلاص باخلاص صد بار بخواند و برخود بہ مدد غنی گردد

۴۸۸ جوہر ہر کہ وقت خفتن ہفت بار سورۂ اخلاص خواندہ بمردگان بخشد حضرت خداوند تعالے اورا غنی گرداند۔

۴۸۹ جوہر سورۃ القدر و سورۃ الکافرون و سورۃ الاخلاص ہر واحدہ بار بخواند و بر ماء طاہر بہ مدد و بپاشد بدان آب پارچہ جدید را مادام کہ لابس او باشد در عیش بسیار بود و اگر تنہا سورۂ قدر را سی و شش بار بر آب بخواند و ازان بر ثوب جدید ریزد وسعت رزق گردد مادام کہ آن ثوب بر و باشد

۴۹۰ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم حتی اذا اتوا علی واد النمل الی قالت نملۃ یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمن وجنودہ لا وہم لا یشعرون بر آب بخواند و در خانہ مورچہ بریزد ہمہ از انجا بروند

۴۹۱ جوہر صاحب فوائد الفواد قدس سرہ میفرماید کہ یکی بیامد و برائے انتظام احوال خویش استمدادی کرد حضرت سلطان المشایخ قدس سنا اللہ تعالے بر کتہم فرمودند کہ برائے دفع تنگی معیشت ہر شبے سورۂ جمعہ باید خواند بعد ازان فرمودند کہ وقتے مرا حضرت شیخ الاسلام فرید الدین فرمودند باید کہ تو جملہ یاران صد ہزار بار سورۂ فاتحہ بخوانید و این معنی بیاران برسان و موزع کن من بیاران رسانیدم و بر ہر کسے توزیع کردم ہر یکے بمقداری قبول کرد یکی پنجہزار بار یکی کمتر یکے بیشتر من دہ ہزار بار خواندم و در چند روز شمردہ بقیاس یک ہفتہ یا کم و بیش آن ختم تمام شد بندہ عرضہ داشت کرد کہ این ہمہ در حال مرض بود فرمودند کہ خیر بیش ازان بود تا حضرت ایشان را بجناب خداوند تعالے چہ درخواست بود۔

۴۹۲ جوہر اللّٰھُمَّ اکفنی بحلالک عن حرامک و اغننی بفضلک عمن سواک برای ادائے دین نہایت مفید۔ اگر بعد نماز جمعہ بخواند اللّٰھُمَّ یا غنی یا حمید یا مبدی یا معید یا رحیم یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک و بطاعتک عن معصیتک و اکفنی بفضلک عمن سواک خواندہ غنی گردد و دین ادا شود

۴۹۳ جوہر در خانہ کہ سورۂ ق را ہر روز تلاوت کند صاحب آن خانہ دائم بدولت سعادت و عزت و کرامت بود و از نکبت و ذلت محفوظ ماند و بجہت افزونی دولت در ہر شب جمعہ سہ بار خوانند۔

۴۹۴ جوہر ہر کہ آیۃ الکرسی بعد از ہر فرض نماز بخواند غنی گردد و ہر کہ آنرا بنویسد و در خانہ نہد رزق

بروی فراخ گردد وچون از خانہ بیرون آید آیۃ الکرسی بخواند وچون باز گردد در خانہ آیۃ الکرسی بخواند در حفظ جناب حق سبحانہ وتعالی باشد در گرد وفقر او

۴۹۵ جوہر در حدیث ست کسے کہ گوید لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ہر روز صد بار نرسد اورا فقر ہرگز ونیز آمدہ است کسے کہ درنگ کند بروے رزق باید کہ بسیار گوید لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

۴۹۶ جوہر روایت ست از ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہم کہ آمد مردی نزد حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم والتماس نمود کہ پشت دادوروی گرداند دنیا ازمن فرمودند کہ بگو نزد طلوع فجر سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ صد بار واین را در سلسلہ کبرویہ میان نماز سنت وفرض فجر می خوانند

۴۹۷ جوہر روز سہ شنبہ وچہار شنبہ ونجشنبہ روزہ دارد چون صبح جمعہ شود در اول وقت نماز گزارد وبعد از سلام پیش از انکہ بشغلی از اشغال پردازد چہ قولے وچہ فعلی بذکر یا حی یا قیوم قیام نماید ومتصل بخواند تا وقتیکہ آفتاب طلوع کند وبے آنکہ درمیان ساکت شود یا مکثی کند در عقب آن ذکر در اول طلوع آفتاب برکاغذ بنویسد یا حی یا قیوم وبر بخور لائق داشتہ درہم پیچد وباخود دارد عجائب مشاہدہ کند از برکت وجمعیت ووسعت رزق واین دو اسم را لوحی ست ۶ در ۶ اگر حامل آن شود عمل وے اتم واکمل بود ودر حمل این لوح خواص بسیار ست چنانکہ در تذکار آن مثل دفع قساوت قلب ورفع احتیاج بابنای جنس وخلاص از فقر وفاقہ وغیر آن لوح انیت

لوح

ح ۸	ی ۱۰	ق ۱۰۰	ی ۱۰	و ۶	م ۴۰
و ۶	ی ۱۰	ح ۸	م ۴۰	ق ۱۰۰	ی ۱۰
ق ۱۰۰	م ۴۰	ی ۱۰	و ۶	ح ۸	ی ۱۰
م ۴۰	و ۶	ی ۱۰	ق ۱۰۰	ی ۱۰	ح ۸
ی ۱۰	ح ۸	و ۶	ی ۱۰	م ۴۰	ق ۱۰۰
ی ۱۰	ق ۱۰۰	م ۴۰	ح ۸	ی ۱۰	و ۶

۴۹۸ جوہر المغنی ہر کہ ہر روز یک ہزار وصد بار بخواند یا یک ہزار ودو صد وشست وہفت بار توانگر

و بے نیاز گردد و این اسم را لوحی ست مربع ہر کہ حامل آن شود و مداومت کند بر این اسم بعدد مجمل یا مفصل زود تر غنی گردد و لوح اینست۔

لوح

ی ۱۰	ن ۵۰	ع ۱۰۰۰	م ۴۰
۱۰۰۱	۳۹	۴۹	۱۱
۵۲	۱۲	۳۸	۹۹۸
۱۳۷	۹۹۹	۱۳	۵۱

و ہر کرا از خلق نومیدی باشد تا دہ جمعہ ہر روز دہ ہزار بار بخواند از خلق بے نیاز گردد۔

۴۹۹ جوہر شروط دعوت اکل حلال و صدق مقال و حضور قلب و عجز و خضوع و بکا و اخلاص و کسوت حلال و غایت اوقات صالحہ چون وقت افطار و سحر و رقت قلب و بعد اداے فرائض و درمیان سنت فجر و فرض آن و بعد صلوۃ جمعہ تا غروب و روز عرفہ و منتصف شعبان و عیدین و رمضان و بعد تلاوت قرآن مجید و نزد نزول مطر و نزد فرض و مجالس علماء دین و جماعۂ مسلمین و غیبت مدعو لہ و نزد دعاء مظلوم و نزد دعاء والدین و مناسک الحج و ما یتبعہا و بسط ہر دو دست و انفراج انگشتان و رفع ہر دو دست تا البط ظاہر شود و بازو از دست کشادہ گردد و تہی گاہ از بازو و خفض سر در سجدہ و غیر آن و درک معانی دعا و ابتدا و ختم بر درود و عدم ملال از عدم سرعت اجابت و تکرار دعا بالغا مبالغ و تجدید توبہ و استغفار نزد دعاء اولے طہارت کاملہ یعنے بہ تثلیث و مسواک و استیعاب وضوم و صلوۃ نفل و تقدیم فعل خیر چون صدقہ و مانند آن و استقبال قبلہ و احتیاط درین کہ ایذا نرسانی بے وجہ و ترک حیوانات جمالی و جلالی و ترک اشیاء منہیہ چون بصل و ثوم و کراث و خلوت مظلمہ بعیدہ از اصوات ناس و خلو معدہ از امتلا و محافظت اوقات کہ تعلق بنجوم دارند و ساعات معینہ و بخورات و عدم تجاوز بافراط و تفریط از عدد معین کہ آمدہ و کشف راس و قت دعا و استعمال عطریات و ستر عورات و عدم حضور منکر و عدم شعور شغل بغیر و تہذیب اخلاق طاہرہ و اشعار ظالم بتصریح یا بکنایہ قبل از دعاء بد بروبہ نیت آنکہ شاید ترک کند و بعد دعا کلمہ یا عجیب سہ بار یا یکبار۔ مرقع۔

۵۰۰ جوہر ارباب تحقیق می فرمایند کہ طالب پیش از شغل باعمال ملازمت اُستاد کامل اختیار کند و تلقین و اجازت وی در اعمال شروع نماید و حسب المقدور بہ ملاحظہ شرایط و رعایت آداب سعی جمیل تقدیم رساند تا نتیجہ تامہ و فائدہ کاملہ مترتب بے اجازت و تلقین اُستاد کامل

شروع نکند تا آنکہ جمیع شرائط وضوابط را کما ینبغی رعایت کردہ باشد ہیچ خاصیت ومنفعت متفرع نہ گردد
از نجیبت گفتہ اند سہ نخست اُستاد باید انگہی کار۔

۵۰۱ جوہر صاحب دعوت را شریعت وشرائط نگاہداشتن واجب ست واعراض از سفیہان وغماز ان
ودروغگویان وحاسدان وفاسقان ومنکران واسرار دعوت پیش نامحرمان چنانکہ کودکان وزنان و
غلامان وکنیزکان نگوید اگر بیگانہ براحوال صاحب دعوت مطلع گردد دعوت او مقرون باجابت نشود
وانچہ از سرا پردۂ غیب جلوہ گر شود مخفی دارد والا بیم رجعت وہلاکت باشد وہر چند کہ عجائب بیند
ملتفت نشود واز ظاہر شدن اشکال ارواح نترسد اگر آثار عجیب وغریب از صاحب دعوت ظاہر
شوند مغرور نشود والا بیم رجعت وہلاکت ست واعتقاد درست دارد ودر دعوت بہ ہوائے نفس مشغول
نہ گردد واز اختلاط وتکلم دنیوی محترز ومجتنب باشد

۵۰۲ جوہر عامل در وقت مشغولی باعمال خلوت وعزلت اختیار کند وترک اختلاط اہل رسم وعادت
نماید خصوصاً عوام ونسا واطفال واصحاب عقول ناقصہ ودر خلوت ہمیشہ متوجہ قبلہ نشیند چہ
حضرت سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم در حین دعا روی بقبلہ مے آوردند ومتوجہ کعبہ
می نشستند ودست ہائے مبارک بدعائے برداشتند وچون دعا تمام می کردند ہر دو کف دست
مبارک بروی مقدس فرو می آوردند ودر حین توجہ بقبلہ وقتے کہ بطریق کلامی عمل کند مربع نشیند
اکثر علماء این فن بر انند کہ در قرأت دعا وتلاوت قرآن بر وضع مربع نشستن در حصول
نتائج انفع است وبعضے دیگر اکابر دو زانو نشستن اختیار کردہ اند ومربع نشستن میان فریضہ
بامداد وطلوع آفتاب مخصوص شناختہ وبعضے گفتہ کہ صاحب خلوت باید کہ ہمیشہ در حالت جلوس
بہ ہیئات قعود تشہد نشیند وتصور کند کہ حاضر خداوند ست ورسول آنجا حاضر اند

۵۰۳ جوہر چون عامل آغاز تلاوت کند دل خود را حاضر گرداند وہر چہ بزبان گوید معنی آن بدل
اندیشد وہیچ دیگر بخاطر ندہد واین وقتے ست کہ عالم باشد بمعنی انچہ مے خواند واگر عالم نبود باید
کہ در تلاوت قرآن مجید اندیشہ کند کہ این کلام حضرت خداوند تعالےٰ ست ودر تکرار اسماء
جناب الٰہی ملاحظہ نماید کہ ذکر صفات کمال او سبحانہ است ودر قرأت دعوات اندیشہ کند کہ مناجات
ورفع حاجات ست در حضرت رفیع الدرجات واگر زبان وے باسما وآیات جاری بود
دل از معانی آن غافل ہیچ فائدہ مترتب نشود واوقات ضائع کردہ باشد بلکہ در بعضے عمل
خوف رجعت بود وبعضے از اکابر قلب قاسی آنرا می فرمایند کہ در اثنار ذکر از مفہوم آن غافل

وذاہل باشد۔

۵۰۴ جوہر وقت قرأت باید کہ ہر حرف و کلمہ کہ بر زبان راند ملاحظہ تجوید آن کند یعنی ہر حرفے را از مخرج خود ادا کند چہ بسیار بود کہ بواسطہ قرب مخرج دو یکے از کلمات حرفے را از غیر مخرج وی ادا کند و بدان سبب تغیر تمام بمعنی کلمہ راہ یابد عمل بے فائدہ شود بلکہ نتیجہ بعکس دہد۔

۵۰۵ جوہر باید کہ رعایت ترتیل را در تلاوت واجب داند و ترتیل آن بود کہ کلمات را حرف بحرف روشن و ظاہر ادا کند بے سرعت تا کلمات و الفاظ شکستہ نشود کہ از شکست لفظ شکست بمعنی راہ یابد و حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کرم اللہ تعالے وجہہ می فرمایند کہ ترتیل حفظ وقوف ست و ادائے حروف

۵۰۶ جوہر عامل را باید کہ در اثنار تلاوت آواز خود را فرود آورد میان نرم خواندن و بلند خواندن و در خبر صحیح آمدہ کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم از سفر مراجعت فرمودہ بمدینۂ منورہ تشریف آوردند چون نظر صحابہ کرام بر سواد شہر افتاد بآواز بلند تکبیر گفتند آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فرمودند کہ ای مردمان شما کسے را نمیخوانید کہ اصم نیست بلکہ کسے را میخوانید کہ سمیع ست و نزدیکتر ست بشما از رگ گردن بہ شما

۵۰۷ جوہر تلاوت دو قسم ست حصری و اطلاقی حصری آنست کہ نصاب قرأت معین کردہ باشند بعددے خاص تا عدد قرأت بدان نصاب نرسد فائدہ و نتیجہ بران مترتب نگردد و اگر ازان نصاب گزرد ہم خاصیت و اثر متفرع نشود چنانکہ کسے را بگنجے نشان دادہ باشند کہ از فلان موضع مثلاً چہل گام بفلان جانب رود بسر گنجے رسد پس اگر وی تقصیری کردہ سی گام بردارد یا غلو کردہ پنجاہ گام برود ہرگز بمقصد نہ رسد و قسم حصری در ایصال منافع از قسم اطلاقے اتم و اکمل ست چہ خواص عدد و آثار منافع آن از تکلف شرح و بیان مستغنی ست و تلاوت اطلاقے آن ست کہ قرأت بعددی خاص اختصاص نیافتہ باشد بلکہ لا علے التعین چندانکہ خواہند بخوانند و مخفی نماند کہ ہمال قسم اطلاقی نیز از روی حقیقت بحصری باز مے گردد زیرا کہ درین قسم نیز وقتے کہ اثر عمل مترتب شود ہر آینہ عدد آن بحدی معین رسیدہ باشد و این حد معین را غیر حضرت خداوند تعالے کسے نمے داند مگر بہ تعلیم و الہام او سبحانہ و در تلاوت اطلاقے روا بود کہ عند الضرورت دران اثنا سخن اجنبی گوید بخلاف قسم حصری کہ بہیچ وجہ دران میان سخن گفتن جائز نہ بود نہ بضرورت و نہ بغیر ضرورت و اگر بے اختیار اتفاق افتد آن عمل باطل شود و در عمل خیر ہیچ اثر

مترتب نشود و در عمل شر رجعت بود

۵۰۸ جوہر قبل از افتتاح عمل خواہ در طریق کلامی و خواہ در طریق کتابی بخورات مناسب آن عمل بکار برد کہ بر ہر عملے روزی از ایام اسابیع و برائے ہر کوکبے از سبعہ سیارہ بخورے خاص مقرر ست کہ در ان روز کہ تعلق بدان کوکب دارد باید سوخت و اگرچہ اہتمام بلیغ در بخور سوختن مخصوص باعمال تسخیرات جن و کوکب ست اما در جمیع اعمال خیر سوختن عود و عنبر و عطرہائے خوشبو بکار داشتن مناسب ست و در جمیع اعمال شر سوختن کندر و سندروس و دارو ہائے گران بوی بر آتش نہادن لائق ست و در اعمال کتابی اگر از قبیل لطفیات ست بعد از اتمام بر بخورات خوشبو باید داشت پس در ہم پیچد و دیگر نباید کشاد و اگر از جنس قہریات ست بعد از اتمام بر بخورات بد بو باید داشت پس در ہم باید پیچید

۵۰۹ جوہر عامل را باید کہ وقت قرأت ہر حرف و کلمہ کہ بر زبان راند ملاحظہ تجوید آن کند یعنے ہر حرفے را از مخرج خود ادا کند و یکی از شرایط عمل در طریق کلامے ترک سجع و تکلف ست در عبارات دعوات و مناجات در مقامے کہ خشوع و خضوع و تضرع و نیاز مطلوب است تکلف در سجع و عبارت بغایت نامرغوب ست و تضرع منافی تکلف است و عامل ترک تفہیق و تشدق کند تفہیق کنایت از توسعت در کلام بنا بر اظہار فصاحت و دعوے بلاغت پس عامل در حین مناجات و عرض حاجات دعا و مدعا خود را باندک عبارتے دلاویز ادا نماید و از تطویل کلام و تفصیل مرام اجتناب نماید کہ بہترین کلام آن بود کہ الفاظ آن کم باشد و دلالت بر معنی بسیار و تشدق عبارت از لب و دہان کثر و بزات کردن ست در حین تلاوت و تکلم چنانچہ بعضے قراء بجہت مبالغہ در تجوید و اہتمام در ادای حروف از مخارج آن لب و دہان حرکات کنند و آنحضرتؐ تشدقین را مذمت فرمودہ و عامل بعد اتمام تلاوت حروف و اسماء و آیات و سورہ و دعوات نفسی نرم در دمد و کیفیتش چنانست کہ از مخرج ثاء مثلث با ضم شفتین بروجے کہ در حین تلفظ حروف واوے باشد نفسے نرم در دمد و از حضرت رسالتؐ برین وجہ مرویست و در احادیث صحیحہ ثابت شدہ کہ آن حضرت صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم حین مرض اہل بیت را نفث میفرمودند بالمعوذات

۵۱۰ جوہر بر عامل واجب ست کہ در حین تلاوت نزوی و منقطع بود از خلق و تا عمل باتمام نرسد قدم از خلوت بیرون ننہد مگر بضرورت اکل و شرب و وضو و طہارت و سعت خانہ آنقدر باشد

کہ بر پای تواند ایستاد و نماز تواند کرد و زیادہ بران نشاید و آن خانہ یک در داشتہ باشد و در دے روزنہ دیگر نہ بود کہ باد در راہ روشنی در انجا در آید و آنجا نہ از مردم و غوغاے خلق دور بود و چون قدم در ان خلوت نہد بگوید رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا و چون قدم بر صفہ نہد بگوید بسم اللہ و باللہ و الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی وافتح لی ابواب رحمتک پس دو رکعت نماز گزارد و پیش از شروع در عمل از سر خشوع و خضوع در اول بعد از فاتحہ بخواند و من یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما و در دوم ربنا علیک توکلنا و الیک انبنا و الیک المصیر بعد ازان در عمل و تلاوت شروع کند

۵۱۱ جوہر عامل در حین کتابت نیک متوجہ شود بصورت خطی و ہیات رقمی تا خطوط و ارقام و اشکال حروف بر طبق وضع اصلی خود واقع شود و نقصان بصورت حروف و ہیات ارقام و اشکال راہ نیابد یا چیزے بر وضع اصلی نیفزاید کہ ہر دو در حصول نتیجہ مضرست و مقصود ازین تاکید و مبالغہ توجہ نفس ست بشغل کتابت کہ اثر و خاصیت کلی بران متفرع است۔

۵۱۲ جوہر عامل در وقت کتابت بحسب خیال و اندیشہ بشغل کتابت و تسطیر خطوط و تحریر ارقام مشغول باشد و ازان غافل و ذاہل نگردد و اگر در ان حین اندیشہ و خیال وے مصروف امر دیگرست و دست وی حرکت میکند و قلم بطریق عادت جاری میشود لیکن دل ازان خبردار و ہر چند چشم بران داشتہ و نظر بران گماشتہ ہیچ فائدہ مترتب نشود و در اعمال قہریہ خوف رجعت ست۔

۵۱۳ جوہر چون کتابت عملی تمام شود اگر از اعمال لطیفہ است و شرط وے آنست کہ آنرا در خانہ ضبط کنند باید کہ بعد از انکہ بر بخور داشتہ باشد در شیشہ نو سفید پاکیزہ یا سبز روشن کنند و اگر از اعمال قہریہ است در شیشہ نو کہ رنگ تیرہ دارد بہند و سر آنرا بموم و کرباس نو ضبط کردہ بر طاقے بلند نہند کہ دست نسا و اطفال بآن نرسد و اصلا آنرا نکشاید تا مقصود حاصل شود و چون کتابت باتمام رسد و شرط وے آن بود کہ آنرا در زمین دفن کنند باید کہ معمول را بعد از انکہ بر بخور داشتہ باشد در کوزہ فخار نہند و سر آن را محکم بندد و اگر از اعمال لطیفہ باشد در موضع پاکیزہ روشن چون مساجد معمورہ و منازل نورانی و حوالی آنہا رجا رہ و باغات دفن کند و اگر از اعمال قہریہ است در مواضع خراب و منازل تاریک مثل مقابر قدیمہ و غیر آن از ویرانہا مدفون سازد بشرطیکہ آن موضع از نجاسات و قاذورات پاک بود و چون بر طرفے کتابت کند و شرط

آن بود کہ آنرا بآبے یا روغنے محو کند باید کہ آن آب اگر آشامید نیست از باران نیسان گیرد و در شیشہ
نو منضبط کردہ و اگر میسر نہ باشد آب زلال شیرین از جوے بزرگ جاری گیرد و اگر پاشیدنی است آب
شور پاک نیز جائزست بلکہ در اعمال قہریہ اولیٰ ست و اگر مکتوب از قبیل حروف و اسماء و آیات
است آنرا جاے بپاشد کہ زمین وے پاک بود رہگذر نبود بلکہ دیوارہا و زاویہ ہاے خانہ باشد
یا بر زمین پاک و طیب و اگر مکتوب بروغن محو کند براے مالیدن بر جبین وجبہہ و سائر اعضا
آنرا در شیشہ سبز نو کہ سر وے تنگ باشد نہد و سر آنرا ہمیشہ بموم و کرپاس نوبستہ دارد و جز
بوقت ضرورت نکشاید

۵۱۴ جوہر چون عمل کتابت بر اوراق و صفائح و خواتیم با تمام رسد اگر شرط وے آن بود کہ با خود
نگاہدارد اول اوراق و جلود را و آنچہ قابل پیچیدنی ست بعد از اتمام کتابت بر بخور لائق و ارند تا
برائحہ آن معطر و طیب شود فی الحال در ہم پیچیدہ در میان خرقہ پاک خوشبو نہد پس در موم کافورے پاک
پیچیدہ باز در خرقہ پاکیزہ دوزند و با خود نگاہدارند بران وجہ کہ حمائل کنند یا در طاقیہ یا در گریبان جانب
بیرونی دوزند و دائم بر وضوے کامل باشند و چون بخلا جا روند از گردن جدا کردہ با طاقیہ و
جامہ را از تن دور ساختہ در آیند و چون بیرون آیند و طہارت کنند باز در گردن کنند و اگر آن
معمول مجرد ارقام ہندسی باشد با آن بخلا رفتن جائز بود و صفائح و خواتیم کہ با خود دارند و در انگشت
کنند ہمین حکم دارد۔

۵۱۵ جوہر ہر کہ بر لوح ذہب نقش کند نہ حرف طا و پنج حرف ہا بعدد مجمل ایشان بدینصورت
ططططططططط ھھھھھ وقتیکہ آفتاب در شرف باشد یا در بیت خود مسعود بوجہے
از وجوہ و این لوح را با خود دارد و بر جبار در آید مقہور شوند و جن و انس مطیع گردند و اگر صاحب صداع
این لوح را با خود نہد و شفا یابد و اگر رمانی این لوح را در میان آب یا شربت نہد و آنرا بیاشامد
باطن وی منشرح گردد و لائق آنست کہ این کتابت در روز نہم کند از ماہ یا بیست و ہم یا بست و ہفتم و
حامل وے از ضرب ہوام و نہش حیات و لدغ عقارب محفوظ و محروس باشد و ہر کہ این لوح را حامل
باشد بے طہارت بدن و لطافت لباس بمرض حمی وقتے مبتلا گردد و ہر کہ این حروف را بر ورق پاک نویسد
و در موضعے کہ معیشت میکند جاے پاکیزہ باشد نہد حضرت حق تعالی اسباب معاش وی را میسر گرداند
و اگر در وقت خواب زیر سر خود نہد از خوابہاے پریشان و احلام رویہ امین باشد و گاہ حضرت سرور
عالم را صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم در خواب بیند

۵۱۶ جوہر عامل را باید کہ پیش از شروع در عمل وضو کامل سازد و اگر غسل کند اولیٰ بود بآب سرد و یا بآب گرم و بدن را ہمیشہ از اوساخ و نجاسات پاک دارد و در حین عمل جامہ پاک خوشبوے بپوشد ولباس از وجہ حلال بود و اگر یک رشتہ دران نہ از وجہ حلال دوختہ باشد دعا عامل دران لباس مستجاب نشود و منزلے کہ دران بعمل شغل گیرد از خس و خاشاک و نجاسات در و ایج (جمع وسیج یعنے چوکھٹ دریم ۱۲) کریہہ پاک باید و ہیچ چیز از متاع خانہ و مصالح مطبخ و غیر آن در آنخانہ نشاید و اولے آنکہ در اکثر اوقات خصوصاً در زمان عمل بخورات مطیب و معطر باشد

۵۱۷ جوہر بدانکہ توجہ تام بشغل اعمال از اعظم شرائط ست عامل را باید کہ در ارتکاب عملے کہ برائے جر منفعت ست نظر باستحقاق محتاج کند اعم از انکہ محتاج خود بود یا دیگری و در ارتکاب عملے کہ برائے دفع مضرت ست ملاحظہ حقیقت مظلوم نماید اعم از انکہ مظلوم خود باشد یا دیگرے و اگر دران حق بجانب مظلوم نباشد ہر چند بحسب ظاہر ظلم نماید دفع آن موجب وبال و نکال عامل خواہد بود

۵۱۸ جوہر ہر اسم را چون عدد گیری و آنرا بہفت برائے تا سہ حصہ مجموع مربع شود مثلاً دو در دو عدد او بست ست و بہفت برائے سہ حصہ برین بست کہ مجموعہ ہشتاد شود ہر روز ہشتاد بار یا ہشتاد روز باشرائط دیگر بخوانی البتہ اثر ظاہر شود۔

۵۱۹ جوہر بدانکہ رعایت وتر در ہمہ چیز عادت شریف آنحضرت بود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمودند ان اللہ وتر یحب الوتر۔

۵۲۰ جوہر ارباب تحقیق میفرمایند کہ طالب باجازت و تلقین اُستاد کامل در اعمال شروع نماید والا ہیچ منفعت متفرع نگردد اگرچہ جمیع شرائط را رعایت کردہ باشد۔

۵۲۱ جوہر عامل را باید کہ در جمیع اعمال کلامے و کتابی افتتاح و اختتام بذکر و تسبیح و صلوٰۃ کند ہر گاہ کہ حضرت سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دعا می کردند اول می فرمودند سُبحان ربی العلی الاعلے الوہاب و می فرمودند کہ چون از حضرت خداوند تعالےٰ حاجتے خواہد اول بر من صلوٰۃ فرستد و محققین میفرمایند کہ چون از خداوند تعالیٰ سوال کُنی ابتدا بالصلوٰۃ کن پس حاجت خود را عرضہ داری و بعد از ان ختم بر صلوٰۃ کن کہ حضرت حق تعالیٰ بے شبہہ صلوٰۃ را قبول میکند و از کرم جناب خداوندی نسزد کہ سہ حاجت عرضہ کند اول و آخر را قبول نماید و انچہ درمیان بود بگزارد۔

۵۲۲ جوہر بدانکہ از شرائط کلیہ در اعمال ارتکاب ریاضات و مجاہدات ست و ریاضت دو قسم ست

یکی ریاضت بحسب ظاہر از تشبث باعمال ظاہری مثل صیام ایام وقیام لیالی وترک فضول کلام وطعام ومنام وعزلت از صحبت خواص وعوام وامثال آن ودیگرے ریاضت بحسب باطن از توسل باعمال باطن مثل نفی خواطر وتصفیہ محل از شواغل وتخلق باخلاق ربانی وتنزہ از صفات نفسانی وشیطانی تادر وقت شغل باعمال لطیفہ بمقتضاے نفس وہوا در معاصی وشہوات شروع نکند ودر زمان مشغولی باعمال قہریہ از روی غضب ونفسانیت در عداوت ودشمنے خلق خوض ننماید بلکہ اعمال قہریہ را مرتکب نشود الا برائے دفع ظالمے کہ عامۂ خلائق از دست وزبان او بجان باشند واز قول وفعل او مضطر واگر کسے بخلاف این عمل کند وہواے نفس ومقتضاے طبع در اعمال خیر وشر شروع نماید وبال عظیم ونکال جسیم بران متفرع شود ورجعت کلی نمودہ نفس ومال واہل وعیال وی تلف شوند وزیان زدۂ دنیا وآخرت گردد

۵۲۳ جوہر عامل درخلوت بر زمین بی فرش نشیند واگر فرش باشد مثل بوریا وحصیر وبرابر قبلہ بہیئات قعود تشہد خصوصاً در وقت فراغت از شغل واگر درین عمل مربع نشیند اولے بود بمذہب جمعی و درخلوت غیر وی ہیچکس نبود وہیچ حیوانے کہ منع وی ممکن بود بآنجا نرسد ودرخلوت غیر ذکر و نماز وتلاوت وانچہ در عمل مقرر شدہ امری دیگر از وی صادر نشود از اقوال وافعال اجنبی کہ در عمل ہیچ دخل ندارد ودرانجا پہلو بر زمین ننہد وخواب نکند مگر بے اختیار درین غلبہ خواب ودرانجا چیزی نخورد ونیاشامد وہمیشہ باوضو بود واگر درین جلوس از کثرت تکرار ذکر وتلاوت کلالی وملالی عارض شود ویا چشم وی بخواب گرم شود تجدید وضو کند وباز بر سر عمل رود

۵۲۴ جوہر در اجابت دعا ایمنی را اثر عظیم ست کہ وقت خواندن بخیال گذارد کہ من پیش مالکے حاضرم کہ در برابر مقصود من اورا قدرت تمام است اگر نتواند اینقدر واجب ست کہ مقصود خود را از خاطر رفتن ندہد۔ ہر وظیفہ یا نماز کہ بغرض خاص تا ایام محدود خواندہ شود دران ایام از ترک حیوانات امید اجابت قوی ست ودر ترک حیوانات داخل ست گوشت ماہی شیر دوغ روغن زرد وآن چیز ہا کہ اشیاء مسبوقۃ الذکر بدان آمیختہ باشند این ہمہ را از اکل وشرب متروک کند۔ بر عامل لازم ست کہ آن چنان ترک حیوانات نتواند کہ کند لابد ست کہ از گوشت گاو وماہی انگوزہ پیاز خام سیر خام پرہیز کند زیرا کہ از خوردن این چیز ہا نقصان در تاثیر او را دمی آید۔ برائے خواندن تعیین وقت ومکان از واجبات ست واختلاف وقت بے عذر جائز نے مگر در اختلاف مکان اینقدر جائز ست کہ بر ہمین یک مصلی خواند

ہر جا کہ اتفاق افتد

۵۲۵ جوہر عامل پیش از شروع و بعد ازان چند روز خود را از لقمہ شبہ نگاہ دارد کہ کدورت ظلمت یک لقمہ بے وجہ تا چہل روز در باطن می ماند و ضمیر را کہ در میدارد و با کدورت باطن دعا و تلاوت را ہیچ اثر نخواہد بود و بروایت صحیح ثابت شدہ کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فرمودند کہ پاک و طیب گردان خوردنی خود را تا مستجاب شود دعای تو و بصحت پیوستہ کہ دعا فرو بستہ می شود از رفتن بآسمان بسبب سوء طعمہ و ہر چند کہ لقمہ حلال بود باید کہ در تقلیل اکل آن کوشد چہ بسیار خوردن طعام حواس و ادراکات را کلال و ملال پیدا میکند و آن موجب کسالت و کدورت و غلبہ خواب می شود پس در روز عمل روزہ دار بود کہ روزہ را در اجابت دعوات و حصول مرادات مدخل تمام ست و در اخبار وارد شدہ کہ دعاء روزہ دار مردود نمی شود و باید کہ قبل از شروع در عمل تصدق کند کہ آنرا در انجاح مرامات اثر کلی ست

۵۲۶ جوہر چون مرتکب عملی شود از اعمال کلی کہ در ان اہتمام بلیغ داشتہ باشد ترک اکل حیوانے کند از لحوم و شحوم و انچہ از حیوانات حاصل شود مثل شیر و روغن و بیضہ و غیر آن و اگر بطعام چرب احتیاج افتد بدہن الحل اکتفا کند کہ آنرا با برنج یا ماش و امثال آن بیامیزد و در اثناء عمل خواہ کلامی و خواہ کتابی خصوصاً کلامے از تناول سیر و پیاز و گندنا (رونن گنجد؟) ے خام و ہر چہ بوی ناخوش دارد بکلی پرہیز د چہ ملائکہ نہایت ازان متاذی می شوند و ارواح علوی و سفلی متنفر و امداد و اعانت ایشان بدان واسطہ از عامل منقطع می شود و در احادیث صحیحہ وارد شدہ کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فرمودند چون کسے ازین چیزہا خورد باید کہ آن روز بمسجد ما نزدیک نشود کہ ملائکہ از بوی ناخوش کراہیت دارند و از کسی کہ از و بوہا آید متنفر و متوحش می شوند۔

۵۲۷ جوہر ثبت **جذر شمس طغف قنی** ہر کہ این اسمارا روز یکشنبہ وقت طلوع آفتاب بمشک و زعفران و گلاب نویسد و در زیر سر نایم نہد و این کلمات را بالحاح بگوید یا متکلم یا مکلم یا معجل یا مستجیر یا مستجیر یا لدیا لا بہ یا لا بہ یا جابہ و ما بہ دیا ھا بہ و ھا بہ کلم آن نائم در خواب سخن گفتن آغاز کند و ما فی الضمیر خود را تمام اظہار کند و در ان حال بپرسد کہ چہ میگوید

۵۲۸ جوہر عامل این قاعدہ را بداند کہ زیادہ کردن بر عددی کہ مقرر شدہ است اسراف ست و نقصان کردن از وے اخلال پس نفیز ایدازدی و نہ کاہد۔

۵۲۹ جوہر ازمنہ دو قسم ست شرعی و حکمی ازمنہ شرعی دو نوع ست مطلق و مقید ازمنہ مطلقہ مقید

بشہور و ایام و لیالی مخصوصہ نیست و نزد صاحب شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
برای اجابت دعوات و نیل مرادات مقرر شدہ مثل وقت سحر و ہنگام طلوع فجر و طلوع آفتاب و
وقت نزول باران و میان اذان و اقامت و وقت سجدہ تلاوت و بعد از ادای صلوٰۃ مفروضہ و
از منہ مقیدہ بشہور و ایام و لیالی متبرکہ مخصوص ست مثل ماہ حرام و رمضان و عیدین و عرفہ
و عاشورا و روز جمعہ و پنجشنبہ و دوشنبہ و شب عید فطر و اضحیٰ و برات و قدر و شب جمعہ و پنجشنبہ
و دوشنبہ و مجموع این اوقات عمل را تاثیری دیگر ست و از منہ حکیمہ عبارت از اختیارات منجمی
ست از ساعات مسعودہ و منحوسہ و آنکہ متبرکہ کہ برای اجابت دعوات مثل میدان جہاد بعد از نفیر
عام و صف اول از جماعت و عرفات و مشعر الحرام و حطیم و مقام ابراہیم و درون خانہ کعبہ و بام خانہ و
مروہ و صفا و مسجد اقصیٰ و مسجد حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم و سائر مساجد و معابد

۵۳۰ جوہر اگر اثر ظاہر نشود و ملول نگردد و قطع امید نکند چہ شاید کہ بواسطہ تقصیر در شرائط تاخیر افتد و
اگر شاہد مقصود بزودی جمال ننماید ترک عمل نگیرد و در کتمان عمل از محرم و نامحرم تخصیص زنان و کودکان
و اصحاب عقول ناقصہ و ارباب فسق و فجور سعی جمیل بتقدیم رساند کہ اخفای عمل موجب نیل مقصود
(یافتن) و اخفا از جملہ شرائط است۔

۵۳۱ جوہر اجماع کردہ اند علما بر جواز رقیہ نزد اجتماع سہ شرط یکے آنکہ بکلام خدا و اسما و صفات
وی تعالےٰ باشد بزبان عربی یا دیگر کہ می داند معنی آنرا و باعتقاد آنکہ موثر حقیقی خدائے تعالیٰ ست
و تاثیر رقیہ بتقدیر او ست و ہر رقیہ کہ متضمن شرک باشد جائز نیست و ہمچنین دعوات و اسما بزبان سریانی
و عبرانی کہ معلوم نیست معانی آن نباید خواند مگر بعضے کلمات باشد کہ از ثقات معلوم شدہ است
خواندن آن و از مشائخ متواتر آمدہ است چنانکہ در حرز یمانی و مانند آن و در حدیث ابوداؤد
و ابن ماجہ آمدہ و تصحیح کردہ است آنرا حاکم از ابن مسعود کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ
و آلہ و اصحابہ وسلم فرمود آنا و تمایم و تولہ شرک ست و تمایم جمع تمیمہ است و این حرزہ یا قلادہ
است کہ در گردن بیاویزند و آنرا در جاہلیت برائے دفع آفات می کردند و تولہ بکسر ثنناۃ و
فتح واو و لام چیزی ست کہ زنان برای جلب محبت مردان بکنند و این نوع از سحر ست و دعا
و حزب و رقیہ کہ در کاغذ پارہ بنویسند و آنرا تعویذ گویند و در گردن و بازو بہ بندند بعضے علما
ازان نیز منع می کنند و لیکن آنرا از حدیث عبد اللہ بن عمر سندی ہست۔

۵۳۲ جوہر صاحب مدارج النبوت قدس سرہ میفرمایند کہ رقیہا از حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم در ہر باب مرویست ودر جمیع امراض وآلام مشروع ومسنون ست

۵۳۳ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم بخط نسخ بنویسد وبران نظر اجمالی وارد ونظر تفصیلی یعنی بر حرف تسمیہ واول وآخر درود خواندہ بعدہ سورۂ فاتحہ مع تعوذ وتسمیہ بخواند بعدہ سورۂ اخلاص مع تسمیہ بعدہ نظر بر تسمیہ وارد وبتصور معنے وتصور حاجت کند

۵۳۴ جوہر اول درود خواند بعدہ سورۂ فاتحہ مع تعوذ وتسمیہ بعدہ سورۂ اخلاص مع تسمیہ بعدہ یکبار نظر اجمالی بر تمام سورہ فاتحہ کند بعدہ نظر تفصیلی بعدہ فقط بر الحمد للہ رب العالمین نظر تفصیلی وارد وبتصور معنی وتصور حاجت کند

۵۳۵ عقد انامل

جوہر بدانکہ عقد انامل نوعے از شمار مسنون است وتفصیلش اینست کہ برائے واحد خنصر دست راست فروگیرد ودہ بنصر را وبرائے سہ وسطی را وبرای چہار خنصر را رفع کند وبرائے پنج بنصر را وبرائے شش وسطی را رفع کردہ بنصر را فروگیرد وبرای ہفت بنصر را برداشتہ خنصر را بر بند دست نہد وبرائے ہشت بنصر را وبرائے نہ وسطی را وبرائے دہ سر ناخن سبابۂ دست راست را بر باطن مفصل اول انملۂ ابہام نہد وبرای بست طرف عقدہ زیرین سبابہ کہ متصل وسطی ست بر ناخن ابہام نہد وبرائے سی ابہام را قائم دارد وسر سبابہ بر طرف ناخن ابہام نہد چنانکہ وضع سبابہ با ابہام شبیہ باشد بقوس ودور و برای چہل باطن انملہ ابہام را بر ظہر عقدہ زیرین سبابہ نہد وبرای پنجاہ سبابہ را قائم دارد وابہام راخم دادہ بر کف نہد وبرای شصت ابہام راخم دہد وباطن عقدہ دوم سبابہ را بر ناخن ابہام نہد چنانکہ در شصت رمات معہود ست وبرای ہفتاد ابہام را قائم دارد وباطن عقدہ اول یا دوم سبابہ بر طرف ناخن ابہام نہد چنانچہ پشت ناخن ابہام تمام مکشوف باشد وبرای ہشتاد ابہام را منتصب دارد وطرف انملہ سبابہ را بر پشت مفصل انملہ اولی نہد وبرای نود سر ناخن سبابہ را بر مفصل باطن عقدہ دوم ابہام نہد وباید دانست کہ انچہ در دست راست دلالت بر عقدے از عقود احاد کند از یک تا نہ در دست چپ دلالت بر ہمان عقدی از عقود الوف کند از یک ہزار تا نہ ہزار وہمچنین انچہ در دست راست دلالت بر عقدی از عقود نگانہ عشرات کند از دہ تا نود در دست چپ دلالت بر ہمان عقدی از عقود مات کند از یک صد تا نہ صد پس با صابع ہر دو دست بدان صورہ ہیزدہ گانہ مذکورۃ الصدر از یکی تا نہ ہزار ونہصد ونود ونہ ضبط توان کرد وبرائے عقدہ دہ ہزار طرف انملہ ابہام را متصل باید ساخت بطرف تمام انملہ سبابہ چنانکہ سر ناخن ابہام

برابر باشد وطرفش بطرف او۔ وبعضی گویند کہ انچہ در دست راست دلالت کند بر عقدی از عقود احاد
در دست چپ دلالت بر ہمان عقدی از عقودات کند نماید وانچہ در دست راست دلالت بر
عقدی از عقود ہنگانہ عشرات کند و در دست چپ دلالت بر ہمان عقدی از عقود ہنگاز الوف کند
جوہر آیۃ الکرسی دہ وقف دارد بر ہر وقف انگشت عقد نماید وشروع از خنصر دست راست کند
وختم بر خنصر دست چپ وسورہ الم نشرح سہ بار وسورہ اخلاص سہ بار و درود سہ بار خواندہ جانب
آسمان دم کند باز بر ہر عقد یکبار سورۂ فاتحہ خواندہ بر ترتیب عقد بگشاید وچون بکلمہ من ذا الذی
یشفع عندہ برسد بین العینین نیت خیر بخاطر آرد وچون بہ یعلم مابین ایدیہم برسد بین الیمین نیت
شر بخاطر آرد مقصود حاصل شود اینست ختم آیۃ الکرسی

جوہر اصحاب کہف یعنی صاحبان غار والیشان ہفت تن بودند از دوستان جناب مستطاب
حق سبحانہ وتعالی کہ از خوف دقیانوس نام بادشاہ ظالم از شہر گریختہ در غاری پنہان شدہ
بخفتند وسگی بمحبت ایشان ہمراہ بود بحکم جناب خداوند تعالی بعد صد سال بیدار شدہ باز بخفتند باز
بقیامت خواہند برخاست ونام ایشان باتفاق اکثر مفسرین اینست اول یملیخا دوم یکسلینا سوم
کشفوطط چہارم تبیونس پنجم کشافطیونس ششم ازرقطیونس ہفتم یوانس بوس ونام سگ ایشان
قطمیر ست اگر دو رکعت نماز بگذارد بعدہ ناہای اصحاب کہف را بحضرت خداوند تعالی شفیع آرد و
حاجت خواہد بر آید واگر در سفر وحضر بخواند وباخود دارد از ہفتاد بلا محفوظ ماند وچون در کشتی بخواند
وبر خود بدمد ویا باخود دارد از موج دریا ایمن شود واگر نوشتہ در خانہ نہد از آتش محفوظ ماند واگر
در جامہ سفید بنویسد و در سنگ ریزہ بندد و در آتش اندازد آتش فرو نشیند واگر نوشتہ در رخت
وخزینہ نہد از دزدیدن وسوختن وغرق شدن سلامت ماند واگر بر ران بندد ہر چند راہ برود
ماندہ نشود واگر بر سر چوبے کند و در میان کشت نہد ملخ در ان زیان نرساند واگر زن صاحب
دروزہ بر ران چپ بندد در حال بار نہد۔

جوہر طریق ختم حضرت غوث الثقلین اینست کہ سہ روز روزہ دارد وابتدا از چہار شنبہ کند وروز جمعہ دوگانہ گذارد
ودر ہر رکعت بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار وسورۂ اخلاص یازدہ بار بخواند وبعد از سلام مستقبل قبلہ نشیند وختم
شروع کند اول درود یکصد ویازدہ بار بخواند بعدہ کلمہ تہجید یکصد ویازدہ بار بعدہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ
یکصد ویازدہ بار بعدہ سورہ یٰسین یکصد وزیادہ بار بعد سورہ الم نشرح یکہزار ویکصد وزیادہ بار بعدہ
درود یکصد ویازدہ بار بخواند بعدہ فاتحہ خواندہ بگوید کہ ثواب این ختم بحضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد

۵۳۶ ختم آیۃ الکرسی

۵۳۷ اصحاب کہف

ن یکسلینا

۵۳۸ ختم غوث الثقلین

سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذرانیدم بعدہ حاجت خواہد وحضرت ایشان را بحضرت خداوند تعالے شفیع آرد وتا سہ روز چنین کند واین ختم کبیرست وختم صغیر انیست کہ سورہ یٰس یکبار وسورہ الم نشرح یکصد وچہل دیکبار بخواند وباقی ترتیب ہمہ بحال خود ست اگر بسیار ضرور باشد ختم کبیر کند والا از صغیر ہم کارہا آسان شود بعونہ وکرمہ ۔

۵۳۹ ختم خواجگان نقشبندیہ

جوہر ترتیب ختم حضرات نقشبندیہ انیست کہ شب دوشنبہ یا شب جمعہ شروع کند وبحسب ضرورت ہر شب کہ باشد وہر روز کہ اتفاق افتد دو گانہ وضو گذارد بعدہ دو رکعت بخواند در ہر رکعت بعد از سورہ فاتحہ آیۃ الکرسی ہفت بار وثوابش ہدیہ بارواح مطہرہ حضرات خواجہا گرداند بعدہ دہ بار این دعا بخواند بسم اللہ الرحمن الرحیم یا مفتح الابواب ویا مسبب الاسباب ویا مقلب القلوب والابصار ویا دلیل المتحیرین ویا غیاث المستغیثین توکلت علیک یارب وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد یارب لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بعدہ سورہ فاتحہ باتسمیہ ہفت بار بعدہ درود صد بار بعدہ سورہ الم نشرح باتسمیہ ہفتاد ونہ بار بعدہ سورہ اخلاص باتسمیہ یکہزار ویکبار باز سورہ فاتحہ باتسمیہ ہفت بار بعدہ درود صد بار بعدہ فاتحہ خواندہ بگوید کہ ثواب این ختم بارواح مطہرہ حضرات خواجہا گذرانیدم ودر تعیین اسامی این اکابر اختلاف ست بعدہ از حضرت خداوند تعالی حصول مقصود وامداد واعانت بواسطہ این حضرات خواہد وتا حصول مقصود مداومت نماید تنہا یا زیادہ امر عایت وتر اولی ست

۵۴۰ ترتیب سورہ یٰسین لقضاء حاجت

جوہر در سورہ یٰس ذکر لفظ رحمٰن چہار جاست واسم مبارک اللہ سہ جا وہمچنین در سورہ ملک پس در یٰس بر لفظ رحمٰن ہر جا کہ آید عقد اصبع کند از دست راست وشروع از خنصر نماید وچون بلفظ مبارک اللہ رسد عقد اصبع از دست چپ کند ودر سورہ ملک چون بر لفظ رحمٰن رسد بکشاید بہمین ترتیب بعد ازان ہر حاجت کہ از حضرت خداوند تعالے خواہد روا شود وحضرت شیخ کلیم اللہ قدس سرہ در مرقع میفرمایند کہ مولف در خاتمہ سورہ ملک سہ بار اللہ رب العالمین می گوید ودعای عفو وعافیت ومعافات مے کند ۔

۵۴۱

جوہر در فوائد الفواد مذکورست کہ حضرت سلطان المشائخ قدسنا اللہ تعالی بسرہ المبارک فرمودند کہ امام ناصر الدین راسکتہ افتاد افربا پنداشتند کہ ہمرداورا در گور کردند چون شب در آمد بہوش آمد ومعلوم کرد کہ مرا در گور کردہ اند یاد آمد کہ ہر کہ در حالت اضطرار چہل بار سورہ یٰس بخواند حضرت خداوند تعالی اورا از تنگی فرجے ومخرجی بخشد پس یٰس خواندن گرفت چون سی ونہ بار خواند اثر کشادگی

پدید آمد و آنچنان بود که بناشی بطمع کفن آمده گور را باز میکرد امام بحس معلوم کرد و آهسته خواند الغرض چون چهل بار تمام شد امام بیرون آمد بناش چون بدید زهره او ترکید و هلاک شد امام بسیار تاسف خورد و اندیشید که اگر مرا ناگاه مردم خواهند دید خوف خواهند کرد پس در شب آهسته در شهری آمد و آواز میداد که من ناصر الدین ام مرا بسبب سکته در گور کرده بودند و تفسیر بعد ازین واقعه نوشته است۔

۵۴۲ ترکیب دیگر سورهٔ یٰسین لقضاء الحاجات مجرب و صحیح

جوهر هر که را غمی پیش آید سوره یٰس بخواند و چون بسلام قولاً من رب الرحیم برسد هفتاد و دو مرتبه آنرا تکرار کند بعد از ان سوره را تمام کند حضرت حق سبحانه و تعالیٰ آن غم را مرتفع گرداند و این عمل بکرات و مرات واقع شده و از مجربات صحیحه است۔

۵۴۳ ترکیب دیگر سورة الانعام لقضاء الحاجات

جوهر هر که به نیت حصول حاجتے سورة الانعام را تلاوت کند و چون رسل الله گوید پیش از انکه الله اعلم گوید درمیان این دو اسم که اسم اعظم کنایت از انست این دعا بخواند اللهم من ذا الذی استغاثک فلم تغثه و من ذا الذی استعانک فلم تعنه و من ذا الذی دعاک فلم تجبه و من ذا الذی سالک فلم تعطه و من ذا الذی استجارک فلم تجره و من ذا الذی توکل علیک فلم تکفه و اغوثاه بک استغیث اغثنی یا مغیث و اشفنی شفاء عاجلاً فرج عنی فرجاً قریباً برحمتک یا ارحم الراحمین بعده حاجت عرض کند پس الله اعلم گفته سوره را تمام کند حاجت وی براید و این از جمله مجربات صحیحه است و اگر فرضاً نتیجه ظاهر نشود از تقصیر عامل ست در رعایت شرائط مقرره ۔

۵۴۴ جوهر هر که را مهمی پیش آید در گوش راست وی بانگ نماز گوید و گوش چپ وی اقامت حضرت خداوند تعالےٰ آن مهم کفایت کند۔

۵۴۵ جوهر هر حاجتے که زود برنیاید سوره اخلاص هزار و یکبار بخواند زود برآید مجرب ست۔

۵۴۶ جوهر بعد از نماز چاشت سوره یٰس سه بار خواند پس هر حاجت که خواهد برآید۔

۵۴۷ جوهر هر که در یوم الاحد وقت طلوع آفتاب سورة الکافرون ده بار بخواند حاجت خواهد برآید

۵۴۸ جوهر برای جمیع مهمات هر روز هزار بار الله الصمد بخواند۔

۵۴۹ جوهر سوره والیل چهل و یکبار بخواند حاجت برآید۔

۵۵۰ ناخن چیدن و دندان گرفتن جوهر هر که وقت ناخن چیدن و موی لب ستدن بگوید بسم الله و علی سنته محمد و آل محمد صلی الله تعالیٰ علیه و آله و اصحابه وسلم بهیچ بیماری مبتلا نشود۔ چون در ریش شانه کند اول ابروان را شانه کند از بلا باد و باد رعصمت دار خداوند تعالیٰ و چون روغن در سر اندازد

اول ابر و بہار را چرب کند از صداع ایمن بود۔

۵۵۱ جوہر ولا تمدنّ عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنہم فیہ ورزق ربک خیر و ابقی ہ و امر اہلک بالصلوۃ و اصطبر علیہا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک ط و العاقبۃ للتقوی ہ از سورہ طٰہٰ ہر کہ این بنویسد و بر خود دارد اگر مردے کہ دیر ازن نباشد و یا زنی کہ دیر اشوی نباشد خداوند تعالے آنرا جفت روزی کند و کسی را کہ فراموشی بسیار بود یا مریض باشد شفا یابد و اگر فقیر باشد غنی گردد و اگر کسے در کاری دیا و ر چیزے نقصان باشد او را در ان کار اجتہاد شود۔

۵۵۲ جوہر اگر در وقت خواب جامی پر آب کند و بر بالین نہد و سہ بار سورۃ الزلزال بخواند و ہر بار بران بدمد ہر کیک دلیشہ کہ دران خوابگاہ بود خود را دران کاسۂ آب اندازد۔

۵۵۳ جوہر ہر کہ خواہد کہ خشم خود یا غیر خود فرو نشاند پس وقتیکہ آن صفت را از خود احساس کند باید کہ اگر استادہ باشد بنشیند و اگر نشستہ باشد برخیزد و بر تلاوت آیۃ و لہ ما سکن فی اللیل و النہار و ہو السمیع العلیم از سورہ انعام ادمان نماید آن صفت از وی زائل شود

۵۵۴ جوہر ہر کہ سورۃ الکوثر شب جمعہ ہزار بار بخواند بے آنکہ در میان فعلی و قولے اجنبی در آید بعد ازان ہزار بار درود بخواند و با کمال حلال و طہارت بدن و نظافت لباس و پاکی فراش خواب کند آن شب بمشاہدہ جمال جہان آرای حضرت سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مشرف شود۔

۵۵۵ جوہر ہر کہ سورہ آل عمران بخواند از دنیا نرود تا حضرت خداوند تعالی را در خواب نہ بیند

۵۵۶ جوہر ہر کہ سورہ طٰہٰ چہل شب جمعہ پیاپے بخواند حضرت خداوند تعالی را در خواب نہ بیند

۵۵۷ جوہر ہر کہ سورہ مجادلہ بنویسد و در میان جوبات نہد از انچہ موجب فساد جوبات ست سالم بماند

۵۵۸ جوہر ہر کہ سورہ والتین بر مخزن مطعومات خواند حضرت حق سبحانہ و تعالے از انچہ سبب تباہ شدن ست نگاہ دارد

۵۵۹ جوہر ہر کرا پشہ و مگس زیان رساند بگیرد قدحے از آب و بران ہفت بار بخواند بسم اللہ الرحمن الرحیم و ما لنا ان لا نتوکل علی اللہ و قد ہدانا سبلنا و لنصبرن علی ما آذیتمونا و علی اللہ فلیتوکل المومنون فان کنتم آمنتم باللہ فکفوا عنا شرکم و آذاکم و بر خود و ہم بدمد و آب را گرد خود بزند دران شب از شر ایشان ایمن بود۔

۵۶۰ جوہر اگر سورۂ بروج بزعفران بنویسد و بطفل نبدد گذاشتن شیر او را آسان گردد۔

۵۶۱ جوہر سورۂ جمعہ برای موافقت زن و شوہر پنجبار بخواند۔

۵۶۲ جوہر اگر خواہی کہ زبان تو بصدق و صواب جاری شود و از کذب و خلاف ساکت گردد
سورۃ القدر بسیار بخوان

۵۶۳ جوہر ہر کہ سورۃ الصف را بخواند فرزندان مطیع او شوند۔

۵۶۴ جوہر بجہت دفع گریستن کودک سورۂ رعد دہ بار بخواند یا سورۃ المطففین ہفت بار

۵۶۵ جوہر ویل لکل افاک اثیم ۝ یسمع آیٰت اللہ تتلی علیہ ثم یصر مستکبرا کان لم یسمعہا
فبشرہ بعذاب الیم ۝ واذا علم من آیٰتنا شیئا اتخذہا ہزوا اولئک لہم عذاب مہین ۝
چون کسی حاجت داشتہ باشد این آیت را بر کف دست راست خود سہ بار بخواند و دست خود بہم
آورد و چون پیش آن شخص رسد بر ابرو دست خود را باز کند مقصود حاصل گردد

۵۶۶ جوہر مداومت والقیت علیک محبۃ منی تا فتونا از سورۂ طہ موجب جذب قلوب
و توجہ نفوس است

۵۶۷ جوہر من یحی العظام وہی رمیم تا تو قدون از سورہ یٰس بر ہفت قطعہ نمک (پارہ از ہر چیزے)
بخواند و بر ہر قطعہ یکبار نفث کند و ہر بار بعد از قرأت آیۃ بگوید فلان بن فلان علی حب فلان بن
فلان پس یکیک قطعہ را در آتش اندازد در محبت عامل بقرار شود (در دمیدن)

۵۶۸ جوہر اگر کسی را درد در بدن باشد جای درد بگیرد و عامل این نقش را بر زمین نوشتہ برین
نقش جفت ہا زند درد دفع شود ۴۲۲۸

۵۶۹ جوہر اگر سورۃ النصر بر لوح رصاص نقش کند و بر دام صیاد مرغان بندد مرغ بسیار
بدام افتد و اگر بر شبکہ ماہی گیران بندد فوج فوج ماہی بدام افتد

۵۷۰ جوہر ہر کہ قطعہ رصاص کہ در دام صیادان مے باشد از ان لوح تنک سازد و قتیکہ
قمر در منزل موخر باشد از منازل بست و ہشتگانہ فلک البروج و بران لوح نقش کند
اللہ الذی سخر لکم تشکرون از سورۂ جاثیہ و در ہم پیچد و بر شبکہ بندد و ہر گاہ آن شبکہ
را بدریا فرو گذارد ماہی بسیار بیرامن شبکہ در آیند و اگر بر چوب گز نقش کند و بر دام صیاد
مرغان بندد مرغ بسیار بدام افتد۔

۵۷۱ جوہر اگر جامہ نو بروز شنبہ پوشد زحمت نبیند و در یکشنبہ زود پارہ شود لیکن بخوشے دور
(بیمار شود ۱۲)

دوشنبه سوخته گردد یا در آب غرق شود و سه شنبه در خصومت پاره شود و چهارشنبه جامه بر جامه رسد و مال حلال یابد و پنجشنبه عقل افزاید و جمعه عمر دراز گردد۔ روز شنبه جامه نو قطع نمودن مبارک نیست و روز یکشنبه مریض گردد و دوشنبه مبارک و سه شنبه بسوزد و غرق شود و چهارشنبه نعمت افزاید و پنجشنبه علم نافع دهند و جمعه طول حیات

۵۷۲ جوہر اگر بروز شنبه غسل کند بیماری دور شود و یکشنبه بیمار گردد و دوشنبه روزی فراخ گردد و سه شنبه عمر کم شود و چهارشنبه دولت افزاید و پنجشنبه در مال نقصان آید و جمعه مال افزاید و در احتیاج مضائقه نیست۔ روز شنبه حجامت کند و ناخن تراشد غنی گردد و یکشنبه عاقل گردد و دوشنبه حرص دور شود و سه شنبه ساعتی چند شاد نباشد چهارشنبه شیطان احتلام نکند پنجشنبه ملال نباشد

غسل و حجامت

۷۸۶

۵۷۳ جوہر

جوہر	الحمد لله	رب العالمین	الرحمن	الرحیم	مالک	یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین
	رب العالمین	الرحمن	الرحیم	مالک	یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اهدنا الصراط
	الرحمن	الرحیم	مالک	یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اهدنا الصراط	المستقیم
	الرحیم	مالک	یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اهدنا الصراط	المستقیم	صراط الذین
	مالک	یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اهدنا الصراط	المستقیم	صراط الذین	انعمت علیهم
	یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اهدنا الصراط	المستقیم	صراط الذین	انعمت علیهم	غیر المغضوب
	ایاک نعبد	وایاک نستعین	اهدنا الصراط	المستقیم	صراط الذین	انعمت علیهم	غیر المغضوب	علیهم
	وایاک نستعین	اهدنا الصراط	المستقیم	صراط الذین	انعمت علیهم	غیر المغضوب	علیهم	ولا الضالین

این تعویذ برای چیچک ست در گلوی طفل بندد

۵۷۴ جوہر اگر در روز جمعه ناخن چیند تواند گردد و غسل کند ثواب یابد و جامه نو بپوشد دولت یابد و بر تن روغن مالد رنج رسد و جامه بسوزد بد بود و بعد نماز جامه نو قطع کند از غم نجات یابد و اگر بروز شنبه ناخن چیند بیمار شود و غسل کند صحت یابد و روغن مالد دولت یابد و جامه سوزد صدقه دهد و جامه پوشد بیمار شود و جامه نو قطع کند پریشان گردد و اگر بروز یکشنبه جامه نو قطع کند یا بپوشد اندوهگین ماند و جامه سوزد خصومت بود و ناخن چیند پریشان شود و غسل کند عمر کم شود و روغن مالد رنج شود و اگر بروز دوشنبه جامه نو قطع کند یا بپوشد رنج بود و جامه سوزد بهتر بود و روغن مالد یا ناخن چیند مبارک بود و اگر بروز سه شنبه جامه نو قطع کند یا بپوشد رنج بود جامه سوزد زیان بود و غسل کند یا ناخن چیند

یا روغن مالد اندوہگین شود اگر بروز چہارشنبہ جامہ نو قطع کند یا بپوشد مبارک بود جامہ سوزد آفت آید و غسل کند و ناخن چیند و روغن مالد مبارک بود و اگر بروز پنجشنبہ جامہ نو قطع کند یا بپوشد مبارک بود و جامہ بسوزد بد بود غسل کند فقیر گردد ناخن چیند بہتر بود روغن مالد بد بود اگر بروز پنجشنبہ و یکشنبہ و سہ شنبہ سر تراشد بہتر بود و شنبہ دوشنبہ و چہارشنبہ بد بود اگر اول ماہ سر تراشد عمرش کوتاہ شود و دوم بہتر سوم بد چہارم نیک پنجم نیک ششم بد ہفتم نیک ہشتم بد نہم نیک دہم نیک یازدہم بد دوازدہم نیک سیزدہم بد چہاردہم نیک پانزدہم نیک شانزدہم نیک ہفتدہم بد نوزدہم نیک بستم بد بست و یکم بد بست و دوم بد بست و سوم بد بست و چہارم نیک بست و پنجم بد بست و ششم نیک بست و ہفتم بد بست و ہشتم نیک بست و نہم نیک سی ام بد

جوہر

الحمد للہ ۱۶	رب العالمین ۱۰	الرحمن الرحیم ۳	مالک یوم الدین ۱۳
ایاک نعبد ۱۰	وایاک نستعین ۱۸	اہدنا الصراط ۶	المستقیم ۷
صراط الذین ۶	انعمت ۱۲	علیہم غیر المغضوب ۷	علیہم ۶
ولا الضالین ۱۱	آمین ۶	بسم اللہ ۷	الرحمن الرحیم ۶

این تعویذ آبلہ است پیش از انکہ علامت ان ظاہر گردد بنویسد زیر بالین نہد۔

جوہر آتشی احبار اجل

۸	۱۱	۱۴	۱	
۱۳	۲	۷	۱۲	
۳	۱۶	۹	۶	
۱۰	۵	۴	۱۵	

خاکی احبار اجل

۱۱	۸	۱	۱۴	
۲	۱۳	۱۲	۷	
۱۶	۳	۶	۹	
۵	۱۰	۱۵	۴	

بادی احبار اجل

۱۱	۸	۱	۱۴	
۲	۱۳	۱۲	۷	
۱۶	۳	۶	۹	
۵	۱۰	۱۵	۴	

آبی احبار اجل

۸	۱۱	۱۴	۱	
۱۳	۲	۷	۱۲	
۳	۱۶	۹	۶	
۱۰	۵	۲	۱۵	

باسط					
	۱	۵۲	۱۱	۸	
	۱۲	۷	۲	۵۱	
	۶	۹	۵۴	۳	
	۵۳	۴	۵	۱۰	

جوہر طریق استمداد از رجال الغیب اینست بہر طرف کہ رجال الغیب باشند ہفت قدم بآنجانب رود و بہر دو دست باادب و تعظیم تمام سلام کند بعدہ ہفت بار درود بخواند بعد ازان بگوید بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا رِجَالَ الْغَیْبِ وَیَا اَرْوَاحَ الْمُقَدَّسَۃِ اَغِیْثُوْنِیْ بِغَوْثَۃٍ وَانْظُرُوْنِیْ بِنَظْرَۃٍ یَا رُقَبَاءُ وَیَا نُقَبَاءُ وَیَا نُجَبَاءُ وَیَا اَبْدَالُ وَیَا اَوْتَادُ وَیَا غَوْثُ وَیَا قُطْبُ اَعِیْنُوْنِیْ فِیْ ہٰذَا الْاَمْرِ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ در زمانے بتوجہ تمام بسوے ایشان باشد بعدہ پشت بطرف ایشان کند و پشت پناہ خود داند و بران اعتماد نماید و ہمچنین صبح و شام ملازمت کند اکابر طریقت مے فرمایند کہ رجال الغیب را بہر نیتے کہ شفیع آرد و بہر حاجتے کہ حضور ایشان در دل گمارد انشاءاللہ تعالے حاجتش بر آید و در ہنگام سفر بمقابلہ ایشان نرود باید کہ پس پشت دارد و پشت پناہ خود سازد و سیر رجال الغیب ازین شعر معلوم کند شعر **کنجخ بامش کنجخ بمش ٭ کنجخ بامش کنجخ امش** ٭ مراد از کہ کنی و ن نیرت و ج جنوب و غ غروب و ب بائب و ا الیسان و م مشرق و ش شمال و کنی درمیان مشرق و جنوب را گویند و نیرت درمیان مغرب و جنوب و بائب درمیان شمال و مغرب و الیسان درمیان مشرق و شمال پس رجال الغیب بتاریخ اول در کنی باشند و دوم در نیرت و سوم در جنوب و چہارم در غروب و پنجم در بائب و ششم در الیسان و ہفتم در مشرق و ہشتم در شمال و بتاریخ نہم باز در کنی باشند و بتاریخ دہم در نیرت و علی ہذا القیاس تا آخر ماہ و روز سعد و نحس از برای سفر ازین ابیات معلوم کند ؎

بیک شنبہ و جمعہ مغرب مشو مرو چار شنبہ سہ شنبہ شمال		بدو شنبہ و شنبہ مشرق مرو جنوب ست و پنجشنبہ وبال
	دیگر	
شرق در شنبہ دو شنبہ جمعہ یکشنبہ غروب		سہ چار آن در شمال و پنجشنبہ در جنوب

دیگر

هفتم و چهاردهم بست دوم بست نهم	چو گنی راسوی مشرق طالب ای صاحب فال
بست هشتم ششم و بست و یکم در ایسان	هشتم و پانزدهم بست دسوم سلخ شمال
پنجم و سیزدهم بستم اندر بائب	میتوان یافتن ای مکرم فرخنده خصال
زانگهی چارم و اثنا عشر و نوزدهم	بست و هفتم طرف غرب نمایند جمال
بست و پنجم دهم و هفدهم دوم نیز	سوی نیرت بود این طائفه را میل خیال
سوم یازدهم و هژدهم و بست و ششم	بجنوب ست گذر کردن ایشان همه حال
بست و چارم نهم و شانزدهم غره ماه	سوی اگنی طالب انیست حساب همه سال

از شرح یسنی عربی ۱۲

۵۷۸ جوہر ہر امرے بدون استخارہ شروع نکند چہ در سفر و چہ در حضر بلکہ در سفر برای ہر منزل استخارہ کند واگر فرصت ادای دو رکعت استخارہ نیابد بر صرف دعا اکتفا کند و ہیچ خواب و رویا در استخارہ مسنونہ درکار نیست و انچہ مشائخ میکنند آن طور دیگر ست و طریق مسنون انیست کہ اولاً وضو کند و دو رکعت بہ نیت استخارہ بگذارد و در اولے بعد از سورۂ فاتحہ سورۃ الکافرون و در ثانیہ سورۂ اخلاص بخواند و بعد از سلام این دعا بخواند اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ بر لفظ ھٰذَا الامر آن کار را در دل خود دارد۔

۵۷۹ جوہر ہر دو رکعت نماز بگذارد و در ہر رکعتی بعد فاتحہ یازدہ بار سورۂ اخلاص بخواند و بعد از سلام دہ بار سورۂ اخلاص و دہ بار سورۃ الفلق و دہ بار سورۃ الناس خواندہ بر دست راست قفا زدہ دست را زیر سر نہادہ بخواب رود و ہیچ احدی سخن نکند اگر در خواب کسی چیزے بدہد یقین داند کہ کار البتہ خواہد شد در ان اقدام نماید و اگر چیزی از و بستانند بداند کہ کار نخواہد شد از ان مجتنب و محترز باشد

۵۸۰ جوہر ہر کہ خواہد کہ در منام خود از خیر و شر کار خود خبر یابد باید کہ پیش از خواب و بعد از صلوٰۃ عشا شش رکعت نماز بگذارد در اول بعد از فاتحہ سورۂ والشمس ہفت بار بخواند و در دوم سورۂ

والیل ہفت بار و در سوم سورۂ والضحیٰ ہفت بار و در چہارم سورۂ الم نشرح ہفت بار و
در پنجم سورۂ والتین ہفت بار و در ششم سورۃ القدر ہفت بار و بعد از سلام درود بخواند بعد
این دعا اللھم یا ربّ ابراہیم و موسیٰ و ربّ اسحٰق و یعقوب و ربّ جبرئیل و ربّ میکائیل
و ربّ اسرافیل و ربّ عزرائیل و یا ربّ منزل الصحف و منزل التورتہ والانجیل والزبور
والفرقان ارنی فی منامی ہذہ اللیلۃ من امری انت اعلم بہ دایں استخارہ را ہفت شب کند

۵۸۱ جوہر در نصف شب بیدار شود و وضو کند و بعد نجبت وضو بخواند سورۂ فاتحہ یازدہ بار و سورۂ
اخلاص یازدہ بار و درود یازدہ بار و کلمہ تمجید یازدہ بار و یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ یازدہ بار
بعدہ دو رکعت بگذارد و در ہر رکعت سورۂ اخلاص بست و پنج بار بخواند و ثواب آن بحضرت
غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ رساند و بازدہ رکعت برای قضای حاجت خود بگذارد
و چون تحریمہ بندد ہر دو چشم بپوشد و خود را نرم دارد و پس شروع کند سورۂ فاتحہ و چون ایاک نعبد
و ایاک نستعین بر سد این ہر دو کلمہ را تکرار کند تا گردن بگردد و پس اگر جانب راست گشت
کار کند و اگر بجانب چپ گردد کار نکند پس تمام کند فاتحہ را و سورۂ اخلاص یازدہ بار ضم کند و
رکعت ثانی را ہمچنین گذارد یعنے بعد فاتحہ سورۂ اخلاص یازدہ بار من غیر التکرار۔

۵۸۲ جوہر چون خواہد کہ کارے کند اول رو بقبلہ استادہ شود و بخواند یکبار اَعِنّیُونِی یَا عِبَادَ اللّٰہِ
المسلمین و استمداد کند بدل از عبادے کہ در ان سمت اند بعد ازاں جانب یمین بعد ازاں
جانب یسار بعد ازاں خلف و اصغا کند انچہ بزبان کسے بگذرد و بر ان عمل نماید و این از عالم
فال ست و در شرع شریف آمدہ و فال نیک گرفتن مشروع و مسنون ست۔

۵۸۳ جوہر النور الباسط الطاہر ہر کہ ارادہ کند کہ چیزے را در خواب مشاہدہ کند و چیزی معلوم کند
از غائبی یا حادثہ از حوادث کونیہ کہ ہنوز اثر آن بظہور نیامدہ باشد باید کہ طہارت کامل سازد و
بفراش در اید و بامرے کہ مطلوب او ست بذکر این اسما مشغل گیرد و آنقدر کہ تواند بخواند و اگر
بعد و مجمل این اسما بخواند اتم و ابلغ بود و آن ہزار و دو یست دسی و چہار ست پس بخواب رود
انچہ مطلوب ست ظاہر شود

۵۸۴ جوہر شب جمعہ در نصف شب صد بار استغفار کند و صد بار درود بخواند بعد ازان صد بار
بخواند و من قدر علیہ رزقہ فلینفق مما آتاہ اللہ لا یکلف اللہ نفسا الا ما آتہا سیجعل
اللہ بعد عسر یسرا ع از سورۂ طلاق بعدہ صد بار درود بخواند پس خواب کند

درخواب کیفیت خلاص از ضیق معیشت بروی ظاہر شود و ابواب رزق بروی مفتوح گردد۔

۵۸۵ جوہر در نصف شب غسل کند یا وضو جدید و بعد ادائے تحیۃ الوضو دو رکعت بگذارد در ہر رکعتے بعد فاتحہ سورۂ اخلاص سہ بار بخواند بعد ازان یک ہزار دیکبار آمَنْتُ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ در وے بقبلہ دست راست زیر سر نہادہ در خواب رود انشاء اللہ تعالیٰ مقصود در خواب بیند

۵۸۶ جوہر طہارت کامل کند و لباس پاک بپوشد و چہل روز پیوستہ روزہ دارد و ہر شب از وجہ حلال روزہ کشاید و ابتدا از روز جمعہ کند و چون وقت خواب آید ہفت بار سورۂ والشمس بخواند و ہفت بار سورۂ واللیل و ہفت بار سورۂ والضحیٰ و ہفت بار الم نشرح و ہفت بار قل اللھم مالک الملک تا بغیر حساب حضرت خداوند تعالے شخصے را مسخر وی گرداند کہ انچہ می طلبد در بیدارے دیا در خواب ویرا آن راہ نماید

۵۸۷ جوہر برای انکشاف حال غائب شب جمعہ غسل نمودہ چہل و یکبار سورۂ مزمل بخواند در خواب حال منکشف گردد

۵۸۸ جوہر بحبت گم شدہ یا گریختہ در شب یا روز ہزار بار بخواند یا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اَرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ و بعد ازدہ بار یا بست بار چون این دعا خواندہ باشد نام آن چیز بگوید مجرب ست

۵۸۹ جوہر گم شدہ را سہ بار گوید انا للہ و انا الیہ راجعون پس سورۂ یٰسٓ بخواند۔

۵۹۰ جوہر وقتیکہ گم شود سورۂ والعادیات بخواند۔

۵۹۱ جوہر آیۃ الکرسی بر قدرے آرد گندم بخواند و ہر کسی را کہ دہد بگوید کہ بآب دہن در کف غلولہ کند آن کس کہ دزدیدہ است آب از دہن او بیرون نیاید و غلولہ نتواند کرد۔

۵۹۲ جوہر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بر جانش مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بر زبانش عصائے موسیٰ بر جگرش مُہر سلیمان بر دہانش ہفت بار خواندہ بجانب ہر کہ دم کند مہربان شود و زبانش بستہ گردد

۵۹۳ جوہر ہر کہ نزد بادشاہ ظالم و قہار رود یازدہ بار گوید یَا مَالِکَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہیچ آسیبے بدو نرسد و اگر در سفر قاطع طریق یا سبعے بروی سر راہ گیرد چون بعد دندکور بخواند مانع از راہ برخیزد و انیمنی بکرات و مرات بحد تجربہ رسیدہ۔

۵۹۴ جوہر ان ولی اللہ الذی نزل الکتب زد ہو یتولے الصلحین والذین تدعون من دونہ لا یستطیعون نصرکم ولا انفسہم ینصرون وان تدعوہم الی الہدے

لایسمعوا ط وتراہم ینظرون الیک وہم لایبصرون ہ خذ العفو وأمر بالمعروف واعرض عن الجٰہلین ہ واما ینزغنک من الشیطٰن نزغ فاستعذ باللہ ط انہ سمیع علیم ہ

از سورۂ اعراف ہر کہ خوف قطاع الطریق باشد برین مداومت نماید۔

۵۹۵ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم انا جعلنا فی اعناقہم اغلالا فہی الی الاذقان فہم مقمحون ہ وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا فاغشیناہم فہم لایبصرون ہ یا حمید الفعال ذا المن علی جمیع خلقہ بلطفہ برائے ردّ دعوت در درجت ورد سحر ومقہوری اعدا ظاہری وباطنی چندانکہ میسر آید بخوانند۔

۵۹۶ جوہر آر با حوا مختلا ہندی قطع وعا وبعضے دعا بذال معجمہ خوانند ہر کہ در سال یکبار بخواند اورا مار نگزد واگر بگزد خود بمیرد

۵۹۷ جوہر دُرَای وَاحُدَا دُاہَدَا در حضرت شیخ محی الدین ابن عربی وادی بعضے دُرده دَاخوانند ودُہدَا بہ تشدید دال مہملہ است وبعضے بالتخفیف خوانند بخوانند ودر مار گزیدہ بدمد ولعاب دہن خود بدہد کہ برجائے گزیدگی مار بمالد واگر اجازت دہد روز پنجشنبہ بر شیرینی وآب فاتحہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ دادہ قدرے ازان خورد وپس خوردہ خود را بخوراند ودیگوید کہ ترا اجازت این عمل دادم

۵۹۸ جوہر سَلٰمٌ عَلٰی نُوحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ہر کہ ہر روز بخواند مار وکژدم اورا نگزد۔

۵۹۹ جوہر بر لدغ مار وکژدم ہفت بار سورۂ فاتحہ بخواند حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بر لدغ کژدم آب نمک می مالیدند وسورۃ الکافرون ومعوذتین میخواندند وبعضے نمک بمالند وسورۂ اخلاص ومعوذتین خوانند

۶۰۰ جوہر قَالَ اَلْقِہَا یٰمُوْسٰی ہ فَاَلْقٰہَا فَاِذَا ہِیَ حَیَّۃٌ تَسْعٰی ہ قَالَ خُذْہَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِیْدُہَا سِیْرَتَہَا الْاُوْلٰی ہ ہفت بار بر نمک خواندہ مار گزیدہ را بخوراند شفا یابد۔

۶۰۱ جوہر حضرت شیخ عبد الحق محدث قدس سرہ در مدارج النبوت می فرمایند کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرمودند العین حق یعنے چشم زخم وکار کردن آن موجود وثابت ست در نفس الامر وحضرت حق تعالے این خاصیت در بعضے نفوس نہادہ است کہ چون نظر کنند بجانب چیزے بروجہ استحسان ضرر یابد آن چیز چنانکہ در مروی فرمودند حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اگر چیزے می بود کہ پیش دستی میکرد وغلبہ

می نمود قضا و قدر را ہر آینہ بسقت میکرد و آنرا عین و این مبالغہ است در تاثیر عین و جماعت از مبتدع مثل اہل اعتزال و ہر کہ بر طریقۂ ایشان میرود منکر شدہ اند آنرا و چون مخبر صادق بران خبر دادہ اعتقاد آن واجب و انکار آن باطل باشد و بعضے از اصحاب طبائع گفتہ اند کہ جواہر لطیفہ غیر مرئیہ منبعث می شود از عائن و متصل میگردد بمعیون و در می آید درون مسامات جسم وے پس پیدا می کند حضرت حق تعالے ہلاک را نزد آن چنانکہ پیدا می کند ہلاک را نزد نوشیدن زہر و بعضے کسانے کہ منسوب بودہ اند بعین می گفتند کہ چون مے بینم چیزے را کہ خوش مے آید ما را می یابم حرارتی کہ بیرون می آید از چشمان ما و بعضے می گویند کہ منبعث میگردد از عائن قوت سمیہ کہ متصل می گردد بمعیون کہ باعث ہلاک و فساد می گردد مثل زہرے کہ از افعی بلدیغ می رسد و از بعضے افاعی بوساطت نظر تیز زہر می رسد و بالجملہ بر مثال تیر چیزی از جانب عائن بجانب معیون روانہ میگردد اگر مانعی کہ حفظ و وقایہ وی کند درمیان نبود می رسد و کار گر می افتد و اگر مانعے درمیان بود کہ عبارت از حرز و تعوذ و دعاست و مانند سپر ست وصول و نفوذ نیابد و اگر سپر سخت و قوی بود تواند کہ ہم بجانب وی برگردد

۶۰۲ جوہر اگر عائن بتر سد بر سیدن ضرر چشم خود اللھم بارک علیہ گوید دفع چشم زخم کند و بزرگ ترین رقیہا برائے عین و تمامی بلایا و آفات و امراض قرأت سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسے و معوذتین ست و ازان جملہ است اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ و عقابہ وشر عبادہ و من ہمزات الشیاطین و ان یحضرون

۶۰۳ جوہر چون در عیال و اہل و مال خود چیزے خوش آید شتاب گوید ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ از چشم زخم و آفت در امان باشد۔

۶۰۴ جوہر ہر کہ از چشم بد متاثر شود سورۃ الھمزہ بر و بخواند یا سورۃ الجن ہفت بار یا سورۃ القدر بست و یکبار یا سورہ والعدیت بہ بار

۶۰۵ جوہر وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِہِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا ہُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ از سورۂ ن برای دفع عین نافع است

۶۰۶ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان و ہامۃ و من عین لامۃ حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم برائے حضرت امیر المومنین امام حسن و حضرت امیر المومنین امام حسین علیہم السلام فرمودند کہ این تعویذ بنویسند و بر بازو ببندند

۶۰۷ جوہر برائے محفوظ ماندن از جمیع آفات و بلیات و مکروہات دنیوی سی و سہ آیۃ بعد از نماز شام باید خواند چہار آیۃ از اول سورۂ بقر تا مفلحون و سہ آیۃ از آیۃ الکرسی تا خالدون و سہ آیۃ آخر سورۂ بقر از للہ ما فی السموات تا آخر سورۂ و سہ آیۃ از سورۂ اعراف از ان ربکم اللہ تا المحسنین و دو آیۃ از آخر سورۂ بنی اسرائیل از قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن تا آخر وہ آیۃ از سورۂ والصافات تا لازب و سہ آیۃ از سورۂ رحمٰن از معشر الجن تا فلا تنتصران و سہ آیۃ از آخر سورۂ حشر از لو انزلنا ہذا القران تا آخر سورہ و دو آیۃ از اول سورۂ جن از قل اوحی الی تا شططا

۶۰۸ جوہر اللہ الذی خلق السموات والارض و انزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم ج و سخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہ ج و سخر لکم الانہار ۃ و سخر لکم الشمس والقمر دآئبین ج و سخر لکم الیل والنہار ۃ و اتٰکم من کل ما سالتموہ و ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوہا ط ان الانسان لظلوم کفار ۃ از سورۂ ابراہیم ہر کہ مداومت کند ہر صباح و مساء و در وقت خواب و دخول بر اہل و عیال و حیوان و اخوان از ہمہ حوادث زمان در امان باشد و ہر کہ در ہر سفر خواہ بری خواہ بحری صبح و شام مواظبت نماید از ہمہ آفات محفوظ باشد

۶۰۹ جوہر ہر کہ خواہد کہ او را حضرت خداوند تعالے فرزندی شایستہ و پارسا کرامت فرماید این آیۃ بسیار خواند رب ہب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ ج انک سمیع الدعاء ۃ۔

۶۱۰ جوہر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منہا زوجہا و بث منہما رجالا کثیرا و نساء ج و اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ و الارحام ط ان اللہ کان علیکم رقیبا ۃ در شب آدینہ در نیم شب چنانکہ کسے نہ بیند بگلاب و زعفران بر پارہ شکر بنویسد و مرد خود و خورد و زن را نیز علیحدہ نوشتہ بدہد و سہ شب اینچنین کند زن عقیمہ حاملہ شود و فرزند نرینہ بزاید و شیر زیادہ شود۔

۶۱۱ جوہر اگر سورۂ مزمل دہ بار خواندہ بر آب دم کنند و زن و شوہر ہر دو روزہ بدان افطار سازند فرزند نرینہ شود

۶۱۲ جوہر ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ این حروف ہفدہ را حروف متواخیہ گویند بجہت آنکہ در صورت مشابہ و مماثل یکدیگر اند ہمچون

اخوان وجز بجو واثبات نقطہ ازیک دیگر ممتاز نشوند ہر کہ این حروف را بمشک وزعفران وشیر زنان
بنویسد وزن برجامہ بندد وہمیشہ باخود دارد وخصوصاً وقت مباشرت شوہر بسپرزاید واین حروف
را در اعمال محبت واخوت بغایت اثر است

۶۱۳ جوہر اگر کس را شصت بار بنویسد وبگردن طفل بندد زود بسخن آید ولکنت از زبان برخیزد۔

۶۱۴ جوہر رشتۂ کلاوہ را تاب دہد ویک قفل بسیار خرد مع کلید بیارد ودران قفل کلید انداختہ
رشتہ مذکور میان حلقہ قفل انداختہ سورۂ یٰس مع تسمیہ تا مبین اول خواندہ بران قفل بدمد
باز سورۂ یٰس مع تسمیہ تا مبین دوم خواندہ بدمد باز یٰس مع تسمیہ تا مبین سوم خواندہ بر قفل دمیدہ
بند کند تعلیق این قفل مع کلید ورشتہ مذکور در کمر زیر ناف برائے حفظ حمل مجربات صحیحہ است

امن از سقوط حمل ۶۱۵ جوہر ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا ج ولئن زالتا ان امسکہما
من احد من بعدہ ط انہ کان حلیماً غفورا ۱۴ از سورۂ فاطر اگر حاملہ را خوف سقوط
حمل باشد بر حمل بندد

۶۱۶ جوہر اگر زن حاملہ سورۂ حجرات باخود دارد از خوفہا محفوظ ماند۔

۶۱۷ جوہر اذ قالت امرۃ عمران رب انی نذرت لک مافی بطنی تا بغیر حساب از سورۂ
آل عمران بمشک وزعفران بنویسد ودر غلاف این تعویذ کند وبگلوئے طفل بندد از گریستن
وترسیدن ایمن بود وباندک شیر مادر سیر شود۔

۶۱۸ جوہر سورۃ البلد بنویسد وبطفل نوزادہ بندد ایمن بود از آفتہا۔

۶۱۹ جوہر سورۃ الناس بنویسد وبطفل بندد ایمن بود از آفات۔

۶۲۰ جوہر برای وسعت رزق سورۂ مزمل بعد از نماز عشا بست ویکبار بخواند واگر فرصت
نباشد ہفت بار واگر انیقدر ہم فرصت نباشد یکبار لیکن چون باین آیہ رب المشرق
والمغرب لا الٰہ الا ہو فاتخذہ وکیلا حسبنا اللہ ونعم الوکیل بست وپنجبار بخواند بعد ازان
سورہ را تمام کند وبعضے می فرمایند کہ برائے مہمی کہ قابل برآمدن نباشد روز پنجشنبہ غسل کند وبا ہیچکس
سخن نگوید وسہ کرۃ سورۂ مزمل بخواند وبرای دفع نفس پنج کرۃ ورد سازد تمام عمر از غلبات نفسانی
محفوظ ماند وبعضے فرمودہ کہ برائے برآمدن جملہ حاجات چہل ویکبار بدین طریق بخواند کہ بعد
نماز فجر ہشت بار وبعد ظہر ہشت بار وبعد عصر ہشت بار وبعد مغرب ہشت بار وبعد عشا نہ بار
اول وآخر درود وچین خواندن باکسے سخن نگوید وبعضے فرمودہ کہ برائے کفایت جمیع مہمات

درمجلس واحد یازده بار یا بست و یکبار تا دو روز یا چهل روز یا و یک روز هزار بار بخواند بمقصود رسد و برای وسعت رزق تا چهل روز ده بار خواند و هر که نوشته با خود دارد محتاج نگردد و بهر جا که رود مستجاب شود و اگر بعد نماز فریضه بخواند بدی او به نیکی مبدل گردد و اگر خوانده میان دشمنان رود منقاد گردند و خواننده سوره مذکوره از زهر مار و کژدم و سحر و جمله بلاها ایمن گردد و هر که هر شب مداومت نماید جناب سرور عالم را صلی الله تعالے علیه و آله و اصحابه وسلم در خواب بیند بعضی فرموده که دو رکعت نماز بگذارد و در هر رکعتی بعد فاتحه سورهٔ مزمل بخواند بخسپد مشرف برویت جناب سرور عالم صلی الله تعالی علیه و آله و اصحابه وسلم گردد و اگر کسی را فرزندی نمی شود و نمی زید ریسمان نیله چهار تار تا دو هزار همچنین ده رشته کرده و یکجا کرده تا دو دهد بران ریسمان چهل و یک گره دهد و بر هر گره یکبار سورهٔ مزمل بخواند و دم کند و آن ریسمان در گلوی آن کودک به بندد عمرش طویل گردد و اگر بر سپاری بست و یکبار خوانده دم کند و در گلوی کودک اندازد عمرش دراز شود

۶۲۱ جوهر لا الٰہ الا اللہ الحکیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین کانهم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعة من نهار ط کانهم یوم یرونها لم یلبثوا الا عشیة او ضحاها در جام سفید یا چیزے لطیف بنویسد و زن نبوشد این رقیه مجرب ست مر عسر ولادت را۔

۶۲۲ جوهر اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناهما وجعلنا من الماء کل شئی حی ط افلا یؤمنون ۳۰ از سورهٔ انبیا در محل وضع محل نسا مکرر خواند و بر شکم آن هر بار نفث کند یا زیر ناف یا بر ظهر و این مجرب است و بصحت رسیده۔

۶۲۳ جوهر سورهٔ انشقت بجهت آسانی در روزه هفت بار بر قند یا بر آب خوانده بخورانند یا سورهٔ اخلاص در مکان واحد سه هزار بار یا هفت هزار بار یا نه هزار بار بخوانند۔

۶۲۴ جوهر مراجای ده کهر مراجای ده زن وه قن زایا مزا تین ڈلی گڑ کی لیوے هر ڈلی پر سات سات بار پڑھے اور هر بار دم کرے اول ایک ڈلی کھلاوے اگر مفید ہو بہتر والا بعد ایک گھڑی یا گھنٹہ کے دوسری اور تیسری کھلاوے یہ عمل واسطے وضع حمل کے مجرب اور صحیح ہے۔ مراجا و خر مراجا زن دہقان بزایا مزا نوشتہ بندد۔

۶۲۵ جوهر حروف دو قسم ست نورانی و ظلمانی نورانی که آنرا عالیات نیز گویند عبارت ست از حروف مقطعه قرانی که در اوائل سور واقع شده است و وجه تسمیه انها بنورانی آنکه هیچ اسمے از

از اسماء حسنیٰ بی امتزاج اینہا نیست مگر یک اسم کہ الودود ست وحروف مقطعات قرآنی سی کلمہ
و ہفتاد و ہشت حروف است الٓمٓ الٓمٓ المٓصٓ الٓرٰ الٓرٰ الٓمٓرٰ الٓرٰ کٓہٰیٰعٓصٓ طٰہٰ طٰسٓمٓ طٰسٓمٓ
حٰمٓ الٓمٓ الٓمٓ الٓمٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ قٓ نٓ و این عدد وقتے
مسلم ست کہ حم عسق را دو کلمہ اعتبار کنند چنانچہ بعضی از علماء این فن کردہ اند و اگر آنرا مثل
کہیعص از قبیل خماسیات گیرند چنانچہ بعضے بران رفتہ اند پس عدد کلمات بست و نہ باشد و
حروف نورانی بعد از حذف مکررات چہاردہ است ال م ص رک ہ ی ع ط س ح
ق ن و مجموع آن علی صراط حق نمسکہ و حروف ظلمانی عبارت ست از چہاردہ حروف دیگر
کہ غیر حروف مقطعہ قرآنی ست یعنی ب ت ث ج خ د ذ ز ش ض ظ غ ف و
و حروف ظلمانی بدانجہت گویند کہ اصلا ازین حروف اسمی از اسماء جناب حق سبحانہ و تعالے
مرکب نشدہ است بی امتزاج حروف نورانی غیر الودود۔

حروف نورانی علی صراط حق نمسکہ
حروف ظلمانی

۶۲۶ جوہر ہر کہ بادی حروف مقطعات قرآنی ہمراہ بود حضرت خداوند تعالے بواسطہ حمل این
کلمات و ببرکات این حروف از ہمہ آفات او را محفوظ دارد و در رزق بروی کشاید و حاجت
اوسے انتظار بعز اجابت رساند و از دشمنان صیانت کند و از گزیدن مار و کژدم و از ضرر سباع
و حشرات نگاہدارد و چون بسفر رود این کلمات را ورد وقت وداع اہل و اولاد بخواند حضرت
خداوند تعالے او را بالصحت زود بوطن رساند درین ہیچ شک و ریب را راہ نیست۔

۶۲۷ جوہر ہر کہ مجموع حروف اوائل سورہ قرآنی را بر نگین نقرہ یا عقیق نقش کند بساعت سعید
و ختم نماید مقبول و محبوب قلوب گردد و اگر نقاش روز پنجشنبہ و جمعہ روزہ دارد و در ساعت اول
از روز جمعہ آن حروف را نقش کند و در آنوقت غسل پاک کردہ باشد و جامہ پاک پوشیدہ و
بخور لائق سوختہ تاثیر و قوت وے بیشتر شود

۶۲۸ جوہر ہر کہ چہاردہ حروف نورانی را بر خاتم فضہ نقش کند بطابع ثور وقتیکہ قمر در وے بود
و بآن ختم کند جمیع مرادوی ساختہ شود و ہرگز کیسہ وی از زر خالی نبود و ہر کہ در دجلہ نشیند و این
حروف را بر زبان راند محفوظ ماند از غرق و حرق و سرق و ہر کہ این حروف را نوشتہ در میان خرمت
نہد محفوظ ماند و ہر کہ بخواند از ہر آفت محفوظ ماند۔

۶۲۹ جوہر حروف حارہ و یا بسہ مقطعات قرآنی برائے لدغ عقارب عظیم نافع است بر جام
زجاج یا قدح چینی نقش کند و بآب شیرین محو ساختہ بیاشامد و حروف حارہ مقطعات قرآنی

حروف حارہ و یا بسہ مقطعات قرآنی

باعتبار جمل مشارقہ چہار است ام ه ق و باعتبار جمل مغاربہ پنج ام ه ق س و حروف یا بسہ باعتبار جمل مشارقہ سہ است ق س ق و باعتبار جمل مغاربہ ہم سہ است ص ک ق و این حروف چارہ و یا بسہ بعد از حذف مکررات ہشت ست ام ه ط س ک ص ق و آنچہ معمول بہ است انیست و حروف بارده در طبہ مقطعات قرآنی برای نقش حیات بغایت مفید ست چون بہمان وتیرہ عمل کند و حروف بارده مقطعات قرآنی باعتبار جمل مشارقہ سہ است ص ی ن و باعتبار جمل مغاربہ دو ی ن و حروف رطبہ باعتبار جمل مشارقہ چہار ست ل ر ع ج و باعتبار جمل مغاربہ ہم ہمین ست و حروف بارده در رطبہ بعد از اسقاط مکررات ہفت ست ص ی ن ل ر ع ج و معمول بہ انیست

قرآنی حروف بارده و رطبہ مقطعات

۶۳۰ جوہر ہر کہ دو حرف نورانی و دو ظلمانی یعنی ع غ س ش بر ناخن ابہام ایمن نویسد و مقابل دشمن شود امن یابد از بدی او۔

۶۳۱ جوہر علماء این فن از حروف مقطعات قرآنی دقائق و حقائق و خواص و آثار بسیار دریافتہ اند و از اسمائیکہ مرکب ازین حروف و اعداد ایشانست فوائد و منافع بیشمار معلوم کردہ اما آنچہ ازین حروف مرکب ست مثل اللہ و الرحمٰن و الرحیم و الحق و العلی و الکریم ست و آنچہ از اعداد ماخوذ ست مثل اسم الصادق و الملک و المانع و الجواد و الوہاب ست مثلاً کیفیص بحساب جمل صد و نود و پنج ست و ازوے اسم الصادق حاصل شود و از صاد کہ نود ست اسم الملک و از المص کہ صد و شصت و یک ست اسم المانع و از طہ کہ چہارده است دو اسم الجواد و الوہاب و باقی برین قیاس

۶۳۲ جوہر بدانکہ ہر حرفی را از حروف جمل مشارقہ بفلکی نسبت داده اند تا عامل حروف در اثنائے عمل ملاحظہ آن فلک و منزل و کواکب وی کردہ شروع نماید پس ہر حرفی کہ بحسب عدد مرتبہ اول دارد از احاد و عشرات و مات و الوف یعنی ای ق غ متعلق بفلک الافلاک ست و ہر حرفی کہ مرتبہ دوم دارد از احاد و عشرات و مات یعنی ب ک ر متعلق بفلک البروج است و آنچہ مرتبہ سوم دارد یعنی ج ل ش متعلق بفلک زحل ست و آنچہ مرتبہ چہارم دارد یعنی د م ت متعلق بفلک مشتری ست و آنچہ مرتبہ پنجم دارد یعنی ہ ن ث متعلق بفلک مریخ ست و آنچہ مرتبہ ششم دارد یعنی و س خ متعلق بفلک آفتاب ست و آنچہ مرتبہ ہفتم دارد یعنی ز ع ذ متعلق بفلک زہرہ است و آنچہ مرتبہ ہشتم دارد یعنی ح ف ض متعلق

بفلک

بفلک عطارد ست وانچہ مرتبہ نہم دارد یعنی خاص ظ متعلق بفلک قمر ست

۶۳۳ جوہر از حروف جمل مشارقہ اسباج و تعلق بزحل دارد ہ و نرح تعلق بمشتری طی ک ل تعلق بمریخ م ن س ع تعلق بشمس ف ص ق ر تعلق بزہرہ ش ت ث خ تعلق بعطارد ذ ض ظ غ تعلق بقمر۔

۶۳۴ جوہر نون و دال مہملہ و خاے معجمہ و قاف و کاف و ضاد معجمہ و غ معجمہ بزحل منسوبست و طای معجمہ بمشتری و الف و تاے مثناۃ فوقانیہ و میم و راے مہملہ بمریخ منسوب ست و حای مہملہ با و عین مہملہ و یاے مثنات تحتانیہ بشمس و شین معجمہ و واو و طاے مہملہ و زا بزہرہ و باے موحدہ و صاد مہملہ و ثاے مثلثہ و ذال معجمہ بعطارد و یم و لام و سین مہملہ و فا بقمر باید دانست کہ این قسمت حروف بر کواکب سبعہ اگرچہ از صیت شہرت درجہ قبول اول ندارد لیکن پیش محققان این فن بغایت معتبر است۔

۶۳۵ جوہر نزد حضرت شیخ اکبر قدس سرہ حروف رطبہ اعطاے سہولت مطلوب می کند و حروف یابسہ بضد آن اثر ظاہر می گرداند و حروف حارہ اعطاے سرعت نفوذ می کند و حروف باردہ بضد آن عمل نماید۔

۶۳۶ جوہر ہر حرفے از حروف تہجی بحسب مزاج خاص خود عملے خاص دارد مثلاً حروف حارہ و اسمائیکہ از ان حروف مرکب شوند احداث حرارت کنند و حروف باردہ و اسمائیکہ از ان مرکب شوند اطفاء حرارت کنند و ایجاد برودت و اگر اسمی بود کہ حروف وی مشتمل بر چہار طبع بود ہر کدام کہ غالب بود حکم وی نافذ باشد و اگر ہیچیک را غلبہ نبود اثر اعتدال ظاہر شود پس عامل را باید کہ در جمیع اعمال کلیہ و جزیہ ملاحظہ طبائع حروف کند و مناسب ہر عملی از اعمال ناری و ہوائی و مائی و ترابی حرفے چند را کہ تعلق بآن عنصر دارد اختیار کند مثلاً در ایقاد نیران و احراق بیوت بلدان و سائر اعمال آتشکاری حروف ناری را غالب گرداند و در تحریک ریاح و تخریب دیار ظلمہ و عساکر اہل بغی بعواصف و سائر اعمالیکہ باد و ہوا را در ان مدخل ست حروف ہوائی را غالب گرداند و در تحصیل امطار و ازدیاد آب در انہار و اعمالیکہ آب را در ان مدخل ست حروف مائی را مستولی گرداند و در اصلاح اراضی و زراعات و عمارات و اخراج کنوز و دفائن و اعمالیکہ زمین را در ان مدخل ست حروف ترابی را مستولی گرداند و این اصل کلی ست در اعمال

۶۳۷ جوہر قرارت حروف ناری و اسمائیکہ ازان مرکب ست ازالۂ خلط بلغم کند و ہاضم طعام بود و مواظبت بران خنجرہ را پاک سازد و آواز خوش گرداند و دفع رطوبت و برودت کند و جمیع امراض بلغمی را نافع و کثرت قرارت حروف ہوائی و اسمائیکہ ازان ترکیب یافتہ دافع امراض ششش و قلب ست و مداومت بران لبشرہ را صاف سازد و جمیع اعضا را قوت بخشد و کثرت قرارت حروف مائی و اسمائیکہ ازان ترکیب یافتہ اطفاء حرارت و عطش کند و حمیات محرقہ را زائل گرداند و مداومت آن اعضا را پاک سازد و در امراض حارہ یابسہ احداث رطوبت کند و کثرت قرارت حروف ترابی و اسمائیکہ ازان مرکب ست دفع جملہ رطوبت کند از بدن و قوائے دماغی را تقویت دہد و مداومت آن ہمہ اعضا و اعصاب را قوت بخشد۔

۶۳۸ جوہر حروف ثمانیہ و عشرون بحسب طبائع اربعہ اعمال مختلفہ دارند بعضے کہ بریک طبیعت اند و حیثیت بساطت در ایشان زیادہ است یک اثر و یک قوت مناسب آن طبیعت از ایشان صادر شود و بعضے کہ مرکب القوی اند و حیثیت ترکیب در ایشان بیشتر ست قوت و اثر ایشان زیادہ است پس بنا بر این قاعدہ حروف حارہ یابسہ مقوی حرارت حیاتیہ اند کہ اطبا آنرا حرارت غریزی گویند و دافع امراض بارده رطبہ مثل حمی بلغمیہ و فالج و لقوہ و غیر آن و حروف بارده یابسہ برائے صاحب طمث و نزف الدم و رعاف و امثال آن لائق ست و حروف رطبہ برائے حفظ صحت و ازدیاد قوت و تقویت قوائے طبعی و شہوے و حروف بارده رطبہ برای حمیات محرقہ و ادرام حارہ و امثال آن مفید ست

۶۳۹ جوہر طبائع حروف غیر معروف انیست حروف ناری ا ب ت ث ج ح خ حروف ہوائی و ذ ر ز ط ظ ک حروف مائی ل م ن ص ض ع غ حروف ترابی ف ق س ش ہ وی و طریق امتزاجات آنست کہ حروف اول از حروف ہر عنصر گیرد و یکجا رقم زند و این امتزاج اول ست و حرف دوم از ہر عنصرے اخذ کند و این امتزاج دوم ست ہمچنین تا آخر پس امتزاج اول "ادل ف" ست و آن نافع است از دیاد حرارت غریزی را پس این حروف بر جام زجاجی یا قدح چینی بمشک و زعفران و گلاب نقش کند و بماء العسل محو ساختہ بیاشامد و امتزاج دوم "ب ذ م ق" ست برائے ازالۂ بلغم و دفع رطوبت از معدہ مفید است این حروف را بر لوح نقش کند و پیش سینہ بیاویزد و محاذی فم معدہ عاجل النفع بود و امتزاج سوم "ت ر ن س" برای طرد ہوام و حشرات ست این حروف بر شاخ گوزن بنویسد

وآنرا بر آتش نہادہ بسوزاند ہرگز نمدہ کہ دران حوالی ونواحی بود فرار نماید وامتزاج چہارم "ث ز ص ش" برای محبت وقبول قلوب ست این حروف را بر صحیفہ نقرہ نقش کند بطالع جوزا وقوت عطارد بشرطیکہ قمر در سنبلہ باشد وقوی حال بود ونوشتہ را با خود دارد بمقصود واصل شود وامتزاج پنجم "ج ط ض ه" برائے اوجاع وتسکین آلام این حروف را بر ظرفے پاک نقش کند بقلم پولاد دائم ازان ظرف آب آشامد واز انجا طعام خورد اگر مریض باشد صحت یابد واگر صحیح بود مریض نشود وامتزاج ششم "ح ظ ع و" برائے جلب رزق ونیل خیرات وبرکات در زراعات بر صحیفہ ذہب یا فضہ نویسد وقتیکہ قمر در دلو بود ودلو طالع باشد وامتزاج ہفتم "خ ک غ ی" برائے خوف واطفاء غضب سلاطین وحکام ظالم بر کف دست راست خود نویسد واگر بہر دو دست نویسد بہتر بود ودر ساعت مشتری نویسد ونزد بادشاہ یا حاکم جبار یا دشمنی قوی رود وچون نظر بران افتد از قہر نزل کردہ بلطف پیش آید

۶۴۰ جوہر بدانکہ حروف جمل وتہجی نزد علماء مشارقہ ہمین ابجد واتبث ست وقسمت حروف جمل وتہجی بر طبائع اربعہ کہ حرارت وبرودت ویبوست ورطوبت ست برین وجہ کہ حرف اول خواہ از جمل وخواہ از تہجی حار ست وحروف دوم بارد وسوم یابس وچہارم رطب باز حرف پنجم حار ست ہمچنین تا آخر حروف ونزد علماء مغاربہ در تقدم وتاخر بعضے حروف جمل وتہجی تفاوتے واقع است پس حروف جمل ایشان برین ترتیب ست ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن ص ع ف ض ق ر س ت ث خ ذ ظ غ ش وحروف تہجی ایشان برین ترتیب ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز ط ظ ک ل م ن ص ض ع غ ف ق س ش ه و ی وقسمت حروف جمل وتہجی بر طبائع اربعہ نزد ایشان نیز ہمان نوع ست کہ در قسمت مشارقہ گذشت پس بقول علماء مشارقہ ہفت حروف جمل حارہ اند اہ ط م ف ش ذ وہفت بارده ب د ی ن ص ت ض وہفت یابسہ ج ز ک س ق ث ظ وہفت رطبہ د ح ل ع ر خ غ وہفت حروف تہجی حارہ اند ا ج ذ ش ظ ق ن وہفت بارده ب ح ر ض ع ک و وہفت یابسہ ت خ ز ض غ ل ه وہفت رطبہ ث د س ط ف م ی ونزد علماء مغاربہ ہفت حروف جمل حارہ اند اہ ط م ف س ذ وہفت بارده ب د ی ن ض ت ظ وہفت یابسہ ج ز ک ص ق ث غ وہفت رطبہ د ح ل ع ر خ ش وہفت حروف تہجی

حارہ انداج ظ ن غ ش و ہفت بارہ سباح رک ص ف ہ و ہفت یابسہ
ست ست خ ز ل ض ق و و ہفت رطبہ ث ظ م ع س ی و اختلاف ست در تقدیم
با برداد و داد بر باد اولی تقدیم باست برداد زیرا کہ در جفر جامع ہا مقدم ست برداد۔

۶۴۱ جوہر در طبائع مرکبہ حروف دو قول ست اول قول شیخ بونی کہ نزد ایشان حروف ناری
جمل مغار بہ یعنی اصطفف شد مرکب ست از حرارت و یبوست و حروف ترابی نیان یعنی بوتیقیظ
مرکب از حرارت و رطوبت و حروف ہوائی ایشان یعنی جبر تصقشغ مرکب ست از حرارت و رطوبت
و حروف مائی ایشان یعنی دحلعز خرش مرکب ست از برودت و رطوبت و نزد شیخ اکبر حروف
از حروف بست و ہشت گانہ مرکب القوی ست اول ہ و آن ترابی و ہوائی ست و تقدیم ترابی
بجہت آنست کہ حیثیت ترابیت در وی اقوی ست دوم ح ہوائی و ترابی ط مائی و ہوائی و ناری
ی ناری و مائی ل ناری و ترابی ش مائی و ہوائی ف مائی و ہوائی ق ناری و مائی خ ترابی و ناری

۶۴۲ جوہر حضرت شیخ ابو عبد اللہ مغربی قدس سرہ میفرمایند کہ روحانیت ہر حرفے از حروف
ثمانیہ و عشرون مظہر اسمی ست از اسماء جناب الہی و تاثیر و تصرف حروف در عالم بواسطہ قوت
آن اسماست پس عامل حروف در اثنائے شغل باعمال تذکران اسما باشد تا فائدہ تامہ بر عمل
متفرع گردد و اسما بر ترتیب حروف جمل مشارقہ انیست او آنرا نیچ اسم ست اللہ آلہ احد
اول آخر۔ ب و آنرا نہ اسم ست باری باسط باطن باعث باقی بالغ امرہ بربدیع
بصیر سرج راہنمت اسم ست جابر جاعل جامع جابر جلیل جمیل جواد۔ در اچہار اسم
ست داعی دائم دلیل دیان۔ ہ را دو اسم ست ھو از حیثیت باطن و آن مناسب
حال منتہی ست و ہادی از حیثیت ظاہر و آن لائق حال مبتدیست و بعضے می فرمایند کہ اسم وے
در اعمال خیر ہادی ست و در اعمال شر مہلک ست و را دوازدہ اسم ست واجد واحد وارث
واسع وافی والی وتر و دود وفی وکیل ولی وہاب۔ ز را یک اسم ست زارع قال اللہ
تعالیٰ ام نحن الزارعون و بعضے میفرمایند کہ اسم وی مزکی ست و نزد بعضی زکی و نزد بعضی
زامل سرح را نہ اسم ست حسیب حفیظ حکیم حمید حنان حی و بعضے حنان را داخل
اسماء وے ندارند پس اسمای وی ہشت ست بعدد مجمل وی ط را یک اسم ست مطہر
و بعضے غیر ازین سہ اسم دیگر آوردہ و آن طاہر و طالب و طائق ست۔ می را یک اسم است
میسر و بعضی می فرمایند کہ اسم وی مخفی ست از غایت شدت تنزلے کہ ویراست لہذا در نہایت

حروف تہجی افتادہ و بعد از حرف لا واقع شدہ کہ آلہ نفی ست بمذہب آنہا کہ لا را یکے از حروف دانستہ اند و بعضے می فرمایند کہ حرف یا را اسم اعظم ست بزبان عبرانی کہ یوہ است بفتح یا و فتح واو مشدد و بنی اسرائیل تاویل وی تا این زمان ندانستہ اند ک را چہار اسم ست کافی کریم کبیر کفیل ل را یک اسم ست لطیف ۔ م را دہ اسم ست ماجد مالک الملک مانع مبین مجید ملک ملیک ممیت منان مہیمن و بعضے می فرمایند کہ ویرا سی و سہ اسم ست و ہر اسمی کہ جزو اول وی حرف میم ست درین داخل ساختہ وہ اسم مذکور شد و بست و سہ اسم دیگر اینست مبدئے متعالی متکبر متین مجیب محصی محی مذل مصور معز معطی معید مغنی مقتدر مقدم مقط مقیت منتقم منزل منشئ موخر مومن مہلک ۔ ن را چہار اسم ست ناصر نافع نصیر نور ۔ س را پنج اسم ست ستار سریع سلام سمیع سید و بعضے سبوح را زیادہ کردہ اند ع را ہشت اسم ست عالی عدل عزیز عظیم عفو علام علی علیم ۔ ف را دہ اسم ست فائق فارج فارق فاصل فالق فتاح فرد فعال مفرق ۔ ص را چہار اسم است صادق صانع صبور صمد ق را دوازدہ اسم ست قابض قابل التوب قادر قاہر قابل قائم قدوس قدیر قریب قہار قوی قیوم و بعضے گفتہ کہ قائم را بریں وجہ گویند قائم علی کل نفس بما کسبت و قدیم اسم دیگرست برای این حروف تر را دہ اسم ست رازق رافع رب رحیم رحمٰن رزاق رشید رفیع الدرجات رقیب رؤف ۔ ش را چہار اسم ست شانی شدید شکور شہید و بعضی گفتہ کہ شاہد نیز اسم ست برائے این حرف و شدید نگویند بلکہ شدید العقاب گویند و بریں قیاس در حرف سین سریع الحساب گویند و در حرف فا فعال لما یرید گویند ۔ ت را یک اسم ست تواب ۔ ث را یک اسم ست ثبیت قال اللہ تعالیٰ ثبیت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت (ثبت ۱۲) و بعضے گفتہ کہ اسم وی ثابت الوجود (ثابت ۱۲) ست خ را سہ اسم ست خافض خالق خبیر ۔ ذ را نہ اسم ست ذو انتقام ذو البطش ذو الجلال و الاکرام ذو الطول ذو العرش ذو الفضل ذو القوۃ المتین ذو المعارج ذو المن ۔ ض را یک اسم است ضار ۔ ظ را یک اسم ست ظاہر و گویند مظہر نیز اسم دیگرست ۔ غ را ہفت اسم ست غافر غالب غفار غفور غنی غیاث المستغیثین اگرچہ بعضے از اسماء مذکورہ ازان قبیل است کہ در اطلاق شرعیہ کمتر مستعمل ست لیکن چون اکابر این فن در کتب معتبرہ خود ایراد فرمودند بذکر آن اقدام رفتہ ۔

۶۲۳ جوہر ارواح حروف از حقیقت اعداد ایشانست وصور حروف ارقام اجساد آن اعداد۔

۶۲۴ جوہر طریق استفادہ از حروف واسماء و آیات قرآنی منحصر در سہ طریق ست اول طریقہ توجہ بارواح وحقائق حروف وتوسل جستن بصورت مثالی ایشان کہ در عالم برزخ دارند و آنرا طریق تخیلی خوانند دوم طریق تلاوت حروف واسماء آیات کہ آنرا طریق کلامی خوانند سوم طریق کتابت آن ورقم زدن اشکال حرفی وہیات رقمی ایشان کہ آنرا طریق کتابی خوانند۔

۶۲۵ - ا جوہر بدانکہ ہر حرف تہجی را اہل خواص ست ومتفق علیہ انیست ا ہر کہ بامداد پیش از سخن گفتن ہزار بار الف گوید یا نوشتہ باخود دارد وجاہ شود واگر پنجاہ وہفت نوشتہ باخود دارد عزیز گردد واگر مریض بر کاسۂ چینی از زعفران نوشتہ وشستہ بخورد شفا یابد ودر وقت نوشتن یا رحمٰن یا کریم گوید واگر بر استر جامہ کسی ہفت الف نقش کند آن کس از چشم زخم حاسدان ایمن وسالم بماند واگر بر ہر ناخن دست وپای حاملہ در وقت اثر وضع حمل یک الف رقم زند بعد از انکہ وضو ساختہ باشد

ب - ودست وپا خشک ساختہ بآسانی بار نہد ب مجوس پانصد بار گوید خلاص یابد وبعضے یک ہزار وپانصد بار گفتہ اند واگر چہار شنبہ وقت فرو رفتن آفتاب نوشتہ کودک بخورد وحفظ بیفزاید واگر چیزے فوت شدہ باشد نوشتہ در صحف نہد باز یابد واگر نوشتہ باخود دارد از شر دشمنان ایمن بود ودر وقت نوشتن یا قیوم یا واحد گوید واگر ہر روز ہزار بار گوید صاحب دولت گردد واگر ہزار نوشتہ باخود دارد عزیز شود واگر روز سہ شنبہ وقت زوال پانصد ودہ نوشتہ در دیوار خانہ بیاویزد ثابت قدم گردد واگر نوشتہ وشستہ زن وشوہر بخورند محبت پیدا آید ودر وقت نوشتن یا دائم یا حمید گوید ت - اگر ہر روز بہ نیت محبت بخواند پیدا آید اگر تا ابعد مجمل کہ چہار صد ست لوسید

ت - ۱ صحیح

وباخود دارد در نظر مردم عزیز شود واگر بعد مفصل کہ چہار صد و یک ست بخواند اقبال بروے

ث - کشادہ گردد وفتوح یابد ث اگر ہر روز بہ نیت محبت بخواند پیدا آید واگر سی صد نوشتہ زیر سر طفل نہد نترسد واگر روز سہ شنبہ وقت طلوع آفتاب پنجاہ وسہ نوشتہ باخود دارد معاندان مطیع گردند اگر ثار ہر روز بعد مجمل کہ پانصد ست بر زبان راند برای احداث محبت نظیر ندارد واگر ہمین عدد

ج - نویسد وزیر گوارہ طفل نہد در خواب وبیداری نترسد ودر پنجشنبہ تعلق باین حرف دارد ج - اگر ہفت روز ہر روز نہ ہزار بار گوید حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم را در خواب بیند واگر پنجور پانصد بر قدح نوشتہ شستہ بخورد صحت یابد واگر شب پنجشنبہ در افزونی ماہ شیرہ نوشتہ باخود دارد در سحر وچشم زخم بردی کار نکند واگر مرد نوزاد را در البحر بستہ باشند ہزار بار بر پشت پاک نو

یا قلمی داده نویسد باین صورت ح و آب شیرین محو کرده بیاشامد قوت مباشرت وی عود کند و اگر
بست و چهار بار بر نبات مصری نویسند برین صورت ح و صاحب قولنج بخورد شفا یابد و اگر جیم
را بعد و مفصل دے که پنجاه و سه است بر قدحے نویسد و محو ساخته بیاشامد دفع هر مرض کند و روز
جمعه تعلق به جیم دارد ح و دو یست بار خواند و بر مشت خاک پاک دمیده بر دشمن افشاند دوست
گردد و حا برائے دفع حیات محرقه و اورام حاره و جمیع امراض که ناشی از حرارت و یبوست
بود بغایت نافع - اگر کسے بر نگین خاتم خود هشت حرف حا نویسد برین صورت ح و صاحب
تپ آنرا در انگشت کند شفا یابد و اگر آن خاتم را در آب اندازد و صاحب تپ ازان آب
بیاشامد حرارت وی زائل شود و این عمل وقتی کند که قمر ناظر بسعود بود و منصرف از نحوس و در بیت
اول یا هشتم از روز دو شنبه یا جمعه نویسد و با خود دارد و خ بعد از نماز جمعه بالائے بام هفتصد بار
خوانده بطرف غائب دمد و اگر طرف معلوم نباشد هفصد بار نوشته زیر سر نهد غائب را در خواب
بیند خا را بعد و مجمل که شمس صد ست خوانده بطرف غائب دمد زود خبر یابد و اگر جانب نامعلوم
باشد نوشته در زیر بالین نهد در خواب بیند و اگر شب چهار شنبه نیم شب بمشک و زعفران
سی و پنج نوشته با خود دارد عزیز گردد و از دین خلاص یابد و وقت نوشتن یا حنان یا منان گوید
و وقت صبح پیش از سخن بالائے بام بمقابله ستارگان هفتصد بار گوید دشمن از شهر رود و اگر
هر روز هزار بار گوید بدولت برسد و اگر به نیت امانت مال در سه شنبه وقت طلوع آفتاب
هفتصد و سی و یک نوشته در مسجد جامع دفن کند در امان حق باشد وقت نوشتن یا دیان یا خالق
گوید د اگر دائم گوید با اهل خویش در امان حق باشد و اگر هفصد نوشته با خود دارد و یا بر شیرینی
خوانده بخورد نزد مردم عزیز گردد و اگر شب دو شنبه دو صد نویسد و در بلغار تعویذ کرده با خود دارد
در میان خلق عزیز گردد و وقت نوشتن یا رحیم یا کریم بخواند - هر که ذال را در د
خود سازد دولت او را زوال نرسد و عزت و اقبال وی بیفزاید و اگر هفصد بار بعد و مجلش بخوانند
بر نان و شیرینی نفث کند و بخوردن سگان دهد محبوب قلوب گردد - ر اگر دفینه نامعلوم باشد
هفتصد بار در گوش خروس سفید مراد مرغ که در زبان عرب او را دیک گویند گوید و بدمد هر جا که
دفینه باشد آنجا قرار گیرد ز اگر پانصد مرتبه گوید از ترس امین گردد و اگر هزار نوشته با خود دارد
مهیب گردد و اگر در روز جمعه صد و بست نوشته با خود دارد زبان خلق از بدگفتن بسته گردد و وقت نوشتن
یا حلیم یا معید گوید س اگر در هر روز وقت پیشین هفتصد مرتبه ورد سازد خلق مطیع وی گردد و اگر نوشته بر گردن

ح
حمیات

د

ذ

ر

ز

س

ع بر بست راست نوشته و دارد

فضل بندد و در سخن آید و اگر بروز چہار شنبہ سی صد و شصت بار در طاس و در میان حمام نوشتہ و شستہ بر
اندازد در نعمت بردی کشادہ گردد و وقت نوشتن یا حمید یا عزیز خواند بدانکہ سین از میان حروف
تہجی باین صفت مخصوص و ممتاز ست کہ زبر او با بینات او مساویست چہ س کہ از قبیل بنیات ست
بعد و شصت ست وی و ن کہ زبر او ست بعد و شصت ست و این از نوادر و غرائب ست اگر س
را ہر روز وقت پیشین شصت بار بخواند صاحب کرامات گردد باید کہ س را بیای خطاب بخواند ش اگر دولیست ش
بار خواندہ در خواب رود نر یا مادہ کہ در شکم حاملہ باشد در خواب بیند و اگر بر نان نوشتہ خوردن دہد بآسانی زاید و اگر
مردی بستہ باشد در روز جمعہ نود و پنج بار بمشک و زعفران بر کاسۂ چینی نوشتہ و شستہ بخوراند کشادہ گردد و اگر زن
باشد شستہ بر سر اندازد و برای ہر نیتی کہ باشد در مصحف اندازد و وقت نوشتن یا قہار و یا قریب بخواند ہر کہ
ص شین را سی صد بار بعد و مجاہش بر طعام یا شیرنی بخواند و وقت وضع حمل حاملہ را بخواند بسہولت بار بندص
خ اگر ہفصد و پنج نوشتہ در مصحف نگاہ دارد عزیز گردد و وقت نوشتن یا منزل و یا نور بخواند ض برای دفع
جنون نود بار خواندہ بدمد و نوشتہ بندد و بحبت محبت ہفتصد بار گوید و اگر صد و نوزدہ در شب جمعہ با مشک و
زعفران نوشتہ زیر سر نہد حضرت سرور عالم را صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم در خواب بیند و اگر شستہ
بخورد دل او روشن گردد و اگر با خود دارد ع عزیز گردد و وقت نوشتن یا عالی و یا قدوس گوید۔ ہر کہ
ضاد را ہشتصد بار بر خوردنی خواندہ مجنون را دہد یا کسے کہ ضعف دل دارد یا صاحب خفقان را دہد
ط شفا یابد۔ ط از حبت ترس ظالمی ہر بامداد ہفتصد بار گوید ایمن گردد و اگر در شب پنجشنبہ نہصد
نوشتہ با خود دارد در ہیچ کار درماندہ نشود و در وقت نوشتن یا حی یا قیوم گوید ہر کہ خواہد کہ از
میان اعدا زود و بسلامت و عافیت بیرون آید و ضرر بوی نرسد باید کہ بر ہر ناخن خود ہر روز یکبار
حروف ظا را بنویسد و دران اثنا دہ بار بعد و مفصلش بیک نفس بر زبان راند پس قدم بیرون نہد
ظ بسلامت از میان ایشان بگذرد۔ ظ برای محبت ہفتصد بمشک و زعفران نوشتہ با خود دارد و اگر در
روز پنجشنبہ صد و سی نوشتہ با خود دارد مشہور جہان گردد و در وقت نوشتن یا محمود یا کریم بگوید۔
ہر کہ از ظالمی بترسد ہر بامداد نہصد بار حرف ظا بخواند و بجانب وی و منزل وی نفث کند زود آن
ظالم دفع شود و اگر ہمین عدد بنویسد و بہمراہ ع بندد شفا یابد در روز چہار شنبہ تعلق باین حرف
ع دارد ع اگر بست روز ہر روز ہفصد بار بخواند دشمن ہلاک گردد و اگر روز جمعہ ہزار نوشتہ با خود
دارد ہرگز محتاج کس نشود و در وقت نوشتن یا عظیم یا عجیب گوید۔ ع اگر کسے را محبوب
سرکش بود ہفتصد بار بمشک و زعفران و گلاب بنویسد و با خود دارد محبوب مطیع گردد و اگر بر مقدار

غ

حلوا خواند بہمین عدد و محبوب را بخور راند دوست گردد۔ غ اگر ہر روز ہفتاد بار گفتہ بجانب دشمن دمد
مقہور گردد و اگر در روز چہار شنبہ نوذ نوشتہ باخود دارد از حبس خلاص یابد و در وقت نوشتن

ف

یا مالک یا مہیمن گوید۔ غین را اگر کسے ہر روز ہزار بار بگوید بجانب دشمن دمد نیست گردد۔ ف
بجہت بر آمدن حاجات ہر روز چہل بار گوید۔ اگر کسے ہشتاد روز متصل ہر روز ہشتاد بار فارا

ق

بگوید و بجانب دشمن نفث کند نابود شود و روز شنبہ تعلق باین حرف دارد۔ ق اگر ہر روز
بست بار گوید اسرار باطنی بروی منکشف گردد۔ قاف را دویست بار بر کاغذ بنویسد و در زیر
سنگ گران نہد بنام ہر کہ این عمل بکند خواب وے بستہ گردد تا کاغذ بیرون نیارد و نوشتہ را

ک

محو نسازد آنکس را خواب نیاید و آرام نگیرد ک اگر نود و نہ روز جمعہ وقت بر آمدن آفتاب
نوشتہ باخود دارد جملہ حاجات بر آید و اگر نوشتہ در باغ یا کشت بیاویزد موش و ملخ مضرت نرساند

ل

و در وقت نوشتن یا خالق یا محیط گوید۔ ہر کہ کاف را ہر روز دویست بار بخواند اسرار الوہیت
بر دل وی منکشف شود ل اگر بکسے طمع داشتہ باشد ہفتصد بار بگوید۔ اگر کسے خواہد کہ از چشم

م

دشمنان پنہان شود باید کہ بوقت حاجت لام را دویست بار بخواند مقصود حاصل شود۔ م اگر
ہفصد بار در شب جمعہ گوید حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم را در خواب

ن

بیند و اگر روز سہ شنبہ سیزدہ نوشتہ در مصحف نہد حاجتش روا گردد و در وقت نوشتن یا شکور
یا حکیم گوید۔ طبع میم حارست و در وسط وی رطوبتے ست میان دو حرارت و آن حرف
یاست میان دو میم ہر کہ ہر روز چہل بار در شکل میم نظر کند و ہر بار بخواند قل اللہم تالبغیر
حساب حق تعالے اسباب دنیا و آخرت را بروی آسان گرداند و ہر کہ میم را چہل بار بر جامے

و

نویسد و بآب پاک محو ساختہ بیاشامد حق تعالے در علم و فہم وی افزاید و زبان وی را بحکمت
ناطق گرداند۔ ن اگر ہژدہ نوشتہ باخود دارد راز نہان آشکارا گردد و در وقت نوشتن

ہ

یا عزیز یا جبار گوید ہر کہ نون را پنجاہ بار بنویسد و باخود دارد ہر جا نورے از موذیات کہ وی را
بگزد در وی نگیرد۔ و اگر چہار صد بار گوید زبان خلق از بد گفتن بستہ گردد۔ اگر واو را بنام دشمن

ی

دویست بار بر کاغذ بنویسد و از بادروی در آویزد آن دشمن سرگردان شود و اگر کسے را داعیہ
سفر باشد و میسر نشود ہر صباح شصت بار این حرف را بخواند و بدان جانب دہد کہ مقصد اوست
بزودی موانع مرتفع شود و آن سفر دست دہد۔ ہ اگر نہصد نوشتہ باخود دارد خلق مطیع او گردد۔

لا

ہا حرف نورانے ست و نزد جمعی از ارباب تحقیق اسم اعظم عبارت از وست و گویند بحقیقت

اسم اللہ این حرف ست و الف و لام از برائے تعریف و در اصطلاح صوفیہ حرف ہا عبارت از مرتبہ غیب ہویت ست یعنی ذات مجرد از ملاحظہ اسما و صفات و این مرتبہ فوق مرتبہ الوہیت ست اگر ہفتاد بار این حرف را بر خاک گورستان قدیم یا خاک وقف خواند و در خانہ دشمن اندازد ہلاک شود و خانہ وے ویران شود۔ و حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ در بعضے از رسائل خود آوردہ کہ ذکری کہ جاریست بحسب دوام بر نفوس حیوانات کہ انفاس ضروریہ ایشان ست حرف ہا ازان میکند بی توسط آلتی از مخارج حروف و این حرف ست کہ اشارت بغیب ہویت است

ی اگر ہفت ہزار بار گوید از خلق بی نیاز گردد و اگر یا را صد بار بنام شخصے بخواند زبان وے از غیبت و تہمت عاجل بستہ شود و اگر کسی وہ بار حرف یا را بعد و مجل وے بر کاردی نویسد بنام شخصے و آنرا در زیر خاک دفن کند خواب آن کس بستہ شود۔

۶۴۶ جوہر دہ حروف ست کہ آنرا حروف الجان گویند بجہت آنکہ چہار اسم ازان حروف ترکیب می یابد کہ آن اسما بر ناصیہ بعضی از جنیان مکتوب ست و آن حروف بعد از اسقاط مکررات انیست و ذ ض ظ ف ق ک ل م و ۔ ازین حروف عشرہ در وقت ترکیب اسما اربعہ سہ حروف کہ وال و لام و واو ست مکرر می شود دال سہ بار و لام سہ بار و واو یکبار و آن اسما انیست و اذل صد ضد قفکل موو پس ہر کہ این حروف و اسما را با خود نگاہ دارد از مضرت جن و علت صرع و جنون و خوف و رعب و امثال آن محفوظ گردد و اگر بر طفلے بندند کہ در خواب بترسد و می ہراسد آن ترس و ہراس از وے زائل شود و اگر در دل کسی قلق و اضطراب بود چون این حروف و اسما را با خود نگاہ دارد آن و غدغہ برطرف شود

۶۴۷ جوہر الف چہار نوع ست اول قائمہ دوم مسطوحہ سوم مسطورہ چہارم معطوفہ الف قائمہ برین صورت ست البعضی گفتہ کہ حرف الف در اعمال محبت و سائر اعمال خیر مستعمل ست و بعضے دیگر گویند کہ مخصوص بمحبت نیست بلکہ در اعمال بغض و عداوت و سائر اعمال شر نیز جاریست پس وقتی کہ قمر در حمل یا در ثور باشد و ناظر بسعود و ساقط از نحوس دائرہ کند و در وے نام طالب و مادرش و نام مطلوب و مادرش بنویسد و بر دوران صد و یازدہ الف بگشد و نزدیک آتشدان بیاویزد اثر عظیم از محبت در دل مطلوب پیدا شود و اگر وقتے کہ قمر در دبال یا ہبوط باشد و بہ نحوس متصل و از سعود منصرف و منقطع بر لوح سرب دائرہ نقش کند و در وی نام دشمن و مادرش بنویسد و بر دوران صد و یازدہ

الف نقش کند و آن لوح را در گورستان قدیم در قبر کهنه که نام صاحبش معلوم کسے نباشد دفن کند آن دشمن بیمار و پریشان روزگار شود و هر که با مداد پیش از انکه سخن گوید هزار بار الف گوید صاحب ثروت شود و اگر بهمین عدد نویسد و با خود دارد همین خاصیت دهد و اگر بر سفال آب نارسیده بنست و یک الف بکشد و آنجا نام دشمن ثبت کند و قتے که قمر در سرطان یا عقرب یا حوت بود و آن سفال را سرنگون در آب انداز د زبان آن دشمن بسته شود و اگر بر استر جامه کسے هفت الف نقش کند آنکس از چشم زخم حاسدان ایمن ماند - صاحب در مکنونه بعضے حروف را که مشتمل ست بر یک الف و بعضے را که مشتمل ست بر دو الف داخل حرف الف داشته و آثار بران مترتب ساخته و بعضے گفته که الف چهار ست اول قائمه و ذکر آن گذشت دوم الفات مسطوحه یعنی گسترده شده و آن شش ست ب ت ث ف ک ی سوم الفات مسطوره یعنی صف کشیده و آن سه است ط ظ ل و این الفات جامع است میان قائمه و مسطوحه چهارم الف معطوفه یعنی دو تو گشته و برگردیده و آن یک ست که لا ست و این بمذهب جمعی ست از علماے حروف که لام الف را علیحده حرفے اعتبار نموده اند پس الف را یازده صورت باشد مشتمل بر چهارده الف و آن یازده صورت انیست ا ب ت ث ط ظ ف ک ل لای این جمله ک ل لا هر یکے مشتمل بر دو الف باشد باقی بر یک الف که مجموع چهارده بود -

۶۴۸ جوهر چون طالب صادق یکی از اعمال حرفے شغل گیرد باید که خلوت اختیار کند و پیش از شروع و بعد از شروع هر اسمی و ذکری و آیتی که تعلق بآن حرف باشد مداومت نماید تا بزودی بر مقصود فائز گردد و آن اسم و اذکار و آیات انیست ایک اسم ست و آن اللہ است و آیتش الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم و سورۂ اخلاص و انچه شامل معنی توحید و تقدیس و تنزیه است ب را یک ذکر ست و آن بدیع ست و آیتش برای مبتدیان بدیع السموات والارض و برای منتهیان بسم اللہ الرحمن الرحیم ج را دو ذکر ست الجلیل و الجمیل و بعضے گفته که ذکر دے الجبار ست و آیتش جاء الحق و زهق الباطل و را یک ذکر است الدائم ست و آیتش شهد اللہ الآیه و عنده مفاتح الغیب الآیه ه را یک ذکر ست و آن هو ست و آیتش هو الاول و الاخر الآیه و را سه ذکر ست الواحد العالی الولی و آیتش هو اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم الآیه اللہ نور السموات و الارض الآیه ز را یک ذکر ست مزکی و بعضے گفته که زکی ست و آیتش ان الدین عند اللہ الاسلام

و در عمل انحرف صلوات لبسیار گویدح راسه ذکرست الحی الحفیظ الحکیم و آتیش فقل نصرلوه
ببعضها الآیة ط رادو ذکرست سبوح قدوس و آتیش طه ما انزلنا الی قوله الحسنی و یاسین
والقرآن الحکیم الی قوله الکریمی راذکرے ظاهر نیست و آتیش و ما یتنزل الا بامر ربک الآیة
ک رادو ذکرست الکافی الکفیل و آتیش انما امرنا اذا ترجعون ل رایک ذکرست اللطیف
و آتیش الم الله لا اله الا هو الی قوله الفرقان م رادو ذکرست مالک الملک المجید و آتیش
قل اللهم مالک الملک تا قدیرن رایک ذکرست النور و آتیش الله نور السموات
الآیة س راذکرانیست سبحان الله السلام سبحان السمیع العلیم و آتیش سلام قولا
من رب رحیم ع راسه ذکرست العالم العلیم علام الغیوب و آتیش قد احاط بکل شیء
علما و انچه از آیات مشتمل بر معنی احاطه علمی ست ف رایک ذکرست الفتاح و بعضے گویند
که الفاطر و آتیش نصر من الله و فتح قریب و سورهٔ اذا جاء نصر الله و انا فتحنا ص
رایک ذکرست الصمد و آتیش قل هو الله احد الله الصمد راذو ذکرست القدیر القیوم و
آتیش و عنت الوجوه للحی القیوم و آیة و هو علی کل شیء قدیر ر رادو ذکرست الرحمن الرحیم
و آتیش فاما ان کان من المقربین فروح و ریحان و جنة نعیم ش رایک ذکرست الشهید
و بعضے گویند الشکور د آتیش شهد الله الآیة در اعمال خیر و کذلک اخذ ربک الی قوله
تعالی الشدید در اعمال شرت رایک ذکرست التواب و آتیش و الیه یرجع الامر
کله ث رایک ذکر مثبت ست و نزد بعضے الثابت و آتیش ربنا افرغ
علینا صبرا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین خ رایک ذکرست الخیر و نزد
بعضے ویراسه ذکرست الخالق الخافض الخبیر و آتیش انچه منتهی باسم خبیر باشد ذ رایک ذکرست
و آن الله ست و عدد قرآت او هر بار هفصد نوبت ست و باید که هر بار که عدد با تمام رسد از عقب
آن بگوید اللهم انی ذکرتک بصفة یقتضی فاذکرنی بکمالک فانت خیر الذاکرین و آتیش
انچه دلالت کند بر معنی توحید ض رایک ذکرست الضار و آتیش لعنة الله الظالمین و یفعل
ما یشاء ظ راذکرانیست الله معی الله ناظری الله شاهدی و نزد بعضے ذکر دی الظاهر ست
و آتیش و هو معکم اینما کنتم غ رایک ذکرست الغنی و آتیش هو الغنی الحمید و ان الله
لغنی عن العالمین لا رانسبت بحال مبتدی ذکر لا اله الا الله ست و لبست بحال
منتهی لا اله الا هو ۔

جوہر بدانکہ بست وہشت ملک مقرب بر بست وہشت حروف جمل موکل اند پس عامل حروف
را از دانستن اسماء ایشان چارہ نیست تا در عمل ہر حرف بملک وی تقرب و توسل جوید و از وے
طلب مدد و معاونت کند ملک ا۔ اسرافیل ست و ملک ب جبرئیل و ملک ج کلکائیل و بقولہ
بعضے عینائیل و ملک د اہراطیل و ملک ہ روذیائیل و ملک و رقتمائیل و ملک ز سرفبائیل
و نزد بعضے شمسائیل و ملک ح تبکائیل و ملک ط اسماعیل و ملک ی تشراکیطائیل
و ملک ک جندورا و ملک ل طاطائیل و ملک م رویائیل و ملک ن جولالا و
ملک س ہمراکیل و ملک ع لومائیل و ملک ف سرحاکیل و نزد بعضے
حصقیائیل و ملک ص اہجکائیل و ملک ق عطرائیل و ملک ر ہواکیل
و ملک ش ہواطیل و نزد بعضے جبرئیل و ملک ت عزرائیل و ملک ث
میکائیل و نزد بعضے صرقائیل و ملک خ شمکیائیل و نزد بعضے روقیائیل
و ملک ذ ارذائیل و ملک ض عطکائیل و ملک ظ لوطا و نزد بعضے میکائیل و ملک
غ لوخائیل و باید دانست کہ حرف اول ہر اسم معتبرست در تعین موکل

جوہر بدانکہ بر بروج اثنی عشر دوازدہ ملک مقرب موکلند کہ ممد و معاون روحانیت آن
بروج اند پس عامل حروف چون بعملی شغل گیرد باید کہ ملاحظہ کند کہ آن حروف بکدام بروج و منزل
منسوب ست پس بملکی کہ بران بروج موکل ست توسل کند و نام وے بتعظیم تمام برده از وی
استمداد و استعانت جوید بر حصول مقصود کہ آنرا اثرہاے عظیم ست در سرعت اجابت
ملک حمل شراحیل ملک ثور عزرائیل ملک جوزا اسرائیل ملک سرطان نہفائیل ملک اسد
شراطیل ملک سنبلہ شمکیل ملک میزان سہرائیل ملک عقرب صرصائیل ملک قوس
سرلطائیل ملک جدی شمکائیل ملک دلو صمکائیل ملک حوت فقمیائیل و ہفت ملک اند کہ
ممد و معاون ارواح سبعہ سیارہ اند پس عامل حروف نظر کند کہ حروف معمول علیہ تعلق بکدام کوکب دارد
آنگاہ بملک آن کوکب توجہ کند و از وی امداد و اعانت جوید از روے خشوع و خضوع اسماء
ملائکہ سبعہ سیارہ با اسماء افلاک ایشان ملک زحل قومیائیل و فلک وی عجوبیا
ملک مشتری سمخائیل و فلک وی بریقا ملک مریخ کاکائیل و فلک وی رقفا ملک شمس
صاصائیل و فلک وی افلون ملک زہرہ سشیدائیل و فلک وی ماعون ملک عطارد
شمخائیل و فلک وی برقیدون ملک قمر اسماعیل و فلک وے برقیقا

۶۴۹ ن ۱۰ درد ائیل ن ۱۱ اہراطیل ن ۱۲ سمسمائیل ن ۱۳ تبکائیل ن ۱۴ تشراکیطائیل ن ۱۵ ہمراکیل ن ۱۶ حصقیائیل ن ۱۷ اہجکائیل ن ۱۸ ہواکیل ن ۱۹ ہواطیل ن ۲۰ روقیائیل ن ۲۱ ارذائیل ن ۲۲ میکائیل ن ۲۳ اسماعیل ن ۲۴ عزرائیل ن ۲۵ نوزائیل

۶۵۰

۶۵۱ جوہر قسمت حروف بر منازل بست و ہشت گانہ عامل را باید کہ ملاحظہ نماید کہ ہر حرفی تعلق بکدام منزل دارد از منال سعد و نحس در اعمال خیر منازل سعد اختیار کند و در اعمال شر منازل نحس و خواجہ نصیر الدین طوسی منازل نحس را در قطعہ منظم آوردہ ہر چہ غیر آنست سعد ست ؎

از منازل کہ برین چرخ برین دارد راہ	انچہ نحس ست ہمین ست کہ گفتم حاشاک
شولہ و اجبہ و نثرہ و طرفہ و بران	بلدہ و ذابح و اکلیل و زبانا و سماک

و در قسمت حروف بر منازل دو قول ست اول قول شیخ شرف ابن بونی دوم شیخ اکبر و اکثر علما اہل خاصیت و در اعمال حروف بقول شیخ بونی عمل کردہ پس فرمودہ کہ حروف اصلیہ بست و ہشت ست و منازل فلکیہ نیز بست و ہشت ست و ہر حرفی تعلقی بمنزلے دارد و قسمت این بدو طریق کردہ اند یکے بطریق جمل مشارقہ کہ جمل مشہور ست دوم بطریق جمل مغاربہ کہ نزد بعضے از علماء حروف اعتبار دی زیادہ از جمل مشارقہ است و آن بر نہج است کہ الف تعلق بشرطین دارد کہ دو کوکب ست منزل قمر در حمل ۱۲ ب تعلق بہ بطین دارد کہ سہ کوکب ست ج تعلق بثریا دارد کہ شش کوکب ست و تعلق بدبران منزل قمر ۱۲ دارد کہ یک کوکب ست ہ بہقعہ دارد کہ سہ کوکب ست و بہنعہ کہ دو کوکب ست ز بہ ذراع کہ دو منزل قمر در جوزا ۱۲ منزل قمر در جوزا ۱۲ کوکب ست ح بہ نثرہ کہ دو کوکب ست ط بطرفہ کہ دو کوکب ست ی بجبہہ کہ چہار کوکب است ک منزل قمر در اسد ۱۲ منزل قمر در اسد ۱۲ منزل قمر در اسد ۱۲ بزبرہ کہ دو کوکب ست ل بصرفہ کہ یک کوکب ست م بعوا کہ پنج کوکب ست ن بسماک کہ یک منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲ کوکب ست ص مہملہ بغفر کہ یک کوکب ست ع بزبانا کہ دو کوکب ست ز بالکلیل کہ سہ کوکب منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲ ست ض معجمہ بقلب کہ یک کوکب ست ق بشولہ کہ دو کوکب ست ر بغائم کہ چہار کوکب منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲ ست س مہملہ بسعد ذابح کہ دو کوکب ست ت بسعد بلع کہ دو کوکب ست خ بسعود کہ دو کوکب ست ذ بہ اجبیہ کہ چہار کوکب ست ظ معجمہ بمقدم کہ دو کوکب منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲ ست غ معجمہ بموخر کہ دو کوکب ست ش معجمہ بر شا کہ یک کوکب ست شیخ بونی گفت منزل قمر ۱۲ کہ چون قمر بیکے از منازل بست و ہشت گانہ حلول کند روحانیت آن حرف کہ تعلق باین منزل دارد از درجات عالیات تجلی کند و تاثیر خود را در مراتب سفلیات ظاہر گرداند و شیخ اکبر فرمود کہ ارواح حروف از ملک منازل در ماتحت خود متصرف اند اما در فوق آن ذلک ایشان را تاثیرے نیست و شیخ بونی گفت کہ تصرفات و تاثیرات ایشان بطریق جمل مشارقہ بر نہج است کہ چون قمر در شرطین بود قہر و غضب احداث کند و چون در بطن بود دب لطف و رحمت ایجاد کند و چون در ثریا آید ح سعادت متوسط بخشد و در و بر آن و بلا و فتنہ انگیزد و در بہقعہ ؎ ممزج بود

یمان سعد و نحس و در بهقه و سعادت و دولت بخشد و در نزاع زهم سعادت احداث کند و در نشره ح
منزل قمر در برج ۱۲ منزل قمر در اسد ۱۲
نحوست و شقاوت انگیزد و در طرفه ط بلیت و محنت افزاید و در جبهه ی حرکت متوسط انگیزد و در زبره
منزل قمر در اسد ۱۲ منزل قمر در اسد ۱۲ منزل قمر در اسد ۱۲
ك خیر و برکت زیاده کند و در صرفه ل ممتزج بود میان خیر و شر و در عوام مدد سفر دریا بود و سماک
منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲
ن شور و شر انگیزد و در غفر ین سعادت کامله ایجاد کند و در زبانا ع ممتزج بود خیر غالب و در
منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲
اکلیل ف نحوست و بلا انگیزد و در قلب ص سعادت بخشد و در شوله ق ممتزج ست و شر غالب
منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲
در نعائم ر سعادت عظمی ایجاد کند و در بلده ش نحوست کبری احداث کند و در ذابح ت
منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲
ممتزج ست و شر غالب و در بلع ث نحوست و فتنه عظیم انگیزد و در سعود خ سعادت معتدله ظاهر
منزل قمر ۱۲ منزل قمر ۱۲
گرداند و در اخبیه ذ هم سعادت پیدا کند و در مقدم ض سعادت نامه نماید و در موخر ظ ممتزج
منزل قمر ۱۲
بود میان خیر و شر و در رشا د غ دولت و سعادت افزاید

جوهر بدانکه بر هر روزی از ایام اسابیع دو فرشته مقرب موکل اند یکے علوی سماوے ۶۵۲
هفته ۱۱
دیگر سفلی ارضی پس عامل حروف را لازم ست که اسما ایشان را تا در هر روزے که بعمل
حرفی شغل گیرد بر زبان راند و از ایشان مدد و استعانت خواهد بر تحصیل مراد یوم الاحد ملک
علوی رو فائیل بفاو بعضے بقاف گفته اند و ملک سفلی ابو عبد الله المذهب یوم الاثنین ملک
علوی جبرئیل و ملک سفلی ابو عبد الله الحارث و جبرئیل را خادم ست از ملائکه سماوے اسم
وی شمکائیل که ویرا نیز یاد باید کرد و یوم الثلثاء را ملک علوی سلسائیل بسین مهمله و در بعضے نسخها
بصاد آمده و گویند شمسائیل و ملک سفلی الاحمر یوم الاربعاء را ملک علوے میکائیل و ملک سفلی
دو نام دارد رو بعه و یرقان و میکائیل را خادمیست از ملائکه سماوے نام وے نوائیل
که ویرا نیز یاد باید کرد یوم الخمیس را ملک علوی صرفیائیل بفا گویند بقاف و ملک سفلی السید
شمورش یوم الجمعه را ملک علوی عینائیل و ملک سفلی السید عبد الرحمن و لقب وی
ابیض یوم السبت را ملک علوے حصفیائیل بفا گویند بقاف و ملک سفلے ابو
نوح میمون السحابی

جوهر حروف دو قسم ست علی و دنی و مراد بعلی آن حروف ست که قوام ایشان بالف باشد ۶۵۳
و منتهاے ایشان همزه و آن یازده حروف ست بار تا ثا حا خا را طا ظا فا حروف علی و حروف دنی
ها یا و باقی حروف که آخر ایشان غیر همزه است ایشانرا دنی خوانند و آن هفده است
الف جیم دال ذال زای سین شین صاد ضاد عین غین قاف کاف لام میم نون واو

و حرف زاے از قسم دنی ست نہ از قسم علی زیرا کہ اخرا و حرف یا ست نہ ہمزہ و آنکہ بجای حرف یا ہمزہ
نویسند غلط ست و بعضی علی و دنی را دو صفت ساختہ اند اعلی و علی و ادنی و دنی و نزد ایشان
حروف اعلی ہفت ست ا ص ع ک ل ن ۞ و حروف علی نیز ہفت ست ح ر س ط ق
م ی و حروف دنی نیز ہفت ست ب ت ج ذ ض و و حروف ادنی نیز ہفت ست ث
خ ز ش ظ غ ف اگر ارادہ اعمال محبت و رفعت و سعادت کند توسل بحروف اعلے و علی
کند و ہر گاہ داعیہ اعمال بغض و عداوت و ذلت و شقاوت کند متوسل بحروف دنی و ادنے شود
و ہر گاہ کہ حروف علی را با حروف اعلی امتزاج و ہد فعل آن در اعمال لطیفہ اقوی و اکمل بود و
ہر گاہ حروف دنی را با حروف ادنی بیامیزد اثر آن در اعمال قہریہ اشمل و ادخل باشد
و ہر گاہ حروف اعلی را با دنی و علے را با دنے مزج کند ازان صورت ہیات اعتدال
پیدا شود

جوہر بدانکہ حروف باعتبار وجود و نقاط و عدم آن منقسم مے شود بدو قسم نواطق یعنے ۶۵۴
منطوقہ کہ آنرا حروف معجمہ گویند و صوامت یعنی حروف غیر منطوقہ کہ آنرا مہملہ گویند و حروف
نواطق پانزدہ است ب ت ث ج خ ذ ز ش ض ظ غ ف ق ن ی و حرفے کہ
حجاب او زیادہ است و اقرب ست بمراتب تنزلات نقطہ او زیادہ است پس ہر حرفے کہ حجاب
او از حیثیت ظہور و عیان ست مخصوص ست بفوقیت اعجام و حروفے کہ حجاب او از حیثیت
تنزل و خفاست مخصوص ست بسفلیت اعجام و ازین جہت ست کہ در حروف علیہ بمذہب دوم
در علماء این فن حروف معجم نمی باشد الا قاف و نون و در حروف دنیہ بمذہب ثانی حرف مہمل
نمی باشد الا دال و واو و ازین حروف پنج اسم مرکب ست بَثَثْ جَذْ زَشَضْ ظَعَفْ قَنِی و
حروف صوامت سیزدہ است و اگر لام الف را حرفے علیحدہ گیرند چہاردہ باشد اح در
س ص ط ع ک ل م و ۞ لا و ازین حروف چہار اسم مرکب ست اَحَدْ رَسَطْ عَکَلْ مُوہِلا

جوہر بدانکہ حروف باعتبار اتصال و انفصال ایشان بماقبل و مابعد منقسم مے شوند بدو ۶۵۵
قسم اول مفاصلات کہ آنرا حروف خواتیم نیز گویند دوم مواصلات و حروف مواصلات شش
شصت و دو حرف و نزد بعضے کہ لا را علیحدہ حرفے داشتہ اند آن نیز از مفاصلات ست و بست
و دو حرف باقی از قسم مواصلات ست اگر در اول کلمہ افتند متصل می شوند بما بعد خود و اگر در آخر
افتند متصل می شود ما قبل بایشان پس ہر امرے کہ انفصال دران مطلوب ست توسل

بحروف مفاصلات جوید واگر اتصال مقصود ست متوسل بحروف مواصلات شود وہر کہ حروف
خواتیم را در چہار دہم ماہ بر دیوار خانہ رقم زند یا بر کاغذی نویسد و در خانہ محفوظ کند آنخانہ از سرق
وحرق ایمن ماند واگر بر چوب کشتی نقش کند غرق نشود واگر بنویسد و در رخت بند سلامت ماند
واگر بر صندوق نویسد یا بر مدفونے محفوظ ماند واگر بر خاتم فضہ یا ذہب نقش کند از
ہمہ امراض سلامت ماند

۶۵۶ جوہر اعداد تسمیہ باعتبار الف الرحمٰن ہفصد وہشتاد وہفت می شود اگر تسمیہ بہمین عدد تا این
عدد رساند برائے ہر کار بغایت موثر باشد

۶۵۷ جوہر برای ہر حاجت دینی و دنیوی خصوصاً برائے شفائے مریض بعد ادائے نماز مغرب
در شب چہار شنبہ وضو تازہ کند و دو رکعت بگذارد در اول بعد فاتحہ سورۃ الکافرون
و در دوم سورۃ الاخلاص بخواند بعدہ سر برہنہ کردہ ہفت بار درود بگوید بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفصد وہشتاد وہفت بار کہ عداد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم باعتبار الف الرحمٰن ست تنہا یا با تشارک
جماعت صالحین بخواند بعد ازان یا رب ہزار بار گوید بعد ازان ہفت بار درود بخواند
بعد ازان دعا کند

۶۵۸ جوہر ہر کرا مہمی پیش آید سورہ فاتحہ را با بسم اللہ الرحمن الرحیم بضم میم بلام الحمد
ہفصد وہشتاد وہفت بار کہ عدد تسمیہ بحساب جمل ست بخواند والرحمن والرحیم را در فاتحہ سہ بار
تکرار کند و در آخر آمین گوید آن مہم بکفایت رسد یا در میان سنت بامداد فرض آن چہل و
یکبار برائے ہر مہمی کہ بخواند بکفایت رسد

۶۵۹ جوہر ہر پیغمبرے را کار پیش آمدے اسم مبارک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم بحضرت خداوند تعالیٰ شفیع آوردی

۶۶۰ جوہر مومن را دو غم ست یکے کفایت مہمات و دیگرے کفارت سیات واین ہر دو
غرض از درود برے آید

۶۶۱ جوہر بعد از نوافل در گوشہ رود و بخلوت دست بالا کردہ سوے آسمان یا رب
صد بار بگوید ہر چہ از جناب خداوند تعالیٰ خواہد بیابد واگر ہزار بار گوید اولی باشد

۶۶۲ جوہر ہر کہ سورہ والشمس و واللیل ہر یکی ہفت بار وسی بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
تبارک اللہ رب العالمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بخواند ہر مرادے کہ

داشتہ باشد بیابد

۶۶۳ جوہر ہر کہ بعد نماز ظہر بر سورہ نوح مداومت نماید ہر مقصود وی زود حاصل شود و ہر کہ بسیار خواند غموم وہموم وے دفع شود۔

۶۶۴ جوہر عند الحاجت یوم الاحد نزدیک طلوع شمس دہ بار سورہ والضحیٰ بخواند و حاجت خواہد برآید

۶۶۵ جوہر بعد فرض بامداد پیش ازان کہ سخن گوید ہفت بار بخواند فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم جناب خداوند تعالیٰ مہمات آن روز کفایت کند و اگر آنرا ورد سازد بعد از ہر نماز فریضہ بہ ہیچ چیز محتاج نشود۔

۶۶۶ جوہر بعد فریضہ فجر یکبار سورہ مزمل وردوارد و در چہار موضع درین سورہ سہ سہ بار تکرار کند اول رب المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا دوم واللہ یقدر اللیل والنہار سوم یتغون من فضل اللہ چہارم واستغفر اللہ ان اللہ غفور الرحیم چون تمام شود حاجت خواہد برآید۔

طریق سورہ مزمل لحاجت

۶۶۷ جوہر عند الحاجت ہفتاد بار بگوید یا شفیق یا رفیق نجنی من کل ضیق۔

۶۶۸ جوہر طریق پر کردن ثلاثی دوپائی انیست کہ کل اعداد اسم را دوازدہ حصہ نماید و از دوازدہم حصہ شروع کند و در ہر خانہ یک حصہ اضافہ نمودہ تمام سازد چنانکہ باسط ہفتاد و دو عدد دارد دوازدہ بخش کردم حصہ دوازدہم شش آمد از شش شروع نمودم در ہر خانہ شش اضافہ کردہ تمام کردم بدین صورت

۶	۴۸	۱۸
۳۶	۲۴	۱۲
۳۰	۴۲	

و موکل باسط جبرئیل ست و این نقش برای دست یاب و کشایش رزق بے نظیر است بشرط ادائے زکوۃ و زکوۃ ہر ثلث نوشتن آن یک لکھ و بست و پنج ہزار ست و بعضے گویند ہر روز ہفتاد و دو نقش پر کند تا ہفتاد روز عامل گردد و لیکن صحیح اول ست شخصے بعد زکوۃ نقش پر کردہ زیر مصلی می نہاد و ہفتاد و دو مرتبہ یا باسط مے خواند نقش غائب می شد و دو روپیہ مے آمد۔

۶۶۹ جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ و شر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون برائے دفع وحشت و پریشان خوابی خواندہ بر خود دم کند یا در کاغذ نوشتہ در گلو اندازد۔

جوہر بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامات کلہا من شر ما خلق
بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

این تعویذ برائے دفع ہر مرضی در بازو یا در گلو بندد

۶۷۱ جوہر ہر کہ بر بادشاہ ظالم و قہار رود یازدہ بار بگوید یا ملک یوم الدین ایاک اعبد
وایاک استعین ہیچ اسیبے بدو نرسد و اگر در سفر قاطع طریق یا سبعی بروے سر راہ
گیرد چون بعدد مذکور بخواند مانع از راہ برخیزد و این معنی بکرات و مرات بحد تجربہ رسیدہ ۔

۶۷۲ جوہر دعوت در لغت بمعنی طلب ست و در اصطلاح ارباب دعوت عبارت است از طلب
ظہور آثار اسماء آلیہ مع رعایت شرائط مخصوصہ معہودہ کہ در میان اہل دعوت معروف و مشہور
ست و شرائط انیست اکل حلال و صدق مقال کما قال النبی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم للدعاء جناحان اکل الحلال وصدق المقال وقلت طعام وکلام ومنام
وحضور قلب در اثناء خواندن دعا و روزہ داشتن وخلوت وعزلت نمودن ومعین کردن روز
ووقت آن اعنی تجاوز نکند وقتے راکہ دران شروع کردہ تا دایمکہ اتمام دعوت کند خواہ برای
انصاب باشد خواہ برائے حاجت ومعین کردن وردی یعنی وقت دعوت جلالی اسم جمالے
بخواند و در وقت جمالے اسم جلالی مگر اسم مشترک باشرائط آن و باید کہ برای فتح ساعت
مشتری و مانند آن اختیار کند و برائے قہر ساعت مریخ و مانند آن و اجازت گرفتن از مرشد
کامل و معین نمودن نیست نصاب باحاجت مشروعہ و صادق داشتن اسم الہی و اسم مرشد بانیمعنی
کہ ہر اسمے راکہ بخواند اعتقاد کند تاثیر داشتن او را و اعتقاد کند کامل بودن مرشد خود را و اختیار
نمودن حجرہ تاریک و مصفا تا اتمام دعوت و تعین خادم و آزار ندادن جانوران بغیر خواہش
و صدقہ چیزے و طہارت ظاہر و باطن اما طہارت ظاہر پس ظاہر ست و طہارت باطن بر سہ
انواع ست طہارت شریعت و آن عبارت ست از رفع اوصاف ذمیمہ مانند فحش و
غیبت و کذب و میل بسوے لہو و لعب و غیر ذلک و طہارت حقیقت نفی ماسوے اللہ
تعالے و ترک حیوانات جلالی مثل گوشت ماہی و ملخ و بیضہ و خوشبو مثل مشک و زباد و
غیر آن و استعمال ادویہ و ترک جماع در وقت ادائے نصاب و تسخیر جن وغیرہ و ترک
حیوانات جمالے مثل روغن و شیر و حبوبات و عسل و شہد و چوبہ صدف و عنبر و نمک سعلے

ولمس وبوس وترک محرمات احرامی مثل حلق وحجامت[۱] وصید کردن وجامہ دوختہ پوشیدن وترک
انچہ مکروہات ست مثل[۲] سیر وپیاز وگندنا وترب وانگوزہ وغیر آن واداے نصاب وزکوۃ و
عشر وتفضل ودور ومدور وبذل وختم مع رعایت تکرار لفظ اول از اسما چنانچہ در چہل ویک اسما
واقع است باین طور یا اللہ الحمود فی کل فعالہ یا اللہ مثلا۔ وخیال کردن معنی اسم
را در وقت خواندن وروزہ داشتن سہ روز دو شنبہ سہ شنبہ چار شنبہ قبل از شروع دعا و
داخل شدن در حجرہ تاریک در شب پنجشنبہ وگذاردن دو رکعت بہ نیت استخارہ وتوجہ
بطرف حق سبحانہ وتعالے وگذاردن دو رکعت بہ نیت کشف ارواح بعد نماز فجر وبخواند در ہر رکعت
بعد فاتحہ واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون وبعد از سلام ہزار بار
دعاء ملکیہ اعنی آہ آہ وآیۂ بخواند وبعد طلوع آفتاب غسل کند ودو گانہ تحیۃ وضو ادا نمودہ
دو رکعت دیگر بگذارد بخواند در رکعت اول بعد فاتحہ شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ
واولوا العلم قائما بالقسط لا الہ الا ہو العزیز الحکیم ودر ثانی وقال ربکم ادعونی
استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین
ہفت بار وبعد سلام ہفتاد وہفت بار این آیہ بخواند واذا سألک عبادی عنی
فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلہم
یرشدون پس تر بخواہد حاجت خود را واین طریق کہ مذکور شد در جمیع دعوات رعایت
آن محفوظ دارد خواہ دعوت سیفی باشد خواہ غیر آن ودر بعضے طرق دعوت انیست کہ قبل
شروع دعوت سہ روز روزہ دارد واز روز شنبہ شروع کند وقتیکہ ارادہ دعوت اسم جلالی
داشتہ باشد واگر ارادہ دعوت جمالی دارد از دو شنبہ شروع نماید واگر ارادہ دعوت اسم
مشترک ست از یکشنبہ شروع کند ودر شب چار شنبہ وضو سازد ودر گوشہ حجرہ بنشیند ومشتغل
بخواندن استغفار شود ودر آخر شب برخیزد ووضو سازد وبعد تحیہ وضو دو رکعت بہ نیت کشف
ارواح بگذارد ونیت بایں طور کند نویت ان اصلی للہ تعالے رکعتی صلوۃ کشف الارواح
متوجہا تا آخر بخواند در ہر رکعت عمل کند انچہ در طریق اول مذکور شدہ بعد ازان دو رکعت برای
ترویح روح حضرت سید المرسلین وشفیع المذنبین وسائر انبیا صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا
وعلیہم ودو رکعت برائے جمیع صحابہ کرام ودو رکعت[۳] برای ترویح روح سید السند غوث الصمدانی
قطب الربانی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ ودو رکعت

[۱] حلق وی ۱۲
[۲] سیر وبصل و کراث ۱۲
[۳] دو رکعت برای ترویح روح (؟) بزرگ (؟) آن دو رکعت خواندن بجا طرق ۱۲ منہ
[۴] دو رکعت برای ترویح روح حمزہ ۱۲

برای ترویح روح شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ دو رکعت برای ترویح روح
مرشد و مرشد مرشد علیحدہ علیحدہ گذارد و طلب مدد از انہا کند پس تر بگذارد دو رکعت برای
محبت اللہ تعالے بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص بست و یکبار و در بعضے اقوال چہل
و یکبار و بعد سلام ہفتاد بار درود و ده بار استغفار بخواند و کلمہ تمجید و کلمہ شہادت ده ده بار بخواند
اگر ارادہ دعوت برائے قہر ست ساعت مریخ یا زحل و نزول قمر اختیار کند و برائے فتح
واللطف ساعت مشتری یا زہرہ و عروج قمر و بخواند ہر روز بعد اختتام ورد یا مفتح الابواب
و یا مسبب الاسباب و یا مقلب القلوب والابصار و یا دلیل المتحیرین و یا غیاث المستغیثین
و یا مفرج المحزونین اغثنی اغثنی توکلت علیک یا ربی و فوضت امری الیک یا
رزاق یا فتاح یا باسط و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین و وقت
دعوت اسم جلالی جمالی را نخواند و در وقت خواندن جمالی جلالی را مگر اسم مشترک باشرائط
ہر دو چنانچہ سابق ہم مذکور شدہ و بنشیند وقت دعوت در دائرہ حصار و طریق دائرہ حصار آنست
کہ بیارد کارد از فولاد و آن اولی ست و گرنہ از ہر آہن کہ باشد پس بخواند در رو دسہ بار و ہر بار
قل ہر یک سہ بار و آیۃ الکرسی سہ بار و سورۂ فاتحہ ہفت بار و یا حلیم یا کریم یا حافظ یا حفیظ
یا رقیب یا وکیل یا اللہ یا اللہ یا اللہ بحق کہیعص جمعسق ہفت بار بعد ازان درود بران
کارد دم کند و ازان کارد گرد خود دائرہ بکشد و وقت کشیدن آیۃ الکرسی بخواند و انچہ مذکور
شدہ ہمہ یا خواندہ بر خود دم کند و این حصار مخصوص بدعوت سیفی نیست بلکہ در ہر دعوت
کافی ست و بخورات از عود قماری و زعفران و مشک و صندل و عنبر اشہب و طریق دعوت
کہ مخصوص بجز سیفی ست انیست کہ بعد از غسل و ادائے دوگانہا کہ سابق مذکور شدہ دو رکعت
برائے ترویح روح امام مومنان و امیر مسلمانان حضرت علے ابن ابے طالب کرم اللہ
وجہہ دو رکعت برائے روح حضرت خواجہ خضر علیہ السلام بہ نیت سلامتی و بطلب
معاونت و امداد ادا کند بعد ازان دو رکعت دیگر بگذارد بخواند در رکعت اول بعد
فاتحہ سورہ یٰسٓ تا سلام قولا من رب رحیم ۵ و در ثانے سورہ مذکور تا آخر
و اگر سورہ مذکور یاد ندارد سورہ اخلاص چہل و یکبار در ہر رکعت بخواند بعد ازان عود و
عنبر بسوزد و سر برہنہ نمودہ بنشیند و بو اجہہ خود خاتم سیفی و آئینہ اگر حاجت دینے باشد
بنہد و اگر حاجت دینوی باشد شمشیر و کمان نہد و بطرفیکہ رجال الغیب باشند آن

طرف برحسب تواریخ متوجہ شدہ بگوید السلام علیکم یا رجال الغیب و یا ارواح المقدسۃ اغیثونی بغوثۃ و انظرونی بنظرۃ یا رقبار و یا نقبار و یا بخیار و یا ابدال و یا اوتاد و یا غوث و یا قطب اعینونی فی ہذا الامر سلمکم اللہ تعالے فی الدنیا والاخرۃ بحق محمد و آلہ بعد ازان حرز سیفے را بہ نیت نصاب اصغر چہل و یکبار و بہ نیت نصاب صغیر چہار صد و چہل و چہار بار و بہ نیت نصاب کبیر یک ہزار و یکبار ہر روز بست و پنج مرتبہ تا سی و نہ روز و در روز آخر ازار بعین بست و شش بار بخواند و گوسفند ذبح کردہ بفقرا دہد۔ این قسم در عدد نصاب کبیر مستقیم می شود اما در نصاب اصغر ہر روز یکبار در روز چہلم دو بار بخواند و برین تقسیم نصاب صغیر را قیاس کند در بست و پنجبار تا سی و نہ روز و در روز چہلم بست و شش بار بخواند و بز سرخ یا گاو سرخ ذبح نمودہ بفقرا تصدق کند و قتیکہ از نصاب فارغ شود برائے حفظ عمل اگر میسر شود ہر روز سہ بار بخواند والا یکبار بخواند و ترک نکند در رجال الغیب در کدام جہت اند ازین الفاظ معلوم می گردد ؎

کنخغ یامش کنخغ بشم ؎ کنخغ بامش کنخغ امش ؎ و ازین اشعار فارسی نیز مفہوم می شود ؎

ہفتم و چاردہم و بست و دوم بست نہم	جوگنی را سوی مشرق طلب ایصاحب قال
بست و ہشتم ششم و بست و یکم در ایسان	ہشتم و پانزدہم بست و سوم سلخ شمال
پنجم و سیزدہم بیستم اندر بائب	می توان یافتن ای مکرم فرخندہ خصال
انگلی چارم و اثنا عشر و نوزدہم	بست و ہفتم طرف غرب نمایند جمال
بست و پنجم دہم و ہفتدہم و دویم نیز	سوی نیرت بود این طائفہ را میل خیال
سوم و یازدہم ہیزدہم بست و ششم	بجنوب ست گذر کردن ایشان ہمہ حال
بست و چارم نہم و شانزدہم غرۃ ماہ	سوی اگنی طلب انیست حساب ہمہ سال

بدانکہ بعضے مشائخ گفتہ اند کہ ہر کس کہ این حرز را سال تمام ہر روز یکبار بخواند بلا فصل کفایت کند او را حاجت بشرائط دیگر نباشد مثل دوام صوم و ترک حیوانات بعدہ بہ نیت حاجت بحضور دل یکبار یا سہ بار یا ہفت بار یا چہل و یکبار بجرمت تمام بخواند و در وقت خواندن تکلم نکند بلکہ اشارہ ہم نکند بہتر آنست کہ وقت خواندن آواز زن و سگ بگوش قاری نرسد و ہم بدانکہ طریق خواندن حرز مختلف ست بحسب اختلاف مطالب پس اگر حاجت

فتح باشد پس اختیار کند برائے آن عدد ایام قرأۃ از لفظ س ی ف ی با سقاط نہ کہ ہفت باقی خواہند
ماند و اختیار کند عدد قراۃ از عدد اسم مطلوب و دو کوکب کہ متعلق باشند بروز و ساعت
پس اخذ کند از ہر واحد مدخل صغیر را و جمع نماید مدخل کواکب را و اگر ان مدخل زیادہ از
تسعہ است پس باید کہ عمل اسقاط تسعہ کند پس دران مدخل کواکب ضرب کند مدخل اسم مطلوب
را و حاصل ضرب را بلا مرتبہ اعتبار کند پس بخواند دعائے سیفی را باین عدد در ہفت روز
و اگر حاجت قتل باشد پس اخذ کند برائے آن عدد ایام دعوت را از حروف لفظ س
ی ف ی و نقاط آن کہ نہ می شوند و عدد قرات را از عدد اسم مطلوب و کوکبین کہ متعلق
بروز و ساعت اند بطریق مذکور یعنے باسقاط التسعہ و استخراجہا۔ و بخواند دعا سیفی
را در نہ روز بآن عدد و مدخل صغیر و اسقاط تسعہ و بلا مرتبہ الفاظ مترادف اند و مراد باین الفاظ
انیست کہ احاد از عشرات و ما فوق آنہا اعتبار کنند مثلاً درین عدد ۱۲۸۳ کہ یک ہزار
و دو صد و ہشتاد و سہ است از ہزار یک گیرد و از دو صد دو از ہشتاد ہشت و از سہ سہ کہ عدد
چہارده می شود باز از ده یک و از چہار چہار گیرد پنج می شوند و بران قیاس کند و مثال اول انیست
کہ مثلاً اگر مطلوب رزق باشد بگیرد یوم مشتری و ساعت زہرہ و جمع کند مدخل مشتری را کہ
پنج است با مدخل زہرہ کہ یک ست شش حاصل باشد باز مدخل رزق کہ یک ست درین شش
ضرب کند پس بخواند حرز سیفی را بعدد حاصل آن ضرب کہ شش ست تا ہفت روز ازین یوم
کہ یوم مشتری ست و اگر ہفت روز متواتر و متوالے بخواند ہم جائز ست لیکن اول اولے
و اقرب بصواب ست و مثال ثانی انیست مثلاً اگر مطلوب قتل اعدا است پس بگیرد
ایام مریخ و ساعت زحل را و جمع کند مدخل مریخ را کہ چہار ست با مدخل زحل کہ نہ است حاصل
سیزده گردد نہ باز ازان ساقط کند باقی ماند چہار پس مدخل مطلوب را کہ چہار ست در مدخل کوکبین
کہ آنہم چہار ست ضرب کند شانزده حاصل شد و آنرا بلا مرتبہ اعتبار کند یعنی ہفت پس بخواند
حرز سیفی را ہفت روز از ایام ہائے مشتری۔

۶۷۳ جوہر اہل دعوت میفرمایند کہ دعا سیفی برارنده دوازده ہزار حاجات دینی و دنیوی ست و
دعوتش افضل و اکمل دعوات ست و معروف ست میان ادعیہ ماثورہ و مجربۃ الاجابۃ و البرکۃ
است و دعا سیفی بدانجہت گویند کہ در قطع مہمات و اجابت دعوات مانند شمشیر لیست قاطع اگر
قارئش سیف یا قوس یا آئینہ را در خواب بیند یقین کند بحصول مرام خود و حرز یمانے بنابر

برائے فتح عدد ایام قرات عدد لفظ س ی ف ی با سقاط تسعہ و عدد قرات از عدد اسم مطلوب و کوکبین کہ متعلق بروز و ساعت اند

آنکہ سلاطین یمن این دعا را برائے قضاء حاجات خود مواظبت داشتہ اند وحرز الاعظم وحرز البرد وحرز البحر وحرز المرتضوی وحرز الصحابہ وحرز المحققین ودعاء قضاء حاجات وسیف اللہ وسہم اللہ وصمصام اللہ وعین اللہ وقدرۃ اللہ ویداللہ وبرہان اللہ نیز گویند وبرائے این دعا جلائل کثیرہ وفضائل عظیمہ ست کہ از احصاء وبیان آن اذہان قاصر اند لا یعلمہا الا ہو وجناب حق سبحانہ وتعالے ہفتاد ہزار فرشتہ وہفتاد ہزار جن برائے خدمت این دعا ومحافظت قارئش مقرر ساختہ ونیز مقرر ست نزد اہل دعوت کہ دعاء سیفی کلام قدسی ست آوردہ اند او را حضرت جبرئیل علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام بسوی نبی ما صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وقتے کہ عدو شاہ روم از ملکش بیرون کردہ پس آن شاہ بحضور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حاضر شدہ التماس از حال خود نمود پس جناب مستطاب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین این دعا را بحضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ تعلیم فرمودند وحضرت امیر المومنین برائے قضاء حاجت شاہ روم شروع نمود وبعد امضاء پانزدہ روز عدو آن شاہ ہلاک شد واو بر سریر سلطنت خود مستقر ومطمئن گشت وبعضے گویند کہ دعای سیفی اگرچہ نزد اہل دعوت منسوب است بسوے نبی ما صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وترکیب وتنظم واسلوب آن مشابہ ترکیب ادعیہ ماثورہ است لیکن صحت نیست دران کہ اسنادش بسوے آن حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم برسد ودعاء سیفی را بعد از نماز فجر یا عشا می خوانند وبہترین اوقات این دعا در شب وقت تہجد ست ودر روز وقت اشراق ودر اثناء قرأۃ او آواز زن وسگ وخوک در گوش نیفتد پس اولی آنست کہ در کوہستان یا برلب دریا بخواند۔

جوہر ہر کسی کہ دعاے سیفی را پیوستہ بخواند راہ نیابد بر وعدو او وسحر وجن وغیر آن دعا ملش بین الانام معزز ومحترم ماند وبرائے رویت جناب مستطاب سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یا نبی از انبیا علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام یا ولی از اولیا یا کسے دیگر چہل دیکبار بخواند وبرائے کفایت مہمی نیم شب جمعہ یا روز جمعہ غسل پاک کند وجامہ پاک بپوشد دو رکعت نماز گذارد وبعدہ صد بار درود وبعدہ سہ بار این حرز بخواند وانچہ منقول ست از بعضے کہ حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ اللہ تعالیٰ البارک فرمودند کہ چون مرا حاجتے پیش آمدی روز جمعہ بوقت سحر دعاء سیفی می خواندم ظاہرا این ما جرا ابتدائے حالت حضرت ایشان

۶۷۴

بوده باشد زیرا که در انتهاے حالت انچه بخاطر شریف حضرت الیشان می گذشت همان زمان همچنان
مے شد۔

۶۷۵ جوہر بدانکه محل اشاره که موضع استجابت دعاست دو نوع ست اشاره اصل و اشاره حاجت
که آنرا اشاره فرع نیز نامند و مراد از اشاره اصل آنست که هر حاجتے را دران محل مخصوص طلب
کند زیرا که اشاره اصل جامع جمیع حاجات ست خواه فتح باشد خواه قتل و اشاره اصل
در پنج مواضع است اول لا اله الا انت دوم انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول
له کن فیکون سوم الکبیر المتعال چهارم بالعز و العلا پنجم من جمیع خلقک پس وقتے که
درین مواضع بر سد نظر بسوے آسمان کند و دست بدعا بر دارد و بگوید اللهم بحق سر هذه
الاسرار و بحق کریک الخفی و بحق اسمک الاعظم ان تقضی حاجتی کن فیکون
کن فیکون کن فیکون الهی کفی علمک عن المقال و کفی کرمک عن السوال و حاجت
خواهد و بعد ازین مناجات در هر موضع ازین مواضع اگر حاجت فتح باشد دعاء فتح خواند و بعد ازان
اسم فتح و اگر حاجت قتل باشد دعاء قتل و بعد ازان اسم قتل دعاء فتح الهی بحق سر هذه
الاسرار و بحق کریک الخفی و بحق اسمک الاعظم ان تجعلنی من اهل عنایتک
اسالک ان تقضی حاجتی کلها بحق یا من امره اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون
یا الله یا الله یا الله و اسم فتح یا فتاح بفتحت بالفتح و الفتح فی فتح فتحک یا
فتاح و دعاء قتل اللهم فرج همی و اکشف غمی و اهلک عدوی اللهم شتت
شمله و فرق جمعه و زلزل اقدامه و اقطع ارزاقه و اقصم ظهره و قلب تدبیره و بیض عینه و
سود وجهه و نکس اعلامه و خیب آماله و خرب بنیانه و بدل احواله و قرب آجاله و شغله
ببدنه و خذه اخذ عزیز مقتدر و اهلکه کما هلک شداد و اغرقه کما غرق فرعون یا جبار
یا قهار و اسم قتل یا قهار تقهرت بالقهر و القهر فی قهرک یا قهار و مراد از اشاره
حاجت اینکه چون محل حاجت مخصوص بر سد همان حاجت مخصوص دران محل طلب کند و بعضے ازین
نیز حامل جمیع مرادات اند و اشاره حاجت دو نوع ست فتح و قتل و علامت فتح فا ست و
علامت قتل قاف و علامت بعض حاجات که مخصوص بحل اند حرف اول آنست پس علامت
صنعت ص ن و سلامت سفر س ل و شفاء مریض ش ف و دفع اعداء و محبت م و تقرب
سلاطین ت و طلب رزق ر و طلب جاه ج و غناغ و نجات از خوف خ و عقد لسان

ع ل وتکمیل مہمات ت ک وہندسات کہ مکتوب بر حروفات علامات اند اشارہ بعدد و
محل آن حاجات اند پس الف کہ مکتوب بر صاد و ن و سین و شین ست اشارہ است
باین کہ محل طلب حاجت صنعت و سلامت از سفر و شفاء مریض درین حرز محل واحد ست و برین
قیاس کن باقی ہندسہ را و نزدیک بعضے در موضع کل اللہم موضع اشارہ است چون قاری
ایجاز رسد حاجت طلب کند و صلوۃ الحاجت درین حرز در چہار مواضع است و علامات آن صلوات
اول در آخر یا شکور یا حلیم یا رحیم دوم در آخر تفکرہ متحیرا سوم در آخر ولا یملکون
الا ما تریدہ چہارم در آخر ما احاطت بہ قدرتک وقتے کہ درین مقامات برسد استادہ
شود و دو رکعت صلوۃ الحاجت بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحہ قل اللہم
مالک الملک تؤتی الملک من تشآء و تنزع الملک ممن تشآء و تعز
من تشآء و تذل من تشآء بیدک الخیر انک علی کل شئے قدیر تولج اللیل فی النہار
و تولج النہار فی اللیل و تخرج الحی من المیت و تخرج المیت من الحی و ترزق
من تشآء بغیر حساب در دوم و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب
و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ و قد جعل اللہ لکل شئے قدرا و بعد
سلام سجدہ و سہ بار بخواند سبوح قدوس ربنا و رب الملائکۃ و الروح و سہ بار درود و بہ بار
بسم اللہ الرحمن الرحیم و سہ بار یا فتاح و یکبار دعاء فتح بعدہ حاجت طلب کند و بخواند
دعاء فتح یا قتل ہر چہ خواہد و صلوۃ الحاجت در شرائط لازم نیست اگر حاجت فتح یا قہر باشد
آنزمان لازم داند و وقف در ہشت مواضع واقع است و علامات آن طاست اول و للعیوب
ساترا دوم فتکون للاشیاء المختلفۃ مجانسا سوم فی مجد جبروتک چہارم فی
تصاریف الصفات پنجم و اعظم ما وعدتنی بہ علی شکرک ششم و شماتۃ کل
کاشح ہفتم انت الفاشی فی الخلق ہشتم بین العینین فی قولہ و لم تمنع عنک دقائق العصم
وقتے کہ درین مقامات برسد در دل خود حاجت طلب کند و بعضے گفتہ اند کہ درین حرز برای
منفعت چہار جا اشارہ خفیہ است

جوہر طریق سند قرأت حرز یمانی اینست کہ اول سہ بار درود بخواند بعد ازان دعاء
مغنی کہ بود درود خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالے علیہ و اگر این دعا را قبل سیفے
مواظبت نماید مغنی گردد و بدرجۂ کمال رسد و اگر مجرد بدون سیفی بعد نماز فجر مواظبت نماید

۶۷۶

عنقریب غنی گردد و بعد از دعاء مغنی اعتصامات بخواند بعد ازان دعاء حرز سیفی بعده حرز امیرین که بود ورد امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق و امیر المومنین عمر ابن خطاب رضی الله تعالے عنهما و اگر برائے برآمدن حاجت خود چهار رکعت گذارد و از قرآن هرچه خواهد بخواند بعد ازان حرز امیرین را صرف سه بار بخواند قضا کرده شود حاجت او و اگر در شب جمعه چهل بار بخواند سریع الاجابت باشد بعد از حرز امیرین دعاء اختتام بخواند بعد ازان سه مرتبه درود بخواند و در ادائے نصاب حاجت باین انضمامات و تکرار قرآة اینها برائے حوائج نیست و بعضے مشائخ گفته اند که در ورد سیفی دعاء حرز امیرین را اول و آخر بخواند بعده دعاء مغنی بعده دعاء اعتصام عزمت علیکم یا اصحاب السحر و الوسواس الخ بعده اعتصام ثانے حصنت نفسی بالحی القیوم تا آخر بعده دعاے وصل کبیر شیخ شهاب الدین مقتول یا آلهی و آله جمیع الموجودات من المعقولات و المحسوسات بعده اعتصام ثالث ماشاء الله تلطفا الی الله تا آخر بعده دعاء سیفی بخواند

۶۷۷ جوهر بدانکه مداومت و مواظبت دعاء حزب البحر برای کفایت جمیع حاجات دینی و دنیوی مجرب ست و دعوت این دعا از همه افضل ست بسبب آنکه رجعت را درین دعا مدخل نیست و این دعاء را حرز العصریه نیز گویند یعنی هرکه بعد از نماز عصر بهر حاجتے که بخواند برآید و بعد نماز صبح و مغرب نیز می خوانند۔

۶۷۸ جوهر حضرت شیخ عبد الحق محدث دهلوی قدس سره در اوراد خود می فرمایند که حزب البحر کبریت احمر و تریاق اعظم برائے سلامتی دنیا و آخرت و فتح ابواب سعادت و کرامات ست حضرت قطب الوقت و امام زمان خود شیخ ابو الحسن شاذلی قدس سره آنرا در وقت رکوب بحر از حضرت نبوت صلی الله تعالے علیه و آله و اصحابه وسلم تلقن نمودند و شان درود آن چنانچه مشائخ شاذلیه نوشته اند چنانست که وقتی حضرت شیخ در مغرب زمین که جائے بودن ایشان بود با اصحاب خود فرمودند که امسال ما خود را در موقف عرفه می بینم تهیه سفر حج باید نمود عرفه داشتند که موسم تنگ شده و کشتیها رفته و گنجایش عزیمت این سفر نمانده باشد هرچه فرمایند فرمودند لابد ما را عزیمت این سفر باید کرد و بهر طریق خود را بانجا باید رسانید پس کشتی یافتند شکسته از ترسائی که بجهت شکستگی آن وا مانده بود بجهت احتیاج خود و سطوت قهرمان امر حضرت شیخ ابا نکرد کشتی را بحکم ایشان دریائی ساخت و شیخ با اصحاب خود در وی نشستند

کشتی بجہت تلاطم امواج وتدافع ریاح در ہوا میرفت وحضرت شیخ را حالی قوی وارد شد و این
دعا از حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فائض گشت وبمنزل مراد رسانید
ودرین حزب رموز واشارات ست کہ اصحاب دعوات بدان کار بندند در وقتی کہ این ضعیف
این حزب از خدمت حضرت شیخ تلقن نمود پرسید کہ این رموز واشارات کہ درین حزب اثبات کنند
چیست فرمودند کہ اسرار مشائخ ست چیزے خواہد بود اما حزب البحر نام ہمین دعاست آنہا خارج
اند وہر چہ ہست در انجاست شما ہمین را بخوانید زوائد حاجت نیست وشارحان این حزب کہ از
کبرار مشائخ این سلسلہ اند نیز تعرض بدان نکردہ اند الا ہمین قدر کہ درحین خواندن سخر لنا
ہذا البحر تصور حاجت خود بکنند واین حزب بس عظیم ست نزد کبرار اولیا دسری مکنون وحرزی
مصئون ست در حصول شفار قلوب وتوسل بمطلوب وسلامت از آفات وحفظ از عاہات
واجابت دعوت وتفریج کربت ورفع قدر وشرح صدر وتسہیل امر وکفایت شر جن وانس
وامن از شر طوارق لیل ونہار وحوادث دہر ودقایہ شر جبابرہ وغنار قاب ودیگر اسرار وانوار
کہ شرح آن دراز ست باید کہ قرأت این حزب کریم درغایت ادب وتعظیم وطہارت ظاہر و
باطن وتصور حقائق ومعانی باشد ووقت خواندن آن بعد نماز صبح وعصر ست استقبال
وہر کہ ہر روز نزد طلوع آفتاب بخواند مستجاب کند اللہ تعالےٰ دعوت او واگر کسے این حزب
را بخواند وبر کف ہر دو دست نفث زند دست را بر سر وتمام اعضا فرود آرد از زیان
رسانیدن بادشاہ واعدا محفوظ ماند وفرمودہ اند اگر کسے ہر روز باہر شب این حزب را
بخواند ہمیشہ در عصمت حق تعالےٰ باشد وخاتمہ او بخیر شود وبجہت خوف درندگان نیز باید خواند
کہ سبب امان ست واگر در کارے درماندہ باشد در مقام خالی ومصفا بعد دو رکعت نماز
پنجبار یا ہفت بار بخواند وبجہت محبت چہل دیکبار بر گلاب خواندہ بدمد ہر گاہ بہ وہب لنا
ریحار سد ہفتاد بار بگوید یحبونہم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حباً للہ بعد ازان بگوید
الٰہی محبت ومودت فلان بن فلان را در دل فلان بن فلان ودر جمیع جوارح واستخوان
او پدید گردان کہ یک لحظہ بے او بودن نتواند بعدہ سہ بار آمین بگوید وبسر آمین کف
دست راست خود بر زمین زند وہمبرین طریق تا سہ روز بعمل آرد وآن گلاب را در شیشہ
نگاہ دارد ہر گاہ مقابل مطلوب رود قدرے ازان گلاب بر کف دست خود مالد ودست
را بر روی خود فرود آرد وبرائے عقد اللسان تا دہ روز ہر روز سی وسہ بار بخواند وچون

بہ اخمس علے وجوہ اعدائنا رسد ہفتاد بار یا قاہر ذا البطش الشدید انت الذے
لایطاق انتقامہ یا قاہر بعد ازین بگوید الٰہی چشم و گوش و زبان فلان را بستہ ساز فقطع
دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین و برائے شفائے مریض تا دوازدہ
روز ہر روز دوازدہ بار بخواند چون بہ الذے لایضر مع اسمہ شئی رسد ہفتاد بار و ننزل
من القرآن ما ہو شفاء و رحمۃ للمومنین یا شافی شفا بخش فلان را از جمیع مرضہا
بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم و برائے تسخیر سلاطین و امرا تا دوازدہ روز ہر روز دہ
بار بخواند چون بہ یا من بیدہ ملکوت کل شئے رسد ہفتاد بار یا عزیز عزیز گردان
مرا در چشم فلان بن فلان گوید و سہ بار انا انزلناہ بخواند و بعد اتمام دعوت ہر گاہ
بخانہ اور ود این حرز یکبار بخواند و برائے ایمنی راہ و سلامت سفر پیش از انکہ سافر
شود سہ روز باصوم ہر روز دوازدہ بار خواند و چون بخواند کہ بحول اللہ لا یقدر علینا
ہفتاد بار یا حفیظ احفظنی من جمیع البلیات یا ارحم الراحمین گوید و در
وقت روان شدن و فرود آمدن و محل خوف یکبار خواندن لازم گیرد و پیش از سوار ے کشتی
سہ روز ہر روز ہفتاد بار خواند و در خواندن سخر لنا ہذا البحر ہفتاد بار بگوید خداوندا خود را
و مال و اسباب خود را تبو امانت می سپارم بخیریت بساحل رسان و تا در کشتی باشد ہر نیم
وقت یکبار ورد سازد و در محل طوفان تا آنزمان بخواند کہ طوفان فرو نشیند و بجبت تونگری
تا سہ روز ہر روز بیست بار و نزد بعضے بست و ہفت بار بخواند چون بہ و انشر علینا
من خزائن رحمتک رسد ہفتاد بار یا غنی اغننی و ارزقنی رزقا طیبا واسعا
بغیر حساب گوید و باید کہ ہر روز ہفت درویش را نان با شیرینی بوسع خود بدہد تا ابواب
فتوح بروے کشادہ گردد و برائے انشراح صدر و زیادتی فہم تا سہ روز ہر روز یازدہ بار
بر شیرینی بخواند و چون بمجل بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ رسد ہفتاد بار بگوید رب
اشرح لی صدری تا آخر آیت بخواند و بعد اتمام دعوت ہر روز پارہ ازان بخورد
و برائے سلامت ایمان از غارت شیطان تا سہ روز ہر روز دہ بار بخواند چون بہ حسبی
اللہ تا عظیم رسد ہفتاد بار گوید اللہم انی اسالک ایمانا صادقا و یقینا کاملا و
قل رب اعوذ بک من ہمزات الشیاطین و اعوذ بک رب ان یحضرون
و یا قاہر ذا البطش الشدید انت الذی لایطاق انتقامہ یا قاہر بخواند و بجبت

ادا ر فرض تا دوازده روز هر روز دو بار بخواند و بر دایتی تا سه روز هر روز پانزده بار بخواند چون
به ارزقنا فانک خیر الرازقین رسد هفتاد بار اللهم اکفنی بحلالک عن حرامک و اغننی
بفضلک عمن سواک و بطاعتک عن معصیتک و بعد اتمام عمل بحسب مقدور
گاو یا گوسفند یا مرغ ذبح کرده بفقرا ر تصدق نماید و اجازت این دعا بنا اهل ندهد و بعضے از
اجله نوشته اند که کیفیت قراءة حزب البحر بتیدا ما و لا با ول سورة الانعام الی
قوله تمترون و آیة الکرسی الی قوله خالدون و خواتیم سورة الحشر ثم یشرع فی
قراءة حزب البحر اللهم منور القلوب الرحمن کاشف الکروب الرحیم غافر الذنوب
اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطان الرجیم یا علی یا علیم الی آخره بعضی از اسماء و الفاظ
که از غیر لغت عرب ست و معنی آن معلوم نیست مثل آذونی اصباؤث نباید خواند در مقدمه
او را و شیخ عبد الحق دهلوی قدس سره از جمله شروط ذکر آورده که بودن ذکر شرعی یا در معنے آن
بوجهے که صحیح و واضح باشد و ابهامی و اشتباهی نداشته باشد چه ذکر بدانچه موهم تشبیه و حلول
و مانند آن بود یا معنی آن معلوم نبود جائز نباشد چنانچه بعضے اسماء که در غیر لغت معهود بود امام
مالک فرمود و باید ریک لعلها کفر حکایت آورده اند که یکے عزائم مے خواند جماعه
از نصاری بر سروی ایستاده بودند و می خندیدند و گفتند چه شد این مرد را که سب خدا و رسول
خدا می کند انتهی و لفظ اهیا شراهیا را در قاموس بمعنی ذو الجلال و الاکرام نوشته کذا قیل
و فقیر در قاموس در لفظ شره این عبارت دیده که اهیا بکسر الهمزة اسراهیا بفتح
الهمزه و السین لوناً بنا ای الازلی الذی لم یزل و لیس هذا موضعه لکن لان
الناس یغلطون و یقولون اهیا سراهیا و هو خطاء علی ما یزعمه اخبار الیهود
و درینجا حرفی ست که کم کسے را بران اطلاع ست و آن اینست که لفظ سدا که در کریمه واقعه
در سورهٔ یٰس ست و درین حزب هم واقع شده در قراءة بفتح سین ست و تلاوت و اعمال
متعلقه باین سوره شریفه که بانواع متعدده کثیره شهیره و غیر شهیره است همان قسم که قرات
ماست خوانده می شود الا در اعمالے که باین حزب تعلق دارد که در انها بضم سین باید خواند ازان
جهت که حضرت شیخ صاحب حزب سین را مضموم خوانده اند زیرا که قرات ایشان همین
منوال ست و چون هر دو قرات از قرات متواتره است که نزد ائمه مذاهب اربعه نماز
بهر کدام ازانها که خوانده شود حکم جواز دارد دران باب مضایقه نتوان کرد و به ترک

بقرات الیشان وریں مکان مستجلب سرعت درحصول مراد است - شاہ خوب اللہ قدس سرہ
جوہر حزب البحر بدانکہ چون خواہد کہ عمل این بجا آرد باید کہ روز چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ روزہ ۶۷۹
دارد ہر روز بعد غسل دو دو گانہ صد و بست کرت بہ نیت اجابت بخواند و نزدیک بعضی بہ نیت
شرائط تا دوازدہ روز ہر روز سی و پنج بار بخواند بعدہ برای برآمدن حاجات در افزونی ماہ غسل
کند دو دو گانہ ادا نماید بعد سلام دہ بار اوتیت الخ دہ بار درود اوتیت صوتہ بہ نستعین
الاکرم منک فارجوہ الارحم منک فادعوہ اقرب منک فاناجیہ اسمع منک
فانادیہ یا کریم یا رحیم یا مجیب اجب دعوتی واقض حاجتی اللھم انی اویت
الیک ومن اوی الیک فقد آوی الی رکن شدید دہ بار درود سہ بار اخلاص و
یکبار فاتحۃ الکتاب و آیۃ الکرسی تا خالدون و سورۂ انعام و حشر خواندہ این حزر شروع
نماید تا دوازدہ روز نہ ہر روز سی بار بخوانند در روز نہ وقت صبح و عصر و بین العشائین یگان یگان بار
بخواند چون بہ وسخر لنا ہذا البحر رسد مراد خود در خاطر گذراند - سراج السالکین
جوہر در طریق خواندن حزب البحر اول این دو آیت کہ جامع جمیع حروف تہجی و محصل ۶۸۰
جمیع حاجات ست با فاتحہ بخواند کہ بمنزلۂ اعتصام اند ثم انزل علیکم تا بذات الصدور
و محمد رسول اللہ والذین معہ تا اجرا عظیما بعدہ ربّ سہل ولیسر ولا تعسر علینا بعدہ ۲۸ حروف
تہجی بعدہ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم بعدہ حزب البحر تا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بعدہ یا اللہ یا نور یا حی تا آمین بعد آن الحمد مع درود صلی اللہ
تعالے بعدہ اعوذ بکلمات اللہ وصحبہ الطاہرین بعدہ یا حفیظ نہصد و نود و ہشت بار بعدہ
این وسیلہ را بخواند الٰہی توسلت بہذا الحرز الاعظم ان تقضی لنا جمیع حاجاتی
ومرادی وان تدفع شر جمیع اعدائی واحسادی اٰلوحا اٰلوحا اٰلوحا العجل العجل
العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ بحق احقنا اشرا ہیا بر حمتک یا ارحم الراحمین
یا مجیب یا مجیب یا مجیب سراج السالکین
جوہر بدانکہ طریق خواندن دعاء سیفی کثیر ست و منجملہ آن انیست کہ بروز جمعہ بعد ادا ۶۸۱
صلوٰۃ در مسجد جامع یا در مسجد دیگر نہ در خانہ اول دہ بار درود بخواند و بعضی قبل از دہ دو رکعت نماز
گذراند بعدہ سورہ فاتحہ بعدہ الم ذلک الکتاب تا مفلحون والہکم الٰہ واحد تا یعقلون و
آیۃ الکرسی بعدہ اعتصام اول اعنی عزمت علیکم یا اصحاب السحر والوسواس الی آخرہ

واعتصمت بک یا اللہ بحق الخضر والالیاس وبحق طیخ طیخ طیخ طیخ جوخ جوخ مرخوخ
مرخوخ مہجوغ فیجوغ وبحق ایخ زجر مصیوغ طفعاج ازرا نجاس وبحق
آدم ونوح واعتصمت بک من شر الجن والانس والاہرمن والشیاطین
والجنود والاتباع ومن کل آفۃ وعاہۃ واعتصمت بک من کل بلاء وبحق دانیال
وبحق ایخ ایخ وارش وارش ونورش ونورش وبحق احیا واشیا
اھی واشراھی اصبا غوث وبحق عظمتک یا اللہ احفظنی من البلاء والآفت
والمعاہۃ وبحق موسے وعیسے وبحق داؤد وزکریا وبحق اسمعیل ویحیی و
بحق ادریس وشیث وبحق محمد صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم توکلت علی
حی الذی لا بدایۃ لہ ولا نہایۃ لہ واعتصمت بک من شر الجن والانس بقراءۃ
السیفے واستجب دعائی یا غیاث المستغیثین اغثنی یا من لیس کمثلہ
شئی وہو السمیع البصیر وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ونعم المولی ونعم النصیر وصلی اللہ
تعالی علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین الطیبین الطاہرین والحمد للہ رب العالمین بعدہ
ہر دو درود اول اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد بعدد کل معلوم لک ودوم اللھم
صل علی محمد وعلی آل محمد ما اختلف الملوان وتعاقب العصران وتکرر الجدیدان
واستصحب الفرقدان وبلغ روح محمد منا التحیۃ والرضوان برحمتک یا ارحم
الراحمین بعدہ اللھم طہر قلبی عن الشک والشرک والریاء وزین لسانی بالذکر
والشکر والحمد والثناء برحمتک یا ارحم الراحمین بعدہ اعتصام ثانی یعنے حفظت نفسی
بالحی القیوم ورفعت عنی السوء بلا حول ولا قوۃ الا باللہ بعدہ حرز یمانے بعدہ
بعدہ اختتام بعدہ دہ بار درود بعدہ سورۂ اخلاص بعدہ فاللہ خیر حافظا وہو ارحم الراحمین
ودرشش جہت فف زند بعدہ ہفت بار سورۂ فاتحہ بعدہ دہ بار اللھم اغثنی یا غفور
بعدہ حرز امیرین بعدہ اگر میسر شود چہل ویک اسما بعدہ آیات سجدہ کہ چہاردہ اند بعدہ سجدہ
کند وحاجت خواہد بعدہ یازدہ بار اسم شریف جناب مستطاب قبلہ ایمان شیخ محی الدین
ابو محمد سید عبد القادر جیلانے رضی اللہ تعالے عنہ بخواند کہ حرز منیع وحصن حصین ست وبرائے
دفع رجعت مجرب بدین عبارت آلی بحرمت قطب الربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد حضرت
شیخ عبد القادر الجیلی الحسنی الحسینی الشافعی الجنبلی۔ از شرح عربی وفارسی واز دعوت الحق۔

کنز ششم

جوہر در ذکر چہاردہ خانوادہ اوّل خانوادہ زیدیان کہ منسوب اند بخواجہ عبدالواحد بن زید وخواجۂ مذکور مرید وخلیفہ خواجہ حسن بصری بودند وبخدمت خواجہ کمیل بن زیاد نیز تربیت وخرقۂ خلافت یافتہ وزیدیان ہمیشہ در بیابان خلوت داشتند وبعد از سہ چہار روز میوہ یا گیاہ افطار میکردند ودر شہر وقریہ نمی رفتند وہیچ جاندار را نمی کشتند وفتوح نمی گرفتند چون وقت خواجہ عبدالواحد بن زید رسید خرقہ کہ از خواجہ حسن بصری یافتہ بود بخواجہ فضیل بن عیاض داد وخرقہ کمیل بن زیاد را بہ ابو یعقوب البسوی عطا فرمود ہر دو سلسلہ ازان دو بزرگ جاری گشتہ دوّم خانوادہ عیاضیان وخواجہ فضیل بن عیاض خلیفہ خواجہ عبدالواحد بن زید بودند ہر کہ بخدمت او ارادت آورد خود منسوب بوی ساخت وعیاضیان ہمیشہ مسافر وتنہا ومجردی بودند وجامۂ نو نمی پوشیدند جامہ افتادہ را با خرقہ وصل میکردند وباہیچکس سوال روا نمی داشتند ہر چہ از غیب بی طلب میرسید خرچ میکردند واکثر طعام با مہمان میخوردند وباخلق آمیزش نداشتند سوّم خانوادہ او ہمیان منسوب گشتند بخواجہ ابراہیم بن ادہم وخواجۂ ابراہیم مدتہا با خضر صحبت داشت واز دست وی خرقہ پوشید بعد ازان بخدمت خواجہ فضیل بن عیاض رسید واز وے خرقہ خلافت پوشید بعد ازان بخدمت حضرت امام محمد باقر رسید وبدولت خلافت امام فائض گشت وہر کہ در حلقۂ ارادت ایشان آمد منسوب بدو گشت واو ہمیان مجرد وسافر باشند وذکر خفی بسیار گویند وہر چہ بی سوال از غیب رسد بخورند وآمیزش باہل دنیا نمیکردند یک شجرہ او ہمیان بواسطہ امام محمد باقر بحضرت امام حسینؑ منتہی می شود ودوم شجرہ ایشان بواسطہ خواجہ فضیل بن عیاض بخواجہ حسن بصری میرسد چہارم ہبیریان منسوب گشتند بخواجہ ہبیرۃ البصری وخواجہ مذکور مرید وخلیفہ خواجہ حذیفہ مرعشی بود ودوی مرید وخلیفہ خواجہ ابراہیم بن ادہم وہر کہ بخدمت دی ارادت آورد ہبیریان می گویانند وہبیریان در شہر وقریہ مسکن نمیگیرند وشب در روز با دضو در بیابان مجردی بودند ونماز باحضور دل میکردند وباخلق آمیزش نداشتند وفتوح نمیگرفتند وبعد از سہ چہار روز بامیوہ ویا گیاہ خشکی افطار میکردند وہمیشہ پاسبان دل می بودند پنجم خانوادہ چشتیان می پیوندند بخواجہ علو دینورے دوی مرید وخلیفہ ہبیرۂ بصری ودوی مرید وخلیفہ خواجہ حذیفہ مرعشی ودوی مرید وخلیفہ خواجہ ابراہیم ادہم وخواجہ ابو احمد رندان چشتی کہ رئیس واشراف چشت اند مرید خواجہ ابو اسحاق چشتی شد وچون وقت

کنز ششم مشتمل بر ۱۳ جوہر
لغایت صفحہ ۷۷۵

خواجہ بآخر رسید خرقۂ خلافت بخواجہ احمد ابدال داد و جای نشین خود گردانید و چشت و اندیکی شہر لیست
در ملک خراسان دوم چشت قریہ در ہندوستان میان ملتان و اچ و این خواجگان از چشت
خراسان بودند در لطائف اشرفی میفرمایند ہر کہ دعوی ہواداری و لاف ارادت و دوستداری از
خاندان قدیم و دودمان کریم اہل چشت کند باید کہ در وی دو وصف باشد یک ترک و ایثار
دوم عشق و انکسار و ہر کہ را این دو وصف نباشد او را حظے از مذہب چشتیان و نصیبی از مشرب
بہشتیان نبود ششم خانوادۂ عجمیان کہ می پیوندد بخواجہ حبیب عجمی و خواجۂ مذکور مرید و خلیفہ
خواجہ حسن بصری اند عجمیان اکثر در کوہ با سکونت داشتند و مجرد بودند و فتوح قبول نمے کردند
و جامہ بقدر ستر عورت نگاہ میداشتند و بعد از ہفتم روز بیک خرما دیا بہ سہ خرما افطار می نمودند و وحوش
و طیور با ایشان الفت میگرفتند ہفتم خانوادۂ طیفوریان مے پیوندد بسلطان العارفین خواجہ
بایزید بسطامی و نام وی طیفور ست ہشتم خانوادۂ کرخیان می پیوندد بخواجۂ معروف کرخی و بر واسطے
خواجہ داؤد طائی کہ مرید و خلیفہ خواجہ حبیب عجمی بود و نیز خرقۂ خلافت بخواجۂ معروف کرخی داشت
و کرخیان اکثر اوقات با ترک و تجرید در خلوت باشند و تلاوت قران مجید و ذکر بسیار میکنند و از
خوف جناب الٰہی بسیار گریہ کنند و خود را از ہمہ کمتر میدانند نہم خانوادہ سقطیان مے پیوندد بخواجہ
سری سقطی او مرید و خلیفہ خواجۂ معروف کرخی بود و سقطیان صائم الدہر و قائم اللیل بودند و
فتوح کسے قبول نمی کردند و بعد از سہ روز از خلوت بیرون می شدند وقت شام از دہ خانہ دریوزہ گری
کردہ با یاران افطار مے نمودند دہم خانوادۂ جنیدیان می پیوندد بخواجہ جنید بغدادی و او
مرید و خلیفہ خواجہ سری سقطی جنیدیان بر قدم توکل می رفتند و ہر چہ از غیب بی سبب خلق می رسید
از ان افطاری نمودند یازدہم خانوادہ گازرونیان می پیوندد بخواجہ ابو اسحاق گازرونی مرید و خلیفہ
خواجہ عبد اللہ خفیف ست و او مرید محمد رویم و او مرید خواجہ جنید گازرونیان در میان خلائق باحق
مشغول باشند و اسماء اعظم و دعاء مائت القدرت بسیار خوانند دوازدہم خانوادۂ طوسیان می پیوندد
بشیخ علاء الدین طوسی او از اکابر طوس بود و شیخ نجم الدین کبریٰ ہر دو بخدمت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی
رسیدہ عرض داشت کردند کہ عمر بسر رسید و کار ما بر نیامد شیخ فرمودند کہ ما نیز بدین داغ مبتلا ایم بیائید ما و شما
مرید شیخ وجیہ الدین شویم پس ہر سہ کس باتفاق بخدمت شیخ وجیہ الدین ابو حفص رسیدند شیخ وجیہ الدین شیخ علاء الدین
و شیخ ابو نجیب ضیاء الدین را مرید کرد و خرقۂ خلافت داد و رخصت کرد و شیخ نجم الدین کبریٰ خواجہ الشیخ ابو نجیب
ضیاء الدین کرد طوسیان در فرد وسیان یک روش داشتند سماع میکردند و مزامیر میشنیدند و رقص و تواجد و ذکر جلی و رشا بسیار بود

۲ واز جا کہ چیزی میرسد میخورند وچون وچرا نمیکنند وسلسلۂ طوسیان بہ ششم واسطہ منتہی میشود بخواجہ جنید سیزدہم خازادہ سہروردیان می پیوندد وبشیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی وی مرید وخلیفہ شیخ وجیہ الدین ابو حفص بود وشیخ مذکور بچہارم واسطہ بخواجہ جنید پیوندد وشیخ ابو نجیب خرقہ خلافت از شیخ احمد غزالی نیز داشت وشیخ مذکور بہ پنجم واسطہ بسید الطائفہ خواجہ جنید می پیوندد وچہاردہم خانوادہ فردوسیان می پیوندد وبشیخ نجم الدین کبریٰ کہ باشارت شیخ وجیہ الدین ابو حفص ارادت بخدمت شیخ ابو نجیب سہروردی آورد وخرقہ خلافت یافت شیخ فرمود کہ شما مشائخ فردوسی ہستید ودر نفحات مینویسد کہ شیخ عمار یاسر کہ از اصحاب شیخ ابو نجیب ضیاء الدین سہروردیست شیخ نجم الدین کبریٰ ازوی تربیت یافت وسلسلۂ ابو نجیب بششم واسطہ بہ حضرت جنید بغدادی می پیوندد والغرض فردوسیان وسہروردیان طوسیان دگازرونیان این چہار خانوادہ میرسند بخانوادہ جنیدیان وجنیدیان میرسند بسقطیان وسقطیان میرسند بکرخیان وجملہ مشائخ این خانوادہ می پیوندد بخدمت امام علی رضا۔ مراۃ الاسرار

۲ جوہر جناب امیر المومنین را خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصری بود والیشان را دو خلیفہ شیخ حبیب عجمی وشیخ عبد الواحد بن زید واز ینجا چہار دہ خانوادہ شد واز حضرت امیر المومنین بحضرت امام حسینؑ از حضرت الیشان بہ امام زین العابدینؑ علی واز الیشان بہ امام محمدؑ باقر واز الیشان بحضرت امام جعفرؑ الصادق واز امام جعفرؑ الصادق بہ امام موسیٰؑ کاظم واز الیشان با مام علی موسےٰؑ رضا واز الیشان بخواجہ معروف کرخی ونیز خواجہ معروف کرخی خلافت از شیخ داؤد طائی والیشان از شیخ حبیب عجمی والیشان از خواجہ حسن بصری یافتند

۳ جوہر سلاسل کہ در دیار ہند وایران وتوران وترکستان وبدخشان وبلخ وبخارا وسمرقند وخراسان وفارس وعراق وگیلان وبغداد وروم وماوراء النہر وعرب ست ہمہ خود را با میر المومنین علیؑ میرسانند بعضے بوساطت ائمہ وبعضی بوساطت رئیس التابعین شیخ حسن بصرے وبعضے سلاسل دیار یمن خود را بوساطت کمیل بن زیاد نخعے میرسانند ودر دیار مغرب واطراف آن بلاد بعضے سلسلہا ہستند کہ نسبت خود را بہ بعضے خلفاء راشدین میرسانند وسلسلۂ شیخ ابو الحسن شاذلی بوساطت متعدده بشیخ فتح السعود میرسد ودی بشیخ سعید فراوانی ودی بشیخ ابی جابر ودے بحضرت امام حسینؑ ونیز سلسلہ مداریہ ونقشبندیہ ہر دو بہ امیر میرسد ونیز بحضرت ابا بکر صدیقؓ۔

۴ جوہر ابتداء برآمدن این تمام سلاسل از حضرت رسالت ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم واز الیشان بحضرت ابا بکر صدیقؓ وعمر فاروق وحضرت عثمانؓ وحضرت علیؓ واز حضرت علیؓ بحضرت امام حسینؓ واز الیشان بحضرت خواجہ حسن بصری ونیز از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ واصحابہ وسلم بشیخ ابوسعید الجنی رسید وازوی حیدر ازوی امیر عبداللہ پدرش امادی ازوی شیخ حاجی محمد الجوشانی ازوی شیخ عماد الدین فضل اللہ ونیز از حضرت رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بہ امام حسینؓ رسیدہ بہ حضرت اویس قرنی ونیز از حضرت ابابکر صدیقؓ بہ سلمان فارسی من اصحاب الصفہ رسید وازوی بہ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ ونیز بہ قاسم مذکور از خواجہ حسن بصرے رسید واز خواجہ حسن بہ عبدالواحد بن زید وحبیب عجمی واز شیخ حبیب عجمی بہ داؤد طائی واز ایشان بخواجہ معروف کرخی واز ایشان بہ سرے سقطے۔

۵ جوہر از حضرت علیؓ بہ امام حسنؓ واز ایشان بہ حسن مثنیٰ واز وی شاہ عبداللہ محض واز وے شاہ موسےٰ واز وے سید عبداللہ مورث از وے سید داؤد از وے سید محمد مورث از وے سید یحیی از وے سید عبداللہ از وے سید موسےٰ جلے دوست از وے سید ابوصالح از وے سید محی الدین عبدالقادر جیلانی ازوی سید عبدالرزاق ونیز از حضرت امیرؓ بہ امام حسینؓ وازان بہ امام زین العابدین تا امام نقیؓ ونیز از رسالت بہ اویس قرنی وازوی بہ موسی ابن زین راعی از وے ابراہیم بن ادہم بلخے شاگرد امام اعظم از وے شقیق بلخی از وے امام یوسف شاگرد ابوحنیفہ۔

۶ جوہر خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ گروہی کنیتش ابو محمد کنند وگروہی ابوسعید در اکثر کتب سلوک منقول ست کہ وی خلیفہ مرتضیٰ علی بود کرم اللہ تعالے وجہہ وبا امام حسنؓ بن علیؓ وخواجہ کمیل بن زیاد نیز صحبت داشت در آخر جلد روضۃ الاحباب می نویسد کہ پدر وے در سال یازدہم ہجرت بدست ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان شدہ وچون خواجہ حسن متولد گشت ویرا پیش عمر بن الخطاب بردند فرمودند نام این حسن کنید کہ نیکو روی ست ومادرش از موالی ام سلمہؓ حرم محترم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بود روزی مادر او بکار مشغول بود خواجہ بے شیر میگریست ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا از روی شفقت سینۂ مبارک خود در دہن او نہاد قطرہ چند شیر پدید آمد چندین ہزار برکات وکرامات کہ حق تعالیٰ در وی پیدا کرد ازان شیر بود ام سلمہؓ پیوستہ دعا کردی خداوندا این را مقتدا خلق گردان تا چنان شد کہ صدوی صحابی را دریافت وفوائد اخذ نمود در تذکرۃ الاولیاء ودیگر کتب می نویسد کہ چون امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ در بصرہ آمدند وخواجہ سوال کردند کہ تو عالمے یا متعلمی عرض کرد کہ من ہیچ نیم ہر چہ از پیغمبر بمن رسیدہ است آنرا بخلق میرسانم مرتضیٰ علی او را منع نکردند وفرمودند کہ این

جوان شایستہ سخن ست از امیر المومنین تربیتہا یافت و دل از جمیع مرادات ماسوی اللہ سرد گشت و ویرا
فضائل بسیار ست و مناقب بیشمار چندان خوف جناب الٰہی بر و غالب بود کہ ہرگز کسے او را خندان
ندید غرہ رجب سنہ عشر و مائۃ وفات یافت مدۃ حیاتش ہشتاد و نہ سال بود۔ مرات الاسرار

جوہر حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ ارادت با امیر المومنین علی کرم اللہ تعالے وجہہ داشتند ۷
و خلافت ہم از حضرت ایشان یافتند و حضرت خواجہ تقوی بر کمال داشت مدت ہفتاد سال دعوی
حضرت ایشان جز در متوضا باطل نشد و حضرت خواجہ چون خرقہ جناب امیر المومنین پوشید آن
خرقہ گلیم بود کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم جناب امیر المومنین علی
مرتضی را پوشانیدہ بودند و نصیحت کردہ بودند کہ ای علی این خرقہ فقر و درویشی ست بپوش
و فقر و فاقہ اختیار کن و چون جناب امیر المومنین این خرقہ حضرت خواجہ را پوشانید بفقر و فاقہ و صبر و شکر
نصیحت فرمود و چون حضرت خواجہ خرقہ خلافت از حضرت امیر المومنین در بر کردہ بخانہ خود در آمدند ہر چہ
داشتند ایثار فقرا کردند چنانکہ قوت یک وقت ہم در خانہ نداشتند بعد از سہ روز افطار کردی و
گاہی پنج و شش روز ہم گذشتی و حضرت خواجہ را خوف جناب خداوند تعالے بسیار بود چندان
گریستی کہ در چشم مغاک افتاد و از بسیاری گریہ بصارت کم شد الی سبع سنابل۔

جوہر خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصری اند چہل سال پیش ۸
از ارادت مجاہدہ و ریاضت می کشید علم بر کمال داشتند و مجتہد کلان بودند و شاگرد حضرت امام حسن
بن علی مرتضی و خلق و تواضع بے حد داشتند کسے کمتر حضرت ایشان را اول سلام کردہ است
باہر کہ ملاقات شدی خواہ خرد و خواہ بزرگ نخست شیخ عبد الواحد او را سلام گفتی و پیش مردمان با ادب
نشستی روزی در راہے می گذشتند دیدند کہ پیری ضعیف بیمار در میان راہ افتادہ است و
آفتاب گرم شدہ سایہ می خواہد حضرت خواجہ فرمودند ای ابر سایہ کن فی الحال ابر پیدا شد و بر سر
بیمار سایہ کرد پیر گفت ای خواجہ دعای کن حضرت خواجہ کرد پیر صحت یافت و روزی براہے
میگذشتند جماعت فقرا گرسنہ نشستہ بودند بصد زاری و گریہ عرض کردند کہ ای خواجہ دعاے تو
مستجاب ست ما ہمہ فقیران گرسنہ و تشنہ ہستیم و زن و فرزند ما بگرسنگی ہلاک مے شوند حضرت خواجہ
فرمودند بروید کہ امروز غنی خواہید شد فقرا بخانہاے خود آمدہ دیدند کہ زنان ایشان طعامہاے خوب
و لذیذ پختہ و بر دست ہر یکے دینارہاے زر ست پرسیدند کہ این طعام از کجاست و این مال
کہ داد گفتند آینده آمدہ در حلقہ را جنبانید ما رفتیم او یک طبق پر از دینارہاے زر ما را داد

وگفت که شما هریک برابر قسمت کرده بستانید چون شوهران شما آیند بگوئید که نفرے از دوست خواجه عبدالواحد آمده ما را این دینار باداد حضرت خواجه همیشه از خوف جناب خداوند تعالے گریستی ودائم صائم بودی ودو وسه فاقه کردی وبوقت افطار دو سه نواله طعام خوردے و حضرت خواجه چون ارادت آورد هفت تن غلام داشتند همه را آزاد کردند وهرچه در خانه بود از مال واسباب همه بدرویشان داد - از سبع سنابل

جوہر در ذکر حضرت حبیب عجمی رضی الله تعالی عنه در ابتدا مالدار بودند روزے سائلے چیزی خواست بروی بانگ زدند که انچه داریم اگر شما را دهم تو انگر نشوید ودر دیش شویم سائل ناامید شده باز گشت زن ایشان خواستند که طعام در کاسه کنند دیدند که همه خون سیاه گشته بود حضرت شیخ چون این حال دیدند چنان آتش در دل افتاد که هرگز فرونه نشست فرمود که توبه کردم روز دیگر بیرون آمدند کودکان بازی میکردند چون حبیب را دیدند فریاد برآوردند که حبیب ربا خوار آمد دور شوید تا گرد او برنه نشیند که همچو او بدبخت شویم این سخن حضرت شیخ را بسیار سخت آمد روی بر مجلس حضرت خواجه حسن بصری نهاد از زبان حضرت خواجه برامد که یکبارگے حبیب را عارف کردند هوش از ایشان زائل شد توبه کردند چون از مجلس خواجه باز گشتند کودکان بازی میکردند چون حضرت ایشان را دیدند گفتند دور باشید که حبیب تائب ماند دتا گرد بروے نرسد که عاصی شویم پس فرمودند که هرکرا بحبیب چیزی باید داد بیاید وخط خود باز ستاند خلق گرد آمدند ومالها خود گرفتند وحضرت ایشان قرآن مجید درست نمی خواندند از نخبت عجمی گفتند زن از ایشان نفقات خواست ایشان بیرون آمدند چون شب بر زن باز آمدند از ایشان پرسیدند که کجا کار کردے که چیزے نیاوردی فرمودند آن کس که من کار او می کنم کریم ست از کرم او شرم می دارم که از وچیزے بخواهم چون وقت آید خود بدهد پس هر روز بیرفتند وعبادت میکردند بعد ده روز جوانی باصره شش صد درم بدر خانه حبیب آمده در زد زن بدر آمده جوان این صره حواله کرده رفت چون شب در آمد حبیب خجل شده وغمگین روی بخانه نهاد چون بخانه در آمد زن این احوال گفت ایشان روی از دنیا بگردانیدند یک روز زنی بیامد دیگر لیست وگفت پسری دارم دیرگاه است که از من غائب ست ومرا طاقت فراق او نمانده پس دعا کردند گفت برو که پسر تو باز رسد زن هنوز بدر سرای خود نرسیده بود که پسرش آمد حضرت حبیب الحمد را الحمد بخواندند حضرت خواجه حسن بصری فرمودند نماز در پی حبیب درست نیست شب حقتعالی را بخواب دید

عرض کردند که خدایا رضای تو چیست فرمود ای حسن رضای من در یافته بودی قدرش ندانستی گفت خدایا آن چه بود فرمود که تو پس حبیب نماز میکردی رضای ما در یافته بودے و آن نماز بهتر از تمام عمر تو بود۔

۱۰ جوہر ذکر حضرت مالک دینار رحمة الله علیه مصاحب حضرت خواجه حسن بصری بودند روزے در کشتی نشسته بودند اہل کشتی مزد کشتی طلب کرد حضرت ایشان سوے آسمان نگریستند ماہیان از دریا دینار در دہان گرفته سر برآوردند حضرت ایشان یک دینار گرفته دادند و بجاے خود بر روے آب رفتند و ناپیدا شدند۔ تذکرة الاولیا

۱۱ جوہر ذکر حضرت شیخ محمد واسع رضی الله تعالیٰ عنه مقدم زہاد و معظم عباد بودند و عالم عامل عارف کامل بسیار از تابعین را خدمت کرده و مشائخ متقدم را دریافته۔ تذکرة الاولیا

۱۲ جوہر خواجه عبدالواحد بن زید قدس سره مرید و خلیفه حضرت خواجه حسن بصری بودند و از دست خواجه کمیل بن زیاد نیز خرقه خلافت پوشیده و او را کمالات و خوارق عادات بسیار ست در ریاضات و ترک و تجرید و ذوق و عشق در عهد خود نظیرے نداشت چهل سال نماز فجر بوضو عشا می کرد وفات وے در سنه ست و سبعین و مائة در بصره واقع شده۔ مرآة الاسرار

۱۳ جوہر خواجه ابو یحیی فضیل بن عیاض مرید و خلیفه خواجه عبدالواحد بن زید کنیت ابو علے باصل از کوفه اند و گفته اند که باصل از خراسان بود از ناحیه مرو و گفته اند که بسمرقند زاده است و بجا در ابزرگ شده و کوفی الاصل اند و نیز گفته که بخارے الاصل اند در محرم سنه یکصد و هشتاد و هفت رونق افروز بزم معانی شدند

۱۴ جوہر حضرت سلطان السلاطین خواجه ابراہیم ادہم کنیت وی ابو اسحاق و لقب وے ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن منصور البلخی و خرقه خلافت از دست حضرت خواجه فضیل عیاض پوشید در ترک و تجرید و زہد و ورع نظیر نداشتند از ابناء ملوک بلخ اند بسیار مشائخ کبار را دید و از امام محمد باقر نیز خرقه خلافت یافته و با امام ابوحنیفه کوفی صحبت داشت حضرت امام اعظم گفته سیدنا ابراہیم ادہم گفتند که وی سیادت بچه یافت گفت که دے دائم در خدمت خداوند مشغول ست و ما بکارہای دیگر مشغولم و حضرت جنید فرمودند مفاتیح العلوم ابراہیم ادہم خواجه فریدالدین عطار گوید چون وفات وی نزدیک رسید خواجه ابراہیم ناپیدا شد معلوم نیست که خاک پاک او کجاست و بعضی گویند در بغداد پہلوے امام احمد حنبل و بعضے گویند در شام آنجا که خاک لوط پیغمبر ست و صاحب

نفحات گوید بشام وفات کرد در سنہ احدی وتسعین ومائۃ وبروایتی در سنہ ست وسبعین ومائۃ وبقولے غرۂ ماہ شوال سنہ سبع وثمانین ومائۃ ۔مرآۃ الاسرار

۱۵ جوہر در فوائد الفواد مذکورست کہ حضرت سلطان السلاطین خواجۂ ابراہیم بن ادہم قدس سرہ اللہ تعالیٰ ببرکتہم نہ سال در غاری ساکن شدہ اند ودران غار چشمہ ساری بودہ حضرت ایشان دران چشمہ مقیم بودہ جناب مستطاب خداوند تعالے را طاعت کردی تا شبے عظیم سرما بود دست مبارک حضرت ایشان بہ پوستینے افتاد آنرا بالاے خود کشیدند چون روز بلند برآمد آن پوستین از خود دور کردند چون نیکو نگاہ کردند آن اژدہا بود چشمہا کشادہ وسری افراشتہ در تحرک درآمد حضرت ایشان در تحیر بودند کہ آوازی شنیدند کہ بخ بخ ای من المتالف بالمتلف یعنے ترا از چیزی تلف کنندہ کہ آن سرما بود نجات دادیم باژدہا کہ آنہم تلف کنندہ بودہ است

۱۶ جوہر خواجہ معروف کرخی کنیت ابو محفوظ ونام پدر او فیروز وبعضے معروف بن علے گفتہ اند اُستاد سری سقطی وپیشوای اولیا ہفت خانوادہ بود ومقدم طریقت صاحب نفحات گوید کہ پدر وی مولی امام علی موسی رضا بود ومیشیخ فرید الدین عطار گوید کہ مادر وپدر وے ترسا بودند اورا بمعلم فرستادند اُستاد گفت باب مایہ گفت نی بل ہو اللہ احد اورا سخت بزد بگریخت مادر وپدرش گفتند کاشکے او بیامدی وہر دینے کہ خواستی با وی موافقت میکردم وی بخدمت امام علی بن موسی رضا رفت وبدست امام مسلمان شد ومدتہا در خدمتش بود وتربیتہا یافت ولشرف خرقہ امام مشرف شد وپیش مادر وپدر آمد کمالات او مشاہدہ نمودند بدست وی مسلمان شدند بعد ازان بخواجہ داؤد طائی صحبت داشت وفات در سنہ ۲۰۰ مائتین مدفن بغداد شریف ۔مرآۃ الاسرار

۱۷ جوہر خواجہ خذیفہ مرعشی از کبار مشائخ روزگار خرقہ ارادت از دست حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم یافتہ وفاتش چہاردہم ماہ شوال سنہ وصالش بنظر نیامدہ ۔مرآۃ الاسرار

۱۸ جوہر خواجہ ہبیرہ بصری خرقۂ ارادت از دست خواجۂ خذیفہ مرعشی پوشید صاحب خانوادہ بود مریدانش ہبیریان گویانند وفات بتاریخ ماہ شوال سنہ وصالش بنظر نیامدہ ۔مرآۃ الاسرار

۱۹ جوہر خواجہ علو دینوری خرقۂ ارادت از دست خواجہ ہبیرہ بصری پوشید در مدت حیات خود در روز چیزی نخوردہ ونیاشامیدہ چون متولد شد شب شیر مادر نخوردی اورا دولت عرفان مادرزاد عطا کردہ بودند وفات چہاردہم محرم سنہ وفاتش جائی نظر نیامدہ ۔مرآۃ الاسرار

۲۰ جوہر خواجہ ممشاد الدینوری از اصحاب جنید بغدادی بود اصل وے از دینور ست وآن

شہر لیست از شہرہای کوہستان مغرب کرمان در بغداد نشو و نما یافت وفات سنہ تسع و تسعین و مائتین مرآۃ الاسرار

۲۱ جوہر خواجہ ابو اسحاق چشتی بادشاہ عالم نیازد سلطان دار الملک راز بود خرقۂ ارادت از دست خواجہ علو دینوری پوشید بہ نیت ارادت از ولایت شام در بغداد رسید و مرید خواجہ علو دینوری شد خواجہ پرسید چہ نام داری گفت ابو اسحاق شامی خواجہ فرمودند از امروز ترا ابو اسحاق چشتی خوانند ہر کہ در سلسلۂ ارادت تو در آید آنہا را چشتی خوانند بعد از تربیت ایشان را بچشت فرستادند ازان روز خواجگان چشت پیدا شدند و سر حلقہ ایشان پنج تن بودند اول ابو اسحاق چشتی دوم خواجہ ابو احمد چشتی سوم خواجہ محمد چشتی چہارم خواجہ یوسف چشتی پنجم خواجہ مودود چشتی و قبر ابو اسحاق در علہ است از بلد شام چہاردہم ماہ ربیع الآخر ازین عالم نقل فرمود سنہ وفاتش در نظر نیامدہ ۔ مرآۃ الاسرار

۲۲ جوہر حضرت ابو سلیمان داؤد بن نصر الطائی قدس سرہ در نفحات الانس مذکور ست کہ حضرت ایشان از کبرائے مشائخ و سادات اہل تصوف بودند و شاگرد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ و مرید حضرت شیخ حبیب راعی رضی اللہ تعالی عنہما در سنہ یکصد و شصت و پنج زینت بخش عالم معانی شدند

۲۳ جوہر حضرت ابراہیم بن سعد علوی الحسنی قدس سرہ کینست حضرت ایشان ابو اسحاق ست از قدما مشائخ بودند و از اہل بغداد شریف از انجا بشام تشریف بردند و متوطن شدند صاحب کرامات ظاہر بودند نظیر حضرت ابراہیم ادہم و حضرت ابو الحارث الاولاسی قدس سرہ اسم مبارک حضرت ایشان فیض بن خضرست شاگرد حضرت ابراہیم سعد علوی قدس سرہ بودند و حضرت ابراہیم ستنبہ ہروی قدس سرہ کینست حضرت ایشان ابو اسحاق صحبت ابراہیم ادہم یافتہ در اصل از کرمان بودند و در ہرات اقامت فرمودند ازان ہروی گویند و قبر مبارک در قزوین ست و حضرت ابراہیم رباطی قدس سرہ مرید حضرت ابراہیم ستنبہ بودند و قبر مبارک بر در رباط زنگی زادہ است در ہرات حضرت ابراہیم طروش قدس سرہ از متاخران اند و حضرت ابراہیم صیاد بغدادی کینست حضرت ایشان ابو اسحاق ست با حضرت معروف کرخی قدس سرہ صحبت داشتند و حضرت ابراہیم آجری صغیر قدس سرہ کینست حضرت ایشان ابو اسحاق ست یہودی از حضرت ایشان گفت کہ مرا چیزے نما تا ازان شرف اسلام و فضل آنرا بر دین خود بدانم و ایمان آرم حضرت ایشان ردائے دیرا در میان ردائے خود پیچیدہ در آتش انداختند ردائے یہودی بسوخت و ردائے آن حضرت سلامت ماند یہودی ایمان آورد و حضرت ابراہیم آجری کبیر قدس سرہ حضرت محمد بن خالد الآجری قدس سرہ از مشائخ بزرگ اند و حضرت ابراہیم بن سماسم سمرقندی قدس سرہ مدتہا ببغداد شریف مقام داشتند و بسمرقند

باز لشکر لعین آورد ند و قتے لشکری از کفار بدر سمرقند آمد شبی بر خاستند و بانگ بران لشکر زدند جملہ درہم
افتادند و یکدیگر را کشتند و با مداد ہزیمت کردند از نفحات

۲۴ جوہر حضرت خواجہ خدیفۃ المرعشی قدس سرہ از کبار مشائخ روزگار و مقتدار اولیا ر صاحب
اسرار بود در حقائق و معارف کلمات عالی داشتند و خرقۂ ارادت از دست حضرت خواجہ ابراہیم
ابن ادہم پوشیدہ و جمیع مشائخ وقت را دیدہ تاریخ چہار دہم ماہ وفات یافت و سال وصالش
بنظر نیامدہ - مرآۃ الاسرار

۲۵ جوہر حضرت خواجہ ہبیرہ بصری قدس سرہ قدوۃ الاولیا و زبدۃ الاصفیا بودند خرقۂ ارادت
از دست حق پرست حضرت خواجہ خدیفہ مرعشی قدس سرہ پوشیدہ صاحب خانوادہ اند در ماہ شوال
وفات یافتند ذکر غیر در مجلس شریف حضرت ایشان ہرگز نمی گذشت مرآۃ الاسرار

۲۶ جوہر حضرت ابو ہاشم صوفی قدس سرہ و حضرت ایشان بکنیت مشہور اند شیخ بودند بشام و در اصل
کوفی اند معاصر حضرت سفیان ثوری قدس سرہ و وفات حضرت سفیان ثوری در بصرہ است
در سنہ یکصد و شصت و یک حضرت اسرافیل قدس سرہ از مغرب بودند حضرت ابو الاسود مکی
قدس سرہ و حضرت ابو الاسود راعی قدس سرہ از مشائخ اند حضرت ابو یعقوب ہاشمی قدس سرہ
معاصر حضرت ذو النون مصری قدس سرہ حضرت ولید بن عبد اللہ سقا قدس سرہ کنیت حضرت
ایشان ابو اسحاق ست از اصحاب حضرت ذو النون مصری قدس سرہ بودند حضرت یوسف
اسباط قدس سرہ از متقدمان اند حضرت ابو سلیمان دارانی اسم مبارک حضرت ایشان عبد الرحمن
بن احمد بن عطیہ و بعضے گفتہ عبد الرحمن بن عطیہ از قدما ر مشائخ شام بودند از دارا کہ دہی ست
از دیہاے دمشق و قبر مبارک نیز در انجا ست استاد حضرت احمد بن ابی الحواری قدس سرہ بودند
حضرت داؤد بن احمد دارانی قدس سرہ بر ادر و صحبت دار حضرت سلیمان دارانی قدس سرہ اند نفحات

۲۷ جوہر حضرت خواجہ یوسف بن حسین قدس سرہ کنیت ابو یعقوب ست شاہباز کونین بودند
از متقدمان مشائخ ری بودند و مقتدای وقت عالم بانواع علوم ظاہر و باطن و صاحب حقائق بلند
و معارف ارجمند و مرید حضرت ذو النون مصری بودند و مشرب ملامتیہ داشتند در سنہ سہ صد و چہل
و سہ وفات یافت - مرآۃ الاسرار -

۲۸ جوہر ذکر حضرت خواجہ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل مغربی قدس سرہ از قدمای مشائخ اند و استاد
اکثر اولیا و اعتماد اصفیا در تربیت مریدان آیتی بودند در توکل و تجرید ظاہر و باطن نظیری نداشتند

بیچ گیاہ بقدر حاجت بخوردی صاحب نفحات گوید کہ عبد اللہ مغربی مرید خواجہ ابو الحسن ازین است
و ابو الحسن مرید عبد الواحد بن زید و ایشان مرید خواجہ حسن بصری وفات در سنہ تسع و تسعین و مائتین - مرآۃ الاسرار

۲۹ جوہر حضرت خواجہ یوسف بن حسین قدس سرہ کنیت ابو یعقوب مقتدائے مشائخ ری بودند و عالم
بانواع علوم ظاہر و باطن بسیار مشائخ را دیدہ و با ابو تراب نخشبی صحبت داشتند و مرید خواجہ ذو النون
مصری بودند مشرب ملامتیہ داشتند وفات در سنہ سی صد و چہل و سہ - مرآۃ الاسرار

۳۰ جوہر ذکر حضرت سلطان العارفین و برہان المحققین خلیفہ جناب الٰہی محرم راز شاہنشاہی
خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ اسم مبارک طیفور ست بن عیسے بن آدم بن سروشان جد حضرت
ایشان گبرے بودند مسلمان شدہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادے قدس سرہ فرمودند
کہ خواجہ بایزید در میان ما چون جبرئیل ست در ملائکہ صد و سیزدہ پیر را خدمت کرد و از ہمہ فائدہ گرفت
و در خدمت امام جعفر الصادق افتادہ روزی انے انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدونی گفت
مردم روے از ایشان گردانیدند حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ میفرمایند کہ اینجا
بایزید در میان نبود بزبان وی حق تعالی سخن میگفت چنانچہ شجرہ موسے طریقہ ایشان غلبہ و
سکر بود ولادت حضرت ایشان در سنہ ستین و مائہ و مدت حیات صد و سی سال و بقولے
ہفتاد و سہ سال وفات حضرت ایشان در زمان خلافت ابو الفضل جعفر بن معتصم کہ متوکل لقب
داشت و خلیفہ دہم از بنی عباس بود بتاریخ بست و ہشتم ماہ شعبان در سنہ اربع و ثلثین و مائتین
و بقولے در سنہ احدے و ستین و مائتین واقع شدہ در بسطام مدفون گشتند - مرآۃ الاسرار
سگے بر در خانہ بایزید رفت و آواز داد گفت کرامی طلبی گفت بایزید را گفت در خانہ جز خدا نیست
دہم وی گوید کہ چہل سال دیدبان دل بودم چون نگہ کردم بندگی و خداوندگی از حق دیدم و
ہم وی گفت سی سال خدا را می طلبیدم چون نگہ کردم او طالب بود و من مطلوب

۳۱ جوہر خواجہ ابراہیم بن شبہ قدس سرہ کنیت حضرت ایشان ابو اسحاق است مصاحب
حضرت خواجہ ابراہیم ابن ادہم قدس سرہ بودند و از اقران حضرت خواجہ بایزید قدس سرہ نیز گفتہ
اند نقل است کہ روزی حضرت خواجہ بایزید بحضرت ایشان فرمود کہ در خاطر من آمد کہ باستقبال
شما آیم و شما را شفیع گردانم بخدای تعالی در حق خویش در اصل از کرمان ہستند و در ہرات اقامت
نمودند از ان حضرت ایشان را ہروی گویند و قبر شریف حضرت ایشان در قزوین ست - مرآۃ الاسرار

۳۲ جوہر خواجہ ابو علی شقیق بن ابراہیم بلخی قدس سرہ یگانہ عہد و شیخ وقت بودند و در زہد

قدمی راسخ داشتند و در انواع علوم کامل بودند و صاحب تصانیف واستاد خواجہ اصم و علم طریقت وحقیقت بخدمت خواجہ ابراہیم بن ادہم گرفت وسبب توبہ او آن بود کہ ترکستان برای تجارت رفتند بت پرستی را دیدند کہ بت رامی پرستید و میگریست شقیق گفت کہ ترا پروردگار ہست زندہ و عالم او را بپرست وشرم داری بت پرست گفت کہ اگر چنین ست کہ میگوئی پس او قادر نیست کہ ترا در شہر روری دہد کہ تو اینجا نیائی شقیق ازین سخن بیدار شد و روی بلخ نہاد و در اصل کار مشغول گشت در بلخ قحط عظیم بود غلامے را در بازار خندان دید شقیق گفت این چہ جاے شادے ست گفت مرا چہ باک خواجہ من چندین غلہ دارد مرا گر سہ نگذارد شقیق از دست رفت و گفت اے این غلام بہ انبار خواجہ ے ناز دمن چون تو ملک الملوک دارم اندوہ چرا خوریم پس دل او از جمیع مرادات سرد گشت و قدم در توکل نہاد در نفحات مذکورست کہ در بعضے تواریخ بلخ مذکورست کہ خواجہ شقیق بن ابراہیم بلخی در سنہ یک صد و شصت و چہل در ولایت ختلان شہید گردید و قبر مبارک نیز آنجاست

مرآۃ الاسرار۔

۳۳ جوہر خواجہ ابو سلیمان دارانے قدس سرہ از قدماے مشائخ شام اند و کنیت عبد الرحمن بن احمد بن عطیۃ العنبسی و بعضے گویند کہ عبد الرحمن عطیہ از دارا کہ دہی از دہات دمشق ست و قبر شریف ہم دران دہ است یگانہ وقت بودند حضرت ایشان را ریحان القلوب گویند پیر حضرت خواجہ خواری بودند در سنہ دو صد و پانزدہ وفات یافت۔ مرآۃ الاسرار۔

۳۴ جوہر حضرت خواجہ محمد سماک قدس سرہ صاحب کرامات ظاہرہ و خارقات باہرہ بودند کلامے عالے و بیانے شافی داشتند خواجہ معروف کرخی را کشایش از سخن حضرت ایشان بود۔ مرآۃ الاسرار۔

۳۵ جوہر حضرت خواجہ محمد بن اسلم قدس سرہ صاحب احوال عظیمہ و مقامات جلیلہ بودند حضرت ایشان را لسان رسول و شحنہ خراسان مے گفتند از برکات نفس حضرت ایشان قریب پنجاہ ہزار کس براہ راست آمدند و توبہ کردند آنحضرت پیوستہ دوام کردے و بدر ویشان دادی وقتے جہودے گفت قرض بر تو دارم فرمود ہیچ ندارم قلم تراشیدہ بود فرمود این را بردار چون برداشت زر شدہ بود جہودے مسلمان شد۔ مرآۃ الاسرار۔

۳۶ جوہر حضرت حاتم بن اصم قدس سرہ کنیت ابو عبد الرحمن ست از قدماے مشائخ خراسان واز اہل بلخ بودند و مرید حضرت شقیق بلخی قدس سرہ و استاد حضرت احمد خضرویہ روزے در مجلس فرمودند اے ہر کہ درین مجلس گناہگار نرست بیا مزد نباشی حاضر بود چون شب در آمد بہ نباشے رفت

آوازے شنید کہ بازگرد شرم نداری کہ در مجلس حاتم اصم آمرزیدہ شدی آنکس توبہ نمود در سنہ دو صد و چہار دہ و بقولے دو صد و سے و ہفت رحلت فرمودند مرآۃ الاسرار

۳۷ جوہر حضرت حاتم بن عنوان الاصم قدس سرہ کنیت ابو عبد الرحمٰن از قدماء مشائخ خراسان بودند از اہل بلخ با شقیق بلخی صحبت داشتند و استاد احمد خضرویہ حضرت احمد بن ابی الحواری قدس سرہ کنیت ابو الحسن از اہل دمشق اند با ابو سلیمان دارانی صحبت داشتند حضرت عبد اللہ بن جنبید بن سابق الانطاکی قدس سرہ کنیت ابو محمد است اصل وے از کوفہ بود و مقیم انطاکیہ شدند حضرت سہل بن عبد اللہ تستری قدس سرہ کنیت ابو محمد است از کبراء این قوم و علماء این طائفہ اند امام ربانے کہ اقتدا را شاید در احوال قوے بودند شاگرد ذو النون مصری و صحبت با خال خود محمد بن سوار داشتند حضرت عباس بن حمزہ نیشاپوری قدس سرہ کنیت ابو الفضل ست از متقدمان بودند با ذو النون مصری و حضرت بایزید صحبت داشتند و حضرت عباس بن یوسف الشکلی قدس سرہ کنیت ابو الفضل است از مشائخ قدیم بغداد شریف و عباس بن احمد شاعری الازدی قدس سرہ کنیت ابو الفضل یگانہ مشائخ شام بود شاگرد ابو المظفر کرنا شاپی بود و حضرت ابو حمزہ خراسانے قدس سرہ اصل وے از نیشاپور بود با مشائخ عراق صحبت داشتند از اقران جنید بود۔ از نفحات۔

۳۸ جوہر حضرت خواجہ سہل بن عبد اللہ تستری سرہ کنیت ابو محمد ست از محتشمان اہل تصوف و از کبراء این طائفہ بودند و مجتہد و از علماء مشائخ و امام عہد و معتبر و در حقائق و معارف بے نظیر و مرید خواجہ ذو النون مصری و در ابتدا از حال خود خواجہ محمد بن سواری نیز تربیت یافتہ و در تذکرۃ الاولیاء مذکورست کہ آنحضرت میفرمودند کہ یاد دارم آنکہ حق تعالے فرمود الست بربکم و من گفتم بلے صاحب مذہب اند و مذہب وے ریاضت و مجاہدہ است مجاہدہ را علت مشاہدہ فرمود بخلاف دیگران کہ گویند کہ وصول حق را علت نباشد ہر کہ بحق رسد بفضل وے رسد و فضل را با علت و فعل چہ کار بود پس مجاہدہ تہذیب نفس ست نہ حقیقت قرب را در محرم سنہ دو صد و ہشتاد و سہ وفات یافت۔ مرآۃ الاسرار۔

۳۹ جوہر حضرت شیخ ابو بکر بن ہوازن بطالحی قدس سرہ اللہ تعالے بسرہ العزیز از عظماء مشائخ عراق بودند و از اکابر عارفان و مقتداء محققان مصدر کرامات ظاہرہ و مظہر خارقات باہرہ صاحب احوال علیہ و مقامات سنیہ و در کشف الآثار مروی ست از حضرت شیخ ابو محمد شبنکی قدس سرہ اللہ تعالے

بسرہ المبارک کہ فرمودند کہ شیخ ما شیخ ابو بکر بن ہوا از میفرمودند کہ ما با جماعت دزدان در بطایح
راہ میزدیم و سردار قاطعان طریق بودیم شبی آواز زنے بگوشم رسید کہ بہ شوہر خود میگوید کہ ہمین جا باش
و فرود میا مبادا کہ بدست ابن ہوا گرفتار شویم پس گریستیم کہ مردم از من مے ترسند و من از جناب
خداوند تعالی نمی ترسم ہمانوقت توبہ کردم و ہمہ یاران من با من توبہ کردند در بنام حضرت سید
عالم صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم را دریافتم کہ حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق را
رضی اللہ تعالے عنہ میفرمایند کہ ہمنام خود را خرقہ بپوشان پس بموجب امر جلیل القدر خرقہ از دست
مبارک آنحضرت پوشیدم و در حالت بیداری آنرا بر بدن خود یافتم شیران و ماران بطایح ہمہ مطیع و
منقاد من بودند و از جناب خداوند تعالی عہد گرفتم کہ ہر کہ داخل مقبرہ من شود آتش او را نسوزد
و انیمعنی تجربہ رسیدہ اگر گناہے یا گوشت را دران مقبرہ کسے با خود مے برد و بعد ازان می پخت ہرگز پختہ
نمی شد و میفرمودند کسے چہل چہارشنبہ بزیارت من آید در قبر او برائت از نار حاصل شود و میفرمودند
کہ اوتاد عراق ہفت تن اند حضرت معروف کرخی و حضرت احمد بن حنبل و حضرت بشر حافی و حضرت
منصور بن عمار و حضرت سری سقطی و حضرت سہل بن عبد اللہ تستری و حضرت سید عبد القادر
جیلانی قدسنا اللہ تعالے ببرکتہم مریدان عرض کردند کہ سید عبد القادر کیست فرمودند عجمی اند شریف ساکن
بغداد ظہور حضرت ایشان در قرن خامس خواہد شد یکے از اوتاد و افراد و اقطاب زمان خواہند
بود در رزی زنے التماس نمود کہ یک پسر داشتم در دجلہ غرق شد و آنحضرت را بالا رشط آورد و آنحضرت
در آب شنا فرمودند و پسر او را بر دوش آورده بمادر سپردند عمر شریف ورا یافتند و در بطایح تشریف
فرماے عالم بقا شدند قبر شریف زیارتگاہ خلائق است۔

۴۰ جوہر حضرت شیخ ابو محمد شنبکی قدسنا اللہ تعالی بسرہ المبارک از اعیان مشائخ عراق اند و از
عظماء مقربان درگاہ اصلان صاحب احوال بدیعہ و مقامات رفیعہ در کشف الآثار مذکور ست کہ حضرت
شیخ تاج العارفین ابو الوفا قدس سرہ میفرمایند کہ پیر من شیخ ابو محمد شنبکی در بدایت حال با رفقاء
خویش قطع طریق میکردند آخر بر دست مبارک حضرت شیخ ابو بکر بن ہوا قدس سرہ توبہ کردند
و حضرت ایشان در سہ روزگار حضرت شیخ ابو محمد شنبکی را تمام کردند و اصل حضرت حق تعالی گردانیدند
روزی مشغول بحق تعالے بودند پرندہا زیادہ از صد گرد آنحضرت فرود آمدند و بصد اہا خویش موجب
تشویش خاطر شریف شدند آنحضرت بطرف آسمان نگاہ کردند ہمہ بمردند فرمودند پروردگارا موت
اینہا نمی خواستم پس ہمہ برخاستند و پریدند و آنحضرت از شنبکا کہ بودند و آن قبیلہ است از کرد در حدادیہ کہ

وہی ست از بطائح اقامت فرمودند و در آوان کبر سن ہمانجا برحمت حضرت حق تعالے پیوستند

۴۱ جوہر حضرت خواجہ معروف کرخی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ العزیز از قدماے مشائخ کبار و مقدم طریقت و مقتدای اولیا اند و ہمدم نسیم وصال و محرم حریم جلال کنیت ابو محفوظ ست و نام پدر ایشان فیروز و بعضے معروف بن علی گویند و صاحب نفحات قدس سرہ میفرمایند کہ پدر حضرت ایشان مولے بود دربان حضرت امام علی بن موسے رضا رضی اللہ تعالے عنہما و صاحب تذکرۃ الاولیا قدس سرہ میفرمایند کہ مادر و پدر حضرت ایشان ترسا بودند حضرت ایشان را بمعلم فرستادند استاد گفت کہ بگو خدا سہ است فرمودند کہ یک ست پس آنحضرت بگریختند مادر و پدر گفتند کاشکے او بیایدی و ہر دینے کہ خواستے با وے موافقت میکردیم و آنحضرت بخدمت حضرت امام علی بن موسے رضا رضی اللہ تعالے عنہما رفتند و بدست مبارک آنحضرت مسلمان شدند و مدتہا در خدمت شریف تربیت یافتند و بشرف خرقہ مشرف گردیدند بعد ازان پیش مادر و پدر آمدند والدین بدست آنحضرت مسلمان شدند بعد ازان بحضرت خواجہ داؤد طائی قدس سرہ صحبت داشتند و ریاضتہا کشیدند و چون آنحضرت وفات یافتند مردم ہمہ ادیان دعوے کردند خادم گفت آنحضرت فرمودہ اند ہر قوم کہ جنازہ مرا بردارند من ازان قوم باشم پس ہیچ قوم نتوانستند الا اہل اسلام برداشتند و نماز جنازہ گذاردند و در سنہ دو صد و دہ بخش عالم بقا شدند قبر مبارک در بغداد شریف ست و برائے اہل حاجت تریاق مجرب ست ہر حاجتے کہ آنجا دعا کنند مستجاب گردد

۴۲ جوہر حضرت خواجہ سری بن مغلس السقطی کنیت ابو الحسن ست امام اہل تصوف بودند اول کسے کہ در بغداد سخن حقائق و توحید فرمود حضرت ایشان بودند مرید حضرت معروف کرخی اند و خواجہ حبیب اعمی و خواجہ حارث محاسبی و خواجہ بشر حافی را دیدہ و حال حضرت جنید بودند و ہم پیرو بے شیخ فریدالدین عطار فرمود کہ در بدایت حال سقط فروشے میکردند یکبار آتش در بغداد شریف افتاد از آنحضرت گفتند کہ دوکان تو ہم بسوخت فرمود من نیز فارغ شدم چون نیک نگاہ کردند نسوختہ بود چون چنان دید ہر چہ داشت بدرویشان داد حضرت جنید گوید کہ ہیچکس را ندیدم در عبارت کامل تر از خواجہ سری کہ نود و ہشت سال بگذشت کہ پہلو بر زمین نہ نہاد مگر بہ بیماری مرگ با مداد روز شنبہ سوم ماہ رمضان در سنہ دو صد و پنجاہ و سہ رحلت فرمود آرامگاہ بغداد شریف ۔ مرآۃ الاسرار

۴۳ جوہر خواجہ جنید بغدادی کنیت ابو القاسم و لقب قواریری و زجاج و خزاز است اصل وی از نہاوند ست و مولد و منشاء وے بغداد مذہب ابو ثور داشت کہ شاگرد امام شافعی بود و بقولے

مذہب سفیان ثوری داشت و مرید و خواہر زادہ خواجہ سری سقطی بود مدت چہل سال
در خلوت بنشست سی سال نماز خفتن بکردے و بر پاے استادے تا صبح اللہ اللہ میگفتے
بعد از چہل سال دانست کہ بمقصود رسید ہاتفے آواز داد کہ یا جنید گناہگار شدی عرض
کرد ندچہ گناہگار شدم باز ندا آمد کہ ہنوز ہستے خود را فراموش نکردۂ پس نشست و ہمہ شب
با اللہ اللہ مشغول مے بود بعد ازان کار خواجہ بسیار بلند شد گفت سے سال ست کہ خدا تعالے
بزبان جنید با جنید سخن میگوید و جنید در میان نہ و خلق را خبر نہ و گفت اگر فردا خدای تعالی
مرا گوید کہ مرا ببین نہ بینم گویم چشم در دوستی غیر بود در دنیا بے واسطہ چشم میدیدم روزی حضرت
شبلے در مجلس وی اللہ گفت خواجہ فرمود اگر خدا غائب ست ذکر غائب غیبت ست و غیبت حرام
و اگر حاضر ست در مشاہدہ نام بردن ترک حرمت بسم اللہ الرحمن الرحیم گفت و جان بمشاہدہ حق
تسلیم کرد وفات سنہ سبع و تسعین و مائتین مدفن بغداد۔ مرآۃ الاسرار۔

۴۴ جوہر خواجہ ابو بکر شبلے نام وی جعفر بن یونس وی مصری ست بہ بغداد آمد مرید خواجہ جنید شد
مذہب امام مالک داشت وفات در سنہ اربع و ثلثمائۃ مدفن بغداد۔ مرآۃ الاسرار

۴۵ جوہر حضرت خواجہ ابراہیم ضیا بغدادی قدس سرہ کنیت ابو الحق ست فرد وقت بود مذہب
تجرید داشت و با خواجۂ معروف کرخی صحبت داشتند۔ مرآۃ الاسرار

۴۶ جوہر ابو حمزہ بغدادی نام محمد بن ابراہیم ست با بشر حافی صحبت داشت۔ حمزہ بن عبد اللہ
العلوی الحسینی کنیت ابو القاسم۔ آبو سعید خراز نام وے احمد بن عیسے ست و لقب وے
خراز از ائمہ این قوم و از اجلہ مشائخ ست شاگرد محمد بن طوسی ست با ذو النون مصری و سری و سقطے و
بشر حافی و غیر ایشان صحبت داشتند و پیشین کسے ست کہ در عالم فنا و بقا سخن گفت حضرت حنف الہمدانی از کبار
مشائخ ہمدان بود حضرت ابو شعیب المقنع نام وی صالح ست در روزگار ابو سعید خراز بود ہفتاد حج گزاردہ بود
پیادہ۔ آبو عقال بن علوان المغربی از مشائخ معروف ست با ابو ہارون اندلسی صحبت داشت۔ حماد قریشی کنیت
ابو عمر ست بغدادی بود ند از بزرگان مشائخ۔ آبو الحسین نوری نام وے احمد بن محمد و گویند محمد بن احمد و احمد
درست تر ست با سری سقطے و محمد علے قصاب و احمد ابو الجوزی صحبت داشت و ذو النون مصری را دید از اقران
جنید بود ند در سنہ دو صد و نود و پنج و در تاریخ یافعے دو صد و ہشتاد و شش بعالم بقا رحلت
فرمود ند۔ نفحات۔

۴۷ جوہر حضرت فتح بن علی الموصلے قدس سرہ از بزرگان و متقدمان مشائخ اند در سنہ دو صد و بست

بیش از ہفت سال از بشر حافی قدس سرہ روز عید الفطر در کویہا میگذشتند آن قربانہا دیدند کہ میگویند التماس کردند کہ آلہی دانے کہ چیزے ندارم کہ برائے تو قربان کنم من این دارم پس انگشت مبارک برگلو نہادند و بیفتادند و جان بجانان تسلیم فرمودند خطے سبز بر گلو برآمدہ بود حضرت فتح بن شخرف المروزی قدس سرہ کنیت حضرت ایشان ابو نصر ست از قدماء مشائخ خراسان اند حضرت بشر بن حارث بن عبد اللہ الحافی قدس سرہ کنیت حضرت ایشان ابو نصر ست و گویند کہ اصل حضرت ایشان از بعض دیہای مرو ست در بغداد شریف مقیم گشتند و آنجا روز چہار شنبہ دہ روز از محرم گذشتہ در سنہ دو صد و ہفت بدار البقا رحلت فرمودند حضرت قاسم حربی قدس سرہ و حضرت بشر طبرانی قدس سرہ از مقدمان مشائخ طبرستان بودند و صاحب کرامات و حضرت شقیق بن ابراہیم بلخی قدس سرہ کنیت حضرت ایشان ابو علی ست از قدماء مشائخ بلخ بودند و شاگرد زفر و اُستاد حاتم اصم و با حضرت ابراہیم ادہم صحبت داشتند در بعض تواریخ بلخ مذکور است کہ در سنہ دو صد و ہفتاد و چہار در ولایت ختلان بدرجۂ شہادت رسیدند و قبر مبارک نیز آنجا ست و حضرت داؤد بلخی قدس سرہ از قدمای مشائخ خراسان بودند حضرت حارث بن اسد المحاسبی قدس سرہ کنیت حضرت ایشان ابو عبد اللہ است از علماء مشائخ و قدماء ایشان اند جامع علوم ظاہر و باطن و صاحب تصانیف و اُستاد اہل بغداد شریف بودند و با صل از بصرہ اند در بغداد شریف در سنہ دو صد و چہل و سہ بدار القرار رحلت فرمودند ۔ از نفحات ۔

۴۸ جوہر حضرت خواجہ احمد حواری قدس سرہ کنیت ابو الحسن ست از اہل دمشق بودند و مرید خواجہ سلیمان دارانی و مقتدای وقت حضرت جنید و بیرا ریحان شام میفرمودند در سنہ دو صد و سی وفات یافت ۔ مرآۃ الاسرار ۔

۴۹ جوہر سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس کنیت ابو القاسم ست و لقب قواریری و زجاج و خزاز ست قواریری و زجاج ازان گویند کہ پدری آبگینہ فروختی و در تاریخ یافعی خزاز بخاء معجمہ و زاء مشددہ مکرر و خزاز ازان گویند کہ کار خز می کردند اصل از نہاوند ست و مولد و منشاء وی بغداد و شیخ ابو جعفر حداد گوید اگر عقل مردی بودی بر صورت جنید بودی در دو صد و نود و ہفت بعالم بقا تشریف بردند کذا فی کتاب الطبقات و الرسالۃ قشیریہ و فی تاریخ الیافعی سنہ دو صد نود و ہشت و قبل نود و نہ ابو جعفر بن الکربنی از اجلۂ مشائخ بغداد بود عمر بن عثمان المکی الصوفی کنیت ابو عبد اللہ استاد حسین منصور حلاج بود عالم بود بعلوم حقایق اصل وے از یمن ست سخن باریک داشتند شاہ شجاع کرمانی از اولاد ملوک بودند و از رفیقان ابو حفص بیراکتابی ست

رو بر یحیی معاذ رازی در فضل غنا بر فقر کہ یحیی کردہ و وے آنرا جواب داد و فقر را بر غنا فضل نہاد چنانچہ ہست شاہ چہل سال نخفتہ بود وقتے در خواب شد حق تعالے را دید بیدار شد پس ازان پیوستہ خفتی یا دیرا خفتہ یافتند یا در طلب خواب بودے روزے شاہ در مسجد نشستہ بود درویشے دو من نان خواست کسے نمے داد شاہ گفت کیست کہ پنجاہ حج من بخرد بدو من نان و باین درویش دہد فقیہے آنجا نشستہ بود آنرا بشنید گفت ایہا الشیخ استخفاف میکنے باشریعت گفت ہرگز خود را قیمت ننہادم کرد از خود را چہ قیمت نہم۔ نفحات۔

جوہر حضرت سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی قدس سرہ منبع اسرار و مرجع انوار سلطان الطریقت و شیخ المشائخ علی الاطلاق امام ائمہ جہان در مشاہدہ آیتے بودند و در مجاہدہ علامتے سخن حضرت ایشان در طریقت حجت ست۔ سید الطائفہ و لسان القوم و طاؤس علما و سلطان المحققین در شریعت و طریقت و حقیقت اقتدے کمال داشتند و در زہد بے بدل و در عشق بے نظیر و مذہب حضرت سفیان ثورے قدس سرہ داشتند خواہرزادہ و مرید حضرت شیخ سری قدس سرہ بودند و طریق حضرت ایشان صحو ست در عہد دولت خود مرجع جملہ مشائخ کبار بودند و اول کسے کہ علم اشارت منتشر کرد حضرت ایشان بودند و بسیار مشائخ را دیدہ بودند گفت بدانکہ بیشتر ین خلق کہ محجوب اند از غفلت محجوب اند و معنے غفلت آنست کہ از خطر کار آخرت خبر ندارند و غفلت علتے ست کہ علاج بدست بیمار نیست و علاج بدست علما ست و گروہے اند کہ از آخرت غافل نہ اند۔ گروہے آخرت را منکر اند و اعتقاد کردہ اند کہ آدمے چون بمیرد نیست شود باین سبب خوش مے زیند و پندارند کہ این کہ انبیا گفتہ اند بسبب صلاح خلق گفتہ اند از حضرت شیخ سری سقطے قدس سرہ پرسیدند کہ ہیچ مرید را درجۂ برتر از درجۂ شیخ باشد فرمودند بلے و برہان این ظاہر ست کہ جنید را درجہ بالای درجہ منست بعد وصال نمسال خواست تا آب بچشم مبارک رساند ہاتفے آواز داد کہ دست از دیدہ دوست مادار کہ چشمش بنام ما بستہ شد جز بلقاے ما نگشاید۔ چون در توحید سخن فرمودی ہر بار بعبارتے دیگر فرمودی کہ کس را فہم بدان نرسیدی روزی شبلے در مجلس شریف اللہ گفت فرمودند اگر خدای غائب ست ذکر غائب غیبت ست و اگر حاضر ست در مشاہدہ نام بردن ترک حرمت ست ہفت سالہ بودند کہ حضرت سری ہمراہ خود بحج بردند و در مسجد حرام در میان چہار صد پیر مسئلہ شکر بر گرفت و در میان شکر چہار صد قول گفتند حضرت سری روے باو کردند فرمودند تو نیز چیزے بگوی حضرت جنید بغدادی ساعتے سر در پیش انگندند و گفت شکر آنست و نعمتے کہ خداوند تعالے ترا دادہ است آنرا ہمہ معصیت نسازی و بدان نعمت در و عاصے نگردے ہر چہار صد پیر گفتند راست ست

وہمہ اتفاق کردند کہ بہتر ازین نتوان گفت پس بہ بغداد آمدند و آبگینہ فروشے میکردند و ہر روز در دکان پردہ
فروگذاشتے و چہار صد رکعت نماز کردے مدتے چنین کردند پس دکان رہا کردند و فرمودند حضرت
خداوند تعالے سی سال بزبان جنید با خلق سخن گفت و جنید در میان نہ و خلق را خبر نہ و فرمودند اگر
در نمازے مرا اندیشہ دنیا در آمدے آن نماز قضا کردے و اگر اندیشہ بہشت در آمدے
سجدہ سہو کردے و گفت رضا رفع اختیار ست و رضا آنست کہ بلا را نعمتے شمرے و گفت توبہ
راستہ معنے بود اول ندامت دوم ترک معاودت سوم خود را پاک کردن از مظالم و خصومت
و گفت حقیقت ذکر فانے شدن ذاکر ست در ذکر و ذکر در مشاہدہ مذکور۔ و گفت مکر آنست
کہ کسے بر آب میرود و بر ہوائے پرد و ہمہ او را درین تصدیق کنند و گفت ایمن بودن از مکر از کبائر
بود و ایمن بودن و اصل از مکر کفر بود۔ و گفت سماع محتاج ست بسہ چیز زمان و مکان و
اخوان۔ و گفت شفقت بر خلق آنست کہ بطبع بایشان دہے آنچہ طلب کنند و بارے بر ایشان
ننہے کہ طاقت آن ندارند و بایشان سخنے نگوئے کہ ندانند۔ پرسیدند عزیز ترین خلق
کیست گفت درویش راضے۔ بدانکہ اگر درویشان را نعمت نیست ہمت ست و اگر
دنیا نیست آخرت ست۔

۵۱ جوہر حضرت خواجہ احمد بن خضرویہ قدس سرہ کنیت ابو حامد بلخی ست و از بزرگان مشائخ خراسان
اند از بلخ بودند با حضرت ابو تراب نخشبی و با حاتم اصم صحبت داشتند و خواجہ ابراہیم ادہم را
دیدہ در سنہ دو صد و چہل وفات یافت قبر شریف در بلخ ست۔ مراۃ الاسرار

۵۲ جوہر حضرت خواجہ ابو عبد اللہ محمد بن فضل قدس سرہ از کبار مشائخ خراسان بودند
بلخی الاصل اند و مرید حضرت خواجہ احمد خضرویہ بودند و بحضرت محمد بن علی حکیم ترمذی صحبت داشتند
در سنہ سہ صد و نوزدہ در سمرقند وفات یافتند۔ از حضرت خواجہ ابو عبد اللہ محمد بن فضل قدس
سرہ سوال کردند کہ علامت شقاوت چیست فرمودند سہ چیز ست یکے آنکہ حق تعالی او را علم دہد و از
عمل محروم گرداند دوم آنکہ عمل دہد و از اخلاص محروم کند سوم آنکہ صحبت صالحان روزے کند و از حرمت
ایشان محروم گرداند مشائخ میفرمایند کہ اولیاء اللہ مختلف اند بعضے بے صفت اند و بے نشان
و بعضے حقیقت اند و بعضے از صفات ایشان بہرہ مند گشتہ اند اہل معرفت یا اہل معاملہ یا اہل
محبت یا اہل توحید اند و کمال حال و نہایت درجات اولیا را در بے صفتے و بے نشانے
گفتہ اند و بے نشانے اشارت بکشف ذاتی ست کہ بس مقام بلند ست۔ حضرت خواجہ علی جرجانے

فرماید کہ وے آن بود کہ از حال خود فانی شود و بمشاہدہ حق تعالے باقی ۵ کی بود خود ز خود جدا
ماندہ من و تو رفتہ و خدا ماندہ - حضرت بایزید قدس سرہ میفرماید کہ صحو بر تمکین و اعتدال صفت آدمیت
صورت گیرد و آن حجاب اعظم بود از حق تعالیٰ و سکر و مستی از کسب آدمی نباشد مگر موہبت جناب
الٰہی چنانکہ داؤد علیہ السلام در حال صحو بود فعلے کہ از وی بوجود آمد خداوند تعالیٰ فعل او را بدو اضافت
کرد و گفت قتل داؤد جالوت و نبی ما در حال سکر بود فعلے کہ از وی بوجود آمد خداوند تعالیٰ فعل وی را
بخود اضافت کرد و فرمود ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ و جنید یان صحو بر سکر فضل نہند
و گویند کہ موسیٰ علیہ السلام در حال سکر بود کہ طاقت ظہور تجلی نداشت از ہوش رفت نبی ما در حال صحو بود
کہ از لکہ تا قاب قوسین و ادنیٰ در عین تجلی بودند و ہر زمان ہوشیار تر آنجا سخن بسیار ست ہر دو گروہ دلائل
بسیار دارند و صاحب کشف المحجوب گوید کہ سکر بر دو گونہ است یکے بشرب مودت و دیگر بکاس
محبت سکر مودتے معلول باشد کہ تولد آن از رویت نعمت بود و سکر محبتے بے علت بود کہ تولد آن
از رویت منعم بود پس ہر کہ نعمت بیند بر خود ببیننده خود را دیده باشد و ہر کہ منعم بیند چون بوی بیند
خود را نہ دیده باشد اگرچہ اندر سکر بود و سکرش صحو باشد و صحو نیز بر دو گونہ است یکی صحو بر غفلت و دیگر
بر محبت و صحو کہ بر غفلتے بود آن حجاب اعظم بود و صحوی کہ بر محبتے بود آن کشف آئین باشد پس آنکہ
مقرون بغفلت بود اگر صحو باشد سکر بود و آنکہ موصول بمحبت بود اگرچہ سکر بود صحو باشد چون اصل متحکم بود
صحو چون سکر باشد و سکر چون صحو نے اصل بود ہر دو بیفایده بود نے الجملہ صحو و سکر در قدمگاہ
مردان بعلت اختلاف معلول باشد چون سلطان حقیقت جمال خود نماید صحو و سکر ہر دو طفیلے نماید -
یکی بر در حضرت بایزید بسطامی رفت و آواز داد گفت کرا ے طلبی گفت بایزید را گفت در خانہ
جز خدا نیست حضرت بایزید در ابتدا اللہ اللہ بسیار گفتی وقت نزع نیز اللہ گفت و جان بمشاہدہ تسلیم
کرد - خواجہ احمد بن خضرویہ قدس سرہ بہ حضرت ابراہیم ادہم فرمود التوبۃ ہو الرجوع الی اللہ
بصفاء السر یعنے توبہ باز گشتن ست بجناب خداوند تعالیٰ با دل صافی و خالص از ملاحظہ غیر یعنے
درین رجوع غیر رضاء وی نبود - از حضرت بایزید از نماز پرسیدند فرمودند ہیوستن است و
ہیوستن نباشد مگر بعد از گسستن و پرسیدند راہ بخدای تعالے چگونہ است فرمودند غائب شدن
از راہ ہیوستن باللہ - مرآۃ الاسرار

جوہر حضرت خواجہ محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سرہ کنیت حضرت ایشان ابو عبد اللہ است از ۵۳
محتشمان شیوخ و از محترمان اہل ولایت بودند و در جمیع علوم بہرہ تمام داشتند و حضرت ایشان را

تصانیف بسیار ست در بیان حقائق و معارف در وقت خود نظیرے نداشتند استاد حضرت ایشان
خضر علیہ السلام اند نامدت سہ سال ہر روز ایشان را انواع علوم تعلیم میفرمودند و بعد ازان در ہفتہ یکبار
حضرت ایشان را حکیم الاولیا نیز گویند۔ مرآۃ الاسرار

۵۴ جوہر حضرت خواجہ علی جرجانی قدس سرہ اسم مبارک حسن بن علے ست از جوانمردان این طائفہ بودند
و مرید حضرت خواجہ محمد بن علی حکیم ترمذی بودند۔ مرآۃ الاسرار

۵۵ جوہر حضرت شیخ ابو تراب نخشبی قدس سرہ اسم مبارک عسکر بن الحصین و گفتہ اند عسکر بن
محمد الحصین از اجلہ مشائخ خراسان بودند و استاد ابو عبد اللہ جلا قدس سرہ چندین سال ہر بالین
و پہلو بہ بستر نہاد میفرمودند کہ میان من و حضرت خداوند تعالے عہد ست کہ چون دست بچیزے
دراز کنم کہ دران شبہتی بود مرا ازان باز دارد در بادیہ مردے گفت کہ من تشنہ ام پای مبارک
بر زمین زد چشمہ پدید آمد باز گفت کہ آب بقدح خورم دست مبارک بر زمین زد قدحے برآمد و صاحب
تذکرۃ الاولیا قدس سرہ میفرمایند کہ وفات ایشان در بادیہ بصرہ بود بعد چندین سال جماعتی رسیدند
دیدند بر پاے استادہ در وے بقبلہ نمودہ خشک شدہ و کوزہ در سبو نہادہ و عصا در دست
گرفتہ و ہیچ سباعے گرد ناگشتہ بود و صاحب نفحات گوید کہ در بادیہ بنماز مشغول بود باد سموم بر دہنہاے ایشان
خشک شدہ بماند و فاتش در سنہ دو صد و چہل و پنج ست۔ مرآۃ الاسرار

۵۶ جوہر حضرت خواجہ یحیے بن معاذ رازی قدس سرہ کنیت ابو زکریا ست لقب یحیے واعظ در لطایف
و حقائق مخصوص چون جان بحق تسلیم کرد جنازہ ایشان بر سر کردہ در نیشاپور آوردند آنجا دفن
کشت و فاتش در سنہ دو صد و پنجاہ و ہشت — مرآۃ الاسرار

۵۷ جوہر حضرت شاہ شجاع کرمانے قدس اللہ تعالے سرہ العزیز حضرت ایشان از ابنائے ملوک بودند
و شیخ وقت و مقتدای اہل طریقت و صاحب تصنیف مرآۃ الاحکام از حضرت ایشان ست بسیار
مشائخ را دیدہ بودند و قبائے پوشیدند چون بہ نیشاپور تشریف بردند شیخ ابو حفص حداد
با آن عظمت خود چون حضرت ایشان را دیدند برخاستند و پیش حضرت ایشان رفتند و فرمودند
وجدت فی القبایا ما طلبت فی العبایا یافتے در قبا انچہ مے طلبیدم در گلیم
نقل ست کہ حضرت ایشان چہل سال نخفتند و نمک در چشم مے کردند بعد ازان جناب حق سبحانہ
و تعالے را در خواب دیدند التماس کردند خداوندا ترا بہ بیدارے جستم در خواب دیدم
فرمود ما را در خواب از بیداری یافتے اگر آن بیدارے نبودی این خواب ندیدی بعد ازان ہرگز

آنشریف بردی بالش زیر سر نہادی و بخفتی و فرمودی بود کہ دیگر آن خواب باز بہ بینم و پسرے داشتند کہ بخط سبز بر سینہ ایشان اللہ نوشتہ بود در جوانے رباب زدن بیاموخت و آوازی خوش داشتند در رباب می نواختند دمی گریستند شبے رباب زنان بمحلہ رسیدند عروسی از کنار شوہر برخاست و بنظارہ ایشان آمد مرد بیدار شد زن را ندید بر خاست و حال مشاہدہ کرد گفت ای پسر ہنوز وقت توبہ تو نیست این سخن در دل ایشان کار گر آمد گفت آمد آمد جامہ بدرید در رباب بشکست و چہل روز نخورد و پدر ایشان فرمودند انچہ ما را بچہل سال دادند او را بچہل روز دادند

۵۸ جوہر حضرت خواجہ ابو حفص حداد قدس سرہ اسم مبارک عمر بن سلمہ است از قریات نیشاپور بودند و از محتشمان این طائفہ در سنہ دو صد و شصت و چہار وفات یافت و بقول امام عبد اللہ یافعی در سنہ دو صد و شصت و پنجاہ ۔ مرآۃ الاسرار۔

۵۹ جوہر از حضرت احمد بن حاصم انطاکی قدس سرہ از اخلاص پرسیدند فرمود وقتے کہ عمل صالح کنی نخواہی کہ مرا بآن یاد کنند و بر اے آن ترا بزرگ دارند و ثواب آنرا از غیر حق تعالے طلبی و فرمود الصبر من اول الرضا۔ و از محمد بن منصور طوسی پرسیدند از حقیقت فقر فرمود السکون عند کل عدم و البذل عند کل وجود شیخ ابو سعید خراز فرمود ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین جنید گفت تصوف آنست کہ ساعتی بنشینی سنے بتمار شیخ الاسلام گفت کہ بے تیمار چہ بود یافت سنے جستن و دیدار بے نگریستن کہ بہنیدہ در دیدار علت ست ۔ جنید گفتہ استغراق الوجد

فی العلم خیر من استغراق العلم فی الوجد

۶۰ جوہر حضرت خواجہ ابو بکر وراق قدس سرہ اسم مبارک محمد بن عمر حکیم ترمذی ست در اصل از ترمذ بودند و قبر شریف نیز آنجاست و مرید حضرت خواجہ محمد بن علی حکیم ترمذی اند مشائخ حضرت ایشان را مؤدب اولیا خوانند۔ مرآۃ الاسرار۔

۶۱ جوہر حضرت شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری قدس سرہ اللہ تعالی بسرہ المبارک مصدر کرامات ظاہرہ و مظہر خارقات باہرہ بودند و صاحب حقائق و معارف بلند و دقائق و لطائف ارجمند احوال عظیمہ و مقامات جلیلہ داشتند و افعال خارقہ و اشارات سنیہ و معانے قدسیہ و در بیان اسرار یگانہ بودند و در سوز و گداز شمع زمانہ سخن حضرت ایشان را تازیانہ اہل سلوک گفتہ اند و سبب توبہ حضرت ایشان آن بود کہ روزی در دوکانے چند بار شیئاً للہ گفت آنحضرت متوجہ بحال او شدند درویش گفت چون خواہی مرد فرمودند چنانکہ تو در دوکان کاسہ چوبین کہ داشت زیر سر نہاد

واللہ گفت وجان بجانان داد حضرت ایشان را حال متغیر شد وگمان بتاراج دادند وبر دست حضرت شیخ رکن الدین اکاف توبہ کردند وچند سال در حلقۂ درویشان حضرت شیخ بودند بعد ازان بہ بیت الحرام رفتند وبسی مردان حضرت حق تعالی را دریافتند آخر خرقہ از دست حضرت شیخ مجد الدین بغدادی قدس سرہ پوشیدند ودر بعضے کتب نوشتہ اند کہ اویسی بودند ودر ملفوظات حضرت مولوی معنوی قدس سرہ مذکور ست کہ نور حضرت حسین منصور بعد از صد وپنجاہ سال بروح حضرت شیخ فرید الدین تجلی کرد ومربی او شد ومولوی معنوی ہم بصحبت حضرت ایشان رسیدہ اند حضرت مولوی معنوی کتاب اسرار نامہ عنایت فرمودند وحضرت مولوی معنوی آنرا باخود سید اشتند ودر بیان حقائق اقتدا بحضرت ایشان میکردند در سنہ شش صد وبست وہفت کہ عمر شریف بصد وچہاردہ سال رسیدہ شربت شہادت چشیدند ودر نفحات ست کہ قبر شریف در نشاپور ست

۶۲ خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی بن محمد سمعان خرقۂ ارادت از دست خواجہ ابو محمد چشتی پوشیدہ خواہر زادہ خواجۂ ابو محمد بن احمد چشتی ست مدفن چشت مرادات ۔

۶۳ جوہر خواجۂ حاجی شریف زندنی خرقۂ ارادت از دست خواجہ قطب الدین مودود چشتی پوشیدہ وفات سوم ماہ رجب ۔ مرآۃ الاسرار ۔

۶۴ جوہر خواجۂ ابو احمد ابدال چشتی خرقۂ ارادت از دست خواجہ ابو اسحاق چشتی پوشیدہ در نفحات گویدکہ ابو احمد ابدال چشتی پسر سلطان فرس نافہ ست در سنہ خمس وخمسین وثلثمائہ وفات کرد در قصبہ چشت کہ سی کروہ از ہراۃ است مدفون گشت ۔ مرآۃ الاسرار

۶۵ جوہر خواجۂ محمد چشتی خرقۂ ارادت از دست پدر خود خواجۂ ابو احمد چشتی پوشیدہ وبر عالم تجرید بوی سالہا پہلوی مبارک بر زمین نرسیدہ ۔ مرآۃ الاسرار

۶۶ جوہر حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ شانی عظیم ومقامات عالی داشتند ودر شیخ نامدار دعارف محرم اسرار وسر قوم مقربین وابرار بودند وجمیع مشائخ وقت بر کمالات علم صوری ومعنوی او مقر بودند وحلقہ بگوش حضرت ایشان بودند در سن ہفت سالگی تمام قرآن مجید باقراءت حفظ کردہ لقب شریف حضرت ایشان قطب الدین ست ومرید وخلیفہ پدر بزرگوار خود حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی قدس سرہ ہستند چون بسن بست وشش سالگی رسیدند والد بزرگوار حضرت ایشان وفات فرمودند بموجب وصیت پدر قائم مقام حضرت ایشان گشتند وبعد از پنج وشش افطار میکردند وہر چہ کردی متوجہ بخدمت غریب شدی انچہ ہاتف آواز دادی بران کار کردی وہر کہ

سہ روز در خانقاہ شریف حضرت خواجہ ماندی یکے از اولیاء حضرت حق تعالے گشتی دہر کہ مرید حضرت خواجہ شدے اول روز حجاب ماسوی اللہ را برانداختی و از عرش تا فرش انوار تجلیات در نظرش آمدی سماع بسیارے شنیدند و بارہا در سماع غائب شدے و بعد از ساعتے حاضر آمدے و در حالت سماع چندان گریستی کہ سینہ مبارک تر شدے و گاہ تبسم کردے و در پرسش سر این دو حالت از حضرت ایشان پرسید فرمودند کہ این از آثار مشاہدہ جلال و جمال ست و پدر بزرگوار حضرت خواجہ اسمے کہ از پیر خود یافتہ بود حضرت خواجہ را عطا فرمودند بمجرد کہ حضرت خواجہ آن اسم را یاد گرفت علم لدنی کشادہ شد ہر علمے کہ در جہان ست حاصل آمد توریت و انجیل و زبور و قرآن مجید را بیان مے فرمود و مدت عمر شریف حضرت ایشان نود و ہفت سال بود و بغرۂ رجب پانصد و بست و ہفت ہجری وفات فرمودند و بچشت در جوار آبای کرام خود آسودہ اند۔

۶۷ جوہر حضرت خواجہ احمد چشتی قدس سرہ بعد از پدر بزرگوار خود خواجہ قطب الدین مودود چشتی بمقام وی نشستند شبے حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم را در واقعہ دید آنحضرت فرمودند کہ ای احمد اگر تو مشتاق ما ہستی ما مشتاق توایم باید او بزیارت حرمین شریفین زادہما اللہ تعالے شرفا متوجہ شدند و شش ماہ مجاورت روضہ مقدسہ کردند پس در سنہ پانصد و ہفتاد و ہفت رحلت فرمود۔ مرآۃ الاسرار

۶۸ جوہر خواجہ عثمان ہارونے قدس سرہ قطب ارشاد امام ارباب طریقت و مقتدائے اہل بصیرت بود و از محتشمان این طائفہ و دائم بمقام مشاہدہ و در جمیع علوم صوری و معنوی بہرہ تمام داشتند و در ریاضات و مجاہدات بے ہمتا بودند و در کشف و کرامات و در بیان معنے و حقائق و توحید نظیرے نداشت خرقۂ خلافت از دست خواجہ شریف زندنے پوشیدہ مسکن در ملک خراسان است بقصبہ ہارون کہ در نواحی نیشاپور ست و بقولے آنکہ ہارون در دیار فرغانہ از ملک ماوراء النہر است اکثر اوقات در مسافرت کوشیدی و بنہایت تجرید و تفرید بودی و جمیع مشائخ وقت را دریافتہ و صحبتہا داشتہ و در ہر فن ملتقی بودند و نصرفے قوی داشتند۔ مرآۃ الاسرار۔

۶۹ جوہر جناب مستطاب سرحلقۂ اقطاب قبلۂ اولیا کعبۂ اصفیا سلطان السلاطین قدوۃ الواصلین زبدۃ المحققین سید العاشقین سند المعشوقین مرشد الکونین غوث الثقلین محبوب سبحانی محی الدین ابو محمد سید عبد القادر بن ابی صالح جیلانی قدسنا اللہ تعالیٰ ببرکتہم ونفعنا اللہ تعالیٰ بمحبتہم ورزقنا الاقتداء بسیرتہم محی الدین لقب مبارک ست و ابو محمد کنیت و عبد القادر اسم شریف و جیلان بالکسر نام ملکی ست و قریہ ایست نزدیک بغداد شریف

وآنرا جیل نیز گویند وآن معرب گیلان ست ومولد شریف آنحضرت حضرت غوث الاعظم در نسب خود سید
الطرفین ہستند ازطرف والد بزرگوار حسنی ست سلسلہ ہکذا سید عبد القادر جیلانی ابن ابو صالح موسے
چنگی دوست ابن سید ولی ابو عبد اللہ جیلی ابن سید یحیی زاہد ابن سید محمد بن داؤد ابن سید موسے
ابن عبد اللہ بن موسی جون ابن سید مورث ابن سید موسی جون ابن سید عبد اللہ محض (الہبۃ ہم بہ تم محض) ابن سید
حسن مثنے ابن سید امام حسن وازطرف والدہ شریفہ حسینی سلسلہ ہکذا سید عبد القادر جیلانی ابن
سیدہ فاطمہ ثانی بنت ابی عبد اللہ صوفی صومعے بن ابے جمال سید محمد بن ابی طاہر بن ابی عطا
سید عبد اللہ ابن ابی کمال سید عیسے ابن ابی علاء الدین سید محمد بن سید امام علی العریض
ابن امام جعفر الصادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن امام حسین آنحضرت در
جیلان بہ بنبہ ابو عبد اللہ صوفی مشہور بود۔ اسم شریف والدہ ماجدہ آنحضرت ام الخیر امۃ
الجبار فاطمہ بنت ابو عبد اللہ صومعی ۔ لفظ جون بفتح جیم بمعنے سبز ست بمعنی گندم نیز
وہم بمعنے سرخ رنگ آمدہ لیکن اینجا بمعنے اول ست زیرا کہ آنجناب گندم رنگ بودند لفظ
مجل بضم میم وفتح جیم وتشدید لام بمعنے معظم ومکرم کہ در لقب عبد اللہ واقع است بنابر بزرگے
نسب ازطرفین ست ۔ ولفظ محض بمعنی خالص کہ در لقب عبد اللہ واقع است وجہش انست
کہ پدرش حسن بن علی ست ومادرش فاطمہ بنت حسین بن علی ست پس خالص ونجیب والدہ
ماجدہ آنحضرت ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت ابو عبد اللہ صومعی قدس سرہ ۔ والدۂ ایشان در باب
ولایت قدم راسخ داشتند آنحضرت در رمضان شریف ہرگز پستان نمی مکید وشیر نمے خورد ہذا روزے
ہلال رمضان بسبب ابر غلیظ بر مردم متواری شد مردم نزد من آمدند وگفتند شب گذشتہ ماہ بنظر نیامدہ (این روایت از والدہ آنحضرت ست ۱۲)
امروز روزہ رمضان ست یا نہ گفتم امروز پسر م شیر نمی خورد بعد ازان ظاہر شد کہ آن روز روز ہای رمضان
بود پس در بلدہ جیل در انوقت مشہور شد کہ دختر عبد اللہ صومعی فرزندی زادہ است کہ در روز شیر نمی خورد
مولد شریف حضرت محبوب سبحانی جیلان ست شب ماہ رمضان در سنہ ۴۷۱ چہار صد وہفتاد ویک متولد شدند
ودر سنہ چہار صد وہشتاد وہشت بعمر ہژدہ سالگی در بغداد تشریف ارزانی فرمودند آنحضرت را جیلی گویند
نسبت بہ جیل بکسر میم وسکون یا وآخر الحروف وآن بلادی ست متفرقہ در اطرستان ودر قصبہ آن
بلاد مولد حضرت شیخ ست وآنرا جیلان نیز گویند وگیل نیز قریہ است بر کنارۂ دجلہ سر راہ واسطہ یک روزہ
راہ از بغداد وآنرا جیل بجیم نیز گویند ولہذا گفتہ می شود گیل العجم وگیل العراق وجیل نیز قریہ است
از قریہائے مدائن ودر روایتے آمدہ است کہ جیلانے نسبت بسوی جد شریفش کہ جیلان بود

وبقول فقیر غفرلہ شب نہم ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۰۸۱ ہجری وقتیکہ ۱۲ ساعت

و ابو عبد اللہ صومعی از جملہ مشائخ و زہاد و رؤسای کرام جیلان ست صاحب حالات و مقامات و مصدر خارقات سنیہ بود صحبت بسیاری از مشائخ عجم دریافتہ۔ آنحضرت نحیف البدن بود یعنی فربہ نبودند و میانہ قد و سینہ مبارک پہن داشت و ریش مبارک گرامی پہنا بود باندک طول گندم رنگ پیوستہ ابرو بلند آواز روشن چہرہ ذی شان و مرتبہ و صاحب علم و معرفت در سنہ چہار صد و شتاد و ہشت در بغداد تشریف آورد کمر اجتہاد در تحصیل علم بر میان جان بست و در طلب فروع و اصول آن بسارعت پیوست و صحبت فضلا و علما اعلام و مشائخ و ائمہ ذوی الاحترام اختیار فرمود و شغل قرآن مجید در پیش نمود و فقہ تحصیل کرد و از کثیر محدثین سماع حدیث کرد و علم ادب و فنون عربیت و آداب عرفا و علم طریقت تحصیل فرمود و خرقۂ شریفہ از دست قاضی ابو سعید مبارک مخرومی گرفت و در عجم و عراق بصحبت جمیع از اعیان زاہدان و عارفان نشست و اخذ علوم شرعیہ و کسب فنون دینیہ نمودہ کہ بر جمیع اہل زمان خویش فائق آمد و نسبت بہ سائر اقران خود ممتاز شد و صیت فضل و کمال او تمام اقطار عالم را در گرفت بر خے آنحضرت را بہ ذو الحسبین و اللسانین لقب کردند زیرا کہ زبان عرب و عجم داشت و بعضے کریم الجدین و الطرفین وصف نمود و جماعتے صاحب البرہانین و السلطانین گفتند یعنی برہان ظاہر و باطن و قوی امام الفریقین و طریقین خواندند یعنی عرب و عجم و فرقہ تسمیہ شریفش بذو سراجین و منہاجین کردند یعنی چراغ دنیا و آخرت یا شریعت و حقیقت پس مراتب علم از و بلند گشت و لشکر شرع باو نصرت گرفت۔ در کشف الآثار مذکور ست کہ از جناب قدس مآب محبوب سبحانی سید محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی قدسنا اللہ تعالے بسرہم سوال کردند کہ وجہ لقب شریف بمحی الدین چیست فرمودند بر شخصے بیمار گذر نمودم گفت بنشان مرا پس بنشاندم یکبارگی بدن او توانا شد و گفت مرا مے شناسی گفتم نہ گفت من دنیم ہلاک شدہ بودم اکنون جناب حق سبحانہ و تعالے بذات مقدس تو مرا زندہ گردانید تو محی الدینی پس از نزد او برخاستم و ہمینکہ بجامع بغداد در آمدم مردے باستقبال من آمد و نعلین در پیش پای من گذاشت و گفت ای سید محی الدین و ہر گاہ از نماز فارغ شدم مردم بر من ہجوم آوردند و دست مرا بوسہ میدادند و ہر یکے می گفت یا محی الدین۔ حسن خلق و سخاء نفس و شفقت دل و ایفاء عہد و پیمان و حفظ محبت محبان در ذات تقدس سمات آنحضرت بود کہ با کمال وسعت علم و جلالت قدر و علو منزلت بہجت خاطر طفل صغیر استادہ می شد و کبیر السن را توقیر می نمود و ابتدا بسلام میکرد و با ضعیفان می نشست و بفقیران

تواضع میکرد و برنخاست بجہت تعظیم عظماء و اعیان و فرود نیامد ببر دزیر و سلطان - برای قوت مبارکش
گندم از وجہ حلال مقرر بود کہ بعض از یاران دی ہر سال آنرا خود می کاشتند و بعض آنہا ے سائیدند
و بعض الیشان می پختند چہار پنج گردہ نان آخر روز پختہ پیش آنحضرت ے آوردند آنجناب پارہ پارہ
کردہ بحاضران قسمت میکردند و باقے برا ے خود نگاہ نمیداشت و ہدیہ قبول ے فرمود
و نذر قبول میفرمود و از ان میخورد غوث الثقلین میفرمایند کہ بمادر خود گفتم کہ مرا بخدای کریم
تسلیم کن و اذن دہ کہ بجہت تحصیل علم و زیارت صلحا بہ بغداد روم مادرم بگریست و ہشتاد دینار
کہ پدرم میراث گذاشتہ بود پیش من نہاد پس چہل دینار حصہ برادر گذاشتم و چہل دینار دیگر مادرم
در دلق من زیر بغل بدوخت و وقت رخصت عہد کرد کہ در ہیچ حال بجز صدق بزبان نیارے
و گفت پسرم حسبۃً للہ ذمہ ترا از خود فارغ ساختم در روز قیامت ترا خواہم دید پس ہمراہ قافلہ کہ
بہ بغداد میرفت برآمدم وقتی کہ از ہمدان درگذشتم سواران بر قافلہ ریختند و غارت کردند اما ہیچکدام
بحال من متعرض نشد مگر یک سوار از من پرسید ای فقیر باخود چیزی داری گفتم چہل دینار گفت کجا گذاشتے
گفتم در دلق زیر بغل این سخن باور نکرد و بر استہزا حمل نمود پس سوار دیگر بر من گذشت و باوی نیز
ہمین مقولہ گفتہ شد پس ہر دو سوار این حرف را بہ سمع سردار خویش رسانیدند سالار کہ بر سر پشتہ
اموال قافلہ را قسمت می نمود مرا نزد خود طلبید و گفت ای فقیر چیزے باخود داری گفتم چہل دینار گفت
کجاست گفتم در دلق من زیر بغل دوختہ شدہ است پس دلق از من برگرفت و بغل آنرا بشگافت ہمان چہل
دینار یافت گفت ای فقیر اعتراف بہر چہ کردی و باعث اقرار چہ بود گفتم با مادر خویش عہد کردہ ام کہ ہیچ
حال خبر براستے نگویم پس چگونہ از ان عہد تخلف نمایم مقدم راہزنان باستماع این حروف بگریہ
در آمد و گفت اے عزیز تو از عہد مادر باز نمیگردی مدتہاست کہ ما از عہد پروردگار برگشتہ ام پس بر
دست من توبہ کرد یارانش بدیدن این حال گفتند اے سالار پیش ازین در قطع طریق پیشوائے
ما بودی اکنون در توبہ نیز مقتدا ے ما باشی پس ہمہ ہا توبہ کردند و انچہ از قافلہ غارت کردہ بودند ہمہ را
بمالکان باز دادند اول جماعت کہ بر دست من توبہ کردند آن بود - پانصد ہزار از یہود و نصاریٰ
بر دست آنحضرت مسلمان شدند و صد ہزار از عیاران و سرکشان و فساقان بر دست آنحضرت
تائب گشتند و مشائخ زیادہ از صد ہزار - روز جمعہ کہ بمسجد جامع تشریف ے بردند مردم بازار ہا را شستہ
می شدند و بجہت رفع حوائج خود ہا التماس میکردند و ذات شریفش را بحضرت خداوندی وسیلہ می گرفتند
شیخ ابو سعید قبلوی قدس سرہ میفرمایند کہ در مجلس سید عبد القادر رسول خدا را کردیدم و دیگر

انبیارا در وقت وعظ ارواح انبیا میان زمین و آسمان مانند باد جولان می نمودند و دیدم فرشتگان را
که فرقه فرقه آنجا حاضر می شدند و طائفه جنیان و رجال الغیب نیز مشاهده می گشتند و خضر نیز التزام حضور
محفل عالی داشت پس سبب التزام از و پرسیدم گفت کسی که خواهان فلاح باشد التزام این مجلس نماید
و در مجالس صلحا و جن نیز ذکر شریف ایشان واقع شد بلکه جماعت از جنیان به بیعت بر دست
شریف ایشان اسلام آوردند و توبه نمودند و آنحضرت را مقام فردیت حاصل شد بجهت
اظهار آن مقام مامور شد گفتن این کلمه و مقام فردیت اگرچه دیگران را حاصل بود لیکن
مامور نشد باظهار این مرتبه و همه اولیاے عظام گردن خود را منحنی ساختند بجهت امر الٰہی
بود مثل سجده فرشتگان مر آدم را و بجانب خلیفه وقت رقعه ے نوشت عبد القادر بچنین
میفرماید و امرش بر تو نافذ است و فرمانبردار یش بر ذمه تست واجب و اوست پیشواے تو و حجت
الٰہی بر ذمه تو و چون رقعه شریف بخلیفه میرسید بوسه ے داد و می گفت انچه حضرت شیخ
نوشته است حق ست ۔ در فوائد الفواد مذکور ست که مردے در خانقاه شریف جناب
تجلی مآب سر حلقه اقطاب راس الاولیا تاج الاصفیا محبوب سبحانی شیخ محی الدین ابو محمد سید
عبد القادر جیلانی نفعنا الله تعالے به بمجتمعهم در زمانا الاقتداء بسیرتهم در آمد یکی را دید بر در خانقاه
افتاده و دست و پای او شکسته آنمرد پیش آنحضرت رفت و حکایت آن افتاده التماس نمود فرمود
که او یکے از ابدالان ست دوش باد و یار دیگر بحکم طیرانی که ایشانرا ست در هوا می پریدند چون بر سر
خانقاه ما رسیدند یک یار او از خانقاه منحرف شد و بر طریق ادب جانب راست شده گذشت
و یار دیگر او نیز از خانقاه جانب چپ شده گذشت این خواست که بے ادب وار از بالاے خانقاه بگذرد
بیفتاد ۔

جوهر شیخ نور الدین علی بن یوسف بن جریر بن قاسم بن قفصل شافعی لغوی نحوی مجاور حرمین الشریفین که از ۷۰
مریدان مرید شیخ ابن فائده اوانی بوده در کتاب بهجت الاسرار باسناد مشائخ عظام میفرماید که شیخ
ابو بکر بن هوازن در مجلسے که حضور یاران خود ذکر احوال اولیاے نمود فرمود در عراق مردے از عجم
ظاهر خواهد شد عالی مرتبه نزد خدا و خلق و نام مبارک وے عبد القادر است مسکنش بغداد
متکلم شود باین کلام قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله و همه اولیاے عصرش منقاد وے
شوند او یگانه وقت خواهد شد و میفرماید که شیخ ابو محمد عبد الله بن علی بن موسے جونی ملقب
بخفی قدس سره میفرمود شاهدی سید هم برا نیخنے که در زمین عجم پیدا خواهد شد مردی صاحب کرامات

عظیمہ وقبول تام نزد کافہ انام خواہد گفت قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ وجمیع اولیای وقت
گردنہای خود را زیر پای مبارکش نہند وزمانہ بوجود ششریفش مشرف گردد وبینندگان جمال باکمالش
بانواع انتفاع بہرہ مند شوند ومیفرمایند کہ چون شیخ عبد القادر وقت شباب در شہر بغداد
در قلمینانہ بخدمت تاج العارفین شیخ ابو الوفا تشریف مے آوردند بمجرد دیدنش برمے خاست
وبہ حضار مجلس خطاب میکرد برخیزید برای ولی خدا وگاہ بجہت استقبال او قدمے چند میرفت
وملاقات مے نمود وہموارہ تاکیدی فرمود بجہت تعظیم وی رضی اللہ عنہ مرکسے را کہ تقصیرے کرد
در تعظیم وے ہرگاہ اینہمہ اہتمام بشان شریفش بر مردم ظاہر شد یاران تاج العارفین از وجہ
آن سوال کردند گفت مراین جوان را عودجے ست مقرری ہرگاہ وقت آن رسد ہمہ خاص و
عام محتاج او شوند وگویا کہ مے بینم اورا میفرماید در شہر بغداد علے رؤس الاشہاد قدمی ہذہ علی رقبۃ
کل ولی اللہ پس اولیای زمانہ گردنہای خود زیر پای او میگذارند زیرا کہ وی قطب ہمہ خواہد بود
پس ہرکہ دریابد آنوقت را لازم گیرد خدمتش را ومیفرمایند کہ سوال کردہ شد از شیخ عقیل کہ
قطب این وقت کدام ست فرمود کہ قطب این زمان در مکہ مختفی ست کسے دیرا نمے شناسد مگر اولیای
کمل ونزدیک ست کہ مردی عجمی شریف النسب در عراق ظہور کند ومردم بسیار از و مستفید شوند
در بغداد وکرامات او آشکارا شود بر خاص وعام وآن قطب وقت خود باشد متکلم شود باین کلام
قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ پس اولیای زمانہ گردنہای خود ہا زیر قدمش نہند واگر دریابم
من آن زمانہ را من نیز چنان کنم وآن مرد بست ہرکہ کرامات او را تصدیق خواہد کرد نفع عظیم خواہد برد اشت
ومیفرمایند کہ روزی از جماعت درویشان بخدمت علی بن وہیب قدس سرہ رسیدند شیخ پرسید از کجا
می آئید درویشان گفتند از عجم فرمودند از کدام شہر عرض کردند از جیلان فرمودند مقرر کردہ است
خدا تعالی کہ روشن گرداند خدا تعالی عالم را بظہور شخصے از شما قرب منزلت داشتہ باشد بوی عز اسمہ
نامش عبد القادر خواہد بود مولدش عراق متکلم خواہد شد در بغداد باین قول قدمی ہذہ علی رقبۃ
کل ولی اللہ وہمہ اولیای زمانہ اعتراف نمایند بفضل وی رضی اللہ عنہ ومیفرمایند کہ شیخ ابو النجیب
عبد القاہر سہروردی قدس سرہ فرمود کہ شیخ عبد القادر روزی در صحبت شیخ حماد دباس قدس
سرہ بدوزانوی ادب نشستہ بودند بعد برخاستن شیخ حماد را کہ میفرمود مراین عجمی را قدمی
خواہد بود کہ بالای گردن اولیای زمانہ او نہادہ شود ومامور شود از جناب حق سبحانہ وتعالی
کہ بگوید قدمی ہذہ علے رقبۃ کل ولی اللہ وبمجرد گفتن این قول رقاب اولیای عصر

در زیر اقدامش گذاشته آید و میفرمایند که فرمود شیخ ابو العلاء بن عبد الوہاب و شیخ ابو الفتح نصر بن رضوان
بن مروان دارائے فردوسی حنبلی مقرے کہ خبر داد مرا ابو سعید عبد اللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ بن
علی بن مطہر بن ابے عصرون نمیے شافعی باینکہ در عنفوان شباب بشہر بغداد جہت طلب علم
در آمدم و در اشتغال علوم و زیارت صلحا این سقا رفیق خود داشتم دران زمان غریزے بود
ملقب بغوث بعض اوقات از نظر مردم مختفے مے شد و باز احیان ظاہر مے گشت پس من و ابن
سقا و شیخ عبد القادر جیلی قصد زیارت آن غوث نمودیم و در اثنار راہ ابن سقا گفت از غوث
مسئلہے پرسم کہ از جواب آن عاجز آید این ہمسخن بر زبان راند کہ از وے مسئلہے پرسم
بنیم کہ چہ میفرماید شیخ عبد القادر گفت بناہ میخواہم خدا را از نیکہ سوء ادب نمایم و در پیشگاہ قدس
وی بسوالات پیش آیم بلکہ انتظار برکات انفاس شریفش دارم و ہرگاہ ما ہر سہ در مکان آن غوث رسیدیم
ایشان را نیافتیم ساعتے انتظار نمودیم ناگاہ دیدیم کہ بمکان خود نشستہ اند بطرف ابن سقا نگاہ
غضب آلود کردہ فرمودند کہ افسوس ست مرترا ای ابن سقا از من سوال خواہی کرد
مسئلہ کہ از جواب آن عاجز آیم مسئلہ کہ در خاطر داری اینست و جوابش چنین حیف کہ نار کفر در تو
شعلہ نیزند پس ازان بمن خطاب کردای عبد اللہ از من سوال میکنی مسئلہ و میخواہے کہ جواب آن از
من شنوے مسئلہ مخطورہ تو اینست و جوابش چنین جزاء سوء ادب تو ہمین است کہ ترا
غرق دنیای دنی ساختم پس ترتوجہ بشیخ عبد القادر نمود و اکرام کرد و نزد خود نشاند و گفت
بحسن ادب تو خدا و رسول از تو راضی شد و چنانستی کہ مے بینم ترا در بغداد بالای کرسی بر ملا متکلم
باین کلام قدمے ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ و گویا مے بینم کہ ہمہ اولیا گردنہائے خود را زیر
قدم تو نہادہ اند پس آن غوث از نظرہا غائب شد من بعد ہیچکس او را ندید و انچہ خبر داده بود
ہمچنان بظہور آمد امارات قطبیت شیخ عبد القادر آناً فاناً افزون شد بحدیکہ خاص و عام بفضل
وی مقر گشتند و بکلام مذکور متکلم گردید و ابن سقا بفضیلت علوم ظاہری شہرۂ آفاق گشت و
بحسن تقریر و قوت تحریر بر علمار زمانہ غالب آمد ہیچکس در ہیچ علم در مناظرہ با او برابر نشد خلیفۂ وقت
او را طلب داشتہ ایلچی خود کردہ بطرف ملک روم فرستاد بادشاہ روم بفصاحت
و بلاغت و جامعیت او متعجب شدہ ہمہ علمای نصاری را حاضر گردانید و مناظرہ با او در میان
آورد عاقبت ہمہ را ساکت گردانید درین اثنا بحکم قضا دختر زیبا از ان ملک روم بنظر ابن سقا
در آمد عاشق او شد و در پیشگاہ ملک خطبہ نکاح او نمود بادشاہ گفت اگر دین نصارا قبول کنے

ونصرانی مشوی چنان کنم این سقا دین نصاری قبول کرد و دختر بادشاہ را در نکاح خود در آورد
پس یاد کرد کلام غوث را و دانست کہ بلای ہمان سوء ادب ست و بندہ مستمند بدمشق در آمدم
سلطان نور الدین شہید بزبردستی مرا متولی اوقاف گردانید و نیا بمرتبہ کمال بمن رو آورد
قول غوث را در حق خود مطابق یافتم۔ و مخفی نماند کہ صاحب بہجت الاسرار بہ سند متصل میفرماید
کہ بسیاری از مشائخ عراق در مجلس قول شریف حاضر بودند مانند شیخ علی بن ہیتی و شیخ بقا بن بطو
و ابو سعید قلبوے و شیخ موسے بن ماہین زدنے و شیخ ابو النجیب عبد القاہر بن عبد اللہ
سہروردی و شیخ ابو الکرم و شیخ ابو العباس احمد بن علی جوسقی صرصرے و شیخ ماجد کردی
و شیخ ابو الحکم ابراہیم بن دینار نہروانے و شیخ ابو عمر عثمان بن مرزوق قرشے و شیخ مکارم
اکبر و شیخ مطر و شیخ جاکر و شیخ خلیفہ بن موسے اکبر و شیخ صدقہ بن محمد بغدادی و شیخ یحیے
بن محمد دوری مرتعش و شیخ ضیاء الدین ابراہیم بن ابو عبد اللہ بن علے جوبنی و شیخ ابو عبد اللہ
بن محمد دربانی قزوینی کہ اینہمہ بزرگان ہمان روز در بغداد تشریف آوردند و شیخ ابو عمر عثمان
بن مرزوہ بطائحے و شیخ قصب البان موصلے و شیخ ابو العباس احمد بقلے مشہور بیمانے
و شیخ ابو العباس احمد بن علی مغربے و شیخ عبد اللہ محمدؐ بن احمد مشہور بخاص و شیخ ابو عمرو عثمان بن
احمد عراقے مشہور بشکوکے کہ ایشان را از رجال الغیب مے شمردند و شیخ سلطان بن احمد
مزین و شیخ ابو بکر بن عبد الحمید سمنانی مشہور بختیارے و شیخ ابو العباس احمد بن استاد
شیخ ابو محمد بن عسعسی مشہور بکوسج و شیخ مبارک بن علے جمیلے و شیخ ابو البرکات بن معدان عراقے
و شیخ عبد القادر بن حسن بغدادے و شیخ ابو المسعود احمد بن ابو بکر خریبے عطارے و شیخ
ابو عبد اللہ محمد بن ابو المعالی بن فائدہ اوانی و شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود بزار و شیخ
شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی و شیخ ابو الثنا محمود بن عثمان نقال و شیخ ابو حفص عمر
بن ابو نصر غزال و شیخ ابو محمد حسن فارسے لسپتر بغدادی و شیخ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبے
و شیخ ابو حفص عمر کمالی و شیخ عباد بواب و شیخ مظفر جمال و شیخ ابو بکر حمامی مشہور مزین و شیخ جمیل
و شیخ ابو عمر عثمان و شیخ ابو الحسن جوسقے مشہور بابے عرجاد و شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی
و قاضی ابو یعلی محمد بن محمدؐ قراء و غیر آنہا رضے اللہ تعالے عنہم حضرت شیخ عبد القادر بتوجہ
قلب از راہ صحو نہ از راہ گذر غفلت بحضور جماعت مذکورین میفرمود قدمی ہذہ علے
رقبۃ کل ولی اللہ پس شیخ علے بن تمن بر زینہ کری برفت و قدم شریفش بر گردن خود نہاد

وہم حضار مجلس چنین کردند۔ وہم بسند متصل مذکور ست ہرگاہ کہ این مقولہ شریفہ از زبان گوہر فشان صادر شد درانوقت تجلی خاص پروردگار بردل مبارک ایشان ظہور داشت وازجناب مقدس حضرت رسالتؐ خلعتے خاص بردست ملائکہ مقربین بجہت ایشان رسید وپوشانیدند خلعت مذکور بحضور جمیع اولیاء متقدمین ومتاخرین بعضے بارواح وجمعی باجساد وہمہ فرشتگان ورجال الغیب صف کشیدہ بودند درہوا بحدیکہ ستر کردند افق را وولے بر روی زمین نماند مگر منحنی ساخت گردن خود را

جوہر درکشف الآثار مذکور ست بہ سند متصل کہ حضرت محبوب سبحانی میفرمودند کہ درحالت سیاحے ۷۱
برقدم تجرید بست وپنج سال درصحراہا ودیرانہای عراق بعبادت مشغول بودم وچہل سال نماز صبح را بوضوء عشا گذاردم وبست وپنج سال بعد فراغ از نماز عشا بریکپا استادم ودست خود را در میخے کہ درون دیوار محکم ساختہ بودم مے آویختم تا خواب غلبہ نکند وشروع بتلاوت قرآن مجید مے نمودم تا وقت صبح ختم کلام اللہ میگردم ودرزمین حرم گنبدی پانزدہ سال اقامت نمودم بنا بر آن آن برج بہ برج عجمی ملقب گردید آنجا باجناب خداوند تعالیٰ عہد کردم کہ چیزی نخورم تا آنکہ خوراندہ نشوم ونیاشامم تا آنکہ آشامیدہ نشوم پس چہل روز بر من گذشت کہ ہیچ نخوردم ونیاشامیدم بعد ازیں مردی باخود طعام آورد وپیش من بگذاشت واز نظر غائب شد از سینۂ خود آوازی شنیدم کہ کسی فریاد از گرسنگی میکند التفات نہ نمودم درین اثنا شیخ ابوسعید مخزومی آواز مذکور شنیدہ برمی آمد پرسید یا عبدالقادر چہ آواز ایست گفتم این اضطراب نفس ست لیکن روح باطمینان ووقار بامولیٰ خود ست شیخ گفت بیا ہمراہ من درفتند بدل گفتم از نیجا بی امر آنے برنمی آیم درین حال خضر درسید وگفت برخیز بخانہ ابوسعید مخزومی درآ روانہ گشتم دیدم شیخ ابوسعید بر سر دروازہ خود استادہ انتظار من میکشید مرا درخانہ بُرد آنجا طعام مہیا داشت بدست خود مرا سیر خورانید وخرقہ من پوشانید وچندی بحدیث مشغول ماندم وپیش ازین واقعہ درحالت سیاحی شخصے بر من نازل شد وگفت آیا رغبت صحبت داری گفتم آری گفت اینجا بنشین تا کہ معاودت کنم پس یک سال غائب بود بعد ازان تشریف آورد وساعتی با من نشست وباز وقت رفتن فرمود کہ اینجا انگذاری تا من نیایم پس سال دیگر گذشت ودرہمان مکان پیش من آمد ولحظہ صحبت داشت ووداع شد وگفت زنہار از نیجا نخواہی رفت پس بعد سال تمام معاودت فرمود وقرص نان وقدح شیر باخود آورد وگفت من خضرام بموجب حکم جناب الٰہی ہمراہ تو میخورم پس باہم تناول کردیم بعد ازان گفت برخیز در بغداد درآ پس ہمراہ خضر داخل بغداد شدم مردم از ان حضرت پرسیدند کہ تا سہ سال وجہ قوت مبارک از کجا بود فرمودند انچہ مردم ناکارہ دانستہ بزمین می انداختند آنرا برداشتہ قوت میکردم

۷۲ جوہر جناب مستطاب متصرف فی الکونین غوث الثقلین ہمیشہ نماز صبح را بوضوء عشا میگذاردے
وہرگاہ وضوی شکست ہمان ساعت راست میکرد و دو رکعت نفل می نمود و بعد از فراغ عشا بخلوت
می نشست و ہیچکدام را مجال آن نبود کہ آنجا رود و اول شب نماز کم میخواند و تا گذشتن ثلث اول شب
ذکر این اسامی نمود المحیط العالم الرب الشہید الحسیب الفعال الخلاق البارئ
المصور و در اثنا ذکر گاہے لاغر مے گشت و گاہے فربہ و برخے در ہوا می پرید یکدیگہ از نظر غائب می شد
بعد ازان بر دو پا می استاد و نماز می گذارد و تلاوت قرآن مے نمود تا ثلث دوم تمام مے شد
و بود آنحضرت کہ طول میکرد در سجدہ و مے چسپانید روی خود را بزمین پس متوجہ بقبلہ مے نشست و
مراقبہ و مشاہدہ مے نمود تا نزدیک طلوع صبح صادق بسیار بدعا و زاری و تذلل مشغول مے ماند
و درین حال نور حضرت ذوالجلال سر و پای او در میگرفت بحدی کہ از نظر غائب مے گشت و دیدہا
از دیدنش خیرگی مے نمود و آواز میرسید کسی میگوید السلام علیکم و آنحضرت می گفت وعلیکم السلام
بعد ازان بجہت نماز صبح بیرون تشریف مے آوردند چنین مذکورست در بہجت الاسرار۔ بعد از
نماز عشا شب شنبہ ہشتم یا نہم ماہ ربیع الآخر سنہ پانصد و شصت و یک ہجری وفات یافت پس
مدت عمر شریف بنابر اختلاف در سن ولادت یا نود سال و ہفت ماہ و نہ روز یا ہشتاد و نہ سال و
ہفت ماہ و نہ روز ست و بعضے یازدہم ربیع الآخر و بقولے سیزدہم و بروایتے ہفدہم گفتہ چنانچہ در بغداد
شریف روز عرس شریف ہفدہم ربیع الثانی و در ہندوستان یازدہم ماہ مذکورست۔
جناب حق سبحانہ و تعالے با آنحضرت وعدہ کردہ است ہر کہ بہ بغداد در آید و زیارتش نکند مسلوب الحال
گردد از آنحضرت پرسیدند از سال مولد شریف فرمودند کہ بتحقیق یاد ندارم لیکن در بغداد سنہ وفات
رزق اللہ تمیمی داخل شدم و عمرم دران آوان ہژدہ سال بود و وفات ابو محمد رزق اللہ تمیمی
بن عبد الوہاب بن عبد العزیز بن حارث بن اسد در سنہ چہار صد و ہشتاد و ہشت ست پس
سال تولد آنجناب باین حساب چہار صد و ہفتاد میشود۔ کشف الآثار

۷۳ جوہر در بہجت الاسرار مذکورست کہ حضرت غوث الثقلین در مدرسہ شریفہ مشغول بوعظ بودند کہ
باران شدید اقطار عالم را محیط شد و بر اہل مجلس تفرقہ رو نمود آنحضرت رو بآسمان کرد و گفت
من جمع میکنم و تو پراگندہ می سازی بمجرد فرمودن باران از سر مجلس وعظ منقطع گردید و ہمہ جامہا رسید
و در بعض سالہا آب دجلہ طغیانی نمود بحدے کہ نزدیک بود کہ بغداد غرق شود پس ساکنان
شہر در پیشگاہ اقدس حضرت شیخ محی الدین استغاثہ نمودند پس آنجناب نیزہ بدست مبارک خود

گرفته برسر دجله تشریف آورد و بر کنارهٔ آن بر منتهاے آب نیزه بزد و فرمود تا همین جا باش پس همانوقت آب
کم شد و بر حالت اصلی عود نمود - هرگاه جمله اطبا در علاج مریضے بعجز و قصور اعتراف مے نمودند آنرا در
پیشگاه مقدس آنحضرت حاضر میکردند آنجناب دست مبارک بر بدنش می مالید و دعا میکرد فی الفور
بیمار بصحت بدن از پیشگاه بعافیت بخانهٔ خویش مراجعت مے نمود فرشتگان آسمان بآنحضرت در مقام ادب
آنحضرت عهد گرفته از اولیاء عصر خود که بے اذن شریف او تصرف در باطن و ظاهر هیچکس ننمایند آنحضرت
کسے ست که مراورا ست کلام در حضرت قدس باذن الله تعالے او آنجناب از جمله آنست
که تصرف می کنند در اکوان بعد موت چنانچه مے نمودند در اعیان پیش از موت خود - بدانکه حضرت
محبوب سبحانی قدسنا الله تعالے بسره العزیز کفیل گشته اند برائے مریدان خویش
تا روز قیامت که هیچکدام سے یکے از انها نمیرد مگر بر توبه و از جناب عزت در حق آنحضرت بشارت است
که مریدان ایشان و مریدان مریدان ایشان تا هفت واسطه داخل بهشت شوند مقصود آنست
که مریدان ایشان بلا واسطه یا بواسطه تا روز قیامت داخل شوند و حضرت محبوب سبحانی میفرمایند
که من کفیل و ضامنم برائے مریدان خود تا هفت واسطه اگر بحال مرید من نقصانی در مشرق راه یابد
من در مغرب جبر نقصان او کنم و از جانب پروردگار خود مامورم باینکه مریدان خود را از روی حال
و مرتبه نگاهبانے مے کنم و حافظ باشم پس خوشی باد مر کسی را که دیده است مرا یا دیده است کسے را که
او دیده است مرا یا دیده است کسے را که دیده است آن کس را که دیده است بیننده مرا و افسوس بر
کسے که نه دیده است مرا - و فرمودند محبوب سبحانی که نامه طویل بقدر مد نظر من عطا شد و در ان نامه
نامهای مریدان و منتسبان من تا روز قیامت ثبت کرده بودند و فرمان آمد که همه را بواسطه تو بخشیدم
و مالک که دربان دوزخ ست از و پرسیدم هیچ یکے از یاران من اینجا داخل ست گفت قسم بعزت
خداوند که دست من بمریدان تو هرگز نمے رسد و میان من و مریدانت بُعد زمین و آسمانست اگر
مرید من جید نباشد من جیدم قسم بخداوندی خدا که هرگز از پیشگاه عزت جدا نشوم تا آنکه مرا با همه مریدان
به بهشت نفرستند - و فرمودند هر که بمن منتسب شود حق تعالے قبول فرماید توبه او را هرچند بر سبیل
کره باشد از جمله اصحاب من ست حق تعالے وعده کرده است که اصحاب ترا و محبان ترا و اهل مذهب
ترا داخل بهشت گردانم و فرمودند هر مسلمان که بر مدرسه من عبور نماید روز قیامت در عذابش تخفیف کرده شود

۷۴ جوهر در کشف الآثار منقول ست از شیخ محمد بن ابو الفتح هردی سیاح که فرمود روزے در
خدمت شریف حضرت محبوب سبحانی استاده بودم که حاجت تف زدن بر من غلبه کرد آب دهن
بر زمین

برزمین انداختم وازین حرکت نہایت خجلت کشیدم حضرت محبوب سبحانی فرمودند اے محمد ترا باک نیست من
بعد این حاجت بشری از تو مندفع گردید پس ہشتاد و سہ سال گذشت کہ حاجت تف زدن یا بینی فشردن
بمن عارض نگشت و اول کسے کہ خلعت خادمیت آنجناب در بر پوشیدہ آنحضرت بود۔

۷۵ جوہر در کشف الآثار ست روزے زنے بجناب محبوب سبحانی پسر خود را ہمراہ آوردہ عرض نمود
کہ این پسر را سخت تعلق و نہایت شیفتگی با آنجناب ست آنجناب پسر را بمجاہدہ و سلوک طریق سلف
مشغول نمود بعد چندے مادرش برائے دیدن پسر آمد دید کہ نان جوے خورد و نہایت لاغر شدہ پس
بآنجناب آمد دید ہمین زمان از تناول طعام فارغ شدند و استخوانہای ماکیان بر طبق موجود دست زن
فریاد برآورد آنجناب دست مبارک بر استخوانہا نہاد و فرمود برخیز پس ماکیان برخاست و آواز
کرد پس زن را فرمود ہرگاہ پسر تو باین مرتبہ رسد ہر چہ خورد مضایقہ نیست در روزے غلیواز بالائے
مجلس شریف می پرید و بآواز سخت فریادے نمود چنانچہ موجب تشویش جمیع حاضران مجلس عالی
گردید فرمود ای باد سر این غلیواز جدا کن پس سرش در گوشۂ مجلس بیفتاد و بدنش در گوشۂ دیگر
پس آنجناب از کرسی فرود آمدند غلیواز مردہ را بدست مبارک گرفت و گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم
غلیواز زندہ گشت۔

۷۶ جوہر حضرت باعظمت خواجہ خواجگان وارث الانبیاء والمرسلین نائب رسول اللہ فی الہند
خواجہ معین الحق والشرع والدین حسن سنجری قدسنا اللہ تعالے ببرکتہم حضرت سلطان المشائخ
می فرمودند چون حضرت خواجہ در اجمیر شریف تشریف آوردند پتھورا مالک ملک ہند در اجمیر شریف
بود چون حضرت خواجہ در اجمیر شریف سکونت ساخت پتھورا و مقربان او را دشوار آمد و چون عظمت و کرامت
حضرت خواجہ معائنہ کردند مجال دم زدن نبود مسلمانے بود از پیوستگان حضرت خواجہ پتھورا آن
مسلمان را بسبب مضرت رسانیدن گرفت آن مسلمان بخدمت حضرت خواجہ التجا کرد حضرت خواجہ
در باب او بر پتھورا الشفاعت سخنے گفت پتھورا فرمان حضرت خواجہ قبول نکرد چون این سخن بسمع مبارک
حضرت خواجہ رسانیدند بر لفظ مبارک رفت کہ پتھورا زندہ گرفتیم و دادیم بلشکر اسلام ہمدران ایام
لشکر سلطان معزالدین سام از غزنین رسید پتھورا مقابل لشکر اسلام شد و بدست سلطان زندہ
افتاد در مملکت ہندوستان ہمہ کافران دعوی انا ربکم الاعلی میکردند بوصول قدم مبارک حضرت خواجہ
ظلمت این دیار بنور اسلام روشن و منور گشت آنجا کہ بود نعرہ و فریاد مشرکان اکنون خروش
نعرہ اللہ اکبر است دران شب کہ حضرت خواجہ نقل خواہند فرمود چند بزرگ حضرت سید عالم

صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم را در خواب دید کہ میفرمودند دوست خدا تعالی معین سنجری خواہد آمد باستقبال او آمدہ ام وچون حضرت خواجہ نقل فرمودند در پیشانی مبارک نبشتہ پیدا شد حبیب اللہ مات فی حب اللہ ونقل حضرت خواجہ در روضہ متبرکہ در اجمیر شریف ست وخاک پاک مزار حضرت خواجہ دوای دل دردمندان ست حضرت خواجہ خواجگان معین الحق والدین حسن سنجری قدس سرہ اللہ تعالی لبسر ہم مے فرمودند کہ علامت شناختن حق تعالے گریختن از خلق است وخاموش بودن در معرفت دمے فرمودند کہ چون ما از پوست بیرون آمدیم ونگاہ کردیم عاشق ومعشوق وعشق یکے دیدیم یعنے در عالم ہمہ یکیست ومیفرمودند کہ حاجیان بقالب گرد خانہ کعبہ طواف کنند ما عارفان بقلوب گرد عرش وحجاب عظمت طواف کنند ولقا خواہند ومیفرمودند مدتے گرد خانہ کعبہ طواف کردم فاما این زمان خانہ کعبہ گرد من طواف می کند ومیفرمودند کہ مرید مستحق اسم فقر وقتے گردد کہ در عالم فانی باقے بماند پرسیدند کہ مرید تائبت کے گردد فرمودند آن زمان کہ فرشتہ زلت بست سال بر وہیچ گناہے ننویسد ومیفرمودند کہ نشان اہل محبت آنکہ مطیع باشی وترسی کہ نباید کہ ببرانند ومیفرمودند کہ علامت شقاوت آنکہ معصیت کنی وامید داری کہ مقبول خواہم شد ومیفرمودند در ہر کہ این سہ خصلت باشد در حقیقت بدان کہ خدا تعالے او را دوست میدارد اول سخاوتی چون سخاوت دریا دوم شفقتے چون شفقت آفتاب سوم تواضعے چون تواضع زمین ومیفرمودند کہ متوکل بحقیقت آنست کہ رنج ومحنت خود را از خلق برگیرد

۷۷ جوہر حضرت شیخ سیف الدین باخرزی قدس سرہ محبوب ترین خلفاء حضرت شیخ نجم الدین کبری بودند اکثر بسماع مشغول بودی صاحب نفحات قدس سرہ فرمود کہ حضرت ایشان بعد تحصیل وتکمیل علوم بخدمت شیخ نجم الدین کبری آمدہ تربیت یافت ودر اوائل حضرت شیخ ایشان را بخلوت می نشاند در اربعین دوم بر در خلوت وی آمد واز انگشت مبارک خود در خلوت ویرا بزد وآواز داد کہ ای سیف الدین نہم عاشق مراغم ساز دارست تو معشوقے ترا باغم چہ کارست + برخیز وبیرون آی ای نگاہ دست ویرا گرفت واز خلوت بیرون آورد وبطرف بخارا روانہ گردانید وی صاحب ولایت آن دیار بود امام عبد اللہ یافعی گفت کہ روزی حضرت شیخ با اصحاب در سماع مشغول بود کہ قاضی صدر الشریعت قاضی شہر بخارا کہ بر سماع شیخ انکار داشت چوب در دست گرفتہ بمنزل شیخ در آمد شیخ بقوالان اشارت فرمود ہمہ ساکت شدند لیکن آلات سماع چون دف ونی نغمات بی مدد مغنی از انہا پیدا شد قاضی با اصحاب خود بدست شیخ توبہ کردند پاسے از شب گذشتہ بود کہ بزرگی صوفی پوشیدہ وسیب دست گرفتہ

بیامد روی بر زمین آورد و سیب بدست شیخ داد و آنرا بوکرد و جان بجانان تسلیم نمود ؎ در کوے تو عاشقان چنان جان بدہند ÷ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ÷ آرامگاہ بخارا ۔ مرآۃ الاسرار

۷۸ جوہر خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ ابن کمال الدین احمد بن موسے قدس اللہ سرہ ۔ اوش قصبہ ایست در ماوراء النہر و بعضے گویند کہ اوش در دیار فرغانہ است و القاب دیگی کاکی و بختیار بود وی مرید و اعظم خلیفہ خواجہ بزرگ معین الحق والدین چشتی ست رحمۃ اللہ علیہ وی قطب عالم و پیشوائے بنی آدم بود در مقام ترک و تجرید قدمے راسخ داشت و در ریاضات و مجاہدات بے نظیر وقت بود و در بیان نکات حقائق و توحید ہمتا نداشت و در استغراق فنائے احدیت میان مشائخ کبار ممتاز بود و در سیر العارفین مے آرد کہ خواجہ قطب الاسلام در قصبہ اوش متولد گشت یکنیم سالہ بود کہ پدرش خواجہ کمال الدین احمد از سر درگذشت مادرے صالحہ پاک دامن داشت کہ پرورش مے نمود چون قریب بہ پنج سالگے رسید برابر ہمسایہ پیش معلمے فرستاد در میان راہ پیرے نورانے باوی ملحق گشت و از کمال شفقت و مہربانے دست خواجہ قطب الاسلام بگرفت و پیش شیخ ابا حفص معلم برد کہ مے بکمالات انسانے آراستہ بود و باو مے گفت کہ این کودک را نیک تعلیم کن کہ یکے از اولیائے کبار گردد و در زمرۂ مشائخ نامدار مشہور شود شیخ ابا حفص بدل و جان قبول نمود چون آن پیر رفت معلم مذکور باخواجہ پرسید کہ این پیر ترا می شناسی گفت نے فرمود این خضر علیہ السلام است کہ تعلیم ترا بمن حوالہ نمود شیخ نصیر الدین محمود اودھی قدس سرہ در خیر المجالس میفرمایند کہ از برکت صحبت مولانا ابا حفص رحمۃ اللہ علیہ خواجہ قطب الدین را بسے تہذیب اخلاق ظاہر و باطن و آداب شریعت و طریقت بحصول انجامید و بہ معاملات دینی و حالات یقینے ظاہر و باطن او آراستہ گشت چنانکہ یک ساعت از ریاضات و مجاہدات نیاسودی و شبانروزی دو بست و پنجاہ رکعت نماز با نیاز میگذاردے و پیوستہ بحق تعالے مشغول بودے بعد ازان در شہر بغداد بہ مسجد امام الولیث سمرقندی حضور شیخ شہاب الدین سہروردے و شیخ اوحد الدین کرمانی و شیخ برہان الدین چشتی و شیخ محمد اصفہانی بشرف ارادت خواجہ بزرگ معین الحق والدین چشتی قدس سرہ فائز گردیدہ و بسبب کمال مہربانی و لطف خواجہ بزرگ در اندک ایام سیر و سلوک را تمام کردہ بمقام ارشاد رسید و از شرف خرقہ خلافت خواجۂ بزرگ بہرہ مند گشت چنانچہ در اکثر کتب این سلسلہ ذکر افتادہ است کہ خواجہ قطب الاسلام ہژدہ سالہ بود کہ بشرف ارادت خواجہ بزرگ در آمد و در سن بست سالگی مریدان

صادق الاخلاص را تربیت کما ینبغی مے نمود و در سیر الاولیاء از سلطان المشائخ نقل میکنند کہ خواجہ قطب الاسلام وقت خفتن ہر شب سہ ہزار بار صلوۃ گفتے بعد ازان خواب کردے چون در اوشش مسائل گشت لیبب تزویج سہ شب صلوۃ نہ گفت یکے از مریدان وے احمد رئیس نام حضرت رسالت پناہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم را بخواب دید فرمود سلام من بہ بختیار کاکی برسان و بگو کہ ہر شب تحفۂ کہ بر من میفرستادی میرسیدی سہ شب ست کہ نمی رسد چون وے از خواب بیدار شد پیغام بخواجہ رسانید خواجہ قطب الاسلام ہمان شب و زان زنے کہ خواستہ بود دیبش طلبیدہ و مہر او بدو تسلیم کردہ او را گذاشت بعد ازان متوجہ جانب ہندوستان گشت چون در ملتان رسید شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہ را بخدمت وی محبتی وافر واقع شدہ و شیخ جلال الدین تبریزی قدس سرہ نیز دران ایام در ملتان تشریف داشت میان ہر سہ بزرگ صحبت گرم باراحت واقع می شد در سیر الاولیاء از سلطان المشائخ نقل میکنند کہ وقتے خواجہ قطب الاسلام و شیخ بہاء الدین زکریا و شیخ جلال الدین تبریزی باہم در ملتان بودند کہ لشکر کفار زیر پاے حصار ملتان رسید چنانچہ قبایچہ بیگ والی ملتان بحبت دفع ملاعین بخدمت این بزرگان درخواست نمود خواجہ قطب الاسلام تیرے بدست قبایچہ داد و فرمود این تیر جانب لشکر کفار بیند از او ہمچنان کرد چون روز شد ہیچکس از کفار نماندہ بود و حضرت گنج شکر اول مرتبہ در ملتان بخدمت خواجہ قطب الاسلام بہرہ مند گشتہ است چنانچہ مفصل در ذکر حضرت گنج شکر نوشتہ است پس خواجہ قطب الاسلام بعد از چند روز از ملتان متوجہ حضرت دہلی گشت چون در شہر دہلے رسید سلطان شمس الدین متقدم او را سعادتمندی خود دانستہ از کمال اخلاص و ارادت صادق بخدمتش پیوست و در ہفتہ یکبار برائے زیارت می آمد و شیخ جمال الدین محمد بسطامی کہ دران ایام شیخ الاسلام دہلے بود چنانکہ کمالات ویرا سلطان المشائخ در کتاب فوائد الفواد ذکر کردہ است او را تمام اخلاص و اعتقاد بخدمت خواجہ پدید آمد و حضرت شیخ محمد عطار المعروف بقاضی حمید الدین ناگوری را در خطہ بغداد بخدمت خواجہ قطب الاسلام اتحاد و اعتقاد وافر بود در اینجا صد چندان بظہور پیوستہ و قاضی حمید الدین ناگوری بکمال صدق و صفا اکثر اوقات و اغلب ساعات در صحبت خواجہ می بود و بعضے اوقات ہر دو بزرگ باہم مسافرت نیز میکردند چنانچہ از خواجہ قطب الاسلام در سیر الاولیاء منقول ست کہ وقتے من و قاضی حمید الدین ناگوری مسافر بودیم چون بکرانہ دریا رسیدیم گرسنگی در ما اثر کرد ناگاہ گوسفندی از عالم غیب دو نان جوین در دہن گرفتہ پیدا شد دو نان را پیش ما نہادہ

بازگشت ما آنرا تناول کردیم در اثنار این حال گنروی کلان نزدیک دریا رسید خود را در آب انداخت
گذاراشد ما در تامل شدیم که درین حکمتی خواهد بود ما نیز دنبال وی گردیم پس دست بدعا بردیم بفرمان
حق سبحانه و تعالی دریا دو شق شد و زمین خشک پیدا آمد چون آنروی دریا رفتم زیر درختی مردی را
خفته دیدم و ماری قریب رسیده بود که او را ہلاک گرداند آن گزدم از جای برجست و مار را ہلاک کرد
و از پیش ما ناپیدا شد ما نزدیک شدیم که آن مرد را دریابیم که بزرگ کسے خواهد بود دیدیم که مستی
خراب قی کرده افتاده بود ما شرمنده شدیم که این مرد چنین بی فرمانی میکند و حق تعالی چنین نگاهبانی
می نماید ہاتفی آواز داد که ای عزیزان اگر ما ہمین صالحان و پارسایان را نگاه بداریم مفسدان و
گناہگاران را که نگاه دارد ہمدرین بودیم که آن مرد بیدار شد کیفیت حال باوے گفتم شرمنده
گشت و ازان فعل توبه کرد و سیکے از واصلان حق شد انگاه خواجه قطب الاسلام بر لفظ مبارک
راند که ای درویش چون وقت درآید و نسیم لطف وزیدن گیرد صد ہزار خرابا تے را صاحب
سجده گرداند و اگر مبادا نسیم قہاری وزد صد ہزار سجاده نشین را برانداز و بخرابات افگند و ہم در
سیر الاولیا رود در سیر العارفین می نویسد که چون خواجه قطب الاسلام در دہلی متوطن گشت تمام
اکابر و اشراف و جمیع خلائق بکبیارگی عاشق و فریفته روش و سیرت او گشتند و ہمدران ایام
شیخ بدر الدین غزنوی بشرف بیعت و خرقه او مشرف گشت و عمر عزیز در خدمتش گذرانید چنانکه
پیشتر نوشته آید من بعد خواجه قطب الاسلام عریضه متضمن به اشتیاق و از کمال حراق بخدمت
سلطان الآفاق خواجۂ بزرگ معین الحق والدین قدس سره بجانب حضرت اجمیر ارسال داشت
که اگر به بشارت اشارت مسرور فرمایند شرف قدمبوس که سعادتمندی دارین ست حاصل نموده آید
خواجه بزرگ در جواب نوشت المرء مع من احب معتبرست قرب جانی را بعد مکانے مانع نیست
خود بسلامت ہما نجا باشد انشاء الله تعالی بعد از چند گاه بارادت حضرت آلہ ہمدران طرف توجه
نموده خواهد شد پس ناچار باشارت آن پیر بزرگوار متوجه بدان دیار نه گشت و ہمدران زمان
شیخ الاسلام جمال الدین لبسطامی وفات یافت سلطان شمس الدین خواست که شیخ الاسلامے
شهر و دیار دہلی بحضرت خواجه قطب الاسلام تفویض نماید حضرت ایشان اصلا التفات نگشتند
بعد ازان شیخ نجم الدین صغریٰ را شیخ الاسلام گردانید او پیش از منصب شیخ الاسلامی روشے
نیک و اخلاقے پسندیده داشت بعد ازانکه دنیا روی بروا قبال نموده از تنگی حوصله بحال خود
نماند و سلطان شمس الدین را که مع جمیع اکابر و اشراف بخدمت قطب الاسلام

حلقہ بگوش اعتقاد دیدرگ حسد بجنبش آورد اتفاقاً ہمان ایام خواجہ بزرگ معین الحق والدین از
اجمیر بدہلی تشریف آورد و درمنزل خواجہ قطب الاسلام نزول فرمود و بر او دولت عظیم روے نمود و گاہ
شکرانہ حضرت صمدیت ادا فرمود خواست کہ سلطان شمس الدین را خبر کند خواجہ بزرگ منع فرمودند کہ
من محض برای دیدن تو آمدہ ام از دو سہ روز بیش نخواہم ماند ولیکن جمیع خلائق شہر دہلی واطراف
آمدہ بشرف خدمت خواجہ بزرگ بہرہ مند شدند مگر شیخ نجم الدین صغرے بدیدن خواجہ
بزرگ نیامدہ باوجودیکہ پیش ازان در دیار خراسان بخدمت خواجہ بزرگ اعتقاد بسیار داشت
ازانجا کہ کمال اخلاق و فروتنے شیوۂ بزرگان این خاندان ست خواجہ بزرگ خود بخانہ
شیخ نجم الدین صغرے رفت او در ساختن عمارت بے بنیاد مشغول بود بخدمت خواجہ بزرگ
نیک سرگرم ملازمت نبود آنگاہ خواجہ بزرگ فرمود کہ ای نجم الدین ترا چہ پیش آمد کہ این شیخ الاسلامی
ترا متغیر ساختہ است وی سر از شرمندگی فرو کردہ گفت کہ من ہمان مخلص و معتقد ولیکن شما
مریدے را در شہر گذاشتہ اید کہ شیخ الاسلامی مرا ہیچ نمی پرسد خواجہ بزرگ ازین کلمہ تبسم کردہ
فرمود کہ خاطر جمع دار من این مرتبہ با با قطب الدین را ہمراہ خود برم پس خواجہ از انجا برخاست
و بمنزل خواجہ قطب الاسلام آمدہ بعد از چند روز شیخ نجم الدین صغری از شیخ الاسلامے برافتاد و
ہلاک شد چنانچہ بتفصیل این ماجرا در ذکر شیخ جلال الدین تبریزی نوشتہ خواہد شد و ہم آنجا نقل می کند
حضرت شیخ فرید گنج شکر کہ اندران ایام بخدمت خواجہ قطب الاسلام بود و بہ شرف خدمت
خواجہ بزرگ نیز بہرہ مند گشت خواجہ بزرگ از کمال مہربانے مکرر و رباب گنج شکر بزبان راند
کہ با با قطب الدین شاہبازے عظیم را بقید آوردہ کہ جز بسدرۃ المنتہیٰ آشیانہ نگیرد و این فرید
شمعیست کہ خانوادۂ درویشان منور سازد چنانچہ خواجہ بزرگ را بہ از خواجہ قطب الاسلام مرید و خلیفہ
نہ بود ہمچنان دیرا بہ از گنج شکر مریدے و خلیفہ نہ بود الغرض خواجہ بزرگ بعد از چند روز از دہلے
متوجہ اجمیر گشت و خواجہ قطب الاسلام را نیز ہمراہ گرفت چون خواجہ قطب الاسلام برکاب
خواجۂ بزرگ از شہر دہلے برآمد در ہر منزلے از شہر غوغا شد و ماتمے عظیم روے داد و تمام خلائق
شہر خاص و عام مع سلطان شمس الدین و نبال برآمدند و ہر جا خواجہ قطب الاسلام قدم
میگذاشت مردمان از کمال صدق خاک آن زمین را بہ تبرک بر میداشتند و بر روے
میمالیدند چون خواجہ بزرگ این حال مشاہدہ کرد بفرمود کہ با با قطب الدین ہمدرین مقام
بباش کہ خلائق از بیرون آمدن تو در اضطراب و خراب اند روا ندارم کہ چندین دلہا خراب و کباب

باشند برو این شہر را در پناہ تو گذاشتم پس خواجہ قطب الاسلام را رخصت فرمودہ خود متوجہ اجمیر گشت
و خواجہ بزرگ بعد از مدت یک مرتبہ باز در دہلی تشریف آوردہ بود بجہت درست کنانیدن
فرمان موضع ماندو بواسطہ فرزندان چنانچہ سابق در ذکر خواجہ بزرگ نوشتہ شدہ است
و ہم در سیر العارفین مے آرد کہ سلطان شمس الدین التمش را از مدتی آرزو بود کہ قریب شہر
حوض بسازد تا خلق خدا را آسایش شود اتفاقاً حضرت رسالت مآب صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم
را بخواب دید کہ در جائے سوار ایستادہ است و میفرماید کہ اے شمس الدین اگر میخواہے کہ حوض
بسازی تا خلق فیض گیرد پس ہمین جا بساز کہ من ایستادہ ام چون شمس الدین سلطان بیدار
شدہ آنجای کہ آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ایستادہ بودند در خاطرش نماند حیران
شد و خواص را بخدمت خواجہ قطب الاسلام فرستاد کہ شب خوابے دیدہ ام اگر فرمان باشد
حضور آمدہ معروض دارم خواجہ فرمود آری من میدانم کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ
و آلہ و اصحابہ وسلم برای ساختن حوض بسلطان اشارت فرمودہ است من ہمانجا میروم کہ آنحضرت
صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بر اسپ سوار ایستادہ بودند سلطان را بگو کہ زود بسرعت
ہمانجا برسد پس خواجہ قطب الاسلام در ہمان محل رفتہ بدرگاہ مشغول شد سلطان نیز بخدمتش پیوست
و آنجای را کہ فراموش کردہ بود بشناخت و نشانہ از سم اسپ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ تعالے
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم در ان زمین برآمدہ بود و در ان نشانہ سُم اسپ اثر آبی پیدا شدہ بود
پس در انجا حوض ساختند و بالای آن نشان سُم اسپ آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ
وسلم گنبدی برآوردند سبحان اللہ عجب جای پر فیض واقع شدہ است کہ چندین اولیاے حق
در انجا خفتہ اند اکثر اوقات خواجہ قطب الاسلام و قاضی حمید الدین ناگوری آنجا مشغول می بودند
و با خضر علیہ السلام و دیگر مردان غیب صحبت میداشتند بزرگے خوش گفتہ است ؎ بر زمینے کہ
نشان کف پای تو بود ٭ سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود ٭ و در سیر العارفین مے آرد کہ آخر وقت
خواجہ قطب الاسلام در دہلی متاہل شدند و دو پسر بوجود آمدند یکے شیخ احمد کہ قبری در پہلوی
خواجہ است صاحب جذبات عظیم بود ا ر ا دات غریبہ داشت و او را اظیفہ احمد تنماجے
نیز میگفتند رحمۃ اللہ علیہ و او بعد از انتقال خواجہ تا زمان سلطان المشایخ در قید حیات
بود و دوم شیخ محمد نام داشت کہ در ایام طفلے رحلت نمود در خانہ ایشان ہمیشہ تنگے معیشت بود
از سلطان المشائخ منقول ست کہ خواجہ بزرگ تا پانصد درم ایشان را اجازت فرمود کہ اگر ضرورت

باشد وام گرفتہ خرچ نماید اگر دو سہ فاقہ متواتر گذاشتی آنزمان حرم خواجہ قطب الاسلام از شرف الدین بقال کہ ہمسایہ ایشان بود مقدار آرد وام گرفتی و خرچ متعلقان نمودی روزی زن شرف الدین بقال گفت کہ اگر من در ہمسایہ نہ بودمی حال ایشان چہ میشد این سخن حرم خواجہ بخدمتش معروض داشت خواجہ فرمود کہ از امروز ہرگز وام نہ ستانی در حجرۂ وی طاقی بود بدان طاق اشارت کرد کہ ہرچہ ترا درکار شود بسم اللہ گفتہ دست در طاق انداز بمطلوب خود خواہی رسید حرم خواجہ ہر وقت کہ دست دران طاق می انداخت کاکہا گرم برمے آمد قوت خود و متعلقان مے نمود از آنوقت خواجہ را کاکی خطاب شد و خواجہ بزرگ او را از راہ مہربانے اکثر قطب الدین بختیار گفتے از بہمت دیر القب شد و از سلطان المشائخ منقول ست کہ خواجہ قطب الاسلام را استغراق بسیار بود اگر کسے برای زیارت وی آمدی بعد از دیری خبر شدی و یک دو سخن بہمت خاطر آنیدہ فرمودہ زود رخصت کردی کہ مرا معذور دارید و بحدی در خیال احدیت مستغرق بود کہ بسر وفات یافت و او را ازان واقعہ خبر نشد و ہم در سیر الاولیا از سلطان المشائخ نقل میکند کہ روز عید بود خواجہ قطب الاسلام از نماز گاہ بازگشت آنجا آمد کہ این زمان روضہ متبرک اوست آنجا زمین صحرا او فتادہ بود آنوقت ہیچ قبری و گنبدی نبا نشدہ بود پس خواجہ بر سر آن زمین با بستاد و در تامل شد عزیزان کہ ہمراہ بودند ہمہ عرض کردند کہ امروز عید ست و خلق منتظر ما زمت خواہد بود بہتر ست کہ متوجہ خانہ شوند فرمود کہ ما را ازین زمین بوے دلہاے آید در ساعت خاوند آن زمین را طلبیدہ برای مدفن خود زمین خرید نمود سلطان المشائخ برین سخن چشم پر آب میکرد کہ خواجہ فرمودہ بود کہ ازین زمین بوی دلہاے سبحان اللہ کدام کدام بزرگان دران زمین آسودہ اند والی الآن فیض بخلق میرسانند از کتاب دلیل العارفین معلوم مے شود کہ آخر وقت یک مرتبہ خواجہ قطب الاسلام در حیات خواجہ بزرگ باجمیر رفتہ است و از انجا رخصت شدہ در دہلی آمد کہ بعد از بست روز خواجہ بعالم بقا خرامید و خواجہ قطب الاسلام چند مدت دیگر در قید حیات ماندہ نقل فرمودہ است حضرت گنج شکر در فواید السالکین مے نویسد کہ وقتے دولت پای بوس خواجہ قطب الاسلام حاصل شد قاضی حمید الدین ناگورے و مولانا علاء الدین کرمانی و سید نور الدین مبارک و شیخ شرف الدین و شیخ محمود مو ئنہ دوز و ملا نافقیہ حضور بودند سخن در حج او فتاد خواجہ قطب الاسلام بر لفظ مبارک راند کہ حق تعالی را بندگانند

که در مقام خرابه خود باشند خانه کعبه را فرمان شود تا آنجا بیاید و گرد ایشان طواف کند عزیزان که حاضر
بودند برخاسته و استاده شدند همه در عالم تحیر مستغرق گشتند چنانکه از خود خبر نداشتند و دعاگو نیز
در عالم شوق مستغرق گشته خواجه و این عزیزان و دعاگوی رفت تکبیر برداشتیم چنانچه در طواف
کعبه تکبیر میگویند انگاه که بخود باز آمدم کعبه را پیش خود معائنه کردم بعد ازان هر یکی انچه شرائط
طواف کعبه بود بجا آوردیم پس هاتف غیب آواز داد که اے عزیزان حاج و نماز شما قبول کردیم
بعد ازان هر یکی بجاے خود بنشستند دعاگوے برخاست که روے برزمین آورد که بجانب
قصبه هانسی روان شود چون نظر خواجه قطب الاسلام بر دعاگوے افتاد چشم پُرآب
کرد و پیش ازان که من بگویم فرمود بابا فرید روان خواهے شد باز روے برزمین نهادم که هرچه
فرمان شود فرمود بر تقدیر چنین رفته است که وقت نقل خواجۂ بزرگ معین الحق والدین قدس سره
من حاضر نه بودم تو نیز در وقت سفر آخرت من بر من حاضر نه باشے انگاه روے سوی جمیع
یاران کرد که برائے مزید نعمت دین و دنیاوی و فقر برین درویش یعنے گنج شکر فاتحه اخلاص خوانید
هر همه خواندند بعد ازان مصلے و عصا بدعاگوے عطا فرمود و گفت دُگانه بگذارید پس فرمود من
امانت ترا یعنے سجاده و خرقه و نعلین بقاضے حمید الدین ناگورے خواهم سپرد که آنرا بعد از
نقل من چهارم یا پنجم روز بتو خواهد داد آنرا اگر دارے مقام ما مقام تست چون خواجه این سخن
بگفت نعره از مجلس برخاست انگاه فرمود که مرید را باید که بر سُنت پیران خود برود و ذره ازان
تجاوز نکند تا فردا از روے ایشان شرمنده نگردد بعد ازان رو بسوے دعاگوے کرد
و گفت اے فرید تو مرا در دنیا و آخرت یارے ده باش اما بشنو غافل نه باشے که اهل سلوک
میفرمایند که راه طریقت راهے مخوف است هر کسے که درین راه قدم نهاده در منزلگاه
نه رسیده است مگر بدین طریق که اهل این فرموده اند که چون مردم بر در حق بمانند تا بدست
بلا این در نکوبند هرگز کشاده نگردد و تا هر زبان ندامت اندوه نخورند هرگز بار نیابند و تا بقدم
دل نه روند هرگز بمنزلگاه عزت نه رسند انگاه فرمود که سی سال آن بود که همه از زبانها باز خواستم
نداشتند و همه دستهاے آن در بگرفتم نگشادند و همه قدمهاے راه اورفتم بمنزلگاه عزت نه رسیدم
ولیکن چون بدست بلا بگرفتم و بر زبان اندوه باز خواستم بمقاصد رسیدم خواجه این فوائد تمام
کرد همه عزیزان سر برزمین آورده رخصت شدند چون نوبت بمن رسید مرا در کنار گرفت
فرمودند ندا فراق بینی و بنیک انگاه فرمود بخدا سپردم و بمقاصد رسانیدم پس دعاگوی

رو بر زمین آورده متوجه بانسی شد در سیر العارفین از سلطان المشائخ نقل میکنند در خانقاه شیخ علی سنجری
قدس الله سره مجلس سماع بود درویشان صاحب حال و اهل کمال حاضر بودند خواجه قطب الاسلام
نیز تشریف داشت قوالان این قصیده شیخ احمد جام قدس سره می گفتند که کشتگان خنجر تسلیم را +
هر زمان از غیب جان دیگرست + خواجه قطب الاسلام را حال پدید آمد که مطلق از هوش برفت شیخ
محمد عطا عرف قاضی حمید الدین ناگوری و شیخ بدر الدین غزنوی خواجه را بخانه آوردند و
قوالان نیز بخدمت آمدند تا سه شبانه روز خواجه در همان حال مستغرق بود و قوالان را همون
بیت میفرمودند و تواجدی نمود چنانچه استخوانها مبارک بجائے نمانده بودند سوم روز احوال
استغراق بسیار غلبه کرد قاضی حمید الدین ناگوری و شیخ بدر الدین غزنوی التماس کردند که از خلفای خویش کرا
اشارت میفرمائید که بجاے شما باشد فرمود که دستار و خرقه و مصلا و نعلین چوبی که از خواجه بزرگ معین الحق
والدین مرا رسیده است به شیخ فرید الدین مسعود رسانند که جانشین ما اوست این بگفت و جان بشاهد
حق تسلیم کرد شیخ بدر الدین غزنوی میگوید که شب وفات خواجه اندک غنودگی مرا رو نمود دران دیدم که
خواجه جانب بالا میرود و میفرماید که ای بدر الدین دوستان حق را مرگ نباشد چون بیدار شدم دیدم
که خواجه نقل کرده است وفاتش روز دوشنبه بتاریخ چهار دهم ماه ربیع الاول در سن ثلث و ثلثین
وستمائة در زمان سلطنت شمس الدین محمد التمش واقع شده و پنجاه ساله عمر داشت و بقولے

پنجاه و دو سال در دهلی قریب حوض شمسی مدفون گشت رحمة الله علیه

۷۹ جوہر حضرت خواجه فرید الدین گنجشکر مسعود اجودهنی قدس سره مرید و خلیفه حضرت خواجه قطب الاسلام
بختیار اوشی اند صاحب سیر الاولیا سید محمد کرمانی میفرمایند که سلسلهٔ نسب شریف حضرت ایشان بفرخ شاه
عادل که بادشاه کابل بود میرسد جد حضرت ایشان حضرت قاضی شعیب از سبب حوادث در لاهور رسیدند
و نام پدر ایشان قاضی جمال الدین سلیمان ست و مادر حضرت ایشان دختر مولانا وجیه الدین خجندے
بودند و در سیر العارفین ست که حضرت گنج شکر در باب مجاهده بحضرت خواجه معروض داشت فرمودند که روزے
طے نگاه دار و بعد از سه روز هر چه از غیب برسد بدان افطار کنی سوم روز مردی چند نان آورد بدان
افطار فرمودند بعد از ساعتی آن نانها را بیرون انداخت و انمیخی بحضور حضرت خواجه گذرانید فرمودند
سه روز دیگر طے کن روز سوم چون ضعف غلبه کرد دست بر زمین زد و چند سنگ ریزه برداشت
چون بدهن مبارک رسید شکر شد آنرا از دهن انداخت هر وقت که ضعف غلبه میکرد سنگریزه بدهن مبارک
میرسانید و آن شکر میشد آخر در خاطر عاطر آورد آنکه حضرت خواجه فرموده بودند که هر چه از غیب برسد

بدان افطار کن پس چند سنگریزه بخوردند آن شکر شدند ۰ سنگ در دست تو گوہر گردد + زہر در
کام تو شکر گردد + بحضور حضرت خواجه باز نمودند فرمودند نیکو کردی همچو شکر شیرین خواهی بود چون از انجا
برآمدند هر که بدید گنج شکر میگفت و صاحب میر العارفین گفت که روزی بخدمت حضرت خواجه می آمدند
از ضعف ریاضت بر زمین افتادند پارهٔ گل بدهن مبارک رسید و شکر شد از انوقت گنج شکر گویند
و صاحب اخبار الاخیار گوید که سوداگری بود چندین گاو شکر بار کرده میرفت آنحضرت ازوی شکر طلبید
او گفت که این نمک ست آنحضرت فرمود که نمک باشد سوداگر چون بارها بکشاد تمام نمک برآمد بخدمت
شریف رسید و عجز اظهار نمود فرمودند که شکر باشد چون نگاه کردند تمام نمک شکر شد و حضرت ایشان را صوم
دوام بود و اکثر افطار بشربت میفرمودند چون شب ماه محرم زحمت غلبه کرد نماز خفتن بجماعت بگذارد
بعد ازان بیهوش شد چون بهوش آمدند پرسیدند که نماز عشا گذارده ام گفتند بلے فرمود یکبار دیگر
بگذارم همچنین سه کرة نماز ادا کرد بعد ازان یا حی یا قیوم گویان جان بحق تسلیم فرمود روز سه شنبه
بود و پنجم ماه محرم المکرم سنه ثمان وستین وستمائة و بقولے در سنه تسع وستین وستمائة و عمر شریف به
فود و پنج سال رسیده بود آرامگاه فصبه پتن عرف اجودهن صوبه پنجاب ـ مرآة الاسرار ـ

۸۰ جوہر در فوائد الفواد مذکور ست که حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سره بخدمت حضرت
شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سهروردی قدس سره پیوستند و در خدمت حضرت ایشان هفده روز
پیش نبودند و در هفده روز حضرت شیخ شہاب الدین نعمت بر حضرت ایشان ایثار کردند و در هفده روز
آن نعمت ها یافتند که یاران دیگر در سالها نیافته بودند تا چنانکه بعضے یاران قدیم مزاج متغیر کردند که ما چندین سال خدمت
کردیم ما را چندان نعمت نرسید هندوستانی بیامد و در مدت اندک شیخی یافت و نعمت فراوان این سخن بسمع حضرت شیخ الشیوخ
رسید فرمودند که شما یان هیزم تر آوردید و در هیزم ترکے بزودی آتش در گیرد اما زکریا هیزم خشک آورده بود بیک نفخ در گرفت

۸۱ جوہر حضرت خواجه حسن افغان قدس سره در فوائد الفواد است که حضرت سلطان المشائخ قدس سره
الله تعالی لبسره المبارک فرمودند که خواجه حسن مرید حضرت شیخ بہاء الدین زکریا قدس سره بودند و صاحب
ولایت و در عنایت بزرگے چنانکه شیخ بہاء الدین میفرمودند که اگر فردائے قیامت مرا گویند بدرگاه
ما چه آوردے گویم حسن افغان را آورده ام وقتے این حسن افغان در کوے میگذشتند بمجسدے
رسیدند موذن تکبیر گفت و امام پیش رفت و خلقے بجماعت پیوست خواجه حسن نیز در آمدند و اقتدا
کردند چون نماز تمام شد و خلق باز گشت خواجه حسن آهسته نزدیک امام رفته فرمودند ای خواجه
تو نماز شروع کردی من تو پیوستم تو از پیش ما بهلی رفتی و بردگان خریدی و باز گشتی و آن بردگان را

بملتان بردی و فروختی و باز ملتان اینجا آمدی و من در دنبال تو گشته شده می گشتم آخر این چه نماز ست و میفرمودند
که وقتی در موضعی مسجدی بنا میکردند خواجه حسن آنجا رسیدند و اهل عمارت را فرمودند که محراب چنین ست دانشمندی حاضر
بود نزاع آورد و گفت سمت قبله طرف دیگر ست خواجه حسن دانشمند را فرمودند که روی آنطرف کن که من میگویم و همین دانشمند
روی آنطرف کرد کعبه را معائنه دید و میفرمودند که خواجه حسن امی بودند و هیچ نخوانده خلقی می آمدند و کاغذی و لوحے
پیش ایشان میدادند چند سطر در آن نوشته بعضے نظم و بعضے نثر و بعضے عربی و بعضے پارسی و در میان آن سطرها
یک سطر از آیت قرآن مجید هم می نوشتند ناگاه از ایشان می پرسیدند که درین میان آیت قرآن مجید کدام ست
حضرت ایشان اشاره بآیه قرآن شریف کردی بخدمت ایشان التماس مے نمودند که شما قرآن مجید را
نخوانده چه دانید که این آیت ست میفرمودند نور یکه درین سطر می بینم در سطرهاے دیگر نمے بینم

۸۲ **جوہر** در سیر الاولیا مذکور ست که آباو اجداد حضرت سلطان المشائخ از شهر بخارا بودند و جد پدرین حضرت
ایشان حضرت خواجه علے بخارے اند و جد مادرین خواجه عرب و این هر دو بزرگ در لاهور آمدند و از لاهور
در بدایون آمده سکونت ساختند خواجه عرب مال و بندگان بسیار داشتند و خواجه عرب دختر خود را
بخواجه احمد بن علے تسلیم کرد حق تعالے ازان صدف پاک این درکان کرامت یعنی سلطان المشائخ
را پیدا آورد و آن رابعه عصر بے بے زلیخا که خاک پاک روضه متبرکه او امروز در شهر دهلے درمان اهل درد
و کعبه حاجات درماندگان ست حضرت سلطان المشائخ در عالم صغر بودند که پدر سلطان المشائخ
خواجه احمد علے الحسین بخاری رازحمت شد شبے والده حضرت سلطان المشائخ خواب دید که او را میگویند
از دو کس یکے را اختیار کن یا خواجه را یا پسران را آن پاکدامن سلطان المشائخ را اختیار کرد بعد چندگاه
خواجه احمد برحمت حق پیوست چون سلطان المشائخ قدرے بزرگ شدند والده در مکتب فرستاد
چون کتابے بزرگ نزدیک بود که تمام کند استاد گفت که تو کتابے معتبر تمام میکنے ترا دستار
دانشمندے برسر مبارک باید بست حضرت سلطان المشائخ بوالده ماجده خود گفت آن مخدومه
جهان بدست مبارک خود ریسمانے برشت دوستاری ازان ساخت چون سلطان المشائخ
آن کتاب تمام کرد والده ترتیب طعامے نمود و چند نفر از بزرگواران دین و علماء اهل یقین را
طلب کرد دران مجلس خواجه علی مرید شیخ جلال الدین تبریزی بود چون طعام خرچ شد حضرت
خواجه علے یک سر دستار بدست مبارک خود کرد و دوم سر دستار بدست سلطان المشائخ داد و سلطان المشائخ
آن دستار کرامت برسر بست اول سر در قدم خواجه آورد و حضرت دعا کرد که حق تعالے ترا از علماء
دین گرداناد بعده سر در قدم اهل مجلس آوردند میفرمودند که بست ساله بودم که مشرف ببیعت شدم

در سیر الاولیا مذکور ست کہ حضرت سلطان المشائخ میفرمودند کہ در اثنای تعلم آرزوی پابوس حضرت
شیخ کبیر خواجہ فرید الحق والدین قدس سرہ غالب شد در اجودھن رفتم چہارشنبہ بود کہ سعادت پابوس
حاصل کردم نخستین سخن کہ حضرت شیخ شنیدم این بود ای آتش فراقت دلہا کباب کردہ سیلاب اشتیاقت
جانہا خراب کردہ، خواستم کہ شرح اشتیاق خدمت ایشان باز رانم دہشت حضور حضرت شیخ غلبہ کرد ہمین قدر
گفتم کہ اشتیاق پابوس عظیم غالب بود ہمدرین روز بیعت کردم فاما نیت حلق ندا شتم دوم روز یکے
بخدمت حضرت کبیر ارادت آورد و مولانا بدر الدین اسحاق او را حلق کرد دیدم کہ در و نوری پیدا شد
بخدمت مولانا گفتم کہ من میخواہم کہ حلق کنم مولانا بخدمت حضرت شیخ کبیر عرضداشت من گذرانیدند
ہمان زمان فرمان شد کہ حلق بکن فی الحال حلق کردم بعدہ حضرت شیخ کبیر فرمودند کہ بجہت این متعلم
غریب در جماعت خانہ کھٹ راست کنید چون در جماعت خانہ کھٹ راست کردند من باخود
گفتم باری ہرگز بر کھٹ نخواہم خفت زیرا چہ چندین مسافران عزیزان و حافظان و عاشقان درگاہ
رحمانی برخاک می غلطند من چگونہ در کھٹ بغلطم این خبر بمولانا بدر الدین اسحاق رسانیدند مولانا
فرمودند کہ او را بگویند کہ تو گفتہ خویش خواہی کرد یا فرمان شیخ بجا خواہی آورد گفتم فرمان شیخ گفت
برو در کھٹ بخسپ بعد ازان بخدمت حضرت شیخ عرضداشت کردم کہ فرمان شیخ چیست ترک
تعلم گیرم دیا در راہ و نوافل مشغول شوم فرمودند کہ من کسی را از تعلم منع نہ کنم آنہم کن اینہم کن تا غالب کہ آید
در ویشے را قدرے علم باید دمیفرمودند سہ کرت بخدمت شیخ الشیوخ عالم رفتہ ام ہر سال یکبار و بعد
ازان کہ نقل فرمود ہفت بار دیگر رفتہ شدہ است یا شش بار اما غالب گمان انیست کہ ہفت بار رفتہ ام
چنانکہ در خاطر ہمچنین مقرر ست کہ در حیات دہ بار رفتہ شدہ است و بعد ازان فرمودند کہ شیخ
جمال الدین ہانسوے ہفت بار رفتہ است از ہانسی و شیخ نجیب الدین متوکل نوزدہ بار

جوہر در فوائد الفواد مذکور ست کہ حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ تعالے برکتہم فرمودند ۸۴
کہ پیش ازین مدت مردے بود بس بزرگ چند بار مرا ملاقی شدہ است و سخنہا گفتہ مرا از فرط شکوہ نام
و لقب او پرسیدہ نشد ہر دفعہ کہ مرا در راہ پیش آمدی یک حکایت گفتے اول کہ مرا پیش آمد گفت
انشاء اللہ تعالے تو ہم چنان شوی کہ اعتقاد خلق در حق تست حضرت سلطان المشائخ بعد از تقریر
این حکایت برین سخن بسیار استحسان میفرمودند و میفرمودند کہ تمام سخن ست این بعد ازان
فرمودند کہ آن مرد بار دیگر مرا ملاقی شد حکایت کرد کہ در لہاور مردی بود کہ او را شیخ زندہ دل گفتندے
عظیم بزرگ بود در روز عید خلق از نماز گشتہ بودند آن شیخ روی بہ آسمان کرد و گفت امروز روز عید ست

ہر بندہ از خواجہ خود عیدی بیابند مرا ہم عیدی بدہ چون این سخن بگفت خربزہ پارہ از آسمان فرود آمد بدان بشنہ کہ بانفس ترا از آتش دوزخ خلاص کردیم چون خلق آن حال معائنہ کردند بہ تبرک دست و پای او بوسیدن گرفتند و اعزاز و اکرام بسیار نمودند درین میان دوستی از دوستان آن شیخ بیامد و گفت تو خود از حضرت عزت عیدے بیافتی مرا تو عیدی بدہ آن شیخ چون این سخن بشنید از ان خربزہ پارہ بدو داد و گفت بر و این عیدی تو باشد فردا من دانم دوزخ۔

۸۴ جوہر حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی قدس سرہ از کمال علم و تقوی آراستہ بودند و در میان مشائخ کبار بجمیع کمالات ممتاز صاحب لطائف اشرفے گوید کہ سلسلہ نسب او بہ امام اعظم ابوحنیفہ کوفے میرسد و آنحضرت مرید و خلیفہ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر بودند و صاحب سیر الاولیا گوید کہ حضرت گنج شکر دوازدہ سال بصحبت او در ہانسی ساکن بودند و در باب او کرات فرمودی کہ جمال جمال ماست و گاہے میفرمودند کہ جمال میخواہم کہ گرد سر تو بگردم و این دلیل واضح ست بر کمال قرب و منزلت او و ہر گز اخلافت نامہ خطا میفرمودند او را وصیت میفرمودند کہ جمال ما را بجائی

روز عرس شریف دوازدہم شعبان ست۔ مرآۃ الاسرار۔

۸۵ جوہر حضرت امیر خسرو بن سیف الدین قدس سرہ از جمیع کمالات صوری و معنوی نظیر نداشتند و محبوب ترین مریدان حضرت سلطان المشائخ بودند در خلافت و ملابخدمت آنحضرت محرمیت تمام داشتند روزی کہ حضرت امیر خسرو متولد شدند امیر سیف الدین والد حضرت ایشان کہ از اتراک قوم لاچین بودند حضرت ایشان را در جامہ پیچیدہ بخدمت دیوانہ صاحب نعمت بردند فرمود آوردی کسی را کہ دو قدم از خاقانی پیش خواہد بود ولادت ایشان در قصبہ مومنان باد عرف پتیالی کہ در کنار گنگ است واقع شدہ صاحب سیر العارفین قدس سرہ میفرمایند کہ حضرت امیر خسرو دران زمان ہشت سالہ بودند کہ پدر ایشان با سہ پسر یکے اعز الدین علی شاہ دوم حسام الدین احمد سوم ابوالحسن خسرو از پتیالی در شہر دہلی آمدند آنوقت ابتداء ظہور سلطان المشائخ بود امیر سیف الدین با ہر سہ پسران مذکور مرید آنحضرت شدند و در ہشتاد و سالگی شربت شہادت چشیدند بعد از پدر اعز الدین علی شاہ پیش بادشاہان دہلی بسیار رشد گرفتند و از منظوران و محبوبان حضرت سلطان المشائخ بودند و فضائل بسیار داشتند حضرت امیر خسرو ہر شعر کہ میگفتند اول بنظر مشکل پسند ایشان میگذرانیدند بعد ازان حضرت امیر خسرو در خدمت آنحضرت چندان رشد گرفت کہ تمام عالم محتاج ایشان گشت در ہر فن تانے خود داشتند در علم موسیقی بے نظیر بودند حضرت سلطان المشائخ میفرمودند کہ از وجود

خود برنجم اما از ترک الله نرنجم و مراد از ترک الله حضرت امیر خسرو اند حضرت سلطان المشائخ در جمیع امور مشورت
با ایشان کردی و هر وقت که حضرت امیر خسرو خواستی پیش حضرت ایشان رفتی هیچ وقت منع نبود و هر شعری
که گفتی پیش آنحضرت گذرانیدی تا روزی حضرت سلطان المشائخ فرمودند که بطرز صفاهانیان بگو یعنی عشق انگیز
روزے شعرے در مدح حضرت سلطان المشائخ گفته بخدمت آنحضرت گذرانید فرمان شد که چه میخواهی
شیرینی سخن خواستند فرمان شد که طاس شکر بیار و بر سر خود نثار کن و قدری ازان بخور حضرت امیر خسرو
همچنان کردند پس شیرینی سخن ایشان از شرق تا غرب عالم را گرفت و فخر شعراء سلف و خلف شدند اما
تمام عمر ازین درخواست پشیمانی خوردی که چرا آنوقت بهتر ازین چیزے نخواستم هر شب وقت نماز تهجد
هفت پاره کلام الله خواندی روزی حضرت سلطان المشائخ پرسیدند که ترک حال مشغولیها چیست
عرض داشتند که بوقت آخر شب گریه مستولی می شود آنحضرت فرمودند الحمد لله که اندکے ظاهر شدن گرفت
وقتی آنحضرت با حضرت امیر خسرو فرمودند که مراد عاکن که بقاے تو موقوف ست بر بقای من ترا قریب
من دفن کنند و گاهے میفرمودند که اگر یک قبر دو کس مے بود من و خسرو مے ماندم و آنحضرت با امیر خسرو عهد
کرده بودند که هرگاه در بهشت بخرامم خسرو را برابر خود برم روزے میفرمودند که شب برائے تو نعمتے از
حق تعالے خواستم میدانم که دعا مستجاب شده است در تو آن حال پیدا خواهد شد و فرمودند که امشب
در سر دعا گو خواندند که خسرو نام درویشان نیست خسرو را نام محمد کاسه لیس خوانند و وصیت فرمودند
که کلمات مشائخ بسیار در نظر دارد این دو بیت در حق ایشان فرمودند ؎

خسرو که بنظم و نثر مثلش کم خاست	ملکیست که ملک سخن و آن خسرو راست
این خسرو ما ست ناصر خسرو نیست	زیرا که خدائے ناصر خسرو ماست

الغرض حضرت امیر خسرو همراه سلطان تغلق شاه در لکهنوتی بود که حضرت سلطان المشائخ بجوار رحمت
حق تعالی پیوستند چون حضرت امیر خسرو ازان سفر باز آمدند روی خود سیاه کرد و پیرهن پاره در میان خاک
غلطان پیش خطیره حضرت سلطان المشائخ افتاد شش ماه بزیستند و بقولی سه ماه پس روز چهارشنبه در
سنه هفتصد و پنجاه و پنج برحمت حق تعالی پیوستند و در پایان روضه مدفون گشتند۔ مرآة الاسرار

۸۶ جوهر حضرت امیر حسن علاء سنجری قدس سره از جمیع فضائل انسانی آراسته بودند و از مصاحبان و
مریدان حضرت سلطان المشائخ بودند و سبب توبه ایشان صاحب سیر العارفین میفرمایند که روزے
حضرت سلطان المشائخ از زیارت خواجه قطب الاسلام بختیار اوشی قدس سره بهره مند گشته بر لب حوض
شمسی رسیدند ناگاه دیدند که خواجه حسن علاء سنجری با جمیع یاران خود در کنار حوض مذکور شراب میخورد

چون او را در ابتدای حال در قصبہ بدایون بحضرت سلطان المشائخ آشنائے و صحبت گرم بود پیش آمد و این رباعی بخواند ؎

سالہا باشد کہ باہم صحبتم	گر ز صحبتہا اثر بودے کجاست
زہد تان فسق از دل ما کم نکرد	عشق ناقص بہتر از زہد شماست

چون آنحضرت این ابیات از و شنیدند فرمودند از صحبت اثر ہاست این سخن چنان در و اثر کرد کہ فی الحال سر برہنہ ساخت و خود را بر پای آنحضرت انداخت و توبہ کرد حق تعالی از نظر مرحمت حضرت سلطان المشائخ امیر حسن را در جمیع امور قبولیتی تمام بخشیدہ بود از ملفوظات سلطان المشائخ فوائد سے نوشت و عین تقریر آنحضرت را بقدر امکان رعایت کرد حضرت امیر سہ و بارہا گفتہ کہ اگر شکے تمامی کتب کہ عمر در ان صرف کردہ ام برادرم امیر حسن را بودے و ملفوظات حضرت سلطان المشائخ را بعد از نقل حضرت سلطان المشائخ بطرف دیوگیر رفت و ہمانجا وفات یافتند و در دیوگیر عرف دولتآباد در جوار مرقد شیخ برہان غریب مدفون گشتند ہیچکس بر سر قبر وے نے تواند ماند اگر کسے چہل شب می ماند صورت شیر در نظر او ظاہری شود۔ مرآۃ الاسرار۔

جوہر حضرت مولانا فخر الملۃ والدین زرادی قدس سرہ عالم ربانی و عاشق سبحانی بودند و بوفور علم و لطافت طبع و شدت مجاہدہ و ذوق مشاہدہ و ترک و تجرید و کثرت گریہ میان یاران اعلی مشہور و مذکور بود و مرید و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ سریع البکا بودند و یکے از و اصلان حضرت خداوندی و در سلک بندگان سلطان المشائخ منسلک شدہ و در غیاث پور ساکن شدہ و تا غایت حضرت سلطان المشائخ در قید حیات بودند مراز آستانہ دور نکردہ و چون حضرت ایشان بصدر جنت خرامیدند خدمت مولانا را آرام و قرار نماند بیشتر حال در سفر بودی بزیارت آستانہ خواجہ بندہ نواز بحضرت امیر حضرت اجودھن تشریف بردند و در صحراہا و کوہ ہا و غارہا عبادت کردند چنانکہ کسے بران مطلع نشدی عمر عزیز بحبت پیر گذرانیدہ از برکت نظر کیمیا اثر حضرت سلطان المشائخ قبولے عظیم یافت ہر کرا نظر بروی مبارک حضرت ایشان افتادی سر بر زمین نہادی و اسیر محبت ایشان شدی و بعد نقل حضرت سلطان المشائخ صوم و دوام بر گرفت تا بصدر حیات بودند در روز افطار نکردند حضرت مخدوم عالم میفرمایند انچہ ما را در ترقی مقامات در یکماہ و دو ماہ دست دادی حضرت مولانا را در یک ساعت بدست آمدی مولانا کمال الدین سمانی کہ از مشاہیر علمای تہر بودند میفرمودند کہ در انچہ بحث سماع و حضر سماع تقریر افتاد در ان محضر مولانا فخر الدین زرادی در اثنای بحث زد و

بجانب علماء شہر کرد و فرمود کہ شما ازدہ جنبہ یک جنبہ گیرند اگر جنبہ حرمت گیرید حال ثابت کنم و اگر جنبہ حل گیرید حرمت ثابت کنیم خدمت مولانا کمال الدین این حکایت میفرمودند می گفت زہی وفور علم وے فرمودند کہ او از آنہا بود کہ بقوت علم خود مدعا خود ثابت کند و عجب خاصیتے بود کہ خدمت مولانا فخر الدین در بحث مساحت نکردی اگرچہ علما بسر علامہ عصر بودی تا او را ملزم نکردی باز نماندی دو رسالہ در اباحت سماع بتقریر خاص نوشتہ است و مقدمات اباحت آن بر قواعد اصول فقہ تمام کردہ کمال علم و تبحر ایشان از انجا تحقیق می شود و فضائل دیگر از گریہ جگر سوز و ذوق و کمالات ظاہر و باطن چند انست کہ قلم از رقم آن عاجز آید زیارت خانہ کرد و حج گذارد از انجا عزیمت بغداد کرد علما و مشائخ بغداد استقبال کردند و قدوم حضرت ایشان را سعادتی دانستند و از انجا بقصد دہلی شریف در جہاز سوار شدند و آن جہاز غرق شد حضرت مولانا نیز بر مصلا مستقبل قبلہ نشستہ شدہ غرق شدند و بمرتبہ شہادت رسیدند۔ سیر الاولیاء۔

۸۸ جوہر حضرت مولانا علاء الدین نیلی قدس سرہ عالم علوم ربانی و حافظ کلام رحمانی جامع کمالات صوری و معنوی بودند و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ اگرچہ حضرت ایشان از حضرت سلطان المشائخ مجاز مطلق بودند معہذا یک مرید ہم نگرفت در آخر عمر فوائد الفواد بخط مبارک خود نوشت و بشیر حال در نظر خود میداشت و مطالعہ میکرد و او را د خود ہمان ساختہ بود پرسیدند کہ چندین کتب معتبرہ از ہر علم کہ بخدمت ست ہیچ دران رغبتے نے نمایند مگر در ملفوظات حضرت سلطان المشائخ میفرمودند ای غافلان جہانی از کتب سلوک دجز آن پرست فا ملفوظات روح افزای مخدوم خود کہ نجات من بدانست کجا یابم آخر الامر چند روز ذات مبارک را زحمت شد و بجوار رحمت حق پیوست و در حظیرہ سلطان المشائخ در گنبد دہلیز درونی چبوترہ است متصل متقاعد یاران کہ در حیات خود خدمت مولانا عمارت کنانیدہ بود ہمدران چبوترہ مدفن یافت۔ سیر الاولیاء۔

۸۹ جوہر حضرت خواجہ ضیاء الدین برنی قدس سرہ صاحب تاریخ فیروز شاہی از مریدان حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ بعنایت و قرب آنحضرت مخصوص بود آرامگاہ در جوار روضہ مقدسہ حضرت سلطان المشائخ در پایان والدۂ خود۔ اخبار الاخیار

۹۰ جوہر حضرت خواجہ شمس الدین قدس سرہ در اخبار الاخیار ست کہ حضرت ایشان خواہر زادہ حضرت سلطان العاشقین امیر خسرو دہلوی قدس سرہ بودند و از افاضل روزگار و غایت محبت بحضرت سلطان المشائخ داشتند در وقت تحریر بستن نماز تا جمال جہان آرائے حضرت سلطان المشائخ

ندیدی تحریمہ نہ بستی واز صف جماعت سر بیرون آوردی وروی مبارک دیدی انگاہ تحریمہ بستی چون رحلت
فرمود حضرت سلطان المشائخ فرمودند الحمد للہ کہ دوست بدوست رسید آرامگاہ پایان قبر شریف
حضرت امیر خسرو دہلوے قدس سرہ است

۹۱ جوہر حضرت شیخ علاء الحق والدین بن اسعد لاہوری بنگالی قدس سرہ در اخبار الاصفیا مذکور ست
کہ حضرت ایشان عالم عامل وعارف کامل بودند ودر ابتدا از مستی بادہ علم مشائخ وقت را بچشم
استخفاف نگریستی واز اطوار وکردار آنہا کہ عبارت از وجد وسماع ست تنفر بودے روزے
از روے امتحان بعبادتگاہ حضرت شیخ اخی سراج رفتند بمجرد دیدن آنحضرت کلاہ بزرگی برزمین افگند
وطیلسان خدمت بردوش کشیدند شرف خلافت برگرفتند وہموارہ دیگ طعام گرم بر سر گرفتہ ہمراہ
حضرت شیخ میگشتند چنانچہ موی در سر مبارک نماندہ بود واین اثر از نفس حضرت سلطان المشائخ است
کہ چون بحضرت شیخ اخی سراج خلافت عطا نمودہ رخصت وطن فرمودند حضرت شیخ التماس نمودند کہ
در انجا شیخ علاء الحق کوس دانشوری وطبل دولتمندی میزند اقامت خود دشوارے مینیم فرمودند نگرانی
بخود راہ مدہ کہ از خادمان تست ہمچنان شد آرامگاہ پنڈوہ۔

۹۲ جوہر حضرت شیخ نور الحق والدین مشہور بشیخ نور قطب عالم قدس سرہ فرزند ومرید وخلیفہ حضرت
شیخ علاء الحق قدس سرہ اند واز مشاہیر اولیاء ہندوستان صاحب عشق ومحبت وذوق وشوق
وتصرف وکرامت آرامگاہ پنڈوہ۔ اخبار الاخیار

۹۳ جوہر حضرت مخدوم جہانیان رح آخر عمر از حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی خرقہ پوشیدہ
چنانچہ شیخ عبد النبی شطاری در رسالہ چہار دہ خانوادہ میگوید کہ سبب رسیدن بخدمت حضرت شیخ
آن بود کہ در مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا وکرامۃ شبی از شبہا در واقعہ در مجلس سرور انبیا علیہ السلام
باریافتہ واتفاقا حضرت شیخ وسید بہلوی یکدیگر واقع شدند وحضرت سید نبوی ایستادہ بودند کہ پشت
سید بجانب حضرت شیخ بود سرور عالم فرمودند سید جلال ہوشیار باش وبملاحظہ باش کہ برادرم شیخ محمود ایستادہ
است وحضرت علی فرمودند یا رسول اللہ اگر شیخ محمود را ے شناخت چندین سرگردان نمی شد
چون صباح شد خدمت سید السادات احرام زیارت حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی بستہ قصد کردہ
کہ طواف شیخ کند وآب وضو بر شیخ بخورد سر وپاے برہنہ متوجہ حضرت دہلی شد چون سلطان فیروز
مرید حضرت سید بود ہر گاہ کہ حضرت سید از اجہ باین صوب تشریف مے آوردند سلطان فیروز بدو منزل
باستقبال میرفت درین مرتبہ بسلطان خبر رسید کہ حضرت مخدوم جہانیان تشریف مے آرند باستقبال

رفت چون حضرت سید را باین وضع دید عرض کرد که حضرت این چه وضع است فرمودند که قصد احرام زیارت حضرت
شیخ محمود بسته ام سلطان اضطرار بسیار کرد که ما هرگز بشیخ محمود را شیخ تصور نکرده ام حضرت چه میفرمایند
حضرت فرمودند که حضرت شیخ محمود را از فرمودهٔ سرور عالم شناختم تو از کجا آن سلطان ممالک معرفت
را شناسے پیش ازین حرف مکن توبه کن و بهمان صورت بخدمت ایشان رسید و آنوقت نماز پیشین
بود حضرت شیخ آب برائے وضو طلبید و فرمودند که کاسه بیار که سید زاده میر سعد او نذر کرده است
که آب وضو بخورد حضرت شیخ در کاسه آب وضو نگاه داشته و در شستن پای توقف کردند خدمت مخدوم
بدولت ملازمت رسید و طواف کرد و بعد از طواف آب وضو را طلب کرد دید که حضرت شیخ پا ها نشسته
عرض کرد که یا حضرت فقیر نذر کرده که آب وضو خورد و بی شستن پای وضو تمام نمی شود هر چند که عذر
پیش آوردند خدمت مخدوم مبالغه نمودند بعد از مبالغه بسیار پا ها شستند بمجرد نوشیدن آب وضو حضرت
سید را حالت دگرگون شد و خدمت سید بعد از صحت و استفاده خرقه چشتیه از حضرت پوشیدند محبوب السالکین
جوہر حضرت شیخ سعد الدین قدس سره در شرح رسالهٔ کمیه میفرمایند که حضرت شاه مینا قدس سره ۹۲
میفرمودند که روزی ترابے نام قلندر در حجره خاص حضرت مخدوم عالم خواجه نصیر الدین محمود بن یحیی قدسنا
الله تعالی بسره العزیز در آمد حضرت بعد نماز ظهر در عین مشغولے بودند که آن قلندر بر حضرت ایشان کارد زدن
گرفت و یازده زخم زد در استغراق بودند تجاوز نفرمودند خون مبارک از ناودان بیرون آمد بعضے مریدان
آزادیده اندرون آمدند خواستند که آنرا ایذائے رسانند حضرت مخدوم عالم نگذاشت که او را
کسے مزاحم شود بست تنگه او را انعام فرمودند که شاید در وقت کار و زدن آزارے بدست وے
رسیده باشد بعد ازین معامله سه سال در حیات بودند هژدهم ماه رمضان المبارک شب
جمعه خواستند که طائر روح را از قفس پرواز دهند حضرت مولانا زین الدین علے قدس سره عرض
نمودند که بیشتری مریدان اهل کمال اند از انجمله یکے را بشارت شود که بجائے حضور نشیند فرمودند بر
در دلیشان که حسن ظن داشته باشی نوشته بیار حضرت مولانا سه دفعه تذکره مرقوم داشت اعلے
و اوسط و ادنے بعد مطالعه فرمودند مولانا زین الدین ایشان را بگو که غم ایمان خود بخورند چه جای
آنکه بار دیگرے بردارند بعد ازان وصیت فرمودند که در دفن خرقه پیرهن بر سینه من بندید از ید و عصائے
پیر من برابر من در لحد بنجسپانید و تسبیح پیر بانگشت شهادت من بپیچید و کاسهٔ چوبین بجائے خشت
در زیر سر من نهید و نعلین چوبی نیز در آغوش من نهید حاضران آن وقت بوصیت حضرت
ایشان عمل نمودند و حضرت سید محمد گیسو دراز قدس سره غسل دادند و لیسمان بافته آن کهت

کہ بر و آب بر تن مبارک ریختہ بودند کشیدہ بگردن خود انداختند و فرمودند خرقہ ما ہمین بس ست۔

۹۵ جوہر حضرت قاضی عبد المقتدر بن قاضی رکن الدین السید یحیی الکمندی رضی اللہ تعالے عنہما از علماء فحول مرید و خلیفہ حضرت مخدوم عالم خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اند صاحب کرامات ظاہرہ و خارقات باہرہ و انفاس قدسیہ و اشارات علیہ و مقامات سنیہ داشتند اکثر اوقات بفقر و فاقہ بسر می بردند بتاریخ نہم ست و ششم ماہ محرم المکرم در سنہ ہفصد و نود و یک و بقولے ہفصد و ہشتاد و ہشت بعالم قدسی خرامیدند قبر شریف در دہلے ست مرقد تبرکہ او و قبر پدر او در مقام خواجہ قطب الدین بختیار اوشی ست جانب جنوب حوض شمسی کہ آنرا خانقاہ شیخ عبد الصمد گویند و شیخ عبد الصمد از فرزندان شیخ ابو الفتح جونپوری ست کہ از اکابر عہد سلطان سکندر لودی بود از جونپور بدہلے آمدہ مقبرہ اجداد خود عمارت کرد۔ اُستاد قاضی شہاب الدین دولت آبادی ست بغایت فصیح و بلیغ یکے از مریدان معتقدان ایشان کتابی نوشتہ است مسمی بمناقب الصدیقین مشتمل بر احوال جمیع مشائخ چشت در انجا از احوال و کرامات او بسیار نوشتہ۔ اخبار الاخیار

۹۶ جوہر حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی قدس سرہ در نفحات الانس مذکور ست کہ حضرت ایشان لسان الغیب و ترجمان الاسرار اند لبسا اسرار غیبیہ و معانے حقیقیہ در کسوت صورت و لباس مجاز باز نمودہ و ہر چند معلوم نیست کہ دست ارادت پیری گرفتہ و در تصوف بیکی ازین طائفہ علیہ نسبت درست کردہ اما سخنان حضرت ایشان چنان بر مشرب این طائفہ علیہ واقع شدہ است کہ ہیچکس را آن اتفاق نیفتادہ و در سنہ ثمانین و تسعین و سبعمائۃ بعالم قدسی خرامیدند

۹۷ جوہر حضرت شیخ صدر الدین طیب لہا قدس سرہ از اکابر مشائخ و صدور عارفان و ائمہ محققان بودند و صاحب حقائق و معارف بلند و دقائق و لطائف ارجمند و مرید و خلیفہ حضرت مخدوم عالم خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی اند در اخبار الاخیار ست کہ پدر حضرت ایشان سودا گر بودند و نسبت ارادت بجناب فیض مآب سلطان المشائخ قدس سرہ اللہ تعالے بر گرتہم داشتند و بغایت کبر سن رسیدہ و ہیچ فرزندی نصیب نشدہ و اکثر اوقات آرزوی داشتند روزی بحضور حضرت محبوب الٰہی آمدند حضرت قبلہ اولیا پشت مبارک خود بہ پشت ایشان مالیدند و بفرزندی بشارت فرمودند چون حضرت شیخ صدر الدین متولد شدند بحضور محبوب الٰہی آوردند جناب الاحضرت ایشان را در کنار گرفتند تا آنکہ در کنار بودند نظر بر جمال ولایت حضرت محبوب الٰہی داشتند نبوعی کہ اثر شعور از ان نظر ظاہر مے شد و حاضران مجلس انمعنی را معاینہ مے نمودند پس آنحضرت از جبہ خود پارہ جدا کردہ

وبرای حضرت ایشان بدست مبارک خود خرقہ بدوخت وحضرت ایشان رابحضرت مخدوم عالم خواجہ
نصیرالدین چراغ دہلوی قدس سرہ سپرد وبعلوشان حضرت ایشان اطلاع فرمود پس چون حضرت شیخ
صدرالدین بسن تمیز رسیدند بحضرت مخدوم عالم ارادت آوردند وتربیت یافتند وبمرتبۂ تکمیل وارشاد رسیدند
وچونکہ آنحضرت دوای دل سالکان بوجہ احسن دانستہ ازانجہت حضرت ایشان راشیخ صدرالدین
طبیب دلہا گویند۔ مرآۃ الاسرار۔

۹۸ جوہر حضرت سید علاء الدین قدس سرہ مرید حضرت مخدوم عالم خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی اند
وصاحب احوال عظیمہ ومقامات جلیلہ حضرت مخدوم عالم حضرت ایشان رابعد از تربیت بجانب سندیلہ
رخصت فرمودند وسی صد بیگہ زمین درسواد قصبۂ مذکور بجہت خرچ خانقاہ عالم پناہ بدست حق پرست
خود بر پارہ سفال نوشتہ دادند آرامگاہ سندیلہ۔ مرآۃ الاسرار۔

۹۹ جوہر خواجہ اختیارالدین عمر ایرجی قدس سرہ آباواجداد حضرت ایشان از کبرائے خطۂ ایرج بودند
وبمنصب عہدہ داری متعین ومنصوب آخر الامر او راجذبۂ دست داد وبکلی ترک حطام دنیاوے نمود
ودر طلب علم وطریقہ زہد قدم صدق نہاد وبحضور قاضے محمد سادی قدس سرہ کہ از اساتذہ عہد خود
بودند ومرید وخلیفہ حضرت مخدوم خواجہ نصیرالدین محمود قدس سرہ تحصیل علم کرد وبہ نعمت خلافت مشرف
گشتند دہم محرم بکرم سنہ ہشت صد ونہ وفات یافت آرامگاہ ایرج۔ اخبار الاخیار۔

۱۰۰ جوہر حضرت شیخ یوسف مدہ ایرجی قدس سرہ آبای کرام وے از خوارزم بوسائط بعضے حوادث
روزگار در ممالک ہندوستان آمدہ در خطۂ ایرج متوطن گشتند وآنحضرت شاگرد ومرید وخلیفہ
خواجہ اختیار الدین اند واز خدمت سید جلال بخاری وشیخ راجو قتال نیز بہ نعمت و
خلافت مشرف گشتہ وتالیفات دارند مثل ترجمۂ منہاج العابدین امام غزالی وصاحب تاریخ محمدی مرید
اوست چنین مے نویسد کہ روزی در خانقاہ عالم پناہ سماع میکردند ہمدران حالت جان بحق تسلیم فرمود
در سنہ ہشت صد وسی وچہار۔ آرامگاہ صحن خانقاہ۔ اخبار الاخیار

۱۰۱ جوہر حضرت مولانا خواجگی قدس سرہ در اخبار الاخیار ست کہ حضرت ایشان مرید وخلیفہ حضرت
مخدوم عالم خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی رضے اللہ تعالے عنہ اند وشاگرد مولانا معین الدین عمرانے
واُستاد قاضے شہاب الدین جونپورے آرامگاہ بیرون شہر کالپے۔ مرآۃ الاسرار۔

۱۰۲ جوہر حضرت مولانا احمد تھانیسری قدس سرہ مرید حضرت مخدوم عالم خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی
رضے اللہ تعالے عنہ اند در فضائل علوم ظاہری وباطنے ممتاز بود آرامگاہ کالپی اندرون قلعہ مرآۃ الاسرار

۱۰۳ جوہر حضرت قاضی محمد سادی قدس سرہ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم عالم خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی بودند اول تحصیل علوم نمود و استاد عہد خود بود بعد ازان ارشاد یافت و بمرتبہ تکمیل رسید۔ چہار دہم ماہ محرم در سنہ ہشت صد و نہ رحلت فرمود آرامگاہ ایرج۔ مرآۃ الاسرار۔

۱۰۴ جوہر حضرت مخدوم شیخ سلیمان رودولوی قدس سرہ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم عالم خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ بودند شانے عظیم و مقامات عالی داشتند جامع بودند میان علم ظاہر و باطن و صاحب کرامات ظاہرہ و خارقات باہرہ و سلسلۂ نسب او بخالد بن ولید ملقب بہ سیف اللہ منتہی می شود آرامگاہ رودولی۔ مرآۃ الاسرار۔

۱۰۵ جوہر حضرت شیخ زین الدین قدس سرہ خواہرزادہ و خلیفہ حضرت مخدوم عالم خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی اند قبر شریف پایان گنبد شریف حضرت مخدوم عالم ست در صحن حظیرہ۔ اخبار الاخیار

۱۰۶ جوہر حضرت شیخ محمد متوکل کنتوری قدس سرہ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم عالم خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ اند مقتدار وقت خود بود و جامع علوم صوری و معنوی صاحب کرامات ظاہرہ و خارقات باہرہ۔ آرامگاہ کنتور۔ مرآۃ الاسرار

۱۰۷ جوہر حضرت شیخ علاء الدین قریشی مشہور بگوالیاری زیرا کہ اول وطن شریف گوالیار بود مرید و خلیفہ حضرت شاہ بندہ نواز سید محمد گیسو دراز اند تا آخر عمر شریف از خلق منزوی بودند شانی عظیم و حالے رفیع داشتند و حضرت ایشان را کمالات از ہر قسم بیش بود آرامگاہ کالپی۔ مرآۃ الاسرار۔

۱۰۸ جوہر حضرت شیخ ابو الفتح علا قریشی قدس سرہ مرید و خلیفہ حضرت شاہ بندہ نواز سید محمود گیسو دراز قدس سرہ اند صاحب کمالات صوری و معنوی بودند حضرت ایشان را مصنفات بسیار ست آرامگاہ کالپے و مزار فائز الانوار حاجت روائے خلق ست۔ مرآۃ الاسرار۔

۱۰۹ جوہر حضرت سید شمس الدین طاہر قدس سرہ در اخبار الاصفیا مذکور ست کہ حضرت ایشان اگرچہ مرید حضرت شیخ نور قطب عالم قدس سرہ اند اما خود را از فدویان حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس سنا اللہ تعالیٰ بسرہ العزیز میگرفتند و ہرگز باجمیر شریف نرفتے وضو در نیامدندو خاک کوچہاش را بخوی نیالودند و ہموارۂ بر در شہر سکونت داشتند عمر گرامی حضرت ایشان بصد و پنجاہ سال رسیدہ بود کہ آہنگ سفر عالم قدس فرمود

۱۱۰ جوہر حضرت خواجۂ عثمان حرب آبادی قدس سرہ در فوائد الفواد مذکور ست کہ حضرت ایشان مدتے از خلق قطع کردہ بودند بعد ازان در میان خلق آمدند حضرت ایشان را از عالم

غیب فرمان شد کہ خلق را دعوت کن اما بشرطیکہ ہزار بار تحمل کنے بعد ازان حضرت ایشان در راہی روان می شدند یکے آمدہ دستی و رفقا فرودے آورد و دیگرے دیگر فرودے آورد حضرت ایشان ہمہ را می شمردند و عقد میکردند چون ہزار تمام شد در حضرت ایشان فرد خواندند کہ بر منبر برآ و خلق را دعوت کن عرض کردند کہ خداوندا من علم نخواندہ ام و کمالی ندارم خلق را چگونہ فرمان آمد کہ پای بر منبر نہادن از تو و عنایت از ما۔

۱۱۱ جوہر در فوائد الفواد مذکور ست کہ حضرت سلطان المشائخ قدسنا اللہ تعالے ببرکتہم بر لفظ مبارک راندند کہ شیخ حسین زنجانی و خواجہ علی ہجویری ہر دو مرید یک پیر بودند و آن پیر قطب عہد بودہ است حسین زنجانی از دیر باز ساکن لہاور بودہ است بعد از چند گاہ خواجہ علی ہجویری را پیر وی فرمود کہ در لہاور رود و ساکن شو بر پیر خود عرضہ داشت کرد کہ حسین زنجانی آنجا ست پیر فرمود تو برو چون علی ہجویری بحکم اشارت در لہاور آمد شب بود بامداد جنازہ حسین زنجانی را بیرون آوردند۔

۱۱۲ جوہر حضرت مولانا کیتلی قدس سرہ در فوائد الفواد مذکور ست کہ حضرت سلطان المشائخ قدسنا اللہ تعالے ببرکتہم فرمودند کہ مولانا کیتلی پیری بس بابرکت بود اگرچہ با کسے پیوندی نداشت اما صحبت بسیاری از مردان جناب خداوند تعالے دریافتہ بود و در تقریر او و در ہیئت او معلوم شدی کہ یکے از دا صلان ست چیزے در خاطر بود ازو پرسیدم جواب داد کہ آنرا این آید و آن انچنین باشد حضرت سلطان المشائخ چشم پر آب کردہ فرمودند کہ اگر آن مشکل از صد دانشمند مجتہد پرسیدی حل نشدی۔

۱۱۳ جوہر در فوائد الفواد مذکور ست کہ حضرت سلطان المشائخ قدسنا اللہ تعالے ببرکتہم در بزرگے حضرت امیر عالم ولوالجی قدس سرہ بسیار سخن فرمودند و در اثنائے محامد ایشان بر لفظ مبارک راندند کہ بزرگے بود صاحب نعمت کہ او بخشش از خواجہ اجل شیرازی قدس سرہ یافتہ بود وقتے آن بزرگ بر سر منبر برآمدہ و خلق بانبوہ حاضر بود و امیر عالم ولوالجی نیز بعد ازان آن بزرگ بر بالای منبر آغاز کرد کہ ای مسلمانان بدانید و آگاہ باشید کہ من نعمتے از خواجہ اجل شیرازی یافتہ بودم امشب میخواستم کہ آن نعمت بہ پسر خود بخشم فرمان شد امیر عالم ولوالجی را دہ بعد ازان امیر عالم را بالای منبر طلبید و آب دہان مبارک خود در دہان ایشان کرد۔

۱۱۴ جوہر حضرت شیخ جمال الدین بسطامی قدس سرہ در فوائد الفواد ست کہ حضرت سلطان المشائخ

قدسنا اللہ تعالے بر گیتم بر لفظ مبارک راندند کہ شیخ جمال الدین بسطامی شیخ الاسلام حضرت دہلی مراسم اہل صفہ و آداب ایشان نیکو دانستے —

۱۱۵ جوہر حضرت خواجہ کریم قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ المبارک یکی از مقدسان درگاہ خداوندی و از جملہ مقربان بارگاہ ایزدی بودند و حالات عظیمہ و مقامات فخیمہ دہم علیہ و انفاس قدسیہ و اشارات سامیہ داشتند و در فوائد الفواد مذکور ست کہ حضرت سلطان المشائخ نفعنا اللہ تعالیٰ بمجبتہم میفرمودند کہ خواجہ کریم در اول حال نویسندہ بودند و در آخر روی از اشتغال دنیا بگردانیدند و یکی از واصلان شدند و بعد از انکہ روی بجناب کبریا آوردند ہرگز بہرہ عمر شریف خود درم و دینار بدست مبارک خود نگرفتند و حال حضور نماز حضرت خواجہ بیان میفرمودند کہ وقت نماز شام پیش دروازہ کمال بنماز مشغول بودند کسی در آنوقت نتوانستی بیرون آمد و یاران آواز میدادند کہ زود تر درون شہر درویائی و دربان نیز غلبہ میکرد خواجہ کریم نماز خود بحضور تمام بگذاردند آنگاہ از انجا بازگشت گفتند کہ آواز ما نشنیدی فرمودند نے گفتند عجب با چندین غلبہا کردیم و نشنیدی فرمودند عجب از کسے کہ او در نماز باشد و غلبۂ کس شنود و میفرمودند کہ خواجہ کریم بارہا فرمودی کہ گور من در دہلی ست ہیچ کافری بر دو استیلا نیابد

۱۱۶ جوہر حضرت شیخ لقمان سرخسی قدس سرہ در فوائد الفواد مذکور ست کہ حضرت ایشان را مناقب بسیار ست می آرند کہ جمعہ از حضرت شیخ فوت شد با کشعارے از ظواہر شرع و اللہ تعالیٰ اعلم ائمہ آن شہر با حساب بیرون آمدند بحضرت شیخ گفتند کہ ائمہ شہرے آیند تا با شما بحث کنند فرمودند کہ سوار یا پیادہ گفتند سوار از زمان حضرت شیخ بر دیوار نشستہ بودند فرمودند کہ بفرمان جناب خداوند تعالیٰ روان شو دیوار در حال روان شد

شہر کشت عظیم در خراسان ۱۲ اوصاف حمیدہ ۱۲

۱۱۷ جوہر حضرت حیدر زاویہ قدس سرہ صاحب احوال بدیعہ و انفاس نفیسہ بودند و صاحب فوائد الفواد قدس سرہ میفرماید کہ حضرت سلطان المشائخ قدسنا اللہ تعالیٰ بر گیتم فرمودند کہ حیدر زاویہ ترک بچہ بود و درویشی صاحب حال و در انچہ خروج چنگیز خان شد و کفار روی بجانب ہندوستان نہادند دران ایام روی سوی یاران کرد و گفت از مغول بگریزید کہ ایشان غالب خواہند آمد پرسیدند کہ چگونہ گفت کہ ایشان درویشے را برابر خود می آرند و خود را در پناہ آن درویش ساختہ اند من در سر بان درویش کشتی گرفتہ ام او مرا بر زمین زد اکنون متحقق ست کہ ایشان غالب خواہند آمد شما یان بگریزید بعد ازان خود در غاری رفت و ناپیدا شد عاقبت ہمچنان شد کہ او گفتہ بود بعد از تقریر این حکایت بندہ عرضہ داشت کرد کہ این طرق دوست کلہ آہنین کہ در دست و گردن میکنند متابعت اوست فرمودند آری ولیکن او احوالی پیدا شدہ بود دران حال آہن گرم تافتہ میگرفت و بدست خود گاہ طوقے ساختہ و گاہ دست کلہ میکرد آہن بر دست او

چون موم شده بود دراین طائفه که هستند طوق دوست گاه می سازند اما آن حال کجاست

جوہر حضرت شیخ عثمان خیرآبادی قدس سره صاحب حالات عظیمه وہم فخیمه بودند وانفاس قدسیه و ۱۱۸
اشارات سامیه داشتند ودرفوائد الفواد مذکورست که حضرت سلطان المشائخ قدسنا الله تعالی بهر کتهم فرمودند
که شیخ عثمان بس بزرگ کسی بود او را تفسیریست بعد ازان فرمودند که ساکن غزنین بود سبزی بختی وفروختی
ازشانم وچقدر ومانند این ودر بیابان خفتی واگر کسے بیامدی ودرم قلب بدو دادی دازانچه او پخته بودی
بخریدی او آن درم بستدی اگرچه بدانستی که قلب ست وبهای سره بدو دادی تا خلق را چنان
معلوم شد که او درم سره وقلب را فرق نمیکند بیشتری می آمدند درم قلب می دادند واو بجاے سره
می گرفت تا وقت نقل او شد روی سوی آسمان کرده گفت خداوندا تو دانائی که خلق مرا درم قلب دادند
من بجاے سره قبول کردم وبر روے ایشان رد نکردم اگر از من طاعت قلب در وجود آمده است
بکرم خود بر روی من رد مکن بعد ازان فرمودند که وقتی درویشی صاحبدلی بر آمد وطعام از دیگ او طلب
نمود شیخ عثمان کفلیج در دیگ کرد چون بر آورد همه دُرّ مروارید بود آن درویش گفت من این را چه کنم
باز کفلیج در دیگ کرد همه زر سُرخ بر آورد آن درویش گفت آن سنگریزه بود دراین سنگ ست چیزی
بکش که من بخورم بار سوم کفلیج در دیگ کرد و بر آورد همان سبزی که پخته بود بیرون آمد آن درویش
چون این حال بدید شیخ را گفت اکنون ترا اینجا نمی باید بود وهمدران چند روز شیخ عثمان از دنیا نقل کرد

جوہر حضرت سید تاج الدین شیر سوار نارنولی قدس سره مرید حضرت شیخ قطب الدین منور هانسوے ۱۱۹
قدس سره اند ودر اخبار الاخیارست که چون میخواستند که بدریافت سعادت زیارت پیر خود بجانب هانسی
متوجه شوند شیر نر را از بیشه میگرفتند وبر دے سوار می شدند ومار بدست میگرفتند وچون نزدیک هانسی
میرسیدند شیر ومار را رها می کردند وپیاده می آمدند روزی حضرت شیخ قطب الدین منور بر دیواری نشسته بود
وسید تاج الدین در حالت سکر وبیخودی همچنان بر پشت شیر سوار پیش حضرت شیخ در آمدند چون نظر حضرت
شیخ بر حضرت ایشان افتاد فرمود ندای سید این حیوان جان دار دمردان خداب حق سبحانه وتعالے اگر
بدیوار حکم کنند که جاد ست برفتار آید دیوار جنبیدن گرفت فرمود ندای دیوار من سخن بر سبیل فرض میگفتم
تو بجای خود باش پس سید تاج الدین را حالی دگر پیش آمد در فنای توحید مستغرق گشتند آرامگاه بیرون
نارنول نزدیک شهرست - مرآة الاسرار واخبار الاخیار -

جوہر خواجه احمد محمد معشوق طوسی قدسنا الله تعالی بسره العزیز از محبوبان ومقبولان حضرت خداوندے ۱۲۰
بودند در نفحات الانس مذکورست که اسم مبارک حضرت ایشان محمد ست در شهر طوس بودند در سبزوار

ہم آنجاست حضرت عین القضات ہمدانی قدس سرہ در بعضی از رسائل خود نوشتہ اند کہ حضرت محمد معشوق نماز نکردی از حضرت خواجہ محمد حمویہ و حضرت امام احمد غزالی رضی اللہ تعالی عنہما شنودم کہ روز قیامت صدیقان را ہمہ این تمنا بود کہ کاشکے خاکی بودندی کہ روزے حضرت محمد معشوق قدم بران خاک نہادہ بودی یک روز در جامع طوس تشریف آوردند و حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ مجلس میداشتند حضرت خواجہ بندی برقبا زدند و حضرت شیخ را خاموش کردند زبان حضرت شیخ بہ بست چون ساعتی برآمد حضرت شیخ فرمودند ای سلطان عصر ای سرور وجود بندہ کشائے کہ بند بر ہفت آسمان و زمین نہادی و در فوائد الفواد ست کہ از حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالے عنہ پرسیدہ آمد کہ حضرت ایشان را محمد معشوق گویند یا احمد معشوق کہ از بیشتر خلق شنیدہ شدہ است کہ محمد معشوق گویند فرمودند کہ احمد محمد معشوق نام حضرت ایشان احمد ست و نام پدر حضرت ایشان محمد و فرمودند کہ وقتے حضرت ایشان در عین چلہ سر بادر آب روان قرار گرفتند و التماس نمودند الٰہی من از نیجا بیرون نیایم تا نفرمائی کہ من کیستم آوازی شنیدند کہ تو آنی کہ فردائے قیامت چندین کسان از شفاعت تو از دوزخ خلاصی خواہند یافت عرض کردند کہ بریں بسندہ نکنم آوازی شنیدند کہ تو آنی کہ فردائے قیامت چند کس بعنایت تو در بہشت روند عرض کردند بریں ہم بسندہ نکنم مرامی باید کہ بدانم کہ من کیستم آنگاہ آوازی شنیدند کہ ما حکم کردیم کہ درویشان و عارفان عاشق ما باشند و تو معشوق ما باشی آنگاہ حضرت خواجہ از ان مقام بیرون آمدند ہر کہ پیش می آمد میگفت السلام علیک یا خواجہ احمد معشوق و چون حضرت ایشان را جہد کردند و گفتند کہ چرا نماز نگذاری فرمودند بگذارم الا فاتحہ نخوانم گفتند این چہ نماز باشد کہ فاتحہ نخوانند چون الحاح بسیار کردند فرمودند فاتحہ خوانم ایاک نعبد و ایاک نستعین نخوانم گفتند این آیہ نیز بخوان القصہ بعد از گفتگوی بسیار در نماز استادند و فاتحہ خواندن گرفتند چون اینجا رسیدند کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین بر اعضای مبارک از زیر بن ہر موی خون روان شد آنگاہ روے سوی حاضران کردند و فرمود من زن حائضم بر من نماز نیست ۔

۱۲۱ جوہر سید صدر الدین راجو قتال قدس سرہ ارادت و خلافت از پدر خود سید احمد کبیر داشتند و از برادر خود مخدوم جہانیان سید جلال بخاری نیز دارند حضرت مخدوم جہانیان بارہا بزبان مبارک میراند کہ حق تعالی ما را بخلق مشغول داشت و شیخ راجو را بخود دی پیوستہ در عالم استغراق بودی آرامگاہ اچہ ۔ اخبار الاخیار ۔

۱۲۲ جوہر حضرت شیخ سعد الدین قدس سرہ در شرح رسالہ یکہ سیفر مایند کہ متال و اجازت نامہ کہ

بندگی شیخ صدرالدین راجو بخاری قدس سره بجانب بندگی زائرالحرمین الشریفین حضرت شیخ سارنگ
پیر پیرانِ فقیر فرستاده بودند دران ندکور بود و ملبس خرقة المشائخ الچشت والسهروردی رضی الله
تعالی عنهم اما بندگی شیخ اکثر و اغلب کلاه چشت میدادند و چون کسی مزاحم می شد و کلاه سهروردی طلبید میدادند
و در وقت کلاه دادن سهروردی و تکمه را دور میکردند و می فرمودند که فرق میان کلاه سهروردی و چشت همین است
جوهر حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق ردولوی قدس سره سلسله نسب شریف حضرت ایشان بچند ۱۲۳
واسطه بحضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی الله تعالی عنه میرسد و اسم مبارک پدر آن حضرت عمر است
و جد آنحضرت شیخ داؤد از بلخ بملک هندوستان تشریف آورده در قصبهٔ ردولی سکونت اختیار
فرمودند و آنحضرت مرید و خلیفه حضرت شیخ جلال الحق والدین پانی پتی قدس سره اند و مصدر کشف و
کرامات ظاهره و مظهر حالات و خارقات باهره و صاحب احوال عظیمه و مقامات جلیله بود و افعال خارقه
و انفاس قاطع داشتند و در ریاضات و مجاهدات وحید عصر بودند و در تجرید و تفرید فرید زمانه و از جانب
حضرت خداوندی مخاطب بخطاب عبدالحق گشته و چشم حق بین نمی گشودند الا وقت صلوٰة خمسه و تهجد و
تربیت طالبان و دیدن محبان و آنچنان بود که خادم سه کرّه حق حق حق می گفت و آن حضرت
بدست حق پرست خود قبر راست کرده و خادمان موافق وصیت آن حضرت را دفن کردند پس
دران مشغول ماند بعد شش ماه قبر خود بشگافت رمقی از جان و جسمی موهوم مانده بود خادمان و
لحافها پیچیده بیرون آوردند و چون مردم نان از روغن چرب کرده و پاره شکر بران گذاشته بطریق نذر
پیش آنحضرت می آوردند اول اندکی ازان تناول میفرمودند بعد ازان حاضران را قسمت میکردند
و بلسان ترجمان الٰهی میراندند هر که توشهٔ من بی اجازت من بخورد از جان سیر آمده باشد پس
بی اجازت فرزندان و مریدان آنحضرت نان توشه نمیخورند و برای مشغولی آنحضرت دو حجره بود یکی
جلالی و دوم جمالی جلالی بر بام خانه بود و جمالی در ته آن هرگاه جلال منجلی میگشت بر بام خانه تشریف
می بردند درین وقت اضطرابی میان فرزندان و مریدان پدید می آمد زیرا که از قهر و لطف هر چه در خیال
میگذشت در ساعت بظهور می آمد مغضوب هلاک میگشت و بمجرد نظر لطف هر کس بعلو درجات فائز
می شد و باندک نظر قهر معدوم مطلق میگشت و آنحضرت را سه پسر و چهار دختر بودند هر پسری که متولد میشد
بمجرد زادن حق حق حق میگفت آنحضرت می فرمودند که احمد شور اختیار نکرد و این بچه میخواهد که در عالم
شور اندازد و آن پسر در چند روز وفات می یافت و بعد از چند مدت حضرت شیخ عارف متولد گشتند و حق حق
نه گفتند فرمودند که این پسر لائق نگاهداشتن ست و هرگاه مریدان و طالبان آنحضرت را سفر آخرت پیش

می آمد بخدمت آن حضرت درخواست می نمود اگر اجازت می یافتند ازین عالم انتقال میفرمودند دلالہ
چنانچہ حضرت شیخ عبد القدوس قدس سرہ در احوالات آنحضرت نوشتہ اند کہ مرید آنحضرت بود مخلص نام
کہ بمرتبہ تکمیل وارشاد رسیدہ بود درین عالم او را خوش نمی آمد روزی بخدمت آنحضرت التماس نمود کہ اگر
اجازت شود ازین عالم فانی انتقال کنم فرمودند چند روز صبر کن پس مخلص دریافت کہ آنحضرت رخصت
نخواہند داد پسر خود را گفت کہ من میخواہم کہ ازین عالم انتقال کنم باید کہ بعد از وفات زود مدفون سازی
بعد ازان بخدمت مخدوم خبر رسانی و این وصیت فراموش نسازی پس حضرت مخلص رو ابر سر کشید
و جان بجانان داد پسر سر سیمہ پدر را ہمچنان مردہ گذاشتہ بخدمت حضرت مخدومی عرض حال کرد آنحضرت
فرمودند کہ مخلص بے رضای من رفت چہ معنی دارد پس آنحضرت رو از روی او برداشت و برابر گوش
او باز ایستاد مخلص مخلص گفتن گرفت قریب چہل و پنجاہ بار مخلص مخلص فرمود حضرت مخلص برخاست و
سر در قدم نہاد آنحضرت بخانقاہ عالم پناہ خود تشریف بردند حضرت مخلص رو بفرزندان آورد و ملامت نمود
بر وصیت من عمل نکردید الحال تو بحضور پیر دستگیر برو و بہر قسم از راہ عاجزی درخواست نمودہ اجازت
حاصل کن بہرام بخدمت حضرت مخدوم رسید مطلوب بعرض رسانید فرمودند باپدر خود بگو کہ چند روز دیگر باش
بہرام پیش پدر رفتہ پیغام رسانید حضرت مخلص فرمود باز بخدمت شریف برو و التماس کن کہ آمدن و رفتن
را جای نیست مگر انتقال از مقامی بمقامی و از جامہ کہنہ بجامہ نو چون بہرام این مقدمہ بعرض رسانید
آنحضرت اجازت دادند پس حضرت مخلص خوش حال شدہ رداے شریف بر سر کشید و با دوست یکرنگ
شد پانزدہم جمادی الثانی در سنہ سبع و ثلثین و ثمانمائۃ در عالم بقا خرامید آرامگاہ رو ولی مزار فائض الانوار
حاجت روای خلق است۔ شیخ اسمٰعیل پدر شیخ عبد القدوس بچہ بود بمحبت دیدن حضرت مخدوم العالم
صاحب الکشف والکمالات والکرامات شیخ عبد الحق رفتند حضرت مخدوم عالم شیخ اسمٰعیل
را طلبیدند و بر پشت شان بوسہ دادند و فرمودند کہ در پشت این بچہ پسرے می بینم کہ قطب وقت
شود و در جوع عالم بسوی وی باشد و تمامی رجوع دی بسوی ما باشد و یکے از خلفاء ما باشد و نعمت
ما بوے رسد عاقبۃ الامر تمامی رجوع حضرت عبد القدوس بروح حضرت شیخ احمد عبد الحق شد
تا مدد فیض روحی و پرورش باطنی از روح حضرت احمد عبد الحق بحضرت شیخ عبد القدوس میرسید
و این تکمیل فیض روحی را اویسی می گویند چنانکہ حضرت سید المرسلین بفیض روحی و تکمیل باطنی حضرت
اویس قرنی را پرورده بودند۔ از لطائف قدسی ملفوظ حضرت عبد القدوس۔

جوہر حضرت شیخ عبد اللہ شطاری قدس سرہ سیاح بیدای طریقت و غواص دریای حقیقت بودند

۱۲۴

ودر تلقین اذکار و اشغال وحید عصر و فرید زمانہ منادی میکردند کہ طالبی ست تا او را بحق تعالی رسانم واز حضرت ایشان رسالہ است در طریق شطاریہ کہ در آغاز آن نسب خود بشیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی درست کردہ وسلسلہ ارادت بہ بیچ واسطہ بشیخ نجم الدین کبری رسانید آرامگاہ قلعہ ہندون اخبار الاصفیا

۱۲۵ جوہر حضرت شیخ ابو عبد اللہ صومعی رضی اللہ تعالی عنہ در نفحات الانس مذکور ست کہ حضرت ایشان از اکابر مشائخ گیلان ورؤسا زہاد ایشان بودند بہر چہ کہ پیش از وقوع آن خبر کردی ہمچنان واقع شدی ودقیقہ در غضب شدی جناب حق سبحانہ وتعالی از برای حضرت ایشان زود انتقام کشیدی وہر چہ خواستی جناب حق سبحانہ وتعالی ہمچنان کردی جماعتے از اصحاب حضرت ایشان بقصد تجارت بسمرقند رفتہ بودند نزدیک بسمرقند سواران بغارت ایشان آمدند ایشان آنحضرت را آواز دادند دیدند کہ آنحضرت استادہ اند ومیفرمایند سبوح قدوس ربنا اللہ دور شوید اے سواران ازمیان ما ہمہ سواران متفرق شدند بعضے بکوہہا در افتادند وبعضی بوادیہا۔

۱۲۶ جوہر حضرت شیخ عبد الرحمن چشتی بن عبد الرسول بن قاسم بن شاہ عباسی العلوی رضوان اللہ تعالی حضرت ایشان در مرآۃ الاسرار می فرمایند ہر چند کہ این فقیر از اکثر سلاسل متعددہ بہرہ یافتہ اما بندہ پروردہ واز خاک برآوردۂ خاندان چشت ودودمان اہل بہشت ست ومیفرمایند کہ بحسب ظاہر مذہب ومشرب صوفیہ ناجیہ از خدمت قطب الوقت حضرت شیخ حمید قدس سرہ وی از پدر خود شیخ قطب الدین وی از پدر خود حضرت شیخ پیر وی از پدر خود شیخ بدہ وی از پدر خود حضرت شیخ عارف وی از پدر خود شیخ احمد عبد الحق وی از حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی وی از شیخ شمس الدین ترک پانی پتی وی از شیخ علاء الدین علی احمد صابر وبحسب باطن این نیاز مند اویسی است کہ از ابتدای سلوک تا این زمان از آداب وتربیت ونوازش ونظر قبول بفرزندی از روحانیت خواجہ بزرگ معین الحق والدین حسن سنجری یافتہ

۱۲۷ جوہر حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی قدس سرہ اسم مبارک عبد الملک ست ولقب شریف امان اللہ از علماء صوفیہ موحدہ اند واز تابعان شیخ اکبر شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ در علم این طائفہ علیہ مرتبہ بلند وپایہ ارجمند داشتند ودر تقریر مسئلہ توحید بیانی شافی وتقریری وافی حضرت ایشان را در علم تصوف وتوحید کتب ورسائل بسیار ست وآثار تحقیق از تقریر او لائح ورسالہ دارند مسمی بالثبات الاحدیۃ کہ بیان اطلاق حق واحاطہ او بحقائق کونیہ باحفظ در ایتہ او در عین عینیت باعالم مطابق اذواق کمل وکلمات محققین اہل توحید کردہ بر لوائح مولانا عبد الرحمن جامی

قدس سرہ شرحی نوشتہ در غایت بسط و تطویل شبہا بیدار بودی و ہر بار بر خاستی دو ضو کردی و تواجد کردی و نعرہ ہا زدی و مرید شیخ محمد حسن اند و شاگرد محمد مودود لاری با کثر سلاسل ارتباط داشت دو شیخ قلندریہ واسطہ بشاہ نعمت اللہ ولی میرسد و تعلق بسلسلۂ علیہ قادریہ غالب تر و محکم تر بود دوازدہم ربیع الآخر در سنہ نہصد و پنجاہ و ہفت رحلت فرمود اخبار الاخیار

۱۲۸ جوہر حضرت شیخ سراج الدین عالم بن قوام الدین ملتانی قدس سرہ از اصحاب و خلفاء شیخ زین الدین خوافی اند عالم بودند بعلوم صوری و معنوی باصل از ملتان بودند و در ہراۃ نشو و نما یافتہ چون شیخ زین الدین از دار فنا رحلت فرمود شیخ سراج الدین را باجازت شیخ بجاے حضرت ایشان نصب کردند آرامگاہ ہر دو الہ کہ از بلاد گجرات ست اخبار الاخیار

۱۲۹ جوہر در روز و تاریخ وفات و ماہ وفات و سنہ وفات و جاے مزار مبارک و اختلاف وفات

۱ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم روز دوشنبہ دوازدہم و بقول محمد ثمین دوم ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری ج مدینہ منورہ حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ۔ ۲ ابو بکر صدیق شب سہ شنبہ ۲۲ جمادی الاخری سنہ ۱۳ و بقولے آخر روز دوشنبہ و بقولے بست و سوم ج روضہ آنحضرت علیہ السلام ۳ سلمان فارسی دہم رجب شنبہ سنہ ۳۳ ہجری ج مداین۔ ۴ امام قاسم بن محمد بن ابی بکر بست چہارم جمادی الاولی سنہ ۱۰۷ ہجری و بقولے سنہ ۱۱۰ ہجری۔ ۵ امام جعفر الصادق دوشنبہ پانزدہم رجب و بقولی شانزدہم شوال سنہ ۱۴۸ ہجری ج جنۃ البقیع در مقبرہ امام حسن۔ ۶ بایزید بسطامی چہاردہم شعبان سنہ ۲۶۱ ھ و بقولے پانزدہم و ہفتدہم ج بسطام ۷ خواجہ ابو الحسن خرقانی پانزدہم رمضان سنہ ۴۲۵ ہجری و بقولے دہم محرم سنہ ۴۲۶ ہجری ج خرقان۔ ۸ خواجہ ابو علی فارمدی چہارم ربیع الاولی سنہ ۴۷۷ ہجری ج طوس۔ ۹ خواجہ یوسف ہمدانی بست ہفتم رجب و بقولی غرہ صفر سنہ ۵۲۵ ہجری ج مرو ۱۰ خواجہ عبد الخالق غجدوانی ۱۲ ربیع الاول سنہ ۵۷۵ ہجری ج غجدوان ۱۱ حضرت خواجہ عارف ریوگری غرہ شوال ج ریوگرے ۱۲ خواجہ محمود الحرفضوی ۱۷ ربیع الاول ج وایکتی۔ ۱۳ خواجہ عزیزان علی رامتینی ۲۷ رمضان سنہ ۷۱۸ و بقولے ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۷۱۵ ہجری ج خوارزم ۱۴ خواجہ محمد باباشماسی ۱۰ جمادی الاخرج قریہ شماسے ۱۵ سید امیر کلال پانزدہم و نزد و بعض ہشتم جمادی الاخری سنہ ۷۷۲ ہجری و بقولے ہشتم جمادی الاولی ج دیہ سوخار۔ ۱۶ خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند سوم شب دوشنبہ ربیع الاولے سنہ ۷۹۱ ہجری ج بخارا ۱۷ خواجہ علاء الدین عطار شب چہارشنبہ بعد از نماز خفتن ۲۰ رجب سنہ ۸۰۲ ج دیہ خفانیان ۱۸ خواجہ یعقوب چرخی ۵ صفر ج ہلفتون۔ ۱۹ خواجہ عبد اللہ احرار شب شنبہ ۲۹ ربیع الاولی سنہ ۸۹۵ ج مرغد

مولانا محمد زاہد غرہ ربیع الاول مولانا درویش محمد ۱۹ محرم خواجہ محمد ایکی ۲۲ شعبان خواجہ عبد الباقی باقی باللہ ۲۵- جمادی الاخری سنہ ۱۰۱۲ ج بیرون شہر شاہ جہان آباد- حضرت امیر علی کرم اللہ تعالی وجہہ شب دوشنبہ ۱۹ او بقولی ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ ج نجف اشرف- حضرت امام حسینؑ جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۶۱ ج کربلا و نزد بعض سنہ ۷۰ امام زین العابدین ۱۸- محرم سنہ ۹۲ جنۃ البقیع و نزد بعض سنہ ۹۵ امام محمد باقرؑ دوشنبہ ۷ ذیحجہ سنہ ۱۱۴ و نزد بعض سنہ ۱۲۵ ج جنۃ البقیع حضرت امام موسیٰ کاظم جمعہ ۵ رجب سنہ ۱۸۳ و نزد بعض ۱۵ او بقولے ۲۵ ج بغداد شریف حضرت علیؑ بن موسیٰ رضا جمعہ ۱۱ و نزد بعض ۹ رمضان سنہ ۲۰۳ و نزد بعض ۹- صفر سنہ ۲۰۸ ج مشہد مقدس حضرت معروف کرخی ۲- محرم سنہ ۲۰۰ و نزد بعض ۱۰ او بقولی ج بغداد شریف حضرت سری سقطی بامداد سہ شنبہ ۳ رمضان سنہ ۲۵۳ و نزد بعض ۲۹ و سلخ رجب سنہ ۲۵۵ ج بغداد حضرت جنید روز شنبہ ۶ و اصح ۲۷ رجب سنہ ۲۹۸ و نزد بعض سنہ ۲۹۷ و نزد بعض سنہ ۳۰۲ ج بغداد حضرت ابو بکر شبلی دہم و نزد بعض ۲۷- ذیحجہ اصح سنہ ۳۳۴ و نزد بعض سنہ ۳۴۲ ج بغداد شریف ابو القاسم نصیر آبادی ۱۱- شوال سنہ ۳۶۲ و نزد بعض ششم محرم سنہ ۳۶۷ ج مکہ معظمہ ابو علی دقاق ۵ ذیقعدہ و بقولے بستم شوال سنہ ۴۰۵ ج نیشاپور حضرت ابو القاسم قشیری ۱۶ ربیع الآخر سنہ ۴۶۵ ابو علی رودباری ۲ شوال سنہ ۳۲۱ و نزد بعض سنہ ۳۲۲ ج مصر ابو علی کاتب ۱۱- شعبان سنہ ۳۴۶ و نزد بعض سنہ ۶۵۶ ج مصر ابو عثمان مغربی ۹ شوال سنہ ۳۷۳ و نزد بعض ۱۱ رجب ج نیشاپور حضرت ابو القاسم گرکانی ۲۳ صفر و نزد بعض ۵ جمادی الاول و نزد بعض ۱۰ رجب حضرت امام حسن غرہ واصح ۵ ربیع الاول سنہ ۴۹ و نزد بعضے سنہ ۵۰ و نزد بعضے ۲۹ صفر و سلخ و نزد بعض ۲۸ حضرت سید ابی صالح ۲۷ رجب حضرت محبوب سبحانی شب شنبہ ۹ بعد نماز عشا ربیع الآخر سنہ ۵۶۱ و بقولے در بغداد و بتاریخ ۷ ج بغداد شریف بعض فرمودہ تاریخ وفات حضرت محبوب سبحانی نہم ربیع الاخر ست لیکن چون فاتحہ آنحضرت علیہ السلام بتاریخ یازدہم ہر ماہ می نمود لہذا عرس آنجناب در ہندوستان بتاریخ یازدہم شہر مذکور اشتہار یافت

جوہر السلسلۃ للمشائخ الچشتیہ حضرت خواجہ حسن بصری ۴ و نزد بعض ۱۴ محرم سنہ ۱۱۰ و نزد بعض غرہ رجب و نزد بعض ۵ ج بصرہ عبد الواحد بن زید ۷ صفر سنہ ۱۷۶ و نزد بعض سنہ ۱۷۷ ج بصرہ خواجہ فضیل بن عیاض ۳- ربیع الاولی سنہ ۱۸۷ و نزد بعض ۷ و ۲۷ محرم ج مکہ معظمہ حضرت ابراہیم بن ادہم ۲۶- جمادی الاولی سنہ ۱۶۲ و نزد بعض ۱۶ او نزد بعض سنہ ۲۶۱ حضرت حذیفہ مرعشی ۵ شوال سنہ ۲۵۲ و نزد بعض ۱۴ او نزد بعض ۲۴ ج شام قریب مزار حضرت لوط حضرت بیہو بصری ۷ شوال نزد بعض غرہ و در سفینہ ۱۰ ج بصرہ حضرت ممشاد علو دینوری ۱۲ محرم سنہ ۲۹۹ و نزد بعض ۲۴ خواجہ ابی اسحاق شامی

۱۳۰

چشتی ۱۴ ربیع الآخر ج عکہ از بلاد شام خواجہ[6] ابی احمد چشتی غرہ جمادی الاخری ۳۵۵ھ و نزد بعض ۱۰ ج
چشت کہ از خراسان ست خواجہ[10] ابی محمد چشتی غرہ و نزد بعض ۹ جمادے الآخر ۴۱۱ھ و نزد بعض ۴۱۵ھ
و نزد بعض غرہ رجب ۴۲۱ھ ج چشت خواجہ[11] ابی یوسف چشتی ۲۶ و در سفینۃ الاولیا ۴ ربیع الاخر
۴۵۹ھ و نزد بعض ۳ رجب ج چشت خواجہ[12] مودود چشتی غرہ رجب ۵۲۷ھ ج چشت حاجی شریف زندنی[13]
۱۳ رجب و نزد بعض ۳ و ۹ ج زندنہ کہ بلدہ ایست در بخارا خواجہ[14] عثمان ۵ شوال ۶۰۳ھ و نزد بعض ۶ و ۱۶ ج
مکہ معظمہ حضرت خواجہ[15] معین الحق ۶ دوشنبہ رجب ۶۳۳ھ و بقولے شب یکشنبہ ۶۳۲ھ ج اجمیر شریف خواجہ[16] قطب الدین
بختیار کاکی دوشنبہ ۱۴ ربیع الاولی ۶۳۳ھ ج دہلی قریب حوض شمسی حضرت خواجہ[17] فرید الدین شکر گنج سہ شنبہ
۵ محرم ۶۶۴ھ ج پاک پٹن حضرت[18] علاء الدین بن احمد صابر ۱۳ ربیع الاولے ۶۹۰ھ ج کلیر سرکار
سہارن پور بوریہ حضرت[19] شمس الدین ترک ۵ جمادی الاخری و نزد بعضے ۱۰ ج پانے پت
جلال الدین[20] پانی پتی ۱۳ ربیع الاولی ۷۰۵ھ ج پانی پت حضرت[21] شیخ عبد الحق رودلوی ۵ جمادی الآخرے
۷۴۷ھ ج رودلی شیخ[22] احمد عارف ۱۲ شوال رودلی شیخ[23] محمد بن عارف ۲۲ ربیع الآخر رودلی شیخ[24]
عبد القدوس گنگوہی ۲۲ و نزد بعض ۲۳ جمادی الاخری ۹۴۴ھ و نزد بعض ۹۴۵ھ ج قصبہ گنگوہ حضرت[25]
سلطان المشائخ چہار شنبہ ۱۸ ربیع الآخر ۷۲۵ھ ج قریب دہلی کنہ موضع غیاث پور خواجہ[26] نصیر الدین چراغ
دہلی جمعہ ۱۸ رمضان ۷۵۷ھ ج قریب دہلی کنہ حضرت[27] جلال الدین مخدوم جہانیان جہان گشت ۱۰ چہار شنبہ
وقت غروب آفتاب ذیحجہ ۸۰۸ھ ج اچہ ملتان حضرت[28] حبیب عجمی ۳ ربیع الآخر ۸۵۶ھ و بقولے ۹
رمضان ۸۳۱ھ ج بصرہ حضرت[29] داؤد طائی ۲۸ ربیع الاولی ۱۶۵ھ و بقولی ۲۸ ربیع الآخر ج بغداد
حضرت[30] ممشاد دینوری ۴ محرم ۲۹۹ھ نزد بعض ۲۴ شیخ[31] احمد دینوری ذیحجہ ۳۶۷ھ شیخ[32] ضیاء الدین
ابو نجیب سہروردی شب شنبہ ۱۲ جمادی الآخر ۵۶۳ھ و نزد بعض شب پنجشنبہ ۱۰ رجب ۵۶۶ھ
و نزد بعض ۱۰ رمضان ج بغداد شیخ[33] شہاب الدین عمر سہروردی جمعہ غرہ محرم ۶۳۲ھ ج بغداد خواجہ[34]
بہاء الدین زکریا ملتانی پنجشنبہ بعد نماز ظہر ۷ صفر ۶۶۱ھ و نزد بعض ۶۶۶ھ ج ملتان شیخ[35] صدر الدین
سہ شنبہ مابین ظہر و عصر ۲۳ ذیحجہ ۶۸۴ھ ملتان حضرت[36] رکن الدین شاہ رکن عالم شب جمعہ ۹ جمادی الاولے
۷۳۵ھ و بقولے ۱۶ رجب یوم پنجشنبہ بعد نماز مغرب ج ملتان سید[37] جلال الدین بخاری ۱۹ جمادی الاخری
اچہ شیخ[38] احمد غزالی ۷ محرم ۸۱۷ھ ج قزوین حضرت[39] عمار یاسر ۱۶ ربیع الآخر حضرت[40] نجم الدین کبری شنبہ
۱۰ جمادی الاولی ۶۱۸ھ در بعض شنبہ ۹ رمضان و ۲۹ ذیحجہ حضرت[41] شیخ عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی
جمادی اخری ۴۲۵ھ ج مقبرہ حضرت امام احمد حنبل حضرت[42] ابو الفرج طرطوسی ۳ شعبان ابو الحسن علی الکارزی[43]

محرم سنہ ۵۶۱ھ حضرت ابو سعید مخزومی ۷۔ شعبان سنہ ۵۱۳ھ حضرت محبوب سبحانی ۹۔ شب شنبہ بعد عشا ربیع الآخر سنہ ۵۶۱ ج بغداد شریف امام عبد اللہ علم بردارہ ۔ رجب حضرت طیفور شامی ۶۔ رجب حضرت بدیع الدین مدار شب جمعہ ۱۸۔ جمادی الاولی سنہ ۸۴۰ع مکن پور از توابع قنوج ونزد بعض

سنہ ۹۱۷ ہجری

۱۳۱ جوہر حضرت خواجہ محمد باقی باللہ را اجازت طریقہ نقشبندیہ از حضرت مولانا خواجگی محمد امکنگی ست والیشان از دالد خود حضرت مولانا درویش محمد والیشان را از خال خود حضرت مولانا محمد زاہد والیشان را از حضرت خواجہ عبید اللہ احرار والیشانرا از حضرت خواجہ یعقوب چرخی والیشانرا از خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند ودانستنی ست کہ حضرت خواجہ یعقوب چرخی بعد حضرت خواجہ نقشبند در صحبت حضرت خواجہ علاء الدین عطار قیوضہا برداشتہ تکمیل نسبت در خدمت ایشان نمودند لہذا گاہی وساطت حضرت خواجہ علاء الدین در شجرہ نوشتہ میشود

۱۳۲ جوہر حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند را اجازت این طریقہ از حضرت سید امیر کلال ست والیشان را از حضرت خواجہ محمد بابا سماسی والیشان را از حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی والیشان را از حضرت خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی والیشان را از حضرت محمد عارف ریوگری والیشانرا از حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی والیشانرا از حضرت خواجہ یوسف ہمدانی والیشان را از حضرت خواجہ ابو علی فارمدی والیشان را در تصوف انتساب بدو طرف ست یکی بشیخ ابو القاسم گرگانی نے والیشان را بشیخ ابو عثمان مغربی والیشان را بشیخ ابو علی کاتب والیشان را بشیخ بو علی رودباری والیشان را بحضرت جنید بغدادی ودیگر نسبت حضرت خواجہ بو علی فارمدی را از حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی ست والیشان را از حضرت خواجہ بایزید بسطامی والیشان را از روح حضرت امام جعفر صادق والیشان را از دو جانب رسیدہ یکی از جانب آبائے کرام خود حضرت امام باقر وحضرت امام زین العابدین وحضرت سید الشہدا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین وحضرت علی مرتضے کرم اللہ تعالے وجہہ والیشان را از جناب مستطاب سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ودوم از جد مادری ایشان حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر بن الصدیق والیشان را از حضرت سلمان فارسی والیشان را باوصف شرف صحبت رسول علیہ السلام از

۱۳۳ حضرت صدیق اکبر والیشان را از رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

جوہر حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان را اجازت طریقہ نظامیہ از مخدوم خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی ست واجازت طریقہ سہروردیہ از جد خود حضرت سید جلال الدین

بخاری والیشان را از رکن الدین شاہ رکن عالم والیشان را از پدر خود شیخ صدر الدین والیشان را از پدر خود شیخ بہاء الحق والدین زکریا ملتانے والیشان را از شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی والیشان را از شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہر سہروردے والیشان را از پدر خود شیخ ابو محمد بن شیخ عبد اللہ معروف بعمویہ والیشان را از شیخ احمد دینوری والیشان را از شیخ ممشاد دینوری والیشان را از ابو القاسم جنید بغدادی ۔ حضرت شیخ نجم الدین کبری را اجازت این طریقہ از حضرت عمار یاسر ست وہو عن شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی وہو عن شیخ احمد غزالی وہو عن ابو بکر نساج وہو عن شیخ ابو القاسم گرگانی وہو عن ابو عثمان مغربی وہو عن شیخ ابو علی کاتب وہو عن ابو علی رودباری وہو عن سید الطائفہ بندہ زمرہ فادخلنی فی عبادی شیخ ابو القاسم جنید بغدادی ۔ وحضرت جنید را از خال خود سری سقطی والیشان را از معروف کرخی والیشان را نیز انتساب در علوم باطنی دو طرف ست یکے بامام علی موسے رضا و امام موسے کاظم و امام جعفر صادق تا پیغمبر خدای تعالے صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم و طریقہ الیشان طریقہ ائمہ اہل بیت ست این طریقہ را از راہ نفاست سلسلۃ الذہب مے نامند دوم معروف کرخی را از داؤد طائی والیشان را از حبیب عجمی والیشانرا از خیر التابعین خواجہ حسن بصری والیشانرا از امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ والیشانرا از جناب رسالت مآب علی صاحبہا الصلوۃ والسلام ۔ ونیز حضرت غوث الثقلین را اجازت از حضرت شیخ ابو سعید مخزومی است وہو عن شیخ ابو الحسن علی الہکاری وہو عن شیخ ابو الفرح طرطوسی وہو عن شیخ عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی وہو عن ابی بکر عبد اللہ شبلی وہو عن شیخ جنید بغدادی ۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی را اجازت این طریقہ از پدر خود سید السادات السید ابی صالح وہو عن ابیہ وشیخہ موسی جنکی دوست وہو عن ابیہ وشیخہ السید عبد اللہ وہو عن ابیہ وشیخہ السید یحیی الزاہد وہو عن شیخہ وابیہ السید موسے مورث وہو عن شیخہ وابیہ السید داؤد المورث وہو عن شیخہ وابیہ السید موسی الجون وہو عن شیخہ وابیہ السید عبد اللہ المحض وہو عن ابیہ سید السادات جامع البرکات الحسن المثنی وہو عن ابیہ امام المومنین قدوۃ المتقین الامام الحسن رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین ۔ وہو عن ابیہ امام الہدی امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالے وجہہ وعن امہ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالی عنہا وعن شیخہ وابیہ سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ۔ حضرت شاہ بدیع الدین مدار را اجازت این طریقہ از طیفور شامی ست والیشان را از عین الدین شامی والیشانرا از یمن الدین شامی

والیشان را از امام عبداللہ علم بردار والیشان را از امیر المومنین ابی بکر رض الصدیق و نیز الیشان را از امیر المومنین علی المرتضیٰ ۔ حضرت شیخ عبد القدوس گنگوی الغزنوی الحنفی مذہبا و نسبا را اجازت این طریقہ از شیخ محمد العارف ہست و ہو عن ابیہ الشیخ احمد عارف و ہو عن شیخہ و ابیہ شیخ عبد الحق ردولوے و ہو عن شیخہ الشیخ جلال الدین پانی پتی و ہو عن شیخہ الشیخ شمس الدین الترک و ہو عن شیخہ الشیخ علاء الدین احمد صابر و ہو عن امام الاولیا شیخ فرید الحق والدین مسعود المشہور بشکر گنج و ہو عن قدوۃ الواصلین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار الاوشی الکاکی دہلوی و ہو عن زبدۃ العارفین خواجہ معین الدین حسن سنجری الچشتی اجمیری و ہو عن الشیخ عثمان الہارونی و ہو عن شیخہ حاجی شریف زندنی و ہو عن شیخہ الشیخ مودود چشتی و ہو عن شیخہ ابی یوسف چشتی و ہو عن الشیخ ابی محمد ن الچشتی و ہو عن شیخہ ابی احمد الچشتی و ہو عن الشیخ ابی اسحاق چشتی الشامے و ہو عن الشیخ علو الدینوری و ہو عن الشیخ ہبیرۃ البصری و ہو عن الشیخ حذیفۃ المرعشی و ہو عن السلطان ابراہیم بن ادہم و ہو عن جمال الدین فضیل بن عیاض و ہو عن الشیخ عبد الواحد بن زید و ہو عن امام التابعین الحسن البصری و ہو عن امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالے وجہہ و ہو عن سید المرسلین حبیب رب العالمین النبی المصطفے والرسول المجتبیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ الصلوۃ والبرکات العلی ۔

جوہر سلسلہ قادریہ می پیوندد بحضرت شیخ الجن والانس غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر بن ابی صالح بن عبداللہ الجیلی قدس اسرارہم از شاخ جنیدیہ اند و طریقہ قادریہ ذکر نفی و اثبات کہ مسمی ست بآورد بُرد و بدعوت اسماء عظام کہ چہل اسم گویند و دعای سیفی و دعای فرشتہ و دعاے شیخ ۔ و سلسلہ مداریہ بحضرت صدیق اکبر می رسد بدین طرق حضرت شیخ بدیع الدین عرف شاہ مدار از حضرت شیخ طیفور شامی و وی از شیخ امین الدین شامی و وی از شیخ عبداللہ مکی علم بردار رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم و وی از ابو بکر صدیق و اول کسی کہ در ہند کتاب عوارف و فصوص الحکم درس گفتہ شاہ مدار اند ۔ دوم خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصری عبد الواحد بن زید پنج خانوادہ بدو میرسد اول زیدیان دوم عیاضیان سوم ادہمیان چہارم ہبیریان پنجم چشتیان سلسلہ زیدیان می پیوندد بخواجہ عبد الواحد بن زید و ایشان پنج تن بودند ابنای عبد الرحمن بن عوف دوم خانوادہ عیاضیان و شیخ فضیل عیاض مرید شیخ عبد الواحد بن زید ست مریدان الیشان خود را عیاضیان گویا نند سوم خانوادہ ادہمیان و آن می پیوندد بسلطان ابراہیم ادہم و الیشان ہر دو از فضیل عیاض پوشند چہارم ہبیریان و آن می پیوندد بشیخ ہبیرہ بصری و ایشان مرید و خلیفہ حضرت حذیفہ مرعشی و الیشان بحضرت سلطان پنجم خانوادہ چشتیان و آن می پیوندد بشیخ ابو اسحاق چشتی کہ او از چشت آمدہ در بغداد مرید شیخ علو دینوری

۱۳۷

خاتمہ

الحمد للہ کہ کتاب برکات نصاب جواہر غیبی بتائیدایزدی بپیرایۂ اختتام پوشید وانچہ ازذخیرہ مدویہ حضرت باعظمت اللّٰہیؒ بود ہمہ اش درشش کنز تقسیم یافتہ باترتیب تمام ہرکنزی بجای خود قرارگرفت فرض وقت ست کہ اکنون آن وعدہ کہ دردیباچہ رفت وفاکردہ آید ولختی ازاحوال سعادت اشتمال حضرت اللّٰہی قدس سرہ العزیز وفرزندان او ویاران او برطبق اظہار نہادہ آید وچون این احوال مشرح مبسوط جداگانہ مثل رسالہ مستقل خواہد بود بنابر عایہ آنرا بنام تذکرۂ اللّٰہی موسوم گردانیدہ الحمد للہ علی ذلک

بہین کنوز حقائق جواہر غیبی — کہ پر جواہر غیب ست چون مہین نامش
درون خاتم طبع آمد وبخاطر رفت — بہین جواہر غیبی سنین انمامش

تقریظ باتاریخ ازشہسوار عرصۂ سخندانی سید محمد مرتضیٰ ایزدائی رئیس شہر میرٹھ ۱۳۰۴

بشریٰ کہ درین زمانۂ تنگ — آمد دُر رعزرفراچنگ — فارالتنور وخاست طوفان — ازکشتیبان بحر عرفان
یکتای جہان زمہ بہ ماہی — اللّٰہی خاصۂ الٰہی — اندر جسد زمانہ روحے — واندر طوفان فتنہ نوحے
تُبدار کنوز آنجہانی — آگاہ رموز آسمانی — وخشور جہان کشای عرفان — دستور سخن سرای عرفان
صدر محفلگہ حقیقت — بدرمنزلگہ طریقت — تاحسن رخش نظارہ کردہ — خرقانی خرقہ پارہ کردہ
یک حلقہ سعید درسجودش — یک دستہ جنید درجنودش — درمعرکہ جہاد اکبر — منصور برامد ومظفر
ازخانہ بتنہ برون نبردہ — واندرملکوت نزل خوردہ — چون سیاح نگاہ ناظر — ہم خواجہ بقیم دہم مسافر
روسوی علا چو مہر بردہ — گوی سبق ازسپہر بردہ — صدفیض نہان زحق رسیدش — گنجینہ دل وزبان کلیدش
صد کیسہ جواہر ننفتہ — ازنوک زبان خامہ سفتہ — قلبش زخدای اکبرآباد — قالب بفضای اکبرآباد
ازتختگہ جلال اکبر — شد بردر ذوالجلال اکبر — باجملہ نشین ہفت پردہ — ہفتاد ودوسال صرف کردہ
من بعد رسیدہ ازسروسش — آوازۂ ارجعی بگوشش — دوروز زرحلت خودش پیش — بنشاند پسر خلیفۂ خویش
اصغر علی آن ولی عہدش — ہم یوسف وہم مسیح مہدش — یوسف پی دیدش ربپوید — اِلّا ملکٌ کریم گوید
کس راکہ جمال روے بنمود — یاکف ببرید یا بہم سود — ازدانش وعلم آسمانے — پیراست بعالم جوانے
ہمتاش ندیدہ چشم آفاق — درحلم وحیا وجود واخلاق — این جلوہ بہار انجمن باد — فیض گل اوچمن چمن باد
یارب این شمع بزم او تاد — خورشید منازل جہان باد — من نیز بشوق او ذرم حیف — ازعالم لَو منون یانیست

رجوع بمطالب

درگنج دلی کہ درتجلی داشت — گوہر زمحیط عزوجل داشت — ازکنز خفی ساترالعیب — درکیسۂ او جواہر الغیب

از دُرکہ درست کردہ دفتر — در تار نظر کشیدہ گوہر — این نسخہ زبور معرفت خوان — دُر منشور معرفت دان

قانونچہ سازہای ناسوت — آئینۂ رازہای لاہوت — از پردۂ وحدت ارغنونے — وز پردہ بہ پردہ رہنمونے

نمود جواہر مکرم — علامہ ابوالحسن منظم — استاد افادۂ معارف — صہبائی بادۂ معارف

آری زابوالحسن بگیہان — آسان شدہ مشکلات عرفان — شد چاپ نمودنش ضروری — در کارگہ نول کشوری

از نائہ ہر فنی کہ شوریست — خود نامزد نولکشوریست — در کشور طبع نامہ امروز — شد کار نولکشور فیروز

تا بذل جواہر نہان کرد — اکلیل سعادتش توان کرد — نوبت بوصال حق رسیدش — حق دادہ مراد ہر مریدش

اینک دو مریدِ او درین شہر — بُردند ز ہمتش بسے بہر — اول منشی محمد اعظم — ہم صفوت و ہم صفا مجسم

بخلش کہ محمد خلیل ست — کامروز ز بہرۂ جلیل ست — در پایہ نگر بماندلش را — در معرفت ارجمندلش را

آن عبدِ علی مہر سیما — مارا بجبل نمودہ ایما — خود گرچہ نبود باب این کار — یزدانیٔ ناستودہ کردار

ہوش از آزار یادہ گشتہ — اندوہ جہان علاوہ گشتہ — باری از بہر خاطرش را — آری از بہر خاطرش را

این نالۂ چند بر کشیدم — دُر دانہ بنظم در کشیدم — خیزم چون گرد رہگزاری — دنبال سمند ہر سواری

تا گوشۂ دامنش گزینم — برگ از گل دامنش بچینم — در بحر فیض حق مدآمد — دُر منشور بسر مدآمد ۱۳۰۴

تاریخ دگر خوش ست جو بست — کاین رکان جواہر غیب ست ۱۳۰۴ — یارب از بندہ دودہ آہے — بپذیر بحق مرد راہے

قطعہ تاریخ از منشی محمد خلیل صاحب

شد مرتب جواہر غیبی — گوہری از محیط لاریب ست — بہر تاریخ طبع ہاتف گفت — سال کنز جواہر غیب ست ۱۳۰۴

قطعہ تاریخ از سید عبد العلی جعفری قادری چشتی اکبر آبادی مرید حضرت اللّٰہی قدس اللہ سرہ العزیز

می وحدت برای عارفانست — رموز این جواہر غیبی ہر دم — خوشا عبد العلی تاریخ طبعش — سر دش غیب گفتہ ساغر جم ۱۳۰۴

قطعہ تاریخ من نتائج طبع مولوی محمد رعایت الحق صاحب رئیس سہارن پور

از ہمت حضرت اللّٰہی واز حسن ضمیر خواجہ حسن — گوہر عرفان داد جہان را گنج کتاب جواہر غیبی

غوطہ زدم در بحر تفکر از پے سال طبع جمیلش — گفت سر دش غیب بگوشم - لب لباب جواہر غیبی ۱۳۰۴

قطعہ تاریخ از نتائج طبع شیخ احمد حسن صاحب زاہدی المتخلص قیصری دعاصے

بیا ای سالک راہِ طریقت — بمستان جہان لطف و کرم کن

بہ پہلویم نشین در کوی جاوست — دمی نظارۂ باغ ارم کن

ببین از دیدۂ دل جلوۂ حق — نظر بر حالت دیرو حرم کن

درآید در نظر تا چیست اسرار | پس آنگہ گردن تسلیم خم کن
منزہ دہبراہست ذاتش | بہر دم سورۂ اخلاص ضم کن
شریعت در حقیقت معرفت ہست | بجو راہ طریقت بحث کم کن
بخوان قرآن و ہم قرآن ناطق | چہ فرمودست ورد شد مبدم کن
بخور جامے ز آب حوض کوثر | نظر ہرگز نہ سوے جام جم کن
پے تشنہ لبان چون چاہ شد آن | جواہر غیبے اللہی — رقم کن

تاریخ ۱۳۰۲ھ

قطعات تاریخ از نتائج طبع محمد اشارت علیخان صاحب کمبوہ تخلص صدق رئیس شہر میرٹھ

زہے شان جواہر غیبے | نور جان جواہر غیبے
بے سرداد صدق تاریخش | گفت کان جواہر غیبے

۱۳۰۴ھ

ولہ

زہی این نسخۂ اسرار غیبی | بہر حرفش ہویدا معنے دین
ز اجمالش گل صد برگ غنچہ | ز تفصیلش شگوفہ باغ زرگین
ز تحریرش قلم بر خویش نازید | گرفتہ طبع ز و صد زیب و تزئین
بہر جائے کہ او حمد خدا کرد | پے تحسین زبان بکشاد تحسین
اگر آمد ثنائے ایزد پاک | بر و صل علے بر خواند یاسین
بصد اصرار چون عبد العلی گفت | پے تاریخ ادای صدق گلچین
ندایم از لب اللہے آمد | بگو — در کوزہ بحر معرفت این

۱۳۰۴ھ

ولہ

نشست اللہی روزے دیدہ بر ہم | رسید آنجا کہ راہش ناپدیدست
نمیدانم چہ در گوشش دمیدہ | کزو واقف نہ این گفت و شنیدست
بدست آمد گہر از گنج اسرار | کہ این نسخہ برائے او کلیدست
قلم از بہر تحریرش گرفتہ | ببین گوہر چہ در رشتہ کشیدست
بہار عمر او تا گل فشان بود | گلی از گلشن او کس نچیدست
کنون از طبع آن صورت گرفتہ | کہ مثلش در تصور کس ندیدست
از و پس بو الحسن ترتیب او کرد | خدا اجرش دہد او را مریدست

پے تاریخ او عبدالعلی گفت
بمن ای صدق کان از بس سعید است

سر از افکار بر کردہ بگفتم
زہے در پردہ قرآن مجید است

۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع مولوی ابو محمد صادق علی صاحب مداح رئیس قصبہ گڈھ مکٹیسر ضلع میرٹھ تلمیذ حضرت غالب جنت مکان کہ چندی بمقام اکبر آباد در سنہ ۱۸۶۱ع بخدمت فیضدرجت جناب حضرت باعظمت اللّٰہی قدس سرہ العزیز بسر بردہ و از نہال ریاض فیضش برخوردہ دید انچہ دید و شنید انچہ شنید

نسخہ از شاہ مولانا مظفر باعلی
رہنمائے جادہ پیمائے طریق معرفت

طبع گشت و طبع مداح از پئی تاریخ طبع
گفت۔ زہی موج دریای عمیق معرفت

۱۳۰۴ھ

ایضاً

فخر فقرا شاہ مظفر بعلے کرد
توثیق شریعت مع تطبیق حقیقت

شد طبع از و نسخہ و مداح رقم زد
تاریخ کہ۔ اندازۂ تحقیق حقیقت

۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع حافظ امداد حسین صاحب تخلص ظہور رئیس شہر میرٹھ

بارک اللہ جواہر غیبے
ہست خمخانۂ شراب کمال

کیف او کیف محو استغراق
لذتش لذت وصول و وصال

لفظ لفظش نجوم تابندہ
معنیش معنے ادائے جمال

طور اسرار و از سراپایش
جلوہ افشان فروغ مہر جلال

وصف پاک جناب اللّٰہے
برترین از قیاس وہم و خیال

پے تاریخ طبع دوش ظہور
داشت فکری بزنگ سحر حلال

ساغر پاک بے بہا گفتم
گلشن فیض واہب آمد سال

۱۳۰۴ھ

ایضاً در نشر

جواہر آبدار سالکان طریقت
دریائے گرامت وحدت

۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع حکیم محمد مقرب حسین خانصاحب غنی رئیس شہر میرٹھ

چو اللّٰہے این نسخۂ بے بدل
زالقائے غیبی علم ساختہ

پئے یاد تاریخ طبعش غنی
زہے سر غیبی۔ رقم ساختہ

۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ از حافظ ہدایت علی صاحب رئیس قصبہ کٹھور ضلع میرٹھ

پیر و مرشد اولیاء اللہ ارباب کمال | قطب عالم حضرت اللہی ذی الجلال | وہ چہ تصنیفی کہ از ہر نکتہ پیدا علم دیں | از جواہر غیبی تو شد منکشف شد
بہر تاریخش چو کردم فکر از راہ خرد | ہاتفم غیبی بگفتا جام عشق معرفت

قطعہ تاریخ از مولوی کفایت علی صاحب رئیس قصبہ کٹھور ضلع میرٹھ برادر خرد حافظ ہدایت علی صاحب ۱۳۰۲ھ

ہمدریں روزہای فرخندہ | طبع چون شد جواہر غیبی | ای کفایت برای تاریخش | گو محیط جواہر غیبی

قطعہ تاریخ از شیخ عزیز بخش صاحب عزیز پسر اکبر شیخ قادر بخش صاحب رئیس لعلکوڑتی ۱۳۰۲ھ میرٹھ
و تلمیذ محمد اشارت علی خانصاحب صدیق رئیس شہر میرٹھ

طبع شد ای عزیز این نسخہ | گل شگفتہ در و ز آگاہی | آمد آواز از سر اسرار | چہ بہار ریاض اللہی

قطعہ تاریخ شیخ غلام غوث صاحب غوث پور اوسط شیخ صاحب ممدوح و تلمیذ صدیق صاحب موصوف ۱۳۰۲ھ

زہی این نسخہ کہ مثلش نیست | گوہر کشف کان آگاہی | بگوای غوث بہر تاریخش | عجب اسرار خاص اللہی

قطعہ تاریخ از شیخ غلام احمد جیلانی صاحب جیلانی پسر خرد شیخ صاحب ممدوح و تلمیذ صدیق صاحب موصوف ۱۳۰۲ھ

زہی این نسخہ رموز نہان | نکتہ نکتہ در و ز سر عجیب | گفت جیلانی از سر انصاف | بہر تاریخ او عجیب و غریب

تاریخ طبعزاد سید مومن حسین صاحب صفی متوطن امروہہ نائب محافظ دفتر کلکٹری آگرہ ۱۳۰۲ھ

تا چہ تالیفات خاص حضرت اللہی ست | کش نمایان شد ازین غیبی جواہر بر طبع | حق پژوہان فیض یابند از شیوع این کتاب | نعمت حق مرکسی را کو نمود آنہا طبع
خوش بخوان امصراع سال الطباعش ای صفی | حالیا کان جواہر گشت گویا سنگ طبع ۱۳۰۲ھ

تاریخ طبعزاد محمد ذاکر علی صاحب متوطن شاہ پور ضلع فتح پور محافظ دفتر کمشنری آگرہ ۱۳۰۲ھ

فدا جانم برین فرخ کتابے | کہ مثلش دیدہ چشم اہل دین کم | دُر یکتا یابد یکتا مومنان را | برای صوفیان اکسیر اعظم
دلم میداشت فکر سال طبعش | کہ آواز سروش آمد بگوشم | بگو این مصرعہ تاریخ ذاکر | شعاع نیر اسرار عالم ۱۳۰۲ھ

تاریخ طبعزاد شیخ صادق علی صاحب صادق اکبر آبادی

این کتاب است ابن سبیلین من | کار ما آمدہ دم بخشش | کرد صادق جو فکر سال طبع | گفت ہاتف بن یم بخشش ۱۳۰۲ھ

تاریخ طبعزاد سید محمد حسن صاحب قمر متوطن داعی پور ضلع فرخ آباد امین کلکٹری آگرہ

بنگر بدار از چشم باطن صوفیان صاف دل | اسرار شد از منی نور اے این شان | سال طبع این صحیفہ بخت ارجمند قمر | در درج آر زود معدن عرفان قمر ۱۳۰۲ھ

تاریخ طبعزاد منشی فقیر محمد خانصاحب انور اکبر آبادی

چہ بی بہا ست کتاب جواہر غیبی | کہ در دفینہ اسرار غریبہ نہان بود | ز حسن فیض افاضت جناب اللہی | پی افادت پاکان دین رقم فرمود
تمت | خجستہ مصرع تاریخ طبع گفت انور | ز مخزن دل سالک جواہر مقصود | بالخیر

انّ هذه تذکرة فمن شاء اتخذ الی ربّه سبیلا

حمد وسپاس مر خدای تقدس و تعالی را که این رساله مشتمل احوال خیریت اشتمال حضرت باعظمت
سید مظفر علی شاه اللهی قدس الله سره العزیز و یاران طریق خاندان قادریه چشتیه المسمی به

تذکره اللهی

تصنیف سوانح نگار حقایق احوال و خدمتگذار ترتیب جواهر غیبی محمد ابو الحسن فریدآبادی دهلوی بانتمات
و کلام معجز نظام حضرت بابرکت و یاران طریقت او که جامع حمد و نعت و مناقب و غزلیات است

در مطبع نادر گرامشهور و کارخانه نو لکشور بزیب انطباع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وثنای جناب الٰہی جل شانہ ونعت حضرت رسالت پناہی عظم برہانہ میگذارد۔ بندہ ابوالحسن بن محمد حسن غفر اللہ لہما کہ این اوراق چند مشتمل ست بر احوال کرامت اشتمال حضرت مرشدی ہادی سید مظفر علی شاہ الٰہی قدس سرہ العزیز ویاران طریق او وکلام برکات التیام او ومریدان او تا خوانندگان کتاب مستطاب جواہر غیبی را اطلاع بران دست دہد وطالبان را رشد بفزاید وبہ تذکرۂ الٰہی موسوم شد سید السادات متمکن بکرامات حاضر اسرار طریقت آشنای معرفت وحقیقت عاشق اللہ حضرت سید مظفر علی شاہ قدسنا اللہ بسرہ العزیز مولود مسعود دہش بتاریخ بست ویکم جمادی اول سنہ یکہزار ودو صد وبست وہفت ہجری در دار الخلافت اکبرابادحویلی خواجہ نور بخش عالم ظہور گردید ونسب نامہ آبای حضرت باعظمتش انیست حضرت سید مظفر علی شاہ وہو ولد سید منور علی شاہ وہو ولد سید امجد علی شاہ وہو ولد مولوی سید احمد اللہ الجعفری وہو ولد مولوی سید الہام اللہ الحسنی الجعفری وہو ولد سید خلیل اللہ وہو ولد مولوی سید فتح محمد وہو ولد سید ابراہیم قطب المدنی وہو ولد مولوی سید حسن المدنی وہو ولد سید حسین الطائفی وہو ولد مولوی سید عبد اللہ الملکی وہو ولد مولوی سید معصوم التیانی وہو ولد سید حسن المدنی وہو ولد مولوی سید عبد اللہ النجفی وہو ولد مولوی سید حسن المدنی وہو ولد مولانا سید جعفر الملکی وہو ولد مولانا سید مرتضے الیمنی وہو ولد سید مصطفے الحمید المکی وہو ولد سید عبد القادر الملکی وہو ولد سید عبد الصمد الکاظمی المدنی وہو ولد سید عبد الرحیم المدنی الطائفی وہو ولد سید مسعود الیمنی وہو ولد سید محمود الیمنی وہو ولد سید احمد المدنی وہو ولد سید محمد العراقی المشہور برضا وہو ولد سید عبد اللہ العراقی وہو ولد سید محمد النجفی وہو ولد سید حسین الاستقلانی وہو ولد سید علی الاکحل الجوانی وہو ولد سید عبد الرحیم الیمنی وہو ولد سید محمود السعد الطائفانی وہو ولد سید احمد سعد اللہ الطائفی وہو ولد سید مقصود الکربلائی وہو ولد سید عبد الحلیم الہمدانی وہو ولد سید رضا الہمدانی وہو ولد سید جعفر الگیلانی وہو ولد سید ابو طالب النجفی وہو ولد سید حمزۃ النجفی وہو ولد سید عبد الکمل الکربلائی وہو ولد سید تقی المکی وہو ولد سید علی المدنی وہو ولد سید محمد اسد اللہ المکی وہو ولد سید محمد یوسف المکی وہو ولد سید یعقوب المکی وہو ولد سید اسحاق المدنی وہو ولد سید امام جعفر الصادق المدنی وہو ولد سید امام باقر وہو ولد سید امام زین العابدین وہو ولد سید الشہدا امام حسین وہو ولد حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی مرتضے کرم اللہ وجہہ وہو ابن عم النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم وعلے آلہ واصحابہ اجمعین

جد امجد حضرت عارف کامل عالم عامل مولانا سید امجد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ شیخ وقت خود بودہ اند در علم ظاہر و باطن مشہور و معروف سلسلۂ قادریہ داشتند و بسے از مردم شہر و دیار را نسبت ارادت و عقیدت باو شان درست بود گویند کہ از حضرت مقتدا ر عالم عمدۃ الاولاد غوث اعظم سید عبد اللہ بغدادی قدس اللہ سرہما خرقہ تبرک یافت باجملہ فضائل علمی شعر گفتندی دیوان فارسی دارد و از انحضرت یادگار ست در سنہ یکہزار و دو صد و سے و دو متوجہ عالم بقا شدند و در صحن مدرسہ عادل مشہور آسودہ تاریخ کندہ بالین مزار ایست ؎

عارفِ کامل ولی ابنِ ولی قطب دین	عالمِ علمِ نبے کاشفِ رازِ علے
چونکہ بجنت رسید جملہ ملایک بگفت	واقفِ رازِ خدا سید امجد علے

ووالد ماجد حضرت سید منور علی شاہ را قبولیت تمام بحضرت باعظمت متصرف فی الکونین جناب غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز بود یک علم خاص روضہ مقدسہ بغداد از دست جناب سید عبد اللہ بغدادی یافتہ بودند کہ ثانی اثنین علم ریاست گوالیار ست و ببرکت آن قبول ہمہ عمر باجذب گذرانید و در شہر اکبر آباد خاص حویلہ کثرہ عمارتے بنام متصرف فی الکونین حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ بنا کرد و ہر سال بتاریخ یازدہم شہر ربیع الثانی مجلس بزرگ ترتیب مے یابد و وجہ آن از محاصل موضع بود لہ است کہ از سرکار سنیدھیہ بطور معافی دوام پیشکش سید ناگردیدہ و تا حال بحال و برقرار ست۔ حضرت بدولت سلسلۂ آبائی داشتند و محتشمانہ زیست میکردند در سنہ یکہزار و دو صد و سی و پنج ہجرے رو بہ نقاب بطون نہفت تاریخ وصال نہ ہیت ؎

سید عالے نسب شاہ منور علی	نور نبے و علے قدوۂ اہل یقین
چون کہ ز باغ جہان رفت خزان شد بہار	بلبل قدسے بگفت۔ سرو بہشت برین

ورنہ سالگی این ابر نیسان از سر آن گوہر شاہوار در گذشت و ماننده در یتیم در ترقے نور و بہا در خشیدن گرفت اندک مدتی در اکبر آباد بکسب علوم گذرانید در سیزدہ سالگی سید فضل علے برادر حکیم سید اسد علے کہ جد مادری حضرت ایشان بودہ اند و در جماعت مقربان دولت راہ یافتند حیا اختصاص داشتند حضرت را در لشکر گوالیار زیر ظل عاطفت خود آوردہ تعلیم و تربیت ہا نمودند و با دختر خود پیوند دادند حضرت باعظمت ہشت سال در انجا اکتساب علم حقائق و تصوف فرمودند کہ ناگہان حضرت مخدرات محل حیات بسوی منزل آخرت راندند ہمین کہ سلسلۂ تعلق انقطاع یافت حضرت الٰہی را دل از انجا برگرفت ہر چند بزرگان آن دیار التجا آوردند کہ چندی دیگر این خطہ را برکات قیام ارزانی دارند بشرف قبول نرسید و از انجا ترک تعلقات نمودہ و دست از ہمہ افشاندہ تنہا پیادہ پا برخاستند و در باطن پاک دریای شوق موج میزد کہ ہم امروز وصول بحق میسر شود و دران زمان یا ہمت بلندی کشیدہ بود کہ ہر شب ہژدہ ہزار ضرب بنیزدند و استغراق تام داشتند و کیفیت بغایتے متعدے بود کہ چون

تبسم بر لب حضرت اللّٰهی مے آمد حضار مجلس ہمہ خندہ می آمدند و چون گریہ در چشم روی می آورد ہمگنان بخود
میگریستند درین عالم مستی آزادانہ قدم برگرفتند و رو بجانب اجمیر شریف نہادند شامگاہان بمقامی کہ نزول
دولت میفرمودند اہل آن دیہ و قریہ جمع می آمدند و گرد راہ و غبار سفر از دست و پای مبارک حضرت اللّٰهی بر افشاندہ
و آب آوردہ می شستند و ماحضر ترتیب دادہ پیش مے آوردند حضرت ایشان نیز التفات بسبد رمق میفرمودند
و در ترویح دلہای شان پای کم نمی آوردند از انجا کہ پیش ازین گاہی اتفاق سفر نیفتادہ بود و از راہ و منزل
اجنبیت محض بود اتفاقاً جانب قادر گنج گذر افتاد کہ مسکن حضرت ریتا شاہ مجذوب بود و این سلطان وقت
ثانی شیخ بوعلی قلندر معروف بود و عادتی داشت کہ ہر بامداد برخاستے و در بیابانہا مرور کردہ سوختنی ہا گرد آورد
و چون گاہ برداشت شدی ہر کسے را کہ دیدی امر فرمودی و تصرف حضرت او آنچنان بود کہ اگر او ہر چند صاحب
لواد علم می بود از سر باری آن تن ندزدیدی و پشتارہ بسر ہمراہ شدی گویند کہ یک روزی در ہای طغیان نمود
و کلبہ حضرتش در ربود خشم در گرفت و بجالت جذب عصا بر سر آب زدن گرفت و دریای گنگ از بالا نشیب
میرفت تا آنکہ بجای خود قرار یافت و حضرت نشیمن خود بر لب آب ساخت دیگر آب دریا ازان مقام تجاوز نکرد
فی الجملہ حضرت اللّٰهی بر سر کلبہ چہان چہان قدم زدند خدمتیان حضرت کہ در انجا حاضر بودند گفتند کہ لختی توقف
فرمائید مقاصد کہ در دل باشد ہمہ بر آید حضرت اللّٰهی را کہ طلب غیر حق پیش نہاد خاطر عاطر نبود گفتن این مرد
گران آمد ہمانزمان خدمت ریتا شاہ باد و تن دیگر از مسافران بار خس و خار بر سر فرا رسیدند حضرت اللّٰهی سنت
سلام تقدیم رسانیدند خدمت آن شاہ بے تخت و کلاہ جواب دادکہ ٹھہر و میان یعنے خواجہ توقف کنید حضرت اللّٰهی
مکث فرمودند چون آن برداشت را نوبت فرود اشت رسید خدمت ریتا شاہ یک سلطان وقت می نمود
و این دو تن ہمراہی مزدوران منظر مے آمدند و ہمچنان راہ خود ہا گرفتند ازان بعد خدمت باکرامت دریا
رفتند و غسل کردہ باز آمدند و بجای خود نشستند و قلیان کشیدن آغاز نہادند درین حالت خدمت ریتا شاہ
نظری بر حضرت اللّٰهی انداختند کہ حضرت باعظمت گم شدند ازان بعد نظر دیگر گماشتند چنانکہ حضرت اللّٰهی از
سر تا پا از خود رفتند و این عزیمت در دل راہ یافت کہ ہمین جا رخت اقامت باید انداخت درین اثنا شتر
مردم پیش خدمت ریتا شاہ آوردند آنوقت حضرت اللّٰهی را بخاطر گذشت کہ اگر خدمت ایشان شراب بمن دادند
و از شراب ابا کنم این حضرت مجذوب مرا از پنج وبن بر اندازند من نیت اجمیر شریف دارم چگونہ بود بمجرد اشراف
بران خاطر خدمت ریتا شاہ دست بر داشتند و گفتند کہ ہمین ست راستہ اجمیر شریف پس پنج تا دانہ آنب بہر دو
دست گرفتند و بر سم تعظیم نیم خم بر خاستہ حضرت اللّٰهی را دادند و اعادہ فرمودند کہ ہمین ست راستہ اجمیر
شریف حضرت اللّٰهی شرط ادب بجا آوردند و ان دانہ ہای انبہ را از غایت نیازمندی بہر دو دست ستیدہ

کہ خدمت ریاشاہ اشارت بدان کردہ بود ندراہ اجمیر شریف گرفتند در اثنار این سفر وسیلہ الظفر بہر منزلے و مقامے کہ
حضرت اللّٰہی فرد کش مے شدند مردم آبادی گرد آمدندی تواضع و نیازمندی نمودہ ہمہ یکزبان گفتندی مگر بندگان
حضور شاہزادہ ہستید با خواجۂ بزرگ چنان مے نماید کہ حضرت شما از دولتخانہ بیدماغ شدہ تن بسفر در دادہ اید
وچگونہ است کہ بدنیسان جریدہ دل برغربت نہادہ اید بارے ازین واقعہ اندکے شرح باید داد کہ این ہمیت
کند اے دیدہ دل ما مردم بدر و مے آید یا نالا این دو مصرع را داد معنی میدادند ۵ اگر شاہی تر آخر
چہ نامست + وگر راہی تر انزل کدامست + انچہ از سامان و ساز و برگ سفر بایست بود مہیا کنیم تا این کربت
غربت آسان شود۔ حضرت اللّٰہی غیر ازین برلب نمی آوردند کہ ما را ہیچ نباید اجمیر شریف منزل مقصود است الغرض
حضرت اللّٰہی ہر منزلی و ہر مقامی ہمبرین نسق طے میفرمودند ہر کجا کہ شب آمدی ہمانجا آسودندی چون بامداد
شدی طریق خود سپردندی تا آنکہ بعد از قطع بوادی و مراحل باجمیر شریف فائز شدند ۵ تشنہ کامی لب
فرات رسید + کام جان انچہ بود آنجا دید + بالجملہ حضرت اللّٰہی خود را بر استان دولت خواجہ خواجگان شہنشاہ
دوجہان حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز انداختہ شرف التثام عتبہ علیہ دریافتند و حضرت
شاہنشاہی آنقدر از نعمتہای باطنے و مواہب لدنے کہ حوصلہ دیگر آنرا برنتابد بحضرت اللّٰہی ارزانی داشتند
حضرت باعظمت اللّٰہی ہمین کہ خلعت قبول در بر و کلاہ دولت بر سر کردند یک شبے دران بارگاہ عالی حاضر
ماندہ صباح آن مراجعت باکبرآباد نمودند استغراق تمام در وجود با جود حضرت اللّٰہی راہ یافتہ بیخبر از ملک
ہستی میگذراندند چندے براین حالت برامدہ بودند کہ بحکم احدی الروایتین رو بجانب بانس بریلی نہادند
و بر دست مبارک سلطان معرفت و توحید شہنشاہ حقیقت و تفرید حضور پر نور شاہ نظام الدین حسین دام ظلال کمالہ
علی رؤس الطالبین خلف الصدق و سجادہ نشین قطب عالم مدار اعظم اعلے حضرت شاہ نیاز احمد قدس
اللہ سرہ العزیز بیعت کردند کہ ملک ہندوستان و ماحتیش از صیت کمالات و آوازہ کرامات حضرت
ایشان مملوست و خاندان قادریہ و چشتیہ نظامیہ از شمع ذوات شان روشن و مدتی حاضر خانقاہ ملائک
انتباہ بودہ باذکار و اشغال چنانکہ تلقین یافتہ بودند اشتغال داشتند از انجا کہ استعداد باطن حضرت
اللّٰہی بر کمال بود در اندک فرصتے جمیع مراتب سلوک را طے نمودہ بدرجہ کمال و تکمیل فائز شدند و خرقہ
خلافت و اجازت بسلسلۂ خاندان قادریہ و چشتیہ نظامیہ از حضرت با ہدایت یافتہ رجعت قہقرے
باکبرآباد فرمودند و نامدت سی سال ہمانجا در عالم تجرید قیام ورزیدہ ابواب ہدایت و ارشاد بر روے
طالبان حق مفتوح ساختند در روز و شب تعلیم و تلقین ہر یکے را بقدر استعدادش میکردند در آنزمان
گروہ گروہ مردم چہ از میان شہر و چہ از اطراف شہر گرد آمدہ دست بہ بیعت میدادند و از ان بحر زخار

معرفت بہرہ وافی بر سیدہ اشتند۔ حضرت ایشان را معتاد بود کہ بعد ادای صلوٰۃ مغرب در مجلس خانہ کہ بہ کمرۂ کلان معروف بود تا ساعت یازدہ و دوازدہ می نشستند و آن مکانی مربع وسیع و نفیس ست مصفا و نورانی کہ سپیدۂ صبح در برابرش سپید نمی توانست شد ہر طرف فانوسہای سپید روشن و از کثرت روشنی شب روز می نمود و یک جانب فتیلۂ اگر مثل عودی سوخت و نفوذ و دودش دماغ جانہا را معطر ے ساخت و راحتے بجان اہل مجلس میرساند فرش سپید بودی و در موسم سرما قالین ہای نشین بر آن افزودی احیانًا اگر مردی اجنبی حاضر آمدی و فرش سفید از پای او داغدار شدی علی الحال خادم و ملازم پاکش میکردند بالجملہ ارباب ارادت و اصحاب سعادت ہر روز بعد از نماز شام حاضر آمدندی و ہمگنان پہلوے یکدیگر دو زانو نشستندی در مجلس خانہ حضرت الٰہی قبلہ رو جلوس میفرمودند و مردم در صف ہا یمین و یسار و چندے در محاذ صف پائین جای گرفتندی دران بارگاہ از سولے و خدم و آقا و نوکر ہر کہ داخل شدی ہر کجا کہ جاے خالی یافتی نشستے و ہر کس را اجازت نشستن بود نہ آنکہ سولے و آقا بنشینند و خادم و نوکر بر پا ایستادہ ماند این ادب درویشانہ پیوستہ مرعی بود چون مجلس بدین صفت مرتب می شد عجب نوری و برکتی نمودار می گشت کہ ہرگز دل برخاستن را نمی بود آنگاہ حقائق و معارف و مسائل فقر و سلوک و تذکرہ بزرگان سلف از زبان فیض ترجمان باعذوبت و لطافت تمام مثل دُر و گوہر میریختند و تشنہ لبان طلب را از زلال بیان شافی حضرت الٰہی تسکین حاصل مے شد و گاہ بودی کہ از تاثیر تقریر صاحب استعداد ان حاضر وقت شدہ ہر یکے بمقام و حال خود آمدندی و بعضے را کیفیت مثل سماع روی دادی عجب مجلسی بود و شگرف صحبتے کہ دران جز ذکر زمان کمتر ازین نوع نشان میدادند و جمعے کہ طالب حق بودند آنہا را اجازت ارزانی داشتند اندکہ در خانقاہ بیک طرفے دور از نظر مردم نشستہ بذکر خفے مشغول مے بودہ اند دو سہ ساعت دران مصروف می ماندند چون برمی خاستند صورت حال شان دیدنی بود سر شار چشم نیم باز و دل بیدار تو گوئی ہم ایدون از خلوت یار با حسرت ہمکنار بیرون خرامیدہ اند چیزے میخواستند و چیزے دیگر از زبان میرفت یاد دارم کہ شبے این جماعہ بر کنار ہالا خانہ کہ موسم تابستان بود مشغول بودند و ماہتاب طبقہاے نور بر سرشان نثار میکرد ناگہان یکے را از انمیان آہیی بہ پشت رسید و یکبارگی غریو از نہادش بر آمد معًا از ہمگنان نعرہ ہای بیخواست بلند شد چنانکہ اہل خانقاہ و سکنہ محلت را دل از دست رفت حضرت الٰہی قدس سرہ کس فرستاد تا دریابد کہ معاملہ چیست چون تفحص رفت ہویدا گشت کہ میمونے از کنار بام گذشت و تن اولین را گذر او جنبش داد چون این ماجرا بسمع حضرت ایشان رسید فرمودند کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ آنوقت راقم این حروف شریک آن جماعہ بود۔ در ماہ صیام کہ بعد افطار

مشغولی میسر نمی شد یکسال موسم تابستان افتاده مقرر شد که بعد نماز پیشین حضرت ایشان تنفس نفیس حشم بند
کرده نشست میفرمودند وقتی چند از مخصوصان بارگاه حاضر آمده اشتغال بذکری نمودند چون وقت نماز دیگر
می شد ادای صلوة کرده رخصت می گشتند یک روزی که راقم این حروف هم شریک جلسه بود صدای افتادن
خاست همه را افاقت دست داد دیدیم که مجمع حافظ عبد الصمد مرحوم ازان حلقه افتاده اند شاید که از
شاغل هم بهلو مستی رسیده باشد اما آنقدر استغراق خدمت حافظ ما را دریافته بود که با وصف سقوط شعور
میسر نیاید و همچنان افتاده ماندند یکی خواست که ازان حالت بیرون آرد حضرت ایشان منع فرمودند بعد از
دیر خدمت حافظ ازان غیبت بخود آمدند و باز سلسلهٔ اشتغال همچنان جاری ماند و جلسه بوقت معهود برخاست
یاد دارم در یک زمان معدودی از یاران خاص مشورت کردند و قرار دادند که یکشنبه روز تعطیل ست
بیائید تا شب یکشنبه که روز تعطیل ست بمشغولی سحر کنیم جمله رضا دادند چنانکه همیران قرار داد هر انشب را
زنده میداشتند و حضرت ایشان نیز بذات خاص شریک این جلسه می شده اند راقم این حروف نیز داخل
آن حلقه بود عرض دارد که برکت حضرت ایشان شب معهود در چشم ما کار سرمه می نمود و نماز بامداد گذارده هر یک
بخانه خود ها رخصت می شدیم روزی حضرت الهی را السمع رسید که یکی از شب زنده داران کشف این سر نموده
است بر خاطر نازک گران آمد و دیگر این سعادت میسر نشد ازین ماجرا قلقی که بیاران شبینه رسید عظیم بود تلقین را
وقتی معین نبود هر جا و هر گاه که خوش آمد فرمودند و گاه گاه مصلحتی بوده باشد که متواتر تعلیم را التزام نمودند و
بعضی از یاران اعلی را اجازت میداده اند که طالبان مبتدی را تلقین کنند هر چند که تلقین یکی از دیگری
مخفی بود چه در خلوت و تنهائی معمول میداشته اند فاما هر قدر که ازان بوجه صحبت و قربت آگهی دست داد مستنبط
گردید که هر طالبی را تلقین جداگانه بود و یک شغلی را طریق تعلیم دیگر چنان می نمود که مردم در استعداد مختلف و
قابلیت باطن شان بانواع متعدد بود لاجرم افکار و اشغال نیز بمناسبت طبائع میفرمودند درین زمان که
سال هجری به یکهزار و سیصد و چار رسیده و بحکم خبر صحیح خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم الی آخره مردم
خدا طلبی را ترک داده مدارس و خانقاه از تدریس و تعلیم خالی افتاده انیمه شغولی و تعلیم و تلقین از عجائب
و غرائب بنظر آمد و حضرت الهی را که شغف تمام درین کار بود یک آیتی از آیات رحمانی تصور توان نمود
بنابرآن کمتر از باریافتگان بوده باشند که دامن دولت گرفته بشرف تعلیم و دولت تلقین نارسیده
مخصوص همین بارگاه و مقصود همین خانقاه توان گفتن که پیوندارادت بمشتمل بر همه سلوک و طلب بود
و محض اسم و رسم ازین ست که اهل این خانقاه عالی صاحب احوال و مالک مراتب و مقام بوده اند چنانکه کشف
و معنی از دادید مجالس سماع و واقعات و معاملات برای العین مشاهده میرفت بعضی ازین عزیزان غلبهٔ

استیلا داشت که در مجلس حاضر اند و بخبر تا اگر نامش گرفتند ے و خطاب باو کردندی قرع سماع او را مقرعه شدے
و ازان حالت برآمدی یکی را کیفیت در گرفتی و دیگری بخود آمده متوجه متکلم گشتی و جواب سخن دادی و این جمله منحصر
برخواص تعین بود انشاء الله تعالی بعد ازین تذکره هر یکے ازین طبقه بجای خود آید۔ از زبان یاران سابق
و ملازمان حاضر بالاتفاق مسموع شد که در عنفوان عهد که عین وقت شباب این صحبت بود حضرت ایشان
را بسماع رغبت تمام بود تا بحدیکه آلات نغمه را نوبت به غلاف نمی رسید و سماع وقتی معین نداشت سبب
ظاهر آنکه ذوق بدرجهٔ کمال در طبیعت حضرت ایشان مضمر بود و لطافت و نفاست بران مزید یا ناکه
شغف تمام بآن داشتند و هیچ تقریب نبود که مجلس از سماع خالے بودی تا آنکه مدت ده سال اندی کم در
خدمت حضرت ایشان راقم این حروف را گذشت اما حق گواه هست و کفی بالله شهیدا که در هیچ مجلس
سماع ندیده ام که حضرت ایشان در عالم وجد قیام برپا فرموده باشند و نه از هیچ کسی شنوده غایت آن بود
که در حالت غلبه ذوق نعرهٔ الله اکبر بخود از زبان بلندی شدیا در وجود اقدس جنبشی سهل بے اختیار پیدا گردد
و اگر ذوق استیلا یافت گاهی یکے دست مبارک و گاهی هر دو دست بجنبش ے آمدند و هر که در آنچنین مجلس و
وقت حاضر بود نیکو داند که چه قدر تاثیرش بر ارباب مجلس ے افتاد حق اینکه هیچ از عام و خاص نبودی که او
ذوق نگرفتی آنگاه مجلس گرم می بود و از اصحاب سلوک هر یکے را حظے کافی نصیب ے شد۔ خوشا بخت
کسانے که در مجالس سماع حضرت ایشان حاضر بوده و عیش صافی و بهره وافی ازان یافته باشند بخدای یکتا
که جان من در قبضهٔ اوست آنچه در تعلیم و تلقین و سماع و احوال دران بارگاه عالیجاه بود همه اش صحیح و صادق
یافتم و هیچ چیزے ازان دست زده وهم و گمان نبود۔ یکی از مریدان جوان عمر را در سماع تصورات از
قبیل وساوس پیرامون خاطر میگشت او را حضرت ایشان تبرک سماع امر فرمودند ازان بار دیگر به مجلس سماع
بار نیافت۔ در یک ماه دو مجلس معمول بودندیکی بتاریخ هفدهم و آن بتقریب فاتحه جناب سلطان المشایخ
محبوب الٰهی حضرت سید نظام الدین دهلوی قدس الله سره العزیز و دوم غره بهراه بتقریب فاتحه جمیع مرشدان عظام
خاندان قادریه چشتیه در مجلس هفدهم سفره پر الوان نعمت بودی و در فاتحه غره نان و گوشت با دال
نخود پخته شدی خواص و عوام درین تقریب ها جمع آمدندی و عجب تر آنکه منعمان و مترفهان شهر آگره در
فاتحه ها نه به تمنای آن طعام در دلیشانه هجوم می آوردند و منصب داران عدالت صدر ازین دندانش میخوردند
چون اخلاق حضرت ایشان را بسط تمام بود یکی از ایشان یاد دارم که التماس نسخه ترکیب چاونمود و بر زبان مبارک
رفت که نسخه اش عسر ندارد لیکن این لذت خاص که در چاو خانقاه می یابند سبب آنست که ذاکران و شاغلان
باوضو و طهارت تمام آنرا ترتیب ے دهند۔ وقتے بود که راقم الحروف بجله راجه مندی نزدیک مدرسه شاهی

که مرا بدان تعلق بود سکونت داشتم واز خانقاه شریف فی الجمله مسافتی داشت اندکی از وقت معهود دیر
رسیدم همین که پیش نظر کیمیا اثر شدم بر سفره طعام چیده بود این ناچیز را دیدند فرمودند بلطف وتبسم ع دیر آمدهٔ
زراه دور آمدهٔ + ذوق آنوقت در کام جان دارم وامید که تا دم واپسین از دل نخواهد رفت - در مجلس هفتدهم
جناب سلطان المشائخ قدس سره اهتمام بلیغ بود ی از غایت صفائی مکان وکثرت فانوس وچراغان بارش
نور در دیده می نمود اهل مجلس آراسته همه باطهارت دوزانو نشسته وقوالان غزلهای نیکوئی سرودند بعد ازان
که دور جای مجلسیان را چه از عوام وچه خواص سیراب میکرد عجب احتی وشگرف منحتی دران مجلس بود که دلهای
حاضرین میرسید آن عیش صافی وآن حظ دلخواه که طالبان خدا آگاه وسالکان مرتاض را نصیب
می شد می توان گفت که غیر از جنت الفردوس میسر نشود - وقتی که گویندگان غزلیات قدما مملو از مضامین
توحید وعشق گفتندی ودلها را بجنبش آوردندی نسبت حضرت باعظمت جمله اصحاب مجلس را محیط گشتی
وهر کسی بقدر استعداد خود ها بهره ازان گرفتی - انچه از آثار واخبار صاحب سیر الاولیا ودیگر حضرات
در ملفوظات نسبت مجالس سماع بعهد دولت جناب سلطان المشائخ محبوب الٰهی قدس الله سره العزیز
نوشته اند برای العین در مجلس حضرت ایشان مشاهده می رفتند تو گوئی نقشبندان قضا وقدر درین زمان
شبیه آن صحبت ببید قدرت کشیده اند بسکه حضرت ایشان را التفات بجید جانب یاران عزیز بود که بازار
آن اقارب نسبی طرف مقابل نبوده اند در موسم تابستان وهم فصل باران گاه بودی که به تاج روضه
لب دریای جمن با اعتماد الدوله وگاهی باغ سکندره یا معافی بود له تفریحاً با اصحاب، طریق توجه میفرمودند
وگاهی بزیارت حضرت سید ابو العلا قدس سره یا شیخ علاء الدین مجذوب تبرکاً میرفتند ودر انجاها ے
پر نزهت وبرکت مشغولیها داشتندی وخوانندگان ویاران خوش الحان طرح مجلس سماع افگندے
کمتر اتفاق بودی که مجلس از وجد وحظ خالی رفتی یاد دارم که وقتی سید امیر علی شاه مرحوم برادر علما
حضرت ایشان التماس دعوت وسماع بمقام سکندره که مقبره محمد جلال الدین اکبر شاه دوکروهے از
اکبرآباد ست نمودند چون حضرت ایشان قبول فرمودند خود باجهیز بالسته سکندره رفتند واز هر جنس
سامان فراهم کرده صباح آنجا آغاز نهضت شد ودر خانقاه یاران به تهیه روانگی جمع آمدند موسم بر شگال بود
باران باریدن گرفت وآنقدر که حساب ازان نتوان گرفت واز دیدن ابر محیط وبارش شدید هیچگونه
قیاس نمی توانست شد که امروز آب از ریزش باز ماند یاران مشوش شدند وحسرتها میخوردند که در نیوقت
چگونه شود چندی از خاصان بارگاه یکدل شده حضوری حضرت ایشان دریافتند راقم انحروف نیز
همراه بود همگنان نشستند واز هر دری سخن پیوستند آخر الامر بعرض رسانیدند که باران بیوقت آمد هر لحظه ے افزاید

وسکندره ازینجا دو کروه بیش ست ازیاران چه راکب و چه پیاده هرکه بجای خود متامل ست حضرت ایشان بمغز سخن رسیده فرمودند که سید امیر علی شاه را وعده کرده ایم وفاء آن واجب ست ما خود میرویم دیگران را اختیار ست گفتن همان بود و رفتن همان علی الحال سوار شده درین شدت باران تشریف بردند یاران که این معامله دیدند بی آنکه انتظار چیزے کنند چه سوار و چه پیاده راه سکندره گرفتند راقم این حروف نیز شریک حال بود نمیتواند که از ان کیفیت دم زند و شرح آن دهد ؎ سلطان خوبان میرد سر و هجوم عاشقان +
چابک سواران یکطرف مسکین گداها یکطرف + دیدم که هرکه در راه بقدم سعی قطره زن بود آنانکه سوار بودند جلو ریز عقب حضرت ایشان نگذاشتند و آنانکه پیاده بودند پای افزار در دست میدویدند و بزبان حال العجل العجل می گفتند و مطایای شوق آنهمه را بمنزل مقصود رسانیدند الغرض چون بمکهنا بمیقات معهود فائز شدند و از نفس سوزیها بیاسودند مجلس سماع ترتیب یافت و ابر همچنان آب از دیده میریخت و رعد نعره ها میزد قوالان و خوانندگان که از پیشتر حاضر بودند گفتن آغاز کردند همین که نشنیدی چند از حمد و نعت برخواندند سید امیر علی شاه میزبان این غزل را فرمایش کردند ؎

بگذار تا بگریم چون ابر در بهاران	کز سنگ گریه خیزد روز وداع یاران
با سار بان بگوئید احوال آبشیم	تا بر شتر نبندد محمل بروز باران

دلها گرم بودند و وقت موافق فیض باطن حضرت ایشان چون ابر مطیر بار بدن گرفت اهل مجلس را شورشی پیدا شد که در بیان راست نیاید کیفیت گریه بگمان را در گرفت و نعره های جگر شگاف از دلها بلند شدند هیچ تنفسی دران صحبت نبود که بحال خود مانده باشد یکے دست فراز میکرد دیگرے پای بر زمین میکوفت یکے بر خود میلرزید دیگری میجوشید و میخروشید ؎ یکے غائب از خود یکی نیم مست + یکے شعر گویان برافشانده دست +
حظے که دران مجلس حاصل شد امروز نقش بردل ست این مجلس تا دیر برقرار ماند و زحمت راه مبدل براحت گردید الحمد لله علی ذلک همچنین در موضع معانی بود له که آنجا قدم رسول زیارتگاه عام و خاص است بارها اتفاق صحبت شد و سید امیر علی شاه مرحوم مکلف و مستدعی آن می شده اند یکبار که منشی مُدهسین وکیل راجستان معتقد حضرت ایشان حاضر بوده این دو غزل متاع هوش مجلسیان بتاراج برد ؎

بناز بر مشکن چون نیاز مند توام	ترحمے که اسیر خم کمند توام
متاز اسپ جفا بر من ای شه خوبان	که رو نهاده بخاک سم سمند توام

؎

چهرهٔ را صیقلی از آتش مے ساخته	خبر از خویش ندارے که چه پرداخته

نیست یک سرو درین باغ برعنائی تو — بسکہ گردن تماشاے خود افراختۂ
بر سر کوی تو چندانکہ نظر کار کند — دل و دین ست کہ بر یکدیگر انداختۂ

وہمدران مقام جنت نشان کہ مشہور بہ باغ بود یکبار این غزل با اہل مجلس گردانچہ گردہ

آمدم تا مست حیرانت کنم — ہمچو زلف خود پریشانت کنم
علم بخشم تا کہ معلومت شود — از سر معلوم نادانت کنم
گر تو افلاطون و لقمانے بعلم — من بیک تعلیم نادانت کنم
شمس تبریزے بمولانا بگو — واقفِ اسرار یزدانت کنم

و این غزل ؎

ہواے سیر گل دیدن ندارم — چو گل بیہودہ خندیدن ندارم
نگہ آسا روم بر اوج افلاک — ز جاے خویش جنبیدن ندارم
اگر در خویش میگردم چو گردون — برون از خود خرامیدن ندارم

ویکبار ہمدران باغ اتفاق ملاقیت چنین افتاد کہ سید امیر علی شاہ مولوی جعفر علی میر منشی راجستان خلیفۂ حضرت مولوی محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ ہم خرقہ حضرت ایشان را در باغ مہمان کردند و جملہ یاران طریقت را نیز خواندہ بعد از نماز عشا مجلس ترتیب یافت از قوالان متعدد چوکی حاضر بودند یکے بعد دیگری غزلہا میگفت گویندگان از گفتن بس نکردند و شنوندگان از شنودن علی الرغم روزگار و درین کار بودیم کہ از مسجد بانگ نماز بامداد برخاست و موذن کوس اللہ اکبر بر گوش شب زندہ داران فرو کوفت آنگاہ مجلسیان آگاہ شدند کہ سحر پدید آمد و ندانستند کہ شب کجا رفت راقم این حروف نیز شریک بود اگر راست خواہی حق اینست کہ اینہمہ حریص سماع و مولع وجد گرد آمدہ بودند و از ہمہ بالاتر مہمان عزیز و الہ سماع بود و این صحبت را بسیار دوست میداشت بحکم ضرورت ہمہ از جا برخاستند و از طہارت و سنت فراغ کردہ بجماعت ایستادند امام فی الجملہ خوش گلو بود چون اللہ اکبر گفت جماعۂ مقتدیان کہ در سماع شب را بروز آوردہ بودند دلہای شان از صحبت شبینہ گرم بود و سینہ پر جوش بیخود نعرہ ہا بر آوردند و بیجا باخروشی و ہای ہوی در مسجد افگندند و بسبل و ارازان اللہ اکبر طپیدن آغاز کردند العظمۃ للہ آن تماشا دیدنی میخواست اما ہر یکے بحال خود گرفتار بود این دیوانگان لائے را فتوے تعزیر کہ دہند فی الجملہ بعد از توقف افاقت میسر آمد و ہمگنان مستغفر شدہ کمر بخدمت بستند و فرض وقت ادا کردند چون از نماز فارغ شدیم یافتیم کہ دیگہا سرد شدہ بود طعام را حلاوت باقی نماندہ

ہر چند استغنا تام در خاطر اقدس حضرت ایشان بود و در ہیچ تقریب و حیلتے شریک ابنای زمان نمی گشتند
و نہ بخانہ ہیچ یکے از یگانہ و بیگانہ میرفتند اما باخاطر آزاد دار الحزن یاران طریقت را آبادی ساختند و از آ
دلداری غریبان دلدادہ را بقدوم ہمایون مے نواختند۔ روزی بعادت مالوف خانہ مولانا بدر الحسن
رحمۃ اللہ علیہ را کہ از یاران اعلیٰ بودند رونق بخشیدند جماعہ از مریدان مخلص ہمراہ شدند مولانا مجلس
سماع را طرح انداخت و قوالان مناسب وقت غزلہا بہ نغمات دلکش سرودن گرفتند چون این غزل را
گفتند ؎ بردہ خیال روی تو از دیدہ خواب را + برداشت از میان من و تو حجاب را + جنبشے در دلہا پیدا
شد و ہر گاہ بہ این بیت رسیدند ؎ آباد ساخت درد تو ویرانۂ دلم + تعمیر کرد عشق بنائی خراب را + تو
آتشی بیفروخت از سوز دلہا و التفات حضرت ایشان دامن بر میز اہل مجلس در وجد آمدند و برادر
بزرگ شیخ منصب علی را کہ امیر خسرو ثانی در نیوقت بودند کیفیت بالا گرفت و از فرط ذوق برخاستند و بر قص
در آمدند و دران حالت شعلہ جوالہ مے نمودند و ہر دم و ہر لحظہ ترقے در ذوق بود اہل مجلس با دب برپا شدند
و حضرت ایشان نیز موافقت نمودند آخر دران بیخودی و بیتابی عنان ادب از دست شان رفت و
بے اختیار با حضرت ایشان در آمیختند و حضرت ایشان نیز در کنار شان گرفتند تو گوئے دو محب و محبوب
بی مزاحمت اغیار در لذت وصال بودند و تا دیر ہمچنان سینہ بسینہ ماندند درین مجلس احدی از شوق و
وجد خالی نبود و شور و غلبو از نہاد مجلسیان بر آمدہ بوالعجب وقتی و شگرف حالتی روی داد کہ چشم فلک
مثل این در زمان سلف دیدہ باشد۔ یاد دارم کہ روزی در موسم برشگال نزہتگاہ تاج روضہ را زینت
تشریف بخشیدند و در برجی پہلوی مسجد کہ بر کنار دریای جمن واقع است با یاران طریق جلوس فرمودند
باران آمد و گویندگان از نغمہ ہای غریب و غزلیات عجیب جلسہ شاہانہ را خوشنود کرد ہوای خوشگوار
و ترانہ ہای جان نواز در انوقت روح تازہ در قالب اہل مجلس میدمید ذوق تمام و حظ مالا کلام حاصل
گردید۔ گاہ بودی کہ باغ فرزانہ بپاس خاطر احمد علی خان مرحوم تشریف می بردند آن جای پر فضا روان آسا
بود و گاہے این مسکین راقم الحروف را در ازمان کہ قریب مدرسہ سرکاری راجہ منڈی میگذرانیدم
سرفراز بیہا ارزانے میداشتند و قتہا برادران طریق دران مقام کہ کنار شارع عام
از ابادی بر کنار و ہوا گیر لطیف بود فراہم آمدہ داد سماع میدادند آری احتراز حضرت ایشان از غنا
و نیا بود و بر ہیچ چیزے از نہا مائل نبودند اگر کسے حاضر آمدی روی ازان نمی تافتند و باخلاق کریمانہ
خاطرش نگاہ میداشتند لیکن با انہمہ بارہا مشاہدہ رفت کہ حضرت ایشان بنظر استکراہ مے نگریستند
و کنارہ میفرمودند ؎ برنگ شمع شورم آشنای عالم کثرت + کہ رود در محفل و جز رفتن از محفل نمیداند +

بتقریب این سخن یادم آمد که از وکلای دعمال عدالت صدر دیوانی یکے درخواه کرده بود که بس مشتاق
حضوری در مجلس حضرت ایشان بوده ام اگر از راه کرم بروز مجلس اطلاع یابم زهی سعادت باشد که بهره
ازان بردارم حضرت ایشان قبول فرمودند طبقه اصحاب صدر را که اکثری منعم و مترف بودند هر سال
در موسم برشکال قرار داده بود که دو سه روز کشتیهای همد یگر بسته و آراسته برآب دریاے جمن بصحبت و
عشرت سیگذراندند قضارا یک تقریب مجلس عرس در اثنار آن سه ایام معینه واقع شد حضرت ایشان
پیام فرستاده و اکتفانه براطلاع رسمی فرمودند بلکه مولانا بدر الحسن را که هم سلسله شان در عدالت صدر
بودند و از یاران ممتاز بر سم رسالت فرستادند که مجلس فاتحه امروز هست اصرار شما بود که شریک مجلس شویم
تشریف آرند آن مرد دنیا حریص هوا و هوس نیارست که صحبت معهود را خیر باد گفته حاضر آید عذرها خواست
و بلطائف الحیل درگذرانید درین عرض مدت که پیام رفت و جواب آمد راقم انیحروف حاضر بودم دیدم
که حضرت ایشان تبسم میفرمودند و بسیار نوشتند بودند که خاطرش نگاه داشته آمد و خودش نیامد -
بسکه لطافت و نفاست بر کمال بود حضرت ایشان با وصف متانت در زانت گاهی مزاح روا
داشتندی شبے بعادت معهود حضرت ایشان با جمعے از یاران در جماعت خانه رونق افروز بودند شیخ محمد جعفر مرحوم علاقه بند
که از مریدان حاضر باش بود غنودگی بر و غالب آمد مظنه آنکه غذاے شام بکار برده است حضرت ایشان
را نظر بر و افتاد فرمودند که شیخ محمد جعفر خواب بر شما استیلا دارد جواب داد که خیر باز بهمان حالت
پیدا شد حضرت ایشان اندکے توقف کردند و فرمودند که شیخ محمد جعفر پس ترک باشید او پنداشت
که بر وفق حدیث سَوّوا صفوفکم حکم کرده اند و گذشته از خاطرش رفت اندکے از جاے خود جانب
پس جنبش کرد و متمکن گشت که دیوار کمره پشت او را تکیه شد و نفیر خواب از و بلند شد ناگاه تبسم میفرمودند
و بسوی ما همه بندگان میدیدند - حضرت ایشان را عادت معهود بود که نام هیچکس از یاران طریق بی انضمام
القاب بر زبان نیاوردندی اگرچه فروترین پایه می بود و گاه بودی که با نام لفظ صاحب و غیر آن فزودندی
و این افزایش وقتی تفریحاً بودی چنانکه با احمد علیخان لفظ بهادر شامل کردندے حقا که حسن معاشرت
بر ذات قدسی صفات حضرت ایشان نازش میکرد هیچکس در صحبت نبودے که در قول و در فعل
مدارا بادی نفرمودندی اگر شکایتے یا زحمتی میدیدند دلداری و تشفی میدادند اگر هرج در کار کسی
پیش آمدی در رفع آن بذل توجه رفتی - یاد دارم که وقتے راقم این حروف را آواز گرفته شد
و نمی توانستم سخن گفت با انیهمه شامگاه حاضر بخانقاه حسب عادت شدم و با دب نشستم حضرت ایشان
پرستش کردند و غمخواری نمودند با آنکه آواز برنمے آمد و طاقت سخن نداشتم اما حضرت ایشان مکالمت

یا بندہ علی التواتر فرمودند ہرچند درگذارش تکلف مے شد لیکن از جواب برعایت معاف نداشتند
دانستم کہ انیمہ برای آنست تا محرومے از شرف مخاطبت موجب شکستہ دلی این بیچارہ نشود و حضرت
ایشان آنقدر رمز شناس باریک بین دقیقہ سنج نکتہ آفرین بودند کہ حیرت پیدا می شد پروای آن نبود کہ حالت
دیگر چہ باشد۔ شبی از شبہا با یاران طریق حاضر خدمت بودم قضارا تسبیحے کہ باتفاق در دست ماندیک
دانہ اش بردانہ دیگر برخورد و آوازے نرم داد چون محل قربت بفرط عنایت داشتم باوجود نزاکت تا سمع
مبارک رسید خطاب شد کہ چیست عرض کردم کہ تسبیح۔ بمجرد آنرا خواستند و در دست مبارک آورده
ملاحظہ فرمودند اتفاقاً رشتہ دران تسبیح کہنہ بود یکے از مریدان علاقہ بند را کہ حاضر وقت بود آن تسبیح حوالہ
کردند کہ این تسبیح را بارشتہ ریشمین و شمسۂ زرین مرتب کند و بیارد بندہ را انیقدر حیا آمد و انفعال
دست داد کہ از شرم نمے توانستم سر بردارم تا دیر انچہ از نیحالت بر من گذشت شرح آن دشوار
است و عجب مشکلے صورت نمود کہ نہ مجال معذرت بود و نہ یارای گفتن کہ این دانہ تسبیح نہ تبرکیست
من غمازے کردم و نہ مرا انچہ از نزاکت خیال دریافت بخاطر بود از نیست کہ خاصان بارگاہ و
مقربان با اخلاص پر حذرے بودہ اند و در ہر کاری و ہر مقالے احتیاط بلیغ می داشتند حضرت الٰہی
و مولائی قدسنا اللہ بسرہ العزیز را جمال ظاہری با کمال باطنی از بارگاہ خداوندی عطا شدہ بود صبیح الوجہ
کشادہ پیشانی خوش ابرو نیکو چشم وسیع الصدر معتدل القامت مرسل الشعر مرتفع الکتف قوی العضد
عریض الساعد نسیج الکف حسن الانامل مستقیم الرجلین احسن المنطر طلیق اللسان فصیح البیان پیوستہ
دوزانو با ادب تشہد نشستندی و سخن را باصوت معتدل گفتندی غیر از تبسم شیرین کمتر ضحک بر دہان
آمدی راقم حروف را مدت دہ سال در صحبت گذشت ہیچ گاہ قہقہہ در خلاء و ملا مشاہدہ نیفتاد امری غیر مرضی را
اگر کسے مصدر شد جز چین بجبین نیاوردندی شدت و غیظ نبود و سخنان لطیف ہمچو گوہر آبدار از درج دہن
ریختندی حسن اداء خوبی گفتار خداداد بود گاہی غمز و اشارت یا جنبش چشم یا ابرو نفرمودندی غایت ادب
و نہایت تہذیب در ذات مقدس منطوی بود چنانکہ از برکت صحبت تمامی حاضران مجلس بکمال اخلاق حسن
آراستہ می نمودند در تکلم پاس تمام بود کہ حرفے فضول یا سخنی لاطائل از زبان برآید کہ من حسن اسلام المرء
ترکہ مالا یعنیہ و اگر لفظے مشتبہ بے قصد برآمدی در تصحیح آن کوشیدندی و تمہید معذرت کردندے
صادق القول صادق الوعد کریم النفس مرضی الشمائل بودند دست از ہمہ ابنار زمان افربا و اخوان پاک
انشاندہ و با یاران طریق و طالبان رفیق شبانہ روز حرف موانست راندہ خاطر پاک را اگر بروا
بہمین دمسازان دل پرستار را اگر میلے بود بہمین مسکینان دیگرے در عالم تجرید و تفرید گذر نداشت

واز جملہ عالم فارغ و برکنار۔ روزی خلاف معہود ساعت سہ ناگاہ حاضر شدم دیدم کہ خود بدولت در صحن مجلس خانہ تنہا میخرامیدند و این بیت را بآواز معتدل سکرانہ میخواندند ؎ دنیا و دین بمن یار و آباد بہین تو ہم ہین تعمیر دو جہان کی بنیاد ہین تو ہم ہین + مائل رضیہ کہ در ذات مقدس حضرت ایشان جمع بودہ اند لختے ازان برادر طریق سید اکبر زمان در مکتوب خود نوشتہ و راقم این حروف را بران اتفاق ست در اینجا نقل کردہ مے آید مے نویسند کہ حضرت ایشان صاحب ادب بودند و اہل ادب را پسند میفرمودند بسے از امرا و عمائد دیدم و صحبت شان ورزیدم اما ادب از مجلس حضرت ایشان آموختم حضرت ایشان صاحب تمکین و وقار بودہ اند و صاحب حیا و بس غیور۔ حمیت اسلامی گویا تشریفے بود کہ بر قامت حضرت ایشان دوختہ اند۔ و حضرت ایشان قانع و گوشہ نشین بود ہیچگاہ بدیدن امیرے یا وزیرے قدم نہ زدہ و نہ در ہیچ تقریب دنیاوی قرابت ریاست را ملحوظ داشتہ اند حضرت ایشان صاحب مال و منال نبودند لیکن سیر چشم و غنی۔ گاہ گاہ یاران طریقت خود را بر سفرہ خواندندی و بمزید شفقت انچہ از طعام خوش و لذیذ یافتندی او شان را ارزانی داشتندی و خوشنود و شادمان گشتندی۔ حضرت ایشان صاحب شریعت بودند و در مسائل فقر و سلوک کلامے منافی شرع از انحضرت مسموع نشدہ حضرت ایشان را ہیچ یکے از امور دنیاوی التفات نبود و نہ رغبت چیزی داشتند و نہ ذکر معاملات دنیا را در مجلس خود می پسندیدند۔ حضرت ایشان را مزاج نفیس بود ہر نفیس طبع با ادب و سلیقہ شعار بشنیدن خطاب برگزیدندی و انچہ موزون و نیکو و ضع و خوش ظاہر و باطن بودی پذیرفتندی بلکہ از خود چیزہا ایجاد فرمودندی کہ در نظر ہمگنان پسندیدہ و مستحسن نمودے حضرت ایشان صدیق بودند و صادق الوعد بودند با کسے انچہ میفرمودند و فائش قبل از وقت موعود کردندی حضرت ایشان صافی باطن و پاک طینت بودند اگر احدی از معاملات دنیا سخنے پیچیدہ پیش حضرت ایشان بعرض رسانیدی او را در کلام او راست باور کردندی و اگر دیگرے نقض یا تکذیب او بعد ازان کردی حضرت ایشان ناخوش گشتندی کہ شما برادر خود را غیبت میکنید۔ حضرت ایشان را در مسائل علم سلوک آنقدر معلومات و قدرت بیان بودہ است کہ اہل منطق را در مسائل فن خود حاصل نبود آنانکہ بہرہ ازین علم نداشتندی و عامیانہ در اثنار بیان حقائق ایراد میکردند حضرت ایشان بقوت بیانے و طلاقت لسانی معنے مقصود را بہر گونہ لباس دادہ خاطر نشین مخاطب خود کردندی کہ بعد ازان ہیچ شکے و شبہتے او را نماند و تسکین خاطر و تشفی باطن روی میداد۔ حضرت ایشان کتب حدیث و فقہ و تصوف علی الدوام پیش نظر میداشتند و انچہ میخواستند تلخیص میفرمودند صحبت حضرت ایشان را خاصیتے بود کہ ہر کہ شرف حضوری می یافت ہوا جس نفسانی و خیالات دنیاوی بر دلش گذر نمیکرد بلکہ یکسوئے و فراغ خاطر

وذوق شوق الٰہی غلبہ مے نمود حضرت ایشان ہر یکے را از وابستگان دامن دولت آنچنان زیر نظر تربیت
می داشتند چنانکہ والدین اطفال خود را دارند پیکر عنصری حضرت ایشان را ہر چند از ریاضت شاقہ و
لطافت مستلزمہ نزاکت تمام دریافتہ اما ہیچگاہ بالای بستر و بالش نرم نیاسودندی و در موسم سرما جامۂ خشن
مثل کمل بکار آوردندی۔ حکایت سفر اجمیر شریف و زیارت مجذوب ریتا شاہ از زبان مبارک استماع افتاد
وگاہ گاہ بغرض ترغیب حضرت ایشان از مجاہدات و ریاضات خود سخن راندندے کہ سالہا بر برگ و بار
اشجار قانع بودہ ایم و در یک شب دوازدہ ہزار ضرب ذکر خفیہ خود نمودہ تا آنکہ خون از سینہ برآمدن گرفت
انتہی کلامہ۔ حضرت الٰہی و مولائے راخوارق و تصرفات عظیم بود با آنکہ توجہ بصرف ہمت کمتر داشتند
چنانکہ ہر یکے از یاران طریق بالانفراد و بالاتفاق روایت کردہ نقلے و حکایتے ازان بر زبان دارد
ہر چند ذات مقدس حضرت ایشان مستغنی تر ازانست کہ حرفے ازان بر نگاشتہ آید لیکن اگر خاطر
یاران طریق و رفیقان راہ توفیق بذکر بعضے ازان نگاہداشتہ آید ہمانا از جادہ اقتضای مقام انحراف
نباشد وقتی شیخ بندہ علی مختار راج ڈمراؤن کہ از مریدان با اخلاص بود مبتلا بعارضہ ضیق شد علاج
از حد گذشت و زر خطیر صرف شد سودی نداشت لاجرم بخدمت حضرت الٰہی قدس سرہ گذارش رفت
حضرت ایشان بعضے را از اہل سلوک اشارت فرمودند کہ ہر شامگاہ بخانہ اش رفتہ مشغول بطریقے
باشند کہ تلقین بود چندی برین برآمد آن یار بیمار دیگر بار پیام ادب فرستاد کہ زحمت از من دست
برنداشت ساعت نہ راقم انحروف نیز بعادت مالوف حاضر مجلس بود حضرت ایشان تفحص کردند
واز یگان یگان پرسیدند بالآخر ہویدا شد جماعۂ کہ مامور بودند التزام خدمت بوجہ تمام نکردہ اند موانع و عوائق
دنیاوی سد راہ شان گشتہ است حضرت ایشان را تنفس بمزاج راہ یافت و ہمانوقت از جماعت خانہ برجاست
فرمودند و مجلسیان را قبل از وقت معہود رخصت دادہ خود بہ نفس نفیس داخل حجرہ خاص گشتند بوقوع
این معنی جملہ حاضران علے الخصوص مسترشدین مامورین مشوش و خائف بخانہ خود ہا رفتند ہمین کہ
صبح برآمد یاران از ہر طرف جوش کردہ بخانہ مریض خود ہجوم آوردند بندہ درگاہ نیز از انمیان بود
دیدیم کہ شیخ بندہ علے صبیح و سالم نشستہ و بمشاغل معمولی در پیوستہ است ہیچ اثری از مرض و شبہۂ
او پیدا نبود نشستیم و پرسیدیم کہ چگونہ ہستید و چہ حال دارید گفت الحمد للہ کہ مرض از من دور شد و اکنون درست
ہستم ہمگنان را حیرت در گرفت و تعجب ہا میکردند کہ شب را چنین حالت بود و صباح را چنان
جمیع یاران حاضر و مریض صحت یافتہ اقرار کردند کہ انیمہ تصرف قوی مرحضرت ایشان راست۔ یاران نخستی
توقف کردہ شادان و فرحان بخانہ خود ہا مراجعت کردند۔ دیگر در اکبرآباد میوہ گڑھ محاط دولتخانہ

آستانہ شریف ست کہ عمارتی بلند برآوردۂ جناب جلالت قباب سید منور علی شاہ والد ماجد حضرت ایشان است
واز تبرکات خاص آستانہ شریف جناب غوث اعظم قدس سرہ العزیز یک علم عطیہ حضرت بابرکت سید عبداللہ
بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز پیر سلسلہ قادریہ دران مودع ومشہور آستانہ شریف ست در انمقام پاک
ہر سال مجلس یازدہم شریف بماہ ربیع الاول می بودہ مہین برادر علاتی حضرت ایشان قدس سرہ سید میر علی شاہ
مرحوم بصرف منافع دیہ معافی دوامی کہ نذر گذرانده مہاراجہ گوالیار برای آستانہ شریف ومجلس یازدہم
منیف پیشکش حضرت سید منور علی شاہ علیہ الرحمۃ است اہتمام وانتظام آن میداشتند خیمہ وخرگاہ
باآلات روشنی درصحن آستانہ می افراشتہ وفرشہای مکلف گستردہ جملہ عمائد شہر ورساء واہل مناصب
شریک این مجلس می بودہ اند وحضرت ایشان درسایۂ علم رونق می بخشیدہ اند قوالان وگویندگان
شہر وبیرون شہر جمع آمدہ مجلس راگرم می ساختند وسماع آن ارباب قلوب راازجامی بردہ بکشادہ
پیشانی اہل مجلس ومردم انبوہ راتقسیم شیرینی وتبرک میگردید یکبارہ سید صاحب بتقریبی مجلس در آستانہ
شریف ترتیب دادند واز کثرت روشنی فانوس وشیشہ آلات ہاندی وجھاڑ شب جلوہ روز می نمود ومردم
درمجلس آمدن آغاز کردند حضرت ایشان درجماعت خانہ باچند مریدان تشریف میداشتند راقم این حروف نیز
حاضر بود کہ ناگاہ بادصرصر برخاست وآنقدر شدت درہوا بود کہ حواس مردم بجا نماند قریب بود کہ جملہ آلات
وادوات روشنی از ہاندی وجھاڑ وفانوس برہم خوردہ بشکند وبریزد بمجرد معائنہ این حال سید مرحوم بخدمت
بابرکت حضرت ایشان التجا آوردند واز آسیب باد وتصادم آلات وانطفاء روشنی وبرہمی مجلس امان
خواستند حضرت ایشان بنفس نفیس بالای بام جماعت خانہ قدم رنجہ فرمودند وآن ہمہ خرابی وخستہ حالی کہ
پیش نظر بود ملاحظہ نمودند ہمت صرف کردند وطناب سائبان مجلس آستانہ شریف راکہ بکنگرۂ جماعت خانہ
مربوط بود بدست مبارک خود گرفتند ونگذاشتند ش تا آنکہ باد صرصر رو بکمی نہاد انگاہ کہ طوفان باد فرو نشست
ازمجلس خبر آمد کہ ہیچ نقصان بسامان تجمل نرسید وجملہ آلات روشنی ہمچنان برجا ماند تماشائیان راحیرت
فروگرفتہ بود ونظارگیان راانگشت بدندان ماند- دیگر زیر دیوار جماعت خانہ حویلی بود مولنا محمد عسکری کہ
ازمریدان حضرت ایشان وخویشان سید میر علی شاہ ونائب سررشتہ دار عدالت فوجداری ضلع بودند دران
حویلی می ماندند یکبار حسب عادت کاغذات کچہری بخانہ آوردند تا بروز یکشنبہ کہ تعطیل انگریزی بود بکار منصبی
پردازند یکشنبہ بعد ساعت چار نائب سررشتہ دار در خانہ نبود بوزنہ آمد بستۂ کاغذات کچہری گرفتہ
باخود برد وشور وغوغا برخاست راقم این حروف نیز حاضر بود حضرت ایشان خادم خاص فرستادند کہ
معاملہ چیست روندہ باز آمد وحقیقت حال عرض داشت حضرت ایشان برخاستند وعجلت بالای بام

جانب بازار رفتند بندہ درگاہ ہمراہ بود دیدند کہ بوزنہ آن بقچہ را پیش خود گرفتہ بر سقف دکانی نشستہ است
ونزدیکست کہ آن بستہ را بکشاید آنوقت حضرت ایشان را دیدم کہ نگاہ بر دگماشتہ اند لحظہ بران نرفتہ بود
کہ یک بوزنہ کلان وقوی از جانب جنوب پیدا شد واز بامہای دکانات ملحقہ جوشان وخروشان جست
کردہ در رسید وحملہ آور گشت بوزنہ سابق از ہیبت او دست وپا گم کردہ بقچہ ہمانجا گذاشت وجانب
شمال بے تحاشا گریخت وبوزنہ دوم در عقبش گرم ہمچنان می دوید چون بقچہ تنہا ماند آدم بحکم اشارت رفت
وآنرا بدست آورد دیدش کہ ہیچ آسیبے بدان نرسیدہ بود وجملہ کاغذات بسلامت ماندند دیگر روایت
از برادر بزرگ سید نامیر تراب علی کہ روزی دیدارام ہندوئے بخدمت حضرت ایشان حاضر آمد ومجلس
معمور بود گفت کہ ایندم در مجلس خدائی می بینم واز خود رفتہ ام مرا مسلمان فرمائید حضرت ایشان بر
لفظ مبارک راندند کہ مسجد رفتہ مسلمان باید شد باز عرض داشت کہ بدرگاہ حضرت خواجہ بندہ نواز اجمیر شریف
عزیمت دارم ارشاد شد کہ ہمانجا مسلمان شو چون معاودت کنی بہ بیعت گیریم روز دوم متوجہ اجمیر شریف شد
بعد چندی مسلمان شدہ از اجمیر شریف باز آمد وبخدمت بابرکت بیعت نمود وبہ خواجہ بخش موسوم شد
یک روز رسالداری شرف خدمت دریافت وعرض نمود کہ برادر من در ملک پنجاب مبتلای بلا بجرمی
ماخوذ ست کہ در پاداش آن خطر جانست امید کہ خلاص شود حضرت ایشان ساکت بودند رسالدار
حاضر ماند بعد از ساعتی التماس بیعت نمود حضرت ایشان فرمودند کہ ہرگاہ برادر رشمار ہائی یابد- رسالدار
گوہر این لفظ را آویزۂ گوش کردہ مرخص شد مدت یک ماہ بر این برآمد کہ رسالدار اطلاع فرستاد کہ برادر
من خلاص یافت ودیگر مولوی احمد حسن تحصیلدار کہ مرید حضرت ایشان بودند از خورجہ باکبر آباد رسیدہ
دولت حضوری داشتند خبر رسید کہ اسپ سواری شان از دروازہ یلہ شد مولوی را تشویش پیش آمد
بنام کوتوال شہر رقعہ نبشت کہ مگر اسپ را بدست آورد سپس متامل شد وآن رقعہ را چاک نمود حضرت
ایشان فرمودند کہ این چہ بود مولوی دست بستہ عرض داشت کہ مرکب را پیش در دولت رفتہ است
بسر خودش باز آید حضرت ایشان این لفظ بزبان مبارک آوردند کہ آنچہ کردید وآنچہ گفتید اینہمہ را خوش اعتقادی
شما باعث ست ساعتی گذشتہ باشد کہ آن مرکب بجای خود باز آمد- ودیگر میر محمد علی نام مرید حضرت ایشان بود
نوکری پیشہ وقتی تعطل داشت پریشانی در واثر کردہ وسر بسیمہ بدرگاہ حضرت سیدنا امیر ابو العلا رحمۃ اللہ
علیہ حاضر شد ووظیفہ خواندن آغاز نہاد چون اربعینش را وقت اختتام رسید حضرت بامکرمت دخواستش
نمودند وفرمودند کہ ہمانجا برو ومقصود از ان خدمت حضرت ایشان بود میر بخدمت شتافت وآنچہ
گذشتہ بود بعرض رسانید حضرت ایشان تعریض کردند کہ آیا شما باجازت ما رفتہ بودید میر این

حرف شنوده بگریست ومعذرت خواست والتجا آورد که تقصیر کردم عفو میخواهم حضرت ایشان ازخطای
او درگذشتند سه یا چهار روز بسر آمده بودند که میر بر سر کار شد وبخدمت حضرت ایشان حاضر آمد واز کامیابی
خود خبر داد حضرت ایشان فرمودند که این عنایت حضرت سیدنا امیر ابوالعلاست قدس الله سره العزیز
امروز که هژدهم شهر محرم الحرام ۱۳۰۶ هجری ست وراقم به تسوید اینحروف اشتغال داشت مولنا محمد حسن
وکیل ضلع مین پوری با برادر خود مولوی محمد احسن صدر اعلی بر سر وقتم رسیدند واز این باب سخن راندند
که روزی در اکبر آباد قصد خدمت حضرت ایشان کردم چون داخل در دولت شدم در دل خود گرفتم که
چه خوش بود اگر حضرت ایشان شربت چای بمن دهند بعد ازان که مشرف بخدمت شدم حضرت ایشان
مشرف بر خاطر من شدند و فرمودند که عادت چای خوردن دارید گفتم هر روز که خیر لیکن اکثر اوقات
بکار برم شیخ منصب علی را خواندند درینمیان خطرهٔ دیگر گذشت که تحریک نزله دارم اگر شیر در چای نباشد
خوب ست شیخ منصب علی حاضر آمدند حضرت ایشان امر بآوردن چای کردند و فرمودند که شیر و چای
جداگانه آرید تا انچه مرغوب خاطر باشد بدان میل کنند شیخ حکیم الله یکی از مریدان نبشته که من مدت
چهل سال ملازم خدمت حضرت ایشان بوده ام در اکثر اوقات حضرت ایشان بطلب یکی فرستادند
رونده باز آمد وعرض داشت که در تلاش جهد کردم نیافتم لختی سکوت ورزیدند بعد ازان فرمودند که
فلان مقام برو وبیار قاصد آنجا رفت وهمراه خود آن کس را آورد حال آنکه کرت اول آنمقام از و
خالی بود و دیگر حضرت ایشان که تا ساعت دوازده مجلس میداشتند یک شبی ساعت ده همین که از استنجا
فارغ شدند ومن بخدمت ایستاده بودم خلاف معمول مرا رخصت فرمودند که الحال خانه برو من خانه رفتم دیدم
که نفیر گریه وزاری بلند ست از انکه دختر هفت ساله ام اینجمان را پدرود کرده بود و دیگر آنکه در سفر
گڈھ مکتیسر مامور بوده ام که رخت از پالکی فرود می آوردم چون بمنزل می رسیدند و باز آنرا به پالکی
می نهادم چون روان می شدند صندوقچه که همراه بود بار نداشت واز همان صندوقچه آنقدر خرچ می شد
که مثلش اگر چهار تا صندوقچه خالی گشتی عجب نبود و دیگر یکباره حضرت ایشان را مرض شدید دریافت و
خدمتگاران نیز ناخواسته موافقت کردند من خسته تنها بر خدمت قیام کردم وشب و روز حاضر می ماندم
وقتی در کیسه خرچ پنج فلوس بیش نبود درین میان آهن ساز سر پوش آفتابه و اگردان نو ساخته آورد
حضرت ایشان اشارت کردند که اجرتش حواله کنید عرض کردم که اینقدر نقد در کیسه موجود نیست فرمودند
که بروید وکیسه را دریابید اندرون رفتم و دیدم که کیسه پر از فلوس است و دیگر آنکه حضرت ایشان چون
متوجه عالم معنی شدند و مدت یک سال و شش ماه بر آن گذشته بود مراضرورت استفسار در شغل

پیدا شد و بیاد آن هادی گم کرده راهان دلم بگرفت و آه حسرت از دل پر درد برمی آوردم که بجا روم و از که پرسم و کجا یابم و سه روز همین کیفیت بر من طاری ماند آخر الامر شبی گریان گریان بخواب رفتم دیدم که حضرت ایشان با همون صورت و شان بر سر این خسته جان جلوه کردند و بکمال شفقت و دلجوئی طرب للسان گشتند باین لفظ که گوش کن هرچه بتو سپرده ام یاد گیر و هوش دار ذکر آنست که نه بزبان تعلق دارد و نه بقلب و نه بنفس دمی خود را گم کن تا پیدا شود و پس اینقدر ترا بس ست انتهی - از برادر سید عبد العلی روایت ست که حضرت ایشان چون از بانس بریلی وارد میرٹھ شدند و بخانه منشی محمد اعظم سررشته دار فرود آمدند شاهزاده سید اصغر علی شاه را که اکنون صاحب سجاده حضرت ایشانند تپ محرق دامن گرفت و حضرت ایشان را عاشق متغص گردید در ظاهر رجوع باطباء شهر قرار دادند و حضرت ایشان در باطن بجناب حضرت سلطان المشائخ محبوب الهی قدس الله سره العزیز متوجه شدند و این بیت القا شد و بر زبان مبارک رفت ؎ یا نظام الاولیا والدین صدر اصفیا ؛ قرة العین نبی شان علی مرتضیٰ + از همانوقت صاحبزاده را خفت در مرض راه یافت و بتدریج آن گرانی سر بفرو نهاد حضرت ایشان بشاهزاده مخاطب شدند که دهلی رفتن دل می خواهد عرض داشتند که بلی درین میان منشی محراب علی سررشته دار جج حاضر آمد پسر کی داشت بیمار جان بلب حالت احتضار بگذارد و التماس قدم رنجه نمود حضرت ایشان معذرت کردند و شربت آب دیده ارزانی داشتند بمجرد آنکه طفلک بیمار فرو خورد چشم بکشاد و شیر از پستان مکیدن گرفت و به شد - برادر بزرگ غلام عبد القادر الدنی که بار طریق اجازت یافته حضرت ایشانند کتابت کرده اند که برادر بزرگ مولانا بدر الحسن موهانی به تهمتی از قبیل ارتشا در ابتلا افتادند و از حضرت ایشان مامور صبر و رضا بقضا شده مدتی معدود بمراد آباد در زندان را آباد داشتند مرافعه ها را کار بستند اما از کار بسته گره نکشود چون از هر طرف یاس رو نمود روی نیاز بسوی حضرت ایشان آوردند و عرضداشتی مشتمل بر احوال پریشانی و بیکسی و نا امیدی مرتب کرده به پیشگاه حضرت ایشان ابلاغ نمودند شهر برادران شیخ منصب علی که مقرب بساط دولت بودند آنرا ادب پیش کردند و بعد حصول اجازت کشود و خواندن گرفت عنوان عرضداشت این بیت بود ؎ مکن تغافل ازین بیشتر که می ترسم ؛ گمان برند که این بنده بی خداوند ست + حضرت ایشان اول این بیت که خوانده شد چشم بر هم نهادند شیخ منصب علی ساکت ماندند و لحظه توقف شد حضرت ایشان چشم مبارک وا کرده به شیخ منصب علی خطاب کردند که چه نوشته ست شیخ من همان بیت را باد ب باز خواند حضرت ایشان باز چشم بند کردند بعد لحظه ارشاد شد که نوشته ست شیخ همان بیت انشاد کرد و حضرت ایشان استماع نمودند کرت چهارم که این معامله رفت دریای رحمت بجوش آمد و بی آنکه عرضداشت تمام شود فرمودند که بروید و ببرید روز دوم علی الصباح

شیخ منصب علی حسب عادت و قاعدہ خود حاضر آمدند و کورنش بجا آوردند حضرت ایشان ارشاد فرمودند که
بروید و برادر خود مولوی بدرالحسن را همراه خود آرید چون صادق العقیده و کامل الیقین بودند همانوقت عازم
کول عرف علی گڈھ شدند و بمنزل مقصود رسیدند همانديم مولانا را از محبس خلاص میکردند همه حاضران اقرار بریز
بیعت کردند ۵ اولیارا هست قدرت از الٰہ ۵ تیر جسته باز گرداند ز راه ۵ و حکایت دیگر نیز آورده اند که
سبق ذکر یافت از ترتیب مجلس در صحن آستانه شریف و برخاستن بادصرصر تند و محفوظ ماندن شیشه آلات جهاڑو
هانڈی و فانوس که در شامیانه آویز بودند - و دیگر مولوی احمد حسین تحصیلدار که در جوار خانقاه حضرت
ایشان مقیم بودند زن برادرش احمد حسن آسیب زده شد دران ایام که آبستن بود و نوبت بدان
رسید که جان از دست خلل بیرون بردن دشوار می نمود چون وضع حمل کرد مضغهٔ بیش نبود همشاهدهٔ
این واقعه حیرت روی نمود و جمله اهل خانمان را هیبت تمام در گرفت انگاه رجوع بخدمت بابرکت
حضرت ایشان آوردند آنحضرت خذف ریزه چند خط کشیده دادند که از ان مرض صعب دور شد و
مریضه شفا یافت - دیگر حکایت یله شدن اسپ سواری تحصیلدار از پیش دروازه خانقاه شریف و باز
آمدنش بسر خود نبشته اند که پیش ازین مفصل تحریر آمد - دیگر وقتی فرحت علی برادر شیخ منصب علی مهتمم مهام
خانقاه را زحمتی پیدا شد از آسیب پری یا جنون که از هر پنج انگشتانش خون روان می شد و بحالت
بیخودی گوناگون درد و الم او را مضطرب میداشت شیخ خاکستری ازان گردان جماعت خانه گرفته فرستاد
و آن بیچاره ازان پنج باز رست و بیارمید - و حکایتی دیگر بقلم آورده اند که یکبار پیرزنی بخدمت حضرت
ایشان حاضر شد و التجا نمود که فرزند من از من جدا شده و بطرفی سر نهاده و تا اینديم خبرش باز نیامده
است مترصدم که ازان بیاگهم حضرت ایشان فرمودند که بدربار حضرت خواجه بزرگ غریب نواز
قدس الله سره العزیز حاضر شو ترا از انمقام آگهی حاصل گردد - پیرزن اتکا بر ارشاد نموده روان شد و باجمیر شریف
خود را افگند و پیش بلند دروازه بخواب رفت بشارت دادند آن پسر گم کرده را که فرزند تو در شتر خانه والی ٹونک
است برو و با خود آر - چون بیدار شد راه ٹونک گرفت و چون پرسید فرزند خود را نیافت لاجرم از انجا برگشت
و بدرگاه عالیجاه اجمیر شریف حاضر آمد و بمقام بشارت خیزد دیگر بخواب رفت کرت دوم بگوشش در دادند
که پسرت از ٹونک غیر حاضر بود اکنون بجای خود باز آمده است و ترا خواهد پیوست پیرزن از ٹونک پسر را همراه
خود گرفته باکبرآباد سالما و غانما رسید و شکر بجا آورد که همین توجه حضرت ایشان فرزند من بمن پیوست
و این قصه ستر آن بنسبت خصوص را کشف می کند که حضرت ایشان را با خدمت حضرت خواجه بزرگ قدس سره العزیز بود
و دیگر واقعه شیخ خورشید علی کوتوال بلند شهر نگاشت که در زمان بغاوت عام هند ۱۸۵۷ع مجرم قرار یافته

بمجلس مراد آباد آفتاد واز منصب شیخنگی معزول گردید مہین پسرش کہ کرامت علی نام داشت بعلت بغاوت پیر مواخذہ
آمد وبنوعی از انجا در گریخت وخود را بہ بریلی کہ قرارگاہ جملہ بغات بود افگند و در ہنگامۂ شورش بیاسا رسید
خورشید علی کہ از روزگار اینچنین چشم زخم دید واز تہیدستی و بی جمعیتی کارش باستخوانش رسیدہ بود با مولوی
احمد حسین گڈھ مکتیسری تحصیلدار اترولی طرح مراودت انداخت از انکہ ہر دو مرید حضرت ایشان و یار طریقت
بودند در انوقت کہ بخت کوتوال بر سر مساعدت بود از مشیت الٰہی اتفاق چنان افتاد کہ حضرت ایشان را
جانب دہلی بزیارت آستانہای متبرکہ سفر پیش آمد چون محانسرای قصبۂ کول بورود ہمایون شرف یافت تحصیلدار
بضرورت کار حاکم درانجا رسیدند و باسیدی میر تراب علی کہ خاص ملتزم رکاب سعادت بودند برخوردند و ازین
آمد دولت عز آگاہی یافتند بخدمت باعظمت حضرت ایشان فخر اندوز حضوری گشتند وکوتوال معزول یار طریقت
خود را نیز برخواندند کوتوال باحال زار اُفتان وخیزان حاضر شد وچون نظرش بر جمال مبارک افتاد دلش بہم
برآمد و بی اختیار رہای ہای گریست و یاد مصائب زمانہ و سرگذشت درد آلود بر وہجوم آورد و عنان اختیار
از دست او ربود حضرت ایشان را بدیدن این حال رحمت آمد چیزی از وظیفہ ارزانی فرمودند و خود بدولت
دہلی روان شدند ہفتہ بیش نگذشتہ کہ خواجہ احمد حسن سہارنپوری سپرنٹنڈنٹ پولیس در مقدمہ سید مہربان علی کہ
از یک لک روپیہ مال و نقدش بدزدی رفتہ بود پیش حاکم درخواہ نصب خورشید علی کوتوال معزول کردند تا مگر
بہدستی و پشتی او کار تحقیق سرقہ و گرفتاری دزدان بانجام رسانند کوتوال منصب تھانہ داری کلاوٹی از پیشگاہ
حاکم وقت بشرط اتمام این خدمت نامزد گردید خورشید علی چون این معاملہ بوقلمون دید عرایض نیاز یکی بعد دیگری
متوالی فرستاد تا این مہم آسان شود واز این کار بستہ گرہ بکشاید از پیشگاہ حضرت ایشان ارشاد شد کہ
خورشید علی را ہوس ست معزول نخواہد گشت اعلام کنید وہمچنان بظہور آمد کہ شیخ خورشید علی تا دم واپسین بر
ہمان منصب کوتوالی بلند شہر قائم و کامران ماندند۔ وہمرنگ این قصہ قضیہ مولوی احمد حسین تحصیلدار
مسبوق الذکرست کہ تحصیلدار دو ماہ قبل از بروز بغاوت فوج رخصت حسب قاعدہ حاصل کردند
و با عیال و اطفال بموطن مامن خود اقامت گزیدند و در آنزمان پر آشوب از تمام مکارہ و حوادث
محفوظ و مصئون ماندند چون ہنگامۂ بغاوت فرو نشست وامن وامان پیدا آمد تحصیلدار با جازت
حضرت ایشان در صدد حصول معاش شدند و بر منصب خود کہ تحصیلداری اترولی بود فائز گشتند
با آنکہ ہیچ قاعدہ و قانون مقتضی نبود کہ نوکری تا دو سال از کار خود باز ایستد و دیگر بار تشریف ہمان
منصب گیرد جملہ ارباب قانون وضوابط بران اتفاق کردند کہ ما ہیچ معاملہ نظیرش نیافتہ ایم و
بیرون از دیدن و شنیدن ست و این نیست مگر از تصرفات حضرت ایشان قدس اللہ سرہ

مولوی غلام عبدالقادر الدنی زیدی این ہم نبشتہ اند کہ روزی حضرت ایشان حسب عادت باجماعت
طالبان حق حقایق و معارف و تذکرہ بزرگان سلف از زبان گہربار میفرمودند و من نیز حاضر مجلس بودم
زنی ازان فرقہ کہ بطوایف موسوم ست نیز درانجا سماعت می نمود گریستن آغاز نہاد و عرض داشت کہ من
از پیشہ خود توبہ میکنم و زندگی خود چنانکہ باشد بسر نمایم بمعائنۂ اینحال عبرتی تمام بر خاطر حاضرین تر و بیقین
پیوست کہ اینہمہ برای نصیحت گرفتن حضارست ما ہمگنان متاثر ازان شدہ دست بدعا شدیم کہ حق سبحانہ
وتعالی ما را از مناہی و ملاہی برکنار داشتہ در ظل عاطفت حضرت ایشان دارد۔ محمد عبداللہ خان جلیسری
مرید حضرت الٰہی قدس سرہ نبشتہ اند کہ شبی بحالت شدت مرض مرا زیارت جناب امام حسین سید الشہدا
علیہ السلام و حضرت الٰہی در عالم رویا نصیب شد ارشاد فرمودند کہ بہ شدی بامداد آن از مرض وارستم چون
این واقعہ بخدمت باعظمت پیر و مرشد عرض کردم فرمودند کہ دیگران ہم مرا بمعیت حضرت سید الشہدا
رضی اللہ عنہ دیدہ اند غالبًا وصال من بشہادت انجامد و ہمچنین بوقوع آمد کہ در آخر وقت مرض اسہال
لاحق شد و متوجہ عالم قدس گشتند۔ مولوی طفیل احمد مرید حضرت الٰہی قدس سرہ بقلم آوردہ اند
کہ در زمان بغاوت ہند مرا تا چہل روز تپ لرزہ نگذاشت روز آخر بعد لرزہ و ظہور تپ حالت غشی طاری شد دیدم کہ
حضور اقدس عصا در دست تشریف آوردند و آثار مسرت بر چہرۂ مبارک عیان بود ہمین کہ افاقت ازان
حالت دست داد از بستر شادان برخاستہ این واقعہ بخدمت والدہ ماجدہ گذاردم کہ حضرت بابرکت بقدوم
میمنت مرا از مرض خلاص کردند و ہمچنان شد و بعد ازان مرا لرزہ نگرفت۔ دیگر بتقریب مکتب شاہزادۂ عالی
گوہر سید اصغر علی شاہ سلمہ اللہ تعالی حاضر آمدہ تا آخر رمضان ملازمت کردم یک روزی بعد نماز مغرب
شرف حضوری یافتم حضور اقدس را دیدم کہ تنہا در کمرۂ خورد تشریف داشتند مخاطب بمن شدہ
فرمودند کہ این وقت طاہر شاہ مندراسی را کہ در عرس حضرت خواجہ سلیم چشتی قدس اللہ سرہ العزیز بہ
فتحپور سیکری رفتہ است معاملۂ پیش آمد و روی جانب مغرب فرمودند کہ آن سمت فتحپور سیکری است
کرت دوم متوجہ بمن گشتند و بزبان مبارک راندند کہ این وقت طاہر شاہ مبتلا بہ بلائی گردید امروز چہ
تاریخ ست عرض کردم کہ شب بست و ہفتم ماہ رمضان شریف ست بر لفظ مبارک رفت امشب
شب قدر ست یاد دارید چون طاہر شاہ از فتحپور سیکری باز آمدند از احوال عرس شریف پرسیدم گفتند
کہ آنجا مشغول بودم ناگاہ مادرم از مندراس رسیدہ دستم بگرفت و گفت کہ تو در غیبت من قصد اینجا
کردی اکنون با خودت مندراس برم بمعائنۂ این معاملہ اضطراب تمام روی داد حضور اقدس را یاد
کردم آن صورت از چشم من غائب شد و من ہمچنان مشغول ماندم مرتبہ دوم مادر بایک درویشی

سر برهنه موی دراز باز آمد و آن درویش دستم بگرفت و گفت برخیز تا بمندراست برم من تا باین درشتی
نیاورده باز حضور اقدس را یاد کردم یا سید مظفر علی شاه خبر گیرید - بجز این لفظ آن اشکال نا پدید گشتند
تعالی الله ذات برکات حضرت الٰہی قدس الله سره العزیز چه قدر مشکل کشا بود - دیگر وقتی علت زکام و
حرارت بر من استیلا کرد چنانکه فرض و سنن نماز شام ادا نمودم دو دیگر تاب وظایف معمولی نیاورده اندرون
خانه شدم و لحاف بر سر کشیدم دیدم که حضور اقدس عصا در دست تشریف ارزانی داشتند علی الفور حرارت
و زکام فروشد صحت رو نمود و بیرون از خانه آمده وظایف معمولی خواندم دیگر یکبار دخترم را در پهلو
بر خاست که از شدت آن هوش در باخت سبجهٔ عطیه حضور اقدس در آب برآورده قطرات چند در
دهانش انداختم همان دم بهوش آمد و گفت که حضور اقدس تشریف آوردند و دست شفا بر سینه ام فرود آوردند که
ازان صحت یافتم - دیگر مولوی غلام سبطین وکیل سرکار در اکبر آباد بجرم تغلب ماخوذ و سپرد عدالت سشن بج شد
و مقدمه اش بدو سال کشید وکیل ازین ماجرا به تنگ آمده التجا بحضور اقدس آورد آنوقت که تاریخ اختتام
مقدمه و حکم تعزیر نزدیک بود بر زبان الهام ترجمان رفت که بروید و نظر بخداوند تعالی دارید نیکو خواهد کرد
چون تاریخ معهود در رسید حاکم عدالت وکیل را اجازت بکرسی نشستن داد و بجانب جنٹ که منصب دار فوجداری بود
رو آورد و گفت که این مقدمه حساب فهمی ست رجوع بعدالت دیوانی بایستی کرد نه به فوجداری و شما که
در عدالت زیرین ترتیب این مقدمه کرده اید و مقدمه را سپرد بعدالت سشن نموده پس آمدن شما درین
عدالت بغرض تقویت و اثبات مقدمه خارج از ضابطه قانون ست باز گردید و کار عدالت خود کنید و
بوکلاء مولوی غلام سبطین گفت من از شما خورسندم که شما طریق همدردی با برادر هم پیشه خود سپرده اید و دست
از اجرت شسته شما را احتیاج بگفتگو نیست بعد ازان دو سه شهادت از جانب مدعی گرفته مولوی
غلام سبطین را رها کرد و بکار وکالتش مشغول داشت این سرگذشت عدالت بود و اینجا حضور
اقدس از حجرهٔ شریف برآمدند و با من مخاطب شدند که امروز مقدمه غلام سبطین پیش گردید دیر نبود
که مولوی غلام سبطین حاضر آمدند و انچه بر سرش گذشته بود بعرض رسانید دیگر سالی که بملک اودھ
حضور اقدس را اتفاق سفر افتاد و رود دیمنت بمقام رودلی بزیارت باعظمت شیخ عبد الحق
قدس الله سره العزیز شد شاه مسعود احمد که از اولاد شیخ و مهتمم درگاه شیخ قدس سره بودند این خبر
جان بخش را یافته در مطبخ حکم فرستادند که قیمهٔ بامیتھی ساگ هم برخوان باشد و آن مرغوب خاطر حضور اقدس
بوده است چون بندگان حضور نزول فرمودند از زیارت شیخ قدس سره بیاسودند و نوبت بطعام رسید
صاحبزادهٔ درگاه شاه التفات احمد که سجاده نشین حضرت شیخ قدس سره اند آنرا پیش حضور اقدس

بدست خود کشیدند ہما نوقت اشک گوہر نثار از چشم مبارک جاری شد و بار بار این کلمہ بر زبان فیض ترجمان
میرفت مہمانداری چنین باید کہ حضرت شیخ قدس سرہ فرمودہ ماند روز دوم سجادہ نشین بس بس خواستند
کہ امروز ہم قیام شود لیکن حضور اقدس معذرت کردند باین لفظ کہ ہر کرا مہمان بودم رخصت نمود دیگر
توقف نتوان کرد۔ دیگر در اثنای سفر باظفر ملک اودھ ہر گاہ کہ حضور اقدس بمقام نوابوان درگاہ
فروکش بودند روزی سید سجاد حسین ہرائچی از سادات بارہہ کہ تھانہ دار ضلع گونڈہ بود بزیارت
حضور اقدس حاضر شدند و ساعتی چند اکتساب شرف حضوری کردند چون از انجا برخاستند عرق آلود
از بالای بام فرود آمدند و اشک از دیدہ می ریختند و میگفتند کہ دنیا بہ برکت اینچنین اہل اللہ قائم ست ما را عمال را
مہلت یک روزہ نمیدہد۔ دیگر روزی از زبان مبارک حضور اقدس سرہ سماعت کردم فرمودند کہ از حقیقت
تعالی شانہ اجازت بیعت گرفتن بر سلسلہ کہ بتاریخ دوم جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۳ ہجری قدسی الہام شدہ
باین لفظ ست ہر کرا دستگیر شوی این بیعت ست مانند بیعت دیگران۔ دیگر مرزا اکبر بیگ اثنا عشری
کبیر السن بحضور آمد نشست و گفتن آغاز نہاد کہ ما از دوستان والد بزرگوار شما جناب سید نور علی شاہ
رضی اللہ تعالی عنہ ہستم و بندگان حضور را در کنار پرورده و حضرت الٰہی قدس اللہ سرہ کہ علم آن داشتند
لختی سکوت ورزیدند و متوجہ گشتند دیر نبود کہ مرزا را کیفیتی بگرفت و از پای برخاست و خود را بر قدم
حضرت باعظمت انداخت کہ بہ بیعت مرا دستگیر شوید حضور پر نور این لفظ بر زبان آوردند کہ حضرت مرزا
این چہ خیال ست ما کنار پرورده بقول شما ہستم نیکو باشد کہ بر دست پیری سا نخورد بیعت کنید مرزا بگریہ
وزاری در آمد و عرض نمود کہ من بر دست حضور توبہ کنم حضرت باعظمت تعلل میفرمودند و مرزا را قلق و
اضطراب می افزود چون اصرار مرزا از حد گذشت التماس او پذیرائی یافت خود مرید شد و جملہ عیال
خود را بجملگی ارادت حضور پر نور آورد و مرزا از ینجہان درگذشت خدایش بیامرزد فرزندش نواب جان
نام لباس گوناگون در بر کرده از شہری بشہری و از ملکی بملکی آمدن و رفتن دارد ــــ

منامات حضرت الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز کہ از زبان مبارک بسماعت رسید

قال مولانا و مرشدنا قد خطر ببالی مرۃ ان المصائب التی وقعت علی امام الکونین
حسین بن علی رضی اللہ تعالی عنہ فی دشت کربلا ما فعل بوالدیہ وجدہ المصطفی صلوۃ اللہ
علیہم اجمعین فاذا انا بنائم فرایت فی المنام کہ جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ تشریف میدارند
من از خدمت ایشان استفسار کردم حضرت ایشان اشارت بجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردند چون بحضور اقدس عرض کردم فرمودند از سیدہ عالم باید پرسید بموجب ارشاد حاضر بجناب خاتون جنت سلام اللہ علیہا شدم از سوگواری و الم انچہ در بندگی ایشان مشاہدہ کردم در گفتن نیاید گریہ در من افتاد و سخت بی اختیار گریستم چنانکہ چشم من بکشاد بعد ازان در دل گذشت کہ چون حال چنین ست خود بر حضرت امام حسین علیہ السلام چہ رفتہ باشد ہم در خواب دیدم کہ خدمت امام ہدی صاحب تسلیم و رضا یعنی جناب امام حسین ابن علی مرتضی سلام اللہ علیہما با خاطری آسودہ در جائی متمکن ہستند بمشاہدہ جمال باکمال حضرت ایشان آنہمہ اندوہ من فرو نشست و تسکین تمام حاصل گردید الحمد للہ علی ذلک

قال مولانا و مخدومنا رایت فی المنام مرۃ کہ من طوف روضۂ مقدسہ جناب سید الانام علیہ و آلہ الصلوۃ والسلام بکمال ذوق و شوق میکنم و چیزی بر زبان من جاریست چون نیکو تامل کردم این دو بیت بودند ؎

بلغ العلی بکمالہ	کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ و آلہ

قال سیدنا و مولانا رایت فی المنام مرۃ کہ من اندرون روضۂ مقدسہ نزدیک مرقد معلی جناب سید الشہدا حسین ابن علی مرتضی علیہما التحیۃ والسلام گریان ایستادہ ام چون نظر بیک جانبی افتاد دیدم کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم تنہا بنفس نفیس رونق افروز ہستند آنسو روان شدم خواجۂ دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم بسرعتی کہ در بیان راست نیاید متوجہ بمن شدند و ہر دو بازوی من بدست مبارک گرفتہ مرا بجای خود نشاندند و خود بذات اقدس از نظر من پنہان گشتند الحمد للہ علی ذلک

قال سیدنا و مولانا رایت فی المنام کہ از ہر شی آواز انی انا اللہ بگوش خود می شنیدم و آنوقت عجب عالمی طاری بود کہ در بیان نیاید الحمد للہ علی ذلک

قال سیدنا و مولانا رایت فی المنام مرۃ کہ من بجائی رفتہ ام حضرت قدوۃ الاصفیا سید ابو العلا رحمۃ اللہ علیہ را دیدم کہ در لحدی آرمیدہ اند و چادری برنگ گلابی بر سر کشیدہ نزدیک تر رفتم و انگشت پای حضرت ایشان گرفتم بیک ناگاہ از جای خود برخاستند و نشستند و روی مبارک بجانب من کردند و این لفظ بر زبان مبارک راندند ہمنے دین بھی دیا اور کچھ دنیا بھی دی ۔ الحمد للہ علی ذلک

کلام سراپا الہام حضرت بابرکت سید مظفر علی شاہ مدون کتاب مستطاب جواہر غیبی متخلص باللہی قدس اللہ سرہ العزیز

متضمن حمد و نعت و مناجات و مناقب ست با تقریظ منثور و منظوم از محمد ابوالحسن متخلص
بہ حسن فرید آبادی و تقریظ منثور دیگر از منشی محمد عمر دراز خان منصبدار سررشتہ مراکب دخانی
اکبر آباد غفر اللہ ذنوبہما و ستر عیوبہما

تقریظ محمد ابوالحسن متخلص بہ حسن رحمہ اللہ و غفر لہ

درین آوان کہ دامن تعلق از ہمہ برچیدہ با دل فارغ صحبت داشتم و نقوش کثرت از لوح خاطر فروشستہ
خویشتن را از زحمت این و آن فراتر می پنداشتم - نہ از تنعم پیشین اثری بود و نہ از تذلل آخرین خطری
روزہا بکسب مالا بد میگذارندم و شبہا بہ بیغمی نفس میراندم - نہ رقیبی بود کہ مساز کہ با او دل خوش کردمی
و نہ جلیسی ہمراز کہ صحبت او را غنیمت شمردمی - و در رغبت گاہ گاہ ناحق بدل فرومی بردا ما
موافقت بقضا و قدر آنہمہ را از سینہ می سترد - طایفہ گمان بردند کہ بباطل پایہا بر خود می چیند
و گروہی در شک افتادند کہ بہ نگاہ استغنا در ہمہ کس می بیند اگر صاحب دنیاست پس از صحبت انبای
جنس نفور چراست و اگر از حلقۂ فقراست باری عزلتش کجاست اما چون در باطن خود نظر می کردم
ذوقہا ازین ابیات می بردم ؎

آنکہ مست بادۂ یکتائی است	بی نیاز از ساغر مینائی است
دوستان دارید از من دست خویش	عافیت در گوشۂ تنہائی است
تو ز خود غافل غلام ہر خسے	شہریاری در خودت دارائی است
از نظر غائب مشو کین ہیچ نیست	چشم پوشیدن ز خود عنقائی است
عشق مولی دان صراط مستقیم	کفر و دین خود ملت آبائی است
ہر سر و سودای او دیگر حسن	طالب اللہی و مولائی است

آگاہ دلان نیکو دانند کہ بسی بر نیاید کہ تغیر تام در وضع روزگار راہ یافت و طرز تمدن و حسن معاشرت
کسوت دیگر بر قامت خود بافت آن السنہ قدیم و آن علوم مشرقی کہ پیش ازین روز بازار داشت
خود را چون جنس ہیچ میرز در گوذہول انباشت و نوبت کار تا باینجا رسید کہ لفظ مولوی با نام ہمچو
منی ملصق گردید مقام ملال ست و تاسف نہ جای تعصب و تقشف درین وقت اگر دانند از صحبت
کنار گیرد معذور ست و اگر شناسائی در گلیم حسرت بمیرد مجبور - حالتی چنین بود کہ این کس فرانمود
درین میان آرندہ ڈاک کاغذی بمن داد چون نیکو نظر کردم یافتم کہ جوہر شناس قدر دان
محمد عمر دراز خان کہ سلسلۂ عمرش دراز باد و دولت خوانی را چشم بردلش باز چندی از اشعار در رنشار

فراهم آورده و نبذی از منثور خود در ان تعبیه کرده علی الحال سر بگریبان فرو بردم و این دو بیت را ترجمان حال خود شمردم ؎

فلو قبل مکاها بکیت صبابةً	لسعدی شفیت النفس قبل التندم
ولکن بکت قبلی فهیج لی البکا	بکاها فقلت الفضل للمتقدم

نثرش نثری رفعت بود و فقراتش جوزا منزلت سخندان معنی شناس رمز آشنا حقیقت اساس ترسیت از فحوای کلامش آشکارا بود و ادب از سیاق مرامش نمودار با اینهمه دماغ جانش از روایح ارادت لبریز و سویدای دلش از نور صداقت موج خیز - صاحب دلی ست در زی ارباب دنیا و آزاد طبعی ست بی ریب و ریا شگفتها دارم و از غرائب ها می شمارم که درین زمان هجو صاحبدل مصاحب زبان در عرصهٔ وجود اند که هم در دنیا مسعود اند و هم در عقبی محمود - بعد از نثر چندین از اشعار جواهر نثار که بر صفحهٔ قرطاس رقم بود ند نتوانم کرد از مدیحش دم زنم چندی بصورت غزل داند کی بلباس نعت و منقبت اما اگر بنظر امعان مشاهده رود فی الحقیقت دفتری بود از حقایق و معارف هر بیتی ازان ابیات معانی یک کتاب در بر داشت و خط نسخ بر نسخ نو و کهن می نگاشت عذوبت کلامش لسان الغیب را چاشنی تازه می بخشید و شیرینی زبانش مثنوی معنوی را شکر بر شکر می پاشید عطار را دماغ جان از بوی دلاویزش معطر بود و روح سنائی از نور جان فزایش منور - هر بیتش خزینه ایست از اسرار الهی و هر شعرش کنزیست از رموز آگاهی - حقایق بلند از شرح مبینش صورت تصویر بسته و معارف ارجمند از آب تبیانش گرد خفا از رو شسته - غزالان معانی اطلاق در کمند ترکیب الفاظش بند و آهوان اشارات غیب هویت در سلسلهٔ امواج تعینش مستمند گاهی تفسیر کنت کنزا مخفیا را داد کما حقه دارا و وقتی سر لولاک را بر منصهٔ شهود نهاد اگر جای خمخانهٔ توحید را در کشود تشنگان بادیه طلب را سیر نمود و چون در مقامی آتش عشق و محبت افروخت مشتاقان جمال را پروانه صفت پاک بسوخت نیاز دست بگریبان نازانداخته و سوز نرد محبت با ساز باخته تلوین با کام دل هم آغوش و تمکین را بیم مزلت از دل فراموش بیرنگی را از معانیش ناز برناز بود و اطلاق با مضامین ساده اش دمساز وحدت از پردهٔ کثرت رو نما و کثرت در نقطهٔ وحدت چهره کشا اجمالش کنه حقیقت را وا می نمود و تفصیلش مراتب سته را گره از کار می کشود غلبت از بادهٔ مفهومش مخمور و شهود از وضاحت مصداقش سراپا ظهور - بالاتر آنکه تلقین در فیض بر روی طالبان کشوده و تعلیم از سرادق الفاظش رو نمود و شکر را روش مستانه در کار و صحرا را زبیانش گرم بازار - در حقیقت

این نہ اشعار اند کہ برسم معہود ترکیب از الفاظ مانوس یافتہ و معانی آبدار مثل گوہر شاہوار ازان تافت
بلکہ آئینہ حقیقت اند و مرآت معارف و دقایق کہ عارفان حقیقت آگاہ صورت مقصود دران مشاہدہ
میفرمایند و واقفان اسرار معرفت چشم تمنا بر روی او میکشایند و چرا نبود کہ این کلام در رنظام
تراویدۂ لب و زبان حق ترجمان شاہنشاہی ست کہ امروز در دار الملک فقر بر تخت کامرانی جلوس
میمنت دارد و منبر خلافت و نیابت از خطبۂ ہدایتش جلوۂ سعادت یعنی قطب ارشاد قبلہ ابدال و اوتاد
آفتاب حقیقت رہنمای طریقت بحر عرفان لاہوت گوہر عمان ہاہوت مقرب درگاہ الٰہی مظہر انوار
نامتناہی حامیِ دین مبین حافظ ارکان شرع متین جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول صاحب
ہدایت و ارشاد مالک مقامات و اجتہاد درۃ التاج سیادت قرۃ العین نجابت امام طبقات انام مقتدای
ہر خاص و عام گوہر درج نبوت اختر برج فتوت مولی العرب و العجم سلطان الموالی
و الخدم سید السادات مفخر الکائنات حضرت ظل اللہ سید مظفر علی شاہ لا زال
شمس ہدایۃً طالعۃ ؎

در خاندان فقر کہ شمع منوری	در ملک باطن آمدہ شاہ مظفری
علم سلوک را تو ئی استاد باہنر	در طبقۂ مشائخ دین شیخ اکبری
بر آسمان فقر و فنای چو آفتاب	در معدن شریعت و ناموس گوہری
نازد بذات پاک تو بس شجرۂ نسب	نور دو چشم حیدر و روح پیمبری
از صلب آدم آمدہ فی چون تو در وجود	شد سالہا کہ دور کند چرخ چنبری
خواہد شرف ز نسبت پای تو تخت ماہ	کسب سعادت از تو کند بخت مشتری
دلہا ز فیض تربیت یافت رنگ و بو	ما نا کہ چون سہیل درخشندہ اختری
ہر کس کہ در ازل ز حقیقت نصیب یافت	بختش کند بسوی جناب تو رہبری
زانگونہ نسبت تو بلند ست کز علو	ختم ست بر تو سلسلۂ چشت و قادری
آنرا کہ بہرۂ ز ارشادت نہادہ اند	آموزد از حضور تو آئین سروری
ذات تو چونکہ مظہر نور نبوت ست	تعمیر شد برای تو این قصر ششدری
چون قامت تو بہر عبادت گرفتہ خم	بگذاشت سرو در چمن دہر عرعری
گر دست من ببوتہ خورشید وا رسد	بر پای تو نثار کنم زر نشش سری
مداح چو تو شاہ فلک جاہ گشتہ ام	در زیر خاک می طپد از شک نوی

مطلع ثانی

آدم گذاشت بهر تو تشریف مهتری — حوا گرفت از پی تو مهر مادری
انوار حق ز روی تو رخشان سزد اگر — نور از تو اقتباس کند مهر خاوری
تا خطبه را بنام تو خوانند قدسیان — طوبی شگفت نیست رود گر بمنبری
فرزند مرتضای و صاحب ولایتی — فخر منست گر نهم سر بقنبری
مانا بقلب تست ازان رو بسطح باغ — شکل عروس یافته شکل صنوبری
سازی مهندسانه نظر پیش تو فلک — خود را کره صفت فگند از مدوری
ادراک کی شود خط سیر ترا مماس — مرکز کجا رسد بمحیط از فراتری
تفریق کی رسد بمقامی که جمع تست — هان قسمت دیست بضرب بکسری
جبر است و نی مقابله لیکن معادله است — در مجلست که نفی ز اثبات شد بری
شد خط استوا ز طریقت طریق شمس — خط مقوس آمده در کار محوری
جوزا بود ز نغرهٔ توحید تو دو نیم — میزان کند ز عدل تو قصد برابری
ای مصدر حقایق و ای عارف رفیع — معروف را تو آمر و ناهی ز منکری
جمع ست و جمع جمع مرا دم ز لطف تو — مجهولم و علیل بنظر فم چه بنگری
نحوی بر فع جاه نصب گشت عین من — کان شد بناء کسر به ترکیب عنصری
مشغول سفسطه شده تصدیق میکنم — نوعی نماند یاد ز جنس تصوری
فصل بعید سلب سلوک از دلم نمود — محصور جزئیات شدم در تو انگری
موضوع علم من نبود جز وجود تو — محمول باد حدد گر رسم آزری
امروز جزء لایتجزی ز جود تو — با من همان کند که با عراض جوهری
صورت دگر ندیده هیولای جسم را — بر اصل مطلق آیم اگر نیک بنگری
باب السلام من حرم خانقاه تست — شوق طواف و بسته ام احرام اکبری
شوطی زنم بفرق و مناسک ادا کنم — بر کوه حرمت آیم و لبیک را حری
نص اصول دین متشابه نشد بمن — امر تو محکم ست و مفصل ز برتری
از استعارهٔ کرمت بخت من بکام — تشبیه در بیان چه دهم از سخنوری
تعقید نیست در غرابت تناسق است — در شعر من که نظم فصیح ست از دری

مطلع ثالث

صدر ہدی و بحر ہمم طور سروری — بدر الدجی و ابر کرم نور شتری
پای مبارک تو دو تا تاج فتح باد — زانا ر انتقاد و ترا دف بہ نگذری
برناخنت اگر سر مشکل رود حلست — مشکل کشاست اسم تو گر نیک بنگری
ظرف دل ست مہر زدہ از سوی مقال — آن بہ کہ در سکوت باسم تو پی بری
تنصیص اسم در ہمہ شرط ادب نبود — بردم بکار تعمیہ زان سحر سامری
دیگر کنایہ ہست بلیغ از صراحتی — داند کسی کہ یافت مذاق ہنر وری
ہر چند عروض و قافیہ داند تن طبع من — نی خاطرم پسند کند نام شاعری
سالم ز حشو و ہم ز زحافات نادرست — ہر بیت من کہ ہست نمونہ ز عنصری
ارکان اوست بستہ باو تاد معرفت — اسباب اوست فاصلہ دار از مزوری
بحر طویل شد سخنم قصہ مختصر — قصر ملال و حذف خلل بہ کہ داوری
لبیک میزند بدعای تو ام لبید — احسنت میکند بہ ثنای تو بہتری

آبای علوی را نظر شفقت بر زمین کہ ہمچو خلف الصدق از بطن او بوجود آمد و امہات سفلی را فرق نازش بر آسمان کہ ہمچنین فرزند رشید از صلب او بشہود۔ اجرام سماوی چشم حیرت دوختہ کہ ہیچ صاحبدلے مثل او ندیدہ و اجسام طبعی از تہنیت مایہ ہا اندوختہ کہ در خانوادہ اش چنین صاحب حشمتی نیا فریدہ۔ آفتاب چندین جواہر شاہوار از معدن برآورد اما تاج شاہیش نظر قبول برو نینداخت و دریا بسی لالی آبدار از صدف بیرون داد خرقۂ قناعتش دست رغبت بسوی او نیفراخت استغنا در جبین مہینش ماند نور از ماہ پیدا و حیا در دیدۂ شرمگینش چون آب از گوہر رو نما صبر در خلوتگاہ دلش آرمیدہ و سکون از امن ضمیرش گاہ بیرون نہ دویدہ رضا را از سیرابی کلامش آب در جوی تسلیم لینت مقالش در جستجوی اخلاق در صورتش موج خیز و تواضع را از سیرتش جام لبریز ابروی اشارتش آبروی بشارت و پیشانی کشادہ اش آئینہ صدارت چشم حق بینش را نور معرفت سرمہ ساو دل حقیقت آگاہش را نقطۂ وحدت سویدا لب معجز بیانش دلہای مردہ را حیات تازہ بخشید و زبان حقایق ترجمانش نکتہ توحید در لوح خاطرہا نقش گردانید۔ صفای سینہ اش مظہر آئینہ و جلای قلبش را مہر و رگنجینہ دست سخایش باران کرم و کف ہمتش مستغنی از دینار و درم پای قناعت در گوشۂ عزلت کشیدہ و پایہ توکل باوج کیوان رسانیدہ ترک در چین جبینش مثل رنگ در گل آشکار و تجرید در طی کلامش

مانند نکهت در نسیم بهار که او منعم در مجلس او پهلوی همه گرنشسته و حسن معاشرتش گرد غم از خاطر که و مه
فرو شسته یاران طریقت را شریک رنج و راحت و ارباب سلوک را رنگ زدای کلفت شبها در شغل
طالبان حق بروز آورده در روزها در تلقین صاحب ارادتان شام کرده القای پرتاثیرش مشغولان حق را
از عالم کثرت بمقام وحدت می رباید و فیضان نشئتش طالبان خدا را نقش هستی از لوح خاطر می زداید
اوستادی ست در مکتب الهی و آموزگاریست در رموز آگاهی طبیب دلهاست و راهبر منزلها صورتش در معنی
برزخ کبری ست و صحبتش در حقیقت بهتر از کیمیا سلّم عروجش را اولین پایه عالم مثال و حریم مقصودش را
تتق عزت مرتبه اجمال نظر بلندش مقام روح را جلوهٔ شهادت داد و همت ارجمندش چشم مرا دجز
بشهود مرتبه اطلاق نکشاد غلبه مقام احدیت هر تعین کونی و آلهی را از نظر پاکش برداشت و خاصیت
غیب هویت سکه حیرت بر سرایای وجودش گماشت عجب نبود که از قید تعین و ارستی و سلسلهٔ
تعلق را از هم گسستی اما از انجا که در دیوان مشیت انجاح بسی از مهام حکمتی بنام او نبشته اند و اعلان هدایت
عام مصلحتا بطینت پاک و سرشته لاجرم کارکنان قضا و قدر سبب ها انگیختند و بقای ممیّزه عنصری
او را ارنگهار نگیختند ازین ست که آن عارف کامل اکثری از اوقات در مطالعه صحایف تصوف و
دیگر علوم حقیقی دل بی آرام را مشغول میداشت و در بعضی از احیان در نزهت آباد تاج روضه و باغ
سکندره با یاران طریق و اصحاب سلوک توجه بسماع و احتظاظ می گماشت یاد دارم که وقتی مسئلهٔ
توحید یا تجدد امثال بیان میرفت و بوجه بدایت سلوک و اجنبیت از معارف شبهات دلم را
میگرفت حجت ها انگیختم و ایرادهای خصمانه بدامن تقریر ریختم و تا سه چار روز این بحث در میان ماند شرح
عوارف المعارف و شروح مثنوی معنوی پیش بودند اما آن کوه حلم و وقار چین در جبین نیاورد و بهر
لباس که امکان بود در تفهیم آن میکوشید و گاه میدیدم که دست از کتاب باز داشتی و از استدلال ظاهر چشم
پوشیده و بخنی در عالم باطن در آمده توقف کردی و جواب صاف تر گفتی تا آنکه بعد از دقت تمام طمانینت
میسر آمد انگاه صفحه از شرح بحر العلوم بکشاد و پیش من بنهاد دیده دیده نگاه من بر این جمله افتاد که اعتراض
بر مرشدان کردن حرامست انگاه انچه از خجالت کشیدم نیارم گفت و هنوز اثرش در باطنم باقیست
دیگر از قبیل همان سبهاست که از حمد و نعت و از مناقب و غزل شعرها موزون می سازد و بندی
ازان منظوم ست که بمن رسید حقیقت اینکه ذوق این اشعار آن کسی تواند دریافت که هم ظاهر و هم
باطن وی آراسته باشد - در دهلی که در سگاه من ست گاه گاه به تکلیف احباب چیزی میگفتم چه فن
شاعری متهم ست سیما درین زمان که هر یکی شاعر و اوستاد شعرست پس دماغ را پراگندن و خویشتن را

درین طبقه شمردن خود را از منزلت خود فرود آوردنست زحمتی ست بی منفعت بل مضرتی باحسرت بنا علیه ترکش گفتم و در سلک بلید طبعان منسلک گشتم ده سال بیش در آگره بصحبت این حق آگاه ملازمت کردم باین فن کمتر کس پرداختم لیکن مرا اعتراف ست که اکنون اگر گفته من ذوق دهد برکت همان صحبت ست و حاصل همان ملازمت - تقریبًا درین مقام چندی از ابیات خود بر میگذارم ؎

مقام راحت جان گوشهٔ خرابات ست — که بیخودیست درونی ریا نه طامات ست
غلام همت آن رندمی کشم که مدام — پی سلامت او شیخ در مناجات ست
بهوش خدمت رندان کن و شراب بنوش — که این وسیله تلافی جمله آفات ست
میوش چشم بصیرت دریغ جان غافل — که ذره ذره پی هوشیار آیات ست
اگر خدا طلبی از خودی خود بگذر — که از خودی بخدائی بسی مناقات ست

حسن سپاس خداوند نعمت خود کن
که در کلام تو از لطف خاص برکات ست

ای داور داد رسان پناهی — خستهٔ جگرم بمن نگاهی
سلطان نکند گذر بدرویش — آری چه بود که گاه گاهی
تا چند نظر دریغ داری — زین بندهٔ خستهٔ تباهی
کس دید چو من گدای قلاش — نی مثل تو شاه کجکلاهی
فریاد ز دست هجر فریاد — با کوه کند چه برگ کاهی

تا کی پرسی که این فغان چیست ✣
مسکین حسن ست داد خواهی

پارسال که بدیدن جشن قیصری دهلی رفتم و در راه به آگره مرا عید قربان شد این ابیات بحضور دولتش رهآورد ساختم خوش کردند و تحسین بلیغ فرمودند ؎

عید ست جان و دل سر ساقی فدا کنم — پیمانه ها کشم پی مستان دعا کنم
خود را زنم بحلقهٔ رندان پاکباز — وز درد دل ترانهٔ دلکش ادا کنم
خود میروم بکوی خرابات پای کوب — هر چه پاس منت باد صبا کنم
عمریست کز خمار مرا درد سر گرفت — خمهای می ز پیر مغان التجا کنم
عزم زیارتست و عجب نیست کز طرب — در پیرهن نگنجم و جامه قبا کنم

دیدار تست حاصلم از عمر آنچه هست		کافر شوم اگر بطریقت ریا کنم	
دولتسرای پیر مغان جای راحتست		سر بر درش نهاده نه دیگر جدا کنم	

دانی حسن که از مدد بخت سازگار	
در بارگاه گر برسم من چها کنم	

چون حال درین ابیات اشتمال داشت اثری تمام در حضار مجلس پیدا کرد و من در پیراهن خود نمی گنجیدم روزکی چند بران گذشت که یکی از یاران طریق بمن نوشت که حضور عالی در بعضی از اوقات این ابیات میگویانند و خوشوقت می شوند الحمد لله علی ذلک آمدم برین که مجلس سماعش دیدم خدایش نصیب هر طالبی فرماید اهل مجلس همه دوزانو با دب نشسته و لب از سخن فرو بسته چشم بند و گوش بر آواز قوالان مقام شناس غزلهای نیکو چه از شمس تبریز و مولانای روم و چه از واقف و حافظ شیراز می خوانند و بتکرار الفاظ شایسته و ادای بایسته هوش مستمعان می ربایند یکی را از مسرت وصل قهقهه کبک دری بر لب و دیگری را از سوز هجر دست بر سینه و جگر در تاب و تب یکی از بادهٔ وحدت سرمست و مدهوش و دیگری را شاهد مراد در آغوش یکی پروانه صفت خود را با تش داده و دیگری مثل بلبل زبان بنالهای زار کشاده چنان می نمود که ملائک از آسمان طبقهای نور بر فرق مجلسیان می ریزند و مقدسان ملاء اعلی تعظیم این حق پرستان را بر میخیزند بسوگند گویم که در مجلس سماعش هیچ کسی را ندیدم که جامه بر تن دریده یا طپانچه بر سر و زانو نزده باشد جوانی در حلقهٔ مریدانش بود که در سماع او را احتظاظ نفسانی رومی نمود چون شیخ بران مشرف شد او را از سماع منع فرمود - در یک مجلسی مرا یاد دست که این بیت در سماع هنگامه قیامت برپا کرده بود

ے آباد ساخت درد تو ویرانه دلم ؛ تعمیر کرد عشق بنای خراب را

و در دیگری این اشعار ے

بر سر کوی تو چندانکه نظر کار کند		دل و دین ست که بر یکدگر انداختهٔ	
نیست یک سرو درین باغ برعنائی تو		بسکه گردن بتماشای خود افراختهٔ	

روزی در موضع معافی میر منشی میوه را که نسبت باین سلسله درست میداشت مدعو و بعد از عشا یاران سماع کردند تا آنکه موذن بانگ صبح برداشت ندانستند که شب کجا رفت و چون بنماز برخاستند و امام الله اکبر گفت خروش از نهاد مقتدیان برآمد دلها گرم بودند و سینه ها پر از آتش - یکی بیخود نعرهٔ الله اکبر میزد و دیگری از قیام بر زمین افتاد حالتی عجیب بود که در بیان راست نیاید چون افاقه دست داد مکرر تحریمه بستند و ادای فریضه خواستند از نیگونه ماجراها بچشم دیدم که در

سلف از اکابر قدما مشہور اند۔ دیگر از ہمان عالم ست کہ آن عارف ربانی بہ تکلیف برادر علاتی کہ در شہر آگرہ رئیس اعظم و معافیدار ست متاہل شدہ و خداوند کریم فرزندی عطا فرمود کہ در صغر سن آثار رشد و سعادت از دیدار پر انوارش تابان ہستند و محبت و اخلاق در طبیعت آن پاک نژاد نمایان خوشرو و نیک زبان نیک خو و شیرین بسکہ در ظل عاطفت خاص پرورده و تربیت خاص در واثر کرده در معقول و منقول از کتب درسیہ متوسط بالا گذشت و امید واثق ست کہ از تحصیل علوم ظاہر فراغ حاصل کند و بعلوم حقیقی موروثی متوصل شود خداوند بزرگ عمرش دراز کناد و بر مقاصد کونین کامیاب بحق النبی و آلہ الامجاد

تقریظ منشی محمد عمر دراز خان

چونکہ طبیعت حق طویت این عقیدت کیش ہموارہ مقتضی آن می باشد کہ خاک قدوم میمنت لزوم درویشان سرمۂ چشم عبودیت گرداند و بہ یمن ملازمت کیمیا خاصیت ایشان سعادت دارین دریابد روزی برہبری بخت و بیاوری طالع بملازمت بہرہ اندوزان ملائک نشان سیدی احمدی جناب مولوی سید مظفر علی شاہ صاحب شرف اندوز شدم دیدم کہ آثار کمال بر جبینش پیدا و انوار اجلال بر پیشانیش ہویدا کشف اسرار غیبی واسطہ تنگ بیانی او و صراحت حقایق لاریبی شعار لینت لسانی او پیشقدمان معرکۂ معرفت در ماندگان کوی رسائیش و فرو ماندگان کوی تحقیق برہنمائی او مقتدای مراحل الوہیتش تصوف ورع پیشہ در اشارات ابروان معرفتش و معرفت تصوف کیش از ایماے چین بر جبین عرفان طراز لیش دلش مورد ملائکان باطنش مصدر کرو بیان رسائی و ہمش رمز شناس وحدانیت و صفای عقلش دقایق شناس حقیقت زہی پاکذاتی کہ شب بہ بندگی میگذارد و خہی خورشید صفاتی کہ روز بمصلا پردازی می برآرد دمی نیست کہ دم از یاد الٰہی نزند و نفسی نیست کہ یک نفس از بندگی ایزد تعالی بسر نرود گم گشتگان طریق ضلالت از پیراستگی او پیرایہ راستی در بر و سیہ مستان خواب غفلت از آراستگی او کلہ بیدار بختی بر سر بار یافتگان زیارت بتاثیر صحبتش از دل خود فراموش و فیض یابان دیدار فیض آثارش سماع وجدان وحدت در رہ گوش صحبتش مقناطیس قلوب احباب شیرین کلامیش ہمنشینان را اثر کیمیا حبذا حامی دین و کاشف شرع متین ناظم سر رشتہ نظم و نثر مقتدای فاضل عصر زبانم را چہ یارا کہ لفظی از توصیف ذات و صفاتش بگوید و خامہ ام را چہ توانا کہ حرفی از توصیفش بر طراز د وجودش از خاندان قادریہ نظامیہ چشتی ست و تخلصش در تصانیف کلام حق اللٰہی ظہور کلام معجز نظام با عرفان دمساز و مقصود التیام قال بحقایق قرآن ہمراز ے فہو

رسائی نیست کہ تا در بحر حقیقت غوطہ نزند گوہر پر معنی مضامینش از صدف تصمید بدست نیارد
و نہ عقل آرائی ست کہ تا شہپر دل در ہوای معرفت نپرد فہم از ادراک تصنیف معانیش بال و پر
نکشاید اگر درین زمان ظہوری می بود تا از ادراک کلامش داد ظہوری داد و اگر انوری می بود تا از
مضامین متینش نوری بر می افشاند۔ ابیاتی چند کہ من تصنیف خود زبان الہام بیان فرمودہ اند
بفیض رسانی ہر خاص و عام بجلوہ تشہیر می آرم و نشیدہای چند کہ از تہ دل صفا منزل بمنصہ ظہور
رسیدہ بموقف اعلان بہ بہرہ اندوزی عوام الناس بحیطۂ تسطیر میدہم

کلام فیض نظام خاص حضرت اللّٰہی قدس سرہ العزیز

قل الحمد للہ نعم المعین — غفور رحیم ارحم الراحمین
منزہ ازان ہر چہ دانم ترا — مقدس ازان ہر چہ خوانم ترا
محال ست باخود ترا یافتن — معلی ست ذاتت ز دریافتن
بری ذاتش از تہمت ماسوا — لہ الحمد و المجد و الکبریا
وجود بلندی و پستی توئی — بخود ہستی و ہست ہستی توئی
وجود ست اصل حدوث و قدم — کہ غیر وجود ست بیشک عدم
بہر رنگ و بو جلوہ فرما توئے — ہمہ خوبی و حسن زیبا توئی
تو معبود و مسجود عالم توئی — تو محبوب و مقصود عالم توئی
شہنشاہ اعلیٰ و ادنےٰ توئی — خداوند ادنیٰ و اعلیٰ توئی
گدا را کنی بادشاہ جہان — دہی عزت و دولت جاودان
چہ عذری بدرگاہت ای پادشاہ — کہ ہست عذر من بدترین از گناہ
بدرگاہ سلطان چہ آرد فقیر — کہ جز فقر چیزی ندارد فقیر
من از معصیت سخت شرمندام — تو بندہ نوازی و من بندہ ام
خداوند و پروردگارم توئی — گنہگارم آمرزگارم توئے
گدای دعاگوی درگاہ تو — سر افگندہ افتادہ در راہ تو
کسی نیست جز تو مرا دستگیر — خداوند و مولای من دستگیر
کرامت ز تو ہم عنایت ز تو — دعا از من ست و اجابت ز تو
بہ اللّٰہی آمد ندای قبول — طفیل نبی است و آل رسول

ولہ

من ندانم جز تو دیگر داوری — جز تو مولائی ندارم دیگری
ظاہر و باطن ندارم غیر تو — غیر ظاہر من نہ بینم مظہری
از تو میخواہم صراط مستقیم — نفس دارم سرکشی غارتگری
من نمیخواہم خلاص از بند تو — زانکہ سودای تو دارم در سری
حسن تو پیداست در ہر ذرہ — گر ببیند چشم عالی منظری

نیست جز تو در وجود و در شہود
جز تو اللہ ندارد دیگری

صلوٰۃ وسلام

الصلوٰۃ ای رحمۃ للعالمین — والسلام ای مقتدای مرسلین
الصلوٰۃ ای بوشاہ انبیا — والسلام ای رہنمای اصفیا
الصلوٰۃ ای سید خیر الانام — والسلام ای سرور عالی مقام
الصلوٰۃ ای صاحب ام الکتاب — والسلام ای شافع یوم الحساب
الصلوٰۃ ای گوہر درج صفا — والسلام ای ماہ برج اصطفا
الصلوٰۃ ای قبلۂ ارباب دین — والسلام ای کعبۂ اہل یقین
الصلوٰۃ ای آفتاب رہبری — والسلام ای حجت پیغمبری
الصلوٰۃ ای فرش تو عرش برین — والسلام ای چاکرت روح الامین
الصلوٰۃ ای معدن فضل و کرم — والسلام ای مخزن جود اتم
الصلوٰۃ ای جلوہ حسن ازل — والسلام ای نور ذات لم یزل
الصلوٰۃ ای اسم اعظم اسم تو — والسلام ای جان عالم جسم تو
الصلوٰۃ ای قبلۂ جانم توئی — والسلام ای نور ایمانم توئی
الصلوٰۃ ای مقصد و محبوب ما — والسلام ای مطلب و محبوب ما
الصلوٰۃ ای سر اللہی توئی — والسلام ای شان مولائی توئی

بادشاہ

مطلوب

نعت

حسن ازل جمال کمال محمدست — نور ابد کمال جمال محمدست

وحدت عبارتست ز نور محمدی — قرب خدا از قرب وصال محمدست
ذاتی کہ عقل و وہم نیابد از و نشان — آن ذات چیست معنی و حال محمدست
احسان و فضل و رحمت حق ذات مصطفی ست — لا تقنطوا بیان خصال محمدست

ایضا

خیر الوری صدر التقی نجم الہدی نور العلی — شمس الضحی بدر الدجی یعنی محمد مصطفی
آن کاروان سالار دین وان رحمۃ للعالمین — آن مقتدای مرسلین وان پیشوای انبیا
جنت نشان کوی تو والشمس ایما سوی تو — واللیل وصف موی تو خوبی رویت والضحی
اسم تو اسم اعظمی جسم تو جان عالمی ✤ — ذات تو فخر آدمی شان تو شان کبریا
در ولایت را صدف برج نبوت را شرف — ایجاد عالم را سبب مقصود و محبوب خدا
آن سرور عالی ہمم وان صاحب سیف و قلم — اعز العرب افخر العجم بحر کرم کان سخا
ذکر تو در ہر منزلی چون شمع اندر محفلی — ذوق تو اندر ہر دلی چون مشعل ظلمت ربا

مدعو و ہم داعی توئی ہادی و مولای توئی
مقصود اللہی توئے یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

ایضا

رشک حور و ملکی حسرت مہر و ماہی — رونق بیرزنی و زینت بیت اللہی
جلوۂ نور قدم باعث خلق آدم — سرور عالمی و سید عالی جاہی
عارفان را بود از ذات تو وحدت مقصود — نیست غیر از تو خدا دانی حق آگاہی
دستگیر ہمہ بندہ نوازا شاہا — مرشد شان خداوندی و شاہنشاہی
ذکر محبوبیت از ملک بود تا ملکوت — فکر مطلوبیت از ماہ بود تا ماہی
غیر امداد تو ام طی مراحل مشکل — وقت آنست کہ لطف تو کند ہمراہی

ذات والای تو واللہ درین ملک وجود
محض فضل ست و تمامی کرم اللہی

ایضاً

یا رسول اللہ کریمی سیدی — انت مولائی حبیبی مرشدی
یا جمال اللہ یا نور الہدیٰ — یا حبیب اللہ یا خیر الورے

مشفقی یار رحمة للعالمین — یا شفیع الاولین والآخرین
یا محمد مصطفی یا مجتبی — مقصد والشمس نور والضحی
ای محیط فضل واحسان وکرم — ای شه عزالعرب فخرالعجم
یا ملاذی یا معاذی یا مجیب — مستغیثم مستغیثم مستغیث
لطف فرماشان رحمانی توئی — دستگیر ای فضل ربانی توئی

اے زدرگاهت مسیحائی دهند
قرب الله و مولائی دهند

ایضاً

قبلهٔ حاجت خود روی شمامی بینم — اندرین آئینه من ذات خدامی بینم
دین وایمان ودلم گشته فدای راهت — جان خودسوی توچون قبله نمامی بینم
کثرت آئینهٔ وحدت شدو وحدت کثرت — این عطائیست که از لطف شمامی بینم
مرشد وهادی ومولای دوعالم هستی — درگهت قبلهٔ ومحراب دعامی بینم
مستغیثم بدر دولت شاهنشاهی — روزگاریست که از چرخ جفامی بینم
دستگیرم بخدا جز تومددگارم نیست — مظهر ذات خدا ذات ترامی بینم

قرب الهی ومولائی وشاهنشاهی
درگدایان تواین فضل وعطامی بینم

ایضاً

دلا طریق حق اینست بی ریامی باش — بگیر مختصر از هرچه باخدامی باش
اگر تو دولت جاوید آرزو داری — گدای درگه والای مصطفی می باش
اگر ز دوست جفامیرسد وفامی کن — ترا نصیب همین ست در رضامی باش

بیا بیا که تماشای حسن الله
ببین در آئینهٔ خویش وخود نمامی باش

منقبت حضرت امیر علیه السلام

بنده ام از بندگانت یا علی مرتضیٰ — از غلامانت غلامم یا وصی مصطفی
من چه گویم در ثنایت یا امیرالمومنین — صاحب طه ویسین ست مدح شما

حیدر کرار و صفدر حامیٔ دین متین — شاہ مردان شیر یزدان و امیر لافتی
لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار — سیکنم در دز زبان تا فتح گردد هر بلا
سرور عالی هم مولای ذو فضل و کرم — در شریعت پیشوا اندر طریقت مقتدا
مرشد و مولای من اندر طریق حق پسند — هست کامل رهنما مخصوص ذات حق نما
کامیاب از آستانت یا امام المسلمین — هر گدا و بادشاه و اولیا و اصفیا
دست گیرم از برای رحمة للعالمین — رحم فرما بر من از بهر شهید کربلا

ورد اللہی ست یا مولا علی مولا علی ؛
یا علیؑ مشکل کشا مولا علی مشکل کشا ؛

ایضاً

من نه از غیر تو والله تمنا دارم — چشم امید کرم سوی تو شاها دارم
حلقهٔ شاه ولایت ز ازل در گوش ست — خواجهٔ هر دو سرا مرشد و مولا دارم
زاهدا از چه کنم توبه که از روز ازل — ساقی ماه وش و ساغر و مینا دارم

در شان حضرت امام حسین علیه السلام

قرة العین مصطفیٰ مددے — راحت القلب مرتضیٰ مددی
قبلهٔ جان اولیا مددے — نور ایمان اصفیا مددی
محرم راز کبریا مددے — صاحب سر مصطفیٰ مددی
رونق بزم مصطفیٰ مددے — زینت خانهٔ خدا مددی
قوت بازوی امام حسنؑ — همت شاه لافتی مددی
روح زهرا و نور چشم علیؑ — ای دل و جان مصطفیٰ مددی
چشمهٔ فیض فضل رحمت حق — هادی خلق رهنما مددے

لطف فرمائے حال اللہی
ای مددگار دو سرا مددے

در ثنای حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ

غوث اعظم مددے یا شه جیلان مددی — شاه شاهان مددے مرشد پاکان مددے
شاه والاحسبی سید عالی نسبی — رازدار ازلی کاشف پنهان مددے

گوہر درج صفا شمع شبستان ہدے — معدن لطف و عطا چشمۂ احسان مدے
قبلۂ اہل کرم کعبۂ ارباب ہمم — صاحب جود اتم نائب رحمان مدی
بادشاہ دو جہان قبلۂ اہل عرفان — نور یزدان مدی مہر درخشان مدی
چشم امید کرم سوی تو دارم شاہا — از گدایان تو ام فضل نمایان مدی

مرشد و ہادی اللہی و مولا ہستی
لطف فرمای سوی حال مریدان مدی

در منقبت حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ

ای تاج بخش شاہ و گدا ہر گدای تو — آئینۂ جمال الٰہی لقای تو
مشکل کشا و قبلۂ حاجات عالم است — مخصوص آستانۂ دولتسرای تو
مولا و مرشدی و خداوند نعمتی — دیگر شفیق حال ندارم سوای تو
از یمن ہمت تو رسیدم بکام دل — شد دستگیر دست کرامت نمای تو
ای مظہر جمال و کمال محمدی — ایمان اسیر تو دل و جانم فدای تو

اللہی ست حاضر حضرت بصد نیاز
مشتاق لطف منت وجود عطای تو

در منقبت حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ

یا نظام الاولیا والدین وصدر اصفیا — قرۃ العین نبی شان علی مرتضی
حجت حق ست سوی خلق ذات پاک تو — ای امیر کشور فقر و امام اولیا
آستانت قبلہ و حاجت روای عالم است — رحمت عام تو مبذول ست بر خلق خدا
ہست سلطان المشایخ مرشد و مولای من — آنکہ محبوب الٰہی ہست ذاتش حق نما

کمترین از بندگانت بندۂ اللہی ست
یا نظام الاولیا والدین وصدر اصفیا

در توحید

در پردہ عیان ہستی و بی پردہ نہانی — ہم نام و نشان داری و بی نام و نشانی
گہ شاہ جہانی و گہی شکل گدائی — از کون مبرائی و ہم کون و مکانی
گہ عشوہ نمائی و گہی ناز و کرشمہ — گہ فتنہ و آشوب گہی راحت جانی

مولای دو عالم شدہ در شکل محمدؐ — جانان جہان ہستی و ہم جان جہانی

گہ عابد و گہ زاہد و گہ عارف کامل
در صورت اللّٰہی و ہم سیرت آنی

نقاب از روی خود بردار و بنمای روی زیبا را — مکن پنہان باسما و صفات خود مسمّی را
ز اسم و رسم خود بگذر نظر سوی مسمّی کن — بجز آبی نہ بینی قطرہ و امواج دریا را
ز صورت سوی معنی شو ز معنی سوی صورت آ — کہ بعد از رفت و آمد میتوان دانستن اشیا را
ز خود رستن بحق پیوستن ست این رمز صفا کن — خلاص از بند ہستی شو ہا کن این من و ما را
مدام از حُبّ تو مستم من از عشق تو مدہوشم — مدام کار با ساقی نخواہم جام و مینا را

خبر از خود نمیدارد بجز عشقی نمیداند
ز اللّٰہی مپرس احوال دنیا را و عقبیٰ را

از برای حلّ مشکل یاد کن اللہ را — حرز جان خود کنی نام رسول اللہ را
نسبت ہستی بخود ہرگز مکن گر طالبی — تا بدانی سرّ لا موجود الا اللہ را
راہ سوی حق نمودی محض از فضل و کرم — بر صراط مستقیم آوردی این گمراہ را

ای جمال با کمالت ہست نور لم یزل ✤
عکس حسن روی تو نور ست مہر و ماہ را

عزم سفر چرا تو سوی بحر و بر کنی — خود را بحق رسانی و از خود سفر کنی
حُسن ازل بصورت و معنی ست جلوہ گر — غیرش کجا کہ دیدہ بسوی دگر کنی
آئینۂ حقایق و مرآت حق توئی — خود را بخود نمائی و بر خود نظر کنی
چون رویت حق ست بحق معنی شہود — حق را بحق بہ بینی و با حق بسر کنی
غافل مشو ز یاد حق اندر طریق حق — اسمش بگیر تا بمسمّی گذر کنی
نسیان غیر گر کنی از یاد حق بکن — خود را بدین طریق یقین بہرہ ور کنی

اللّٰہی عرض حال تو با ہیچکس مکن ✤
ور می کنی بحضرت خیر البشر کنی

نام خدا بحسن و جمالی رسیدہ — در گلشن وجود گل نو دمیدہ
ای نو بہار گلشن ہستی جمال تست — خود را ببین چرا تو بہر سو دویدہ

دانی که هست قرب خدا محض موهبت
اندر طلب اگرچه تو محنت کشیدهٔ

محتاج شرح نیست که گویم ز حال دل
ای شمع خود تو حالت پروانه دیدهٔ

ای گل کجا ز نالهٔ بلبل ترا اثر
گرچه هزار نالهٔ بلبل شنیدهٔ

الٰهی عرض حال خود از ما مکن دریغ
روی که دیدهٔ که تو از خود رمیدهٔ

ز کوی دوست مرو دل ترا شفا اینجاست
که درد تو هم از اینجاست هم دوا اینجاست

بخاک پای درد دوست می نشینم و بس
که عز و جاه من اینست و فخر ما اینجاست

عبادتی که در و ذوق بندگی نبود
هزار حیله درین ست و صد ریا اینجاست

نه اعتماد برین چرخ سفله پرور کن
که جور و ظلم و ستم مکر و هم جفا اینجاست

رضا بحق بدهی گر رضای حق خواهی
مدار کار برین ست و مدعا اینجاست

جناب پیر مغان جای فیض و ارشاد است
هزار مکرمت و رحمت خدا اینجاست

ببین در آئینهٔ خویش حسن الٰهی
بیا بمیکده جام جهان نما اینجاست

جانرا فدای دلبر جانانه کرده ام
این کار دولتست که مردانه کرده ام

زاهد برو که کار تقوی و زهد نیست
خود را حواله ساقی و پیمانه کرده ام

دارم کلاه خسروی اندر لباس فقر
این حاصل از گدائی میخانه کرده ام

نه حق حجاب خلق و نه خلق ست حجاب حق
من سیر جمع و تفرقه شاهانه کرده ام

الٰهی انچه دوست بگوید قبول کن
من این ترا نصیحت شاهانه کرده ام

محصول عمر خود بجز ابات داده ایم
در بندگی پیر مغان ایستاده ایم

ما ترک زهد و خرقهٔ سالوس کرده ایم
روی نیاز بر در ساقی نهاده ایم

ساقی بیا که شاهد ما در کنار ماست
زاهد برو که در طلب جام و باده ایم

سکر محبت ست که هرگز نمیپرد
سرمست و بیخودیم که از عشق زاده ایم

بیرنگیست اصل همه رنگهای ما
ما یک حقیقتیم که بیرنگ و ساده ایم

الٰهی ایم و بندهٔ درگاه دولتیم
بر آستان سرور دین اوفتاده ایم

گوهرم لیکن زنیسان نیستم — محض نورم مهر تابان نیستم
چشم واکن سوی من تا بنگری — ظاهرم در خلق پنهان نیستم
حق نمایم مید هم از حق نشان — من خدا گویم غزلخوان نیستم
سرّ من حق ست و سرّ حق منم — راز دارم راز جویان نیستم
هستی من صرف شد در ذات حق — بیخودم گریان و خندان نیستم
گرچه من پیدا و پنهانم و لے — مطلقم در بند عرفان نیستم
نی بهارو نی خزانم در جهان — گلستان وگل بدامان نیستم
مستیم از حُبّ مولای منست — همنشین می پرستان نیستم
دردمن حق ست و درمانم حق ست — غیر حق خواهان درمان نیستم
چشم من سوی خداوند من ست — گرد خلق و سوی شاهان نیستم

صورت اللّٰهی و مولائی ام
من نیم درویش و سلطان نیستم

طالبان را دین و هم ایمان منم — عاشقان را درد و هم درمان منم
عالم علوی و هم سفلی منم — صورت و هم معنی قرآن منم
نیست جز من در وجود و در شهود — هم قدیم و محدث و امکان منم
حسن عالم پرتو حُسن من ست — عالمی را جان و جان را جان منم
چیست عالم مظهر اسمای من — کاندرو هم ظاهر و پنهان منم
او منم یا من و یم یا من منم — هر چه گوئی بالیقین دان آن منم
ذکر و هم مذکور و هم ذاکر منم — عارف و معروف و هم عرفان منم

ظاهر و هم باطن اللّٰهیم
صورت و هم سیرت پاکان منم

هستیم چون حباب می بینم — این نمایش سراب می بینم
من که مشتاق دیدن آبم — عین دریا حباب می بینم
عین دریاست قطره و امواج — جمله آب ست و آب می بینم
نسخه نامه اے ام — ذات خود را کتاب می بینم

بیخودی ہست قرب الٰہی
خود نمائی حجاب مے بینم

در حجاب آن جمال می بینم
گاہ پیدا و گاہ پنہانم
نیست مہجور از حقیقت خود

بے نقابش محال می بینم
ہر دمی طرفہ حال مے بینم
جملہ اندر وصال مے بینم

صورت حق نماست الٰہی
در جمالش کمال مے بینم

تاریخ طبع اول از نتائج طبع شاعر فصیح زبان منشی غلام محمد خان رہا اکبر آبادی

رہا گفت تاریخ طبعش چنان | کہ دیدم غزلہای معجز بیان

قطعہ و رباعی از مولوی محمد یحیی عظیم آبادی کہ مشتمل بر تاریخ طبع اول ست و حضرت الٰہی و مولائی سفارش بالحاق آن نبشتہ بودند ضمیمہ این کلام در نظام میگردد و از مطالعش قیاس توان کرد کہ حضرت الٰہی را در حسن اخلاق وسعت تا چہ غایت بود راقم الحروف حسن را حسن ادب بر آن آورد کہ نقل عبارت مکتوب مرسلہ تکملہ آن کند باسمہ العلی الاعلی

کو تیغ کہ تا فرق فلک را بشگافیم | تا چند مرا از تو جدا داشتہ باشد

بحضور پر نور حضرت شاہ صاحب قدوۂ ارباب توحید اسوۂ اصحاب تفرید موصل اہل تقلید بسر منزل تحقیق سر دفتر سیاحان مراحل تدقیق ملاذ المتصوفین عمدۃ الموحدین لازالت شموس کما لاتہم بارقۃ و اقمار افاداتہم سشارقۃ

تسلیمات نیازمندانہ رسانیدہ نقاب کش خفا از وجنہ شاہد مدعا می شوم کہ دیروز اشعار آبدار بذریعہ مشفقی حافظ محمد جان صاحب سامعہ افروز و باصرہ نواز این ذرۂ بیمقدار گردید الحق کہ بمنطوق کلام السادۃ سادۃ الکلام چہ قدر موافق مذاق جرعہ کشان خمخانہ توحید و بمطابق ذاہنہ سرستان بادہ تفرید افتاد ہر بیتش دفتر معرفت و ہر مصراعش کاشف رموز حقیقت ۵ راست میگویم و یزدان نہ پسند دجز راست ۵ لسان الغیب حافظ شیراز باز از زبان حقیقت ترجمان وارادت خود میگوید و بسرود نغمات درد انگیز مستمعان را بوجد می آرد بندہ کہ مخلص دیرینہ و نظر بخصوصیتی کہ آن عالی جناب را با حضرت سیدنا و مولانا امیر ابو العلا سلام اللہ علیہ

وعلی آبائہ الطاہرین حاصل ست نردارادت می بازد یک قطعہ ویک رباعی مشتمل برمادۂ تاریخ گفتہ
برقرطاس پارہ نوشتہ بنورد این نمیقۃ الضراعۃ میفرستد امید کہ بقبولش افتخار بخشند وگاہ گاہ
بعنایت کلام محققانہ سرفراز فرمایند واگر در آگرہ اخبار این ابیات فقیر مطبوع شود جادارد وبعد
ملاحظہ خدمت حافظ صاحب ممدوح فرستادہ آید تا بمعائنہ اش خوشوقت شوند وہمین کہ موسم برشکال
می آید برای زیارت مزار پرانوار مولای خود حاضر می شوم زیادہ نیازست وادب صاحبزادہ
والاتبار سلام ودعا قبول فرمایند۔ الحقیر محمد یحیی ابوالعلائی از عظیم آباد پٹنہ محلہ املی اسحاق

قطعہ

شبی کز نسبت پیران پیر دستگیرما — رسانده طالبان حق تعالی را بمنزلها
درین عالم عبور بحر وحدت آن یکی گردد — جہانی خشک لب مردند براطراف ساحلها
بود کامل ترین اہل تحقیق اندرین دوران — اگرچہ در جہان بسیار افزودند کاملها
نمود آسان بزور ہمت مردانہ کوشیش — براہ طالب تحقیق اگر افتاد مشکلها
فرستاد از کرم سویم غزلہا آن ولی حق — بیان فرمود سر وحدت بخالص بمجملها
کلامش دیدم وسنجیدم واز جان پسندیدم — زہی قول وزہی قائل ہمہ حق ضد باطلها
ز مستانہ سخنہایش شدم مست وہمی گفتم — الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا
صبا در خدمت آن پیر کامل خوان ہمین مصراع — کجا دانند حال ما سبکساران ساحلها
یکی ہمچون دو دی باشد یکی بگذار وتاریخش — مذاق اہل وحدت کن رقم بر لوحۂ دلہا

۱۲۹۴ھ

رباعی

از شاہ مظفر علی اسرار بجو — توحید باشعار چہ خوش گفت نکو
تاریخ چو بنگری غزلہای او — واللہ سخن اہل حق این باشد گو

۱۲۹۴ھ

قصیدہ در مدح عالم اسرار الٰہی ومفتی مسند شاہی قاضی ایوان معرفت حاکم دیوان حقیقت خلاصہ
خاندان مصطفوی ونقاوہ دودمان مرتضوی سیدی سندی حضرت مولانا سید مظفر علی شاہ صاحب اللہی
قدس سرہ العزیز کہ راقم بحسن ظن خویش ز انوی ادب بخدمت آن برگزیدۂ حق تہ کردہ بود۔

قصیدہ

راقم میرزا خادم حسین المتخلص برئیس ولد میرزا زین العابدین مرحوم رئیس اکبرآباد

ای ز نور کشف تو روشن زمین وآسمان — رہبر وراہ شریعت رہنمای گمرہان

ای زلمع نور تو روشن چراغ آفتاب — ای فروغ حسن تو شمع شبستان جهان
مظهر زهد و عبادت مصدر فیض و کرم ❊ — مرکز کاف کرامت قدوه کون و مکان
خالق ارض و سما چون ذات پاکت آفرید — گنج اسرار حقیقت بر همه گشته عیان
بیعت دست تو بیعت هست از دست نبی — ظل پاکت سایه شیر خدای دو جهان
چون همای اوج کشفت کرد پرواز بلند — طائر سدره بسیر عرش بردش میهمان
کج نظر کی باریاب بارگاهش میشود — دیده بکشا از خم محراب در کن امتحان
در علو مرتبت مرغ تصور پر شکست — چرخ هفتم زیر پایت ای شهنشاه جهان
گوهر الفاظ تو مردم بدامن می کشند — ماهی بحر لطافت در دهن داری زبان
از بهار بوستان روی تو گیرد سبق — بلبل سدره سرآید در گلستان جنان
ای سپهر مهتری مهر فلک را افسری — منبر عرش معلی ای مسیحای زمان
سینهٔ پر نور تو گنجینهٔ اسرار غیب — راز علم معرفت گوئی عیان را چه بیان
خضر ره گم گشتگان را تشنگان را سلسبیل — مامن صبر و رضا تسلیم حق را پاسبان
سایهٔ دامان چشم فیض تو بر سر کشید — می نگنجد از تکلف در قبای جسم جان
خاک پایت چشم اعمی را شود کحل البصر — کیمیا را گرد سازد این غبار آستان
ورد مدح شکر تو هر دم زبان شکر را — در ثنای حسن فیضت فیض گشته سجه خوان
بلبل گلزار معنی نغمه سنجم ای رئیس — شاعر نازک خیالم طوطی هندوستان

ذکر بعض اسفار حضرت الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز

یار محرم جلیس همدم سید تراب علی اکبر آبادی سلمہ اللہ تعالی که از وقت ارادت خود تا دم واپسین ملازم بارگاه و حاضر خدمت بابرکت بوده اند روایت کنند که چون حضرت الٰہی قدس سره العزیز از بریلی شریف تشریف خلافت از پیشگاه قبلهٔ دین و دنیا مقتدای اولیا و اتقیا شهنشاه ملک فقر و فنا مالک رقاب اهل تمکین و بقا قطب معرفت آفتاب حقیقت مسند طریقت رازیب و زین حضرت شاه نظام الدین حسین دام ظل هدایتهم علی رؤس الطالبین حاصل کرده مراجعت باکبر آباد فرمودند مدت بست و پنج سال اندکی کم و زیاد بعالم تجرید و تفرید گذرانیدند و سلسلهٔ حضرت باعظمت پیر و مرشد خود را رواج میدادند و درین عرض مدت یکبار متوجه دهلی شدند و بزیارت بزرگان عظام خاندان چشتیه و نظامیه دل خود را آرامش بخشیدند و دامن دامن فیض باطنی ذخیره جیب و کنار گردانیدند بعد ازان در فرید آباد مسکن این

مسکین راقم حروف را بورود همایون سعادت ابدی ارزانی داشته معاودت بآگره نمودند مستر و مفاخر
که دران نزول اجلال نسبت این ذره بیمقدار شرح داده اند حق بجانب سید من است چون مدتی برین
بگذشت ناگاه برزبان مبارک رفت که زیارت آستانه حضرت خواجه غریب نواز قدس الله سره العزیز کنیم و
بی توقف عزم مصمم شد دران سفر سید امیر علی شاه مرحوم معین برادر حضرت بابرکت نیز رفیق طریق گشتند و باندازه
پانزده شانزده کسان از خدام حاضرباش خانقاه سعادت همرکابی دریافتند اعنی سیدی میر تراب علی
و احمد علی خان بهادر و شیخ غلام محی الدین و حکیم رحمت علی فرزند حکیم رجب علی و کریم خان و امیر بخش
و شیخ محمد جعفر و خادم خاص شیخ آلهی بخش وغیرهم بودند چون بمنزل مقصود یعنی اجمیر شریف فائز شدند
دو منزل خانه قریب لنگرخانه درگاه عالم پناه بغرض قیام کرایه گرفتند یکی ازان مختص بذات بابرکات
حضرت الٰهی قدس الله سره العزیز شد و بخانه دیگر همراهیان دولت بیارمیدند بعدازان چون حضرت
الٰهی بنیت آستان بوسی حاضر درگاه ملایک آرامگاه شدند نوبت خانه حضرت خواجه غریب نواز به نوختند
و مروحهٔ طاؤسی برفرق مبارک بجنبیدن درآمد درآنوقت انچه از عنایات خاص حضرت خواجه هند الولی
و کیفیت نیازمندی حضرت سیدی الٰهی ظاهر بود دربیان راست نیاید و تا قیام بود در روزانه سه و چار
کرت حاضری درگاه عرش اشتباه میسری شد - روزی شامگاه چهوٹی طوایف که دوازده ماه ساعت دوازشب
بدرگاه شریف حاضر آمده می سرائید و در اجمیر شریف و قرب و جوار آن دیار شهرت تمام داشت حاضر آمد
و بصد منت و الحاح التجا نمود که دعوت این کنیز شرف قبول یابد بندگان حضور توقف نمودند چون
اسرار او از حد گذشت و کار بگریه و زاری کشید شکستگی او را دریافته باجابت مقرون کردند او رخصت شد
و حضرت ایشان رو بهمراهیان دولت نموده فرمودند که این دعوت دعوت خاندان چشتست اگر
داعیه عرض سماع کرد مقبول و گرنه هیچ دیگر دعوتها بحساب آید بامداد طعام دعوت حاضر آورد بعد
از فراغ اولش برداشت و برفت چون نماز پیشین گذاردند بار دیگر آمد و گفت میخواهم که چیزی
بسرایم حضرت ایشان فرمودند که بدرگاه عالم پناه سماع کنیم آنوقت که معین و معمول اوست -
آن بیچاره بگریه درآمد و هر دو دست جانب زینه درگاه شریف برآورده قسم خورد که مرا از جانب خواجه
بنده نواز حکم و اشارت ست که همین جا بخوانم حضرت ایشان خاموش ماندند پس مجلس سماع ترتیب یافت
و حظ تمام اهل مجلس را حاصل شد این معامله در اجمیر شریف شهرت گرفت که فلان مجرائی درگاه شریف
که هیچ گاهی بمجلس دیگر نمیرفت امروز بمنزل حضرت الٰهی سرائید چون تاریخ عرس شریف نزدیک آمد و
قریب بود که زائرین از هر طرف جوق جوق برسند و بعرف هند آنرا میدنی گویند حضرت مولائی و الٰهی

قدس اللہ سرہم باستقبال آن گروہ سعادت پژوہ از اجمیر شریف بیرون آمدند اہل میدنے حضور
پر نور را دیدہ باہمدیگر مے گفتند کہ ہم ایشان ہستند نبیۂ حضرت خواجہ و ازین قبیل انچہ بخاطرشان
فرومے آمد بر زبان مے آوردند و مثل این دیگر معاملات نیز پیش آمدند۔ چون عرس شریف
اختتام یافت خاطر حضرت اللہی نے خواست کہ از درگاہ شہنشاہے مفارقت گزینند بلکہ حاضری را
در دولت روز و شب مکنون خاطر بود۔ یک شبے از شبہا ساعت سہ حضور لامع النور حضوری
آستانہ ملک آشیانہ دریافتند و بعد تقبیل عتبہ علیہ لختی بیاسودند دیر نبود کہ فرمودند رخصت ارزانی
شد سرے درین خواہد بود و چیزے دیگر پدیدار خواہد آید بمجرد وقوع این معاملہ حضرت با عظمت ازانجا
متوجہ باگرہ گشتند و ہمانجا رخت اقامت انداختند مدت بست و چہار سال بسر آمد۔ و آنزمان سن
شریف بہ پنجاہ و دو رسیدہ باشد کہ سید امیر علی شاہ مہین برادر علاتے حضرت ایشان را جہت
نکاح ثانے دادند تمنا را اولاد کہ خودش نداشتند چون مشیت ایزدے مقتضی شد حضرت با
برکت قدس سرہ العزیز رضا دادند و بعد دو سال از نکاح یوم چہارشنبہ پاس سوم بست و ششم
شہر محرم سنہ ہزار و دو صد و ہشتاد و دو ہجرے سید اصغر علے شاہ طال عمرہ کہ امروز سجادہ نشین ہموست
ولادت باسعادت یافتند و شیخ محمد زمان رسالدار اکبر آبادی مادہ تاریخ افتخار یافت موزون
نمود۔ و بتاریخ ہفتم شوال سنہ یکہزار و دو صد و ہشتاد و پنج ہجرے فرزند دوم سید فراست علی بوجود
آمدہ سے و ہشت روز زندہ ماند و بتاریخ چاردہم ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ رجوع بعالم معنے نمود ازان بعد
بست و سوم جمادے الثانی ۱۲۸۹ھ ہزار و دو صد و ہشتاد و نہ ہجرے یوم چہارشنبہ وقت شب ساعت
دختر نیک اختر کنیز فاطمہ طالعمر ہا کہ بے بے عرف ست خانہ دولت را نورانے ساخت پس
بست و دوم ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ ہزار و دو صد و نود و یک ہجرے دختر دوم سعید بیگم متولد شدہ بعد چندی
مہد عدم را آرامگاہ خود ساخت و این دو واقعہ ناگزیر حضرت مخدرات را بتقاضاے بشرے
متالم ساخت و ہمانا در اصل صورت بشرے بود قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لایموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فیحتسبہم الا کانوا لہ حجبۃ من النار قالت امرأۃ
عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم او اثنان قال او اثنان۔ و حق سبحانہ و تعالے
بقدرت خویش نعم البدل عطا فرمود کہ بتاریخ بست و چہارم شہر ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ ہزار و دو صد
و نود و چہار ہجرے یوم جمعہ وقت نماز صبح سید عبد العلے طالعمرہ تولد مسعود یافت ازانروز کہ حضرت
با عظمت ایشان سنت نکاح را بر گرفتند بحکم ہن لباس لکم و انتم لباس لہن

سکون وسکونت بہ محلسرا اختیار فرمودند چون آیندۂ می آمد بیرون از کاشانہ دولت تشریف آوردندی وہیچکس را محروم از نیل مقصود نگذاشتندے وعادت آن شد کہ صبح و شام بالمرہ از محلسرا در کمرۂ بیرونے نشست می نمودند حقائق ومعارف از زبان گوہر افشان مے تراوید وحاضران مجلس را تمامی فیض وبرکت می بخشیدند چنانچہ برین عادت مدت دراز بسر آمد وباب افادہ واستفادہ مفتوح بود وسلسلہ بیعت وارادت وطریق ارشاد وہدایت دراز - از برادر طریق سید عبد العلی جعفرے حاضر باش وملازم بساط دولت روایت ست کہ یک سال در آخر زمان بایام عرس اجمیر شریف این مقطع بحالت کیفیت از زبان فیض ترجمان بر آمد ؎ الٰہی است حاضر حضرت بصد نیاز ؛ مشتاق لطف ومنت وجود وعطاے تو ؛ برز بان الہام بنیان رفت کہ بر آستانہ دولت حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ العزیز رفتن ناگزیرست چہ از زمان دراز گذشت کہ این مناقب زد مطلع ؎ اے تاج بخش شاہ گدا ہر گدا اے تو ؛ آئینہ جمال الٰہی لقاے تو ؛ بدین مقطع ہدیۂ بارگاہ دولت شدہ بود بعد از مرور سال وماہ امروز مقطعش موزون شد اسرارے دران خواہد بود این بفرمود وعزم زیارت اجمیر شریف مصمم نمود وتصرفے سخت پیدا آمدہ بود کہ ہر کہ خبر این تہیہ شنود بے اختیار آمادہ این سفر میمنت اثر گردید واجازت ہمراہے حاصل نمود وآخر بقدر چہل کس ہمرکاب دولت روانہ اجمیر شریف گشتند سید اصغر علی شاہ فرزند جانشین حضرت ایشان ما سید کرامت علی شاہ خال خود سید تراب علی خلیفہ عبد القادر الدنے حافظ محمد جان - خواجہ وزیر شاہ سید وزیر علی - مرزا وزیر بیگ - ومرزا منیر بیگ ومحمد عبد اللہ خان وعبد الرسول خان مختار ومنشی محمد عمر دراز خان صاحب تقریظ کلام حضور وڈاکٹر امام الدین وشیخ غلام محی الدین مع فرزند ومنشی خورشید علی ورادے سید عبد العلے وغیرہم منسلک یاران ہم سفر بودند وانتظام مرکب دخانے ہمہ بر دست ڈاکٹر امام الدین بود در اثنار راہ یک شب بمقام سجے پور آسودند میر فرمان علی کہ رکن مجلس ریاست سجے پور وصاحب بخت وسعادت ست حاضر آمدہ التماس دعوت نمود محول بر مراجعت شد چون مرکب دخانے اجمیر شریف رسید سید امام الدین صاحبزادہ درگاہ عالم پناہ کہ سلسلۂ ارادت با حضرت با برکت درست دارد وچند عزیزان با مراکب بر ریلوے اسٹیشن حاضر بودند جملہ مردم این کاروان سعادت را بر سوار یہا ہمراہ بردہ بمکانے مناسب فرود آوردند وبہ سامان بایستہ دعوت نمودند درین میان حضرت متولی درگاہ عالی بارگاہ واقف شدہ متنے چند فرستادند کہ مکان مشہور کچہرے خواجہ صاحب قدس سرہ مکان حضرت ست کرم کنند و

ہمین جا اقامت نمائید حضرت الٰہی قدس سرہ العزیز خاطر شان نگاہ داشتند و بہ کچہری نزول دولت
فرمودند و بسے از بزرگان آنجا بر سر وقت رسیدہ بدیدار ہمدیگر مسرور و محظوظ گشتند و وقتے کہ حضرت
مولائے والٰہی قدسنا اللہ بسرہ العزیز بہمراہے ہمراہیان سعادت برائے استیلام عتبہ پر رفعت
حاضر درگاہ شریف شدند حافظ محمد جان و مرزا منیر بیگ کہ مریدان خوش آواز بودند این مناقب
خواجہ خواجگان بآواز بلند خواندن گرفتند ؎ اے تاج بخش شاہ و گدا ہر گدائے تو ۔ تا آخر
و ہر یکے بہ کیفیتے گرفتار بود چون مقطع را نوبت خواندن رسید چہرۂ نورانے حضرت باعظمت چون
دانہ انار احمر از دریافت و گریہ ہا جم بشدت بر حضرت الٰہی افتاد چنان کہ نتوان بعبارتش آورد و
کیفیت بجائے تاثیر داشت کہ ہر کہ دید بے اختیار میگریست بعد از ختم اندکے حضور پر نور دست بستہ
چشم بند ایستادہ ماندند و مردم نیز شرط متابعت بجا آوردند پس حضرت ایشان مرخص شدہ بقیامگاہ
متمکن شدند و روزانہ حاضرے درگاہ شریف تا قیام آن مقام دستور معمول ماند شبے در مجلس سماع
شریک گشتند صاحب سجادہ و متولے درگاہ شریف حضور بدولت را با عزاز تمام صدر نشین نمودند
ہر چند خود دل آن نبود کہ ادب بجد غایت مرعے بود و ازین ست کہ حضرت الٰہی گاہے در ہیچ درگاہی
بالائے چبوترہ رفتن جرات نفرمودہ اند لیکن در آنوقت الماموز معذور بحکم ضرورت و اشارت
و قبول فرمان صدور بارگاہ عالم پناہ در صدر نشینے ادب شمردند لختے توقف فرمودند و معاودت
نمودند بار دیگر در مجلس قل شریف حاضر شدند و بطریق اول اندکے تقاعد نمودہ بآستانہ
فیض حضرت خواجہ غریب نواز رجوع آوردند و آنوقت استغراق تام روے نمود و آنچنان
تصرفے کامل و عنایتے شامل بود کہ ہر کہ حاضرے شد قدمبوس حضرت الٰہی میگردید
بجز ازان سید امام الدین صاحبزادہ و وکیل و مرید حضرت ایشان منجانب حضرت خواجہ خواجگان
قدس اللہ سرہ العزیز دستار تبرک درگاہ شریف برسم مشائخ عظام بر فرق مبارک حضرت
ایشان و فرزند دلبند سید اصغر علے شاہ نہادہ علے الاعلان بآواز بلند ندا کرد کہ مرا از جانب
حضرت خواجہ غریب نواز برائے سید اصغر علی شاہ خطاب چشت کے دولھا لقا شدہ است
باستماع این سخن جملہ حضار درگاہ شہنشاہے رسم تہنیت بجا آوردند و اظہار مسرت نمودند
و آندم حضور پر نور را استغراق تمام شدہ بود و دل از جا رفتہ کہ بگفتن در نیاید بعد از ساعتے
کہ افاقت دست داد بزبان مبارک فرمودند کہ این ہمہ بندہ نوازے و غایت عنایت و کرم
حضرت خواجہ غریب نواز ست ورا اشارت شد کہ ہمان مناقب را دیگر بخوانید چنانچہ آنرا

بخواندم وحالتے رفت کہ جوشش وغلبہ وجد را پایان نبود بعد از ختم لختی توقف کردند و رخصت شدہ بمقام خود آمدند وارشاد نمودند باظہار مسرت نسبت بفرزندارجمند سید اصغر علی شاہ سلمہ اللہ تعالے کہ این چنین خطاب تا امروز ہیچ کسے را نصیب نبودہ است واین دولت بیدار بنام این فرخندہ بخت بود انجملہ بندہ نوازے حضرت خواجہ ونشان قبول بارگاہ جناب ایشانست واکنون کشف اسرار حاضرے گردید کہ ہمین ست راقم حروف عرض دارد کہ تصدیق وتائید این حکایت از فرمان وتخط خاص حضرت الٰہی قدس سرہ العزیز مے شود کہ بنام این غلام در آنزمان وردیافت ونقل آن گذاردہ مے شود۔

سعید وارجمند ازے سلمہ اللہ تعالیٰ۔ تاریخ بست ونہم جمادی الآخر از نیجار روانہ شدہ ودرجے پور یک مقام کردہ تاریخ دوم رجب مع ہمراہیان کہ قریب چہل کس از یاران طریق بودند حاضر حضرت خواجہ بندہ نواز شدم وچند ابیات کہ نذر حضور والا کردہ بودم حافظ محمد جان ومرزا منیر بیگ وسید عبد العلی بحضور والا سرائیدند آنوقت مجمع کثیر بود از ہر زبان بلکہ از ہر در ودیوار صدا مرحبا وجذابر خاست وشور قیامت بپا شد ابیات انیست ؎

اے تاج بخش شاہ وگدا ہر گدائے تو	آئینۂ جمال الٰہی لقائے تو
مشکل کشا وقبلۂ حاجات عالمست	مخصوص آستانۂ دولتسرائے تو
مولا ومرشدے وخداوند نعمتے	دیگر شفیق حال ندارم سوائے تو
از یمن ہمت تو رسیدم بکام دل	شد دستگیر دست کرامت نمائے تو
اے مظہر جمال وکمال محمدے	ایمان اسیر تو دل وجانم فدائے تو

الٰہی ست حاضر خدمت بصد نیاز
مشتاق لطف ومنت وجود وعطائے تو

بعد ازان عرض کردم کہ این بندگانند وابستۂ دامن دولت مشتاق احسان وکرم حضرت خداوندی اندروز دیگر سید ترابعلے را بحضور مزار شریف خطاب مقبول خواجہ برائے میان شد وسید امام الدین راکہ وکیل ومرید فقیر اند خطاب چشت کا دولھا عطا شد ہزار جان گرامے نثار این لفظ مبارک چشت باد مخصوص باین ترکیب کہ عطا شد۔ تاریخ ششم رجب بعد ختم مجالس حاضر حضور والا شدم سید امام الدین بحضور مزار شریف بآواز بلند گفتند کہ از خواجہ غریب نواز صاحبزادہ راخطاب چشت کا دولھا عطا شد خدام کہ دران ہنگام حاضر بودند ہمہ

مبارکباد دادند و دستار بر سرش بستند و آستان بوس کنانیدند در انوقت میان را دیدم کہ رنگش زرد بود و چشمش مست اثر فیضان چشت از سر تا پای او متعدے بود و اثر آن ہنوز از چشمانش ہویدا است ؎

شیر مادر بتھا یا شراب کہن ؛ جسکا ہی یہ خمار آنکھون مین ؛ وحال فقیر انیست ؎

تا سایۂ مبارکت افتاد بر سرم
دولت غلام من شد و اقبال چاکرم

در دمرا طبیب نداند دوا کہ من
بی دوست خستہ خاطر با دوست خوشترم

ہر کس غلام شاہی و مملوک صاحب ست
حافظ کمینہ بندۂ سلطان کشورم

تاریخ ہفتم در جے پور رسیدم و دو مقام کردم خلقے گرد آمدند بضرورت تاریخ دہم باکبر آباد رسیدم صدمہ جدائے آستانہ شریف و عنایت بینہایت حضرت خواجہ بندہ نواز مرا نمے گذارد ؎ اکنون از من طمع صبر دل و ہوش مدار ؛ کان تحمل کہ تو دیدے ہمہ بر باد آمد ؛ خط ہذا بضرورت بصد مشکل نوشتہ ام نمے توانم کہ جدا جدا نویسم نقل ہذا بشیخ عنایت احمد و شیخ منصب علی و مولوے بدر الحسن ارسال دارند و از خیر و عافیت شیخ منصب علی نیز مسرور الوقت نمایند۔ انتہے کلامہ بعد اختتام عرس شریف یک روز دیگر قیام کردہ از درگاہ شریف رخصت و بدرگاہ جناب مولانا ضیاء الدین قدس سرہ بہ جے پور فائز شدند و فاتحہ خواندند میر قربان علے شرط خدمت بجا آوردند و ہمانروز مراجعت بہ آگرہ فرمودند چون مدت ہفتہ یا عشرہ بسر آمد طعام عظیم ترتیب دادہ بعد فاتحہ جناب خواجہ بندہ نواز بمردم یگانہ و بیگانہ دادند۔ و اظہار مسرت و شادمانے تمام نمودند و الحمد للہ علے ذلک

مدح شاہزادہ عالم سید اصغر علی شاہ از راقم الحروف حسن غفرلہ

دیدار تو جلوۂ الٰہے
ظاہر شدہ مرآت حق کماہے

خورشید نزول بر زمین کرد
شوریست ز ماہ تا بماہے

اے ذات مقدس تو در شخص
لاہوتیناہے ست در تناہے

بر فرق مبارک تو زیبد
تاج فقر و کلاہ شاہے

اللّٰہی را تو سرّ مکتوم
روح شمسے و نور ماہے

ہم خواجہ و خواجہ راست مقبول
ذات پاکت دگر چہ خواہے

عمر تو دراز باد یارب
چند انکہ حساب سال و ماہے

در تہنیت عطای خطاب ہا بشاہزادہ عالم سید اصغر علی شاہ از فکر بلند جناب منشی عبد الحیّ صاحب عرشی رئیس کاکوری سلمہ اللہ تعالے

ساقی نامہ

بیا ساقیا ساقیا ہان بیا — بیار از ابر بہاران بیا
بدہ آب چون آتش مشتعل — کہ باغ بن آذر بروید زدل
صبا چون عروس سبا در رسید — چمن شد بصرح ممرد ندید
ہلہ پایچہ سرو بالا زدہ — سلیمان گل خندہ صد ہا زدہ
بیاد پرے ریز در ساتگین — زبط قطرۂ چون زماہی نگین
کہ گویم بہ دیو خرد خیر باد — زند ہوش من تخت بر دوش باد
زمین پر طاؤس بین از شفیق — چو منقار طوطے بیاور رحیق
کہ خون کبوتر شلائین شود — پیالہ از و چشم شاہین شود
کند زور مے خود چمانیگرے — چمانہ چمد ہمچو کبک درے
خرامان رسد تا فراچنگ من — ہمائے کند طائر رنگ من
بہ گلگون[1] گلبن کہ ہمرا بہ بست — نوائے عنادل نکیسائی است
تامل بہ دریادلے یاوہ گیر — بنا شدمے خسروی جوی شیر
کزان قوت مریم بہ پیمانہ در — بہ بینم مہ ارمنے در شمر
صراحے شود گردن حور ازو — بزمم کشود شمع کافور ازو
درا ید قدح مہر ما نا بہ سیر — فروزد جہان چون زقندیل دیر
زسر جوش پر جوش دہ کام کام — کہ بیرون جہد چون شرر از سمام
صد فہا لالے سبد ہا سمن — چمنہا ریاحین فلکہا پرن
سرت گردم اے سرو محشر خرام — بکن مجمر از نار زرد شت جام
بگین[2] سیاوش دہ آن خون ناب — کہ گیتی چو چشم تو گردد خراب
شفق گون فلک پہنۂ دشت کین — جگر گاہ سہراب روئے زمین
خود این طارم سبز تا کے کند — شعاع ستارہ ستا کے کند
زصافِ عصیر رزان نجم — صبوحے زند دہر ہر صبحدم

[1] گلگون
[2] بگین سیاوش

تو پیر مغانے بہ ترویج جم — مے کہنہ تردہ ازین خرقہ ام
بخون ریز زہدم نہ زیبد دریغ — ز موج مے و جام کن طشت و تیغ
چہ پیچی بدین عیب دستار و دلق — خود از دامنم خشک تر ہست خلق
دل و دین گرد گان بدہ می بدہ — ہلا ہان بدہ ہین بدہ ہے بدہ
باندازہ پیشین اگر دل منہے — تو داود وہش کن فریدون توئی
زخم خوبہائے فلاطون بیار — زرہ کاسۂ راس مجنون بیار
بیا تا ہم دوستگانے زنیم — ز عقل و جنون دم عیانے زنیم
کہ برگشت اوراق این انجمن — نخواند کسے خط ساغر چو من
بیا ساقی انداز انعام کن — خرابات بفشار و در جام کن
خم خمکدہ را بپالا بہم — بنجشاے بر قطرۂ یم کشم
بفتانے چشم کارآزماے — طلسم مے و میکدہ برکشاے
منے بیا گل بدستار زن — بیاد میان زخم بر تار زن
بیے خرقہ ہا را نمازی کنان — گریبان چون من درازی کنان
بیائید در بزم نوشاہ چشت — کہ در خورمے گوے بر واز بہشت
بمقبول خواجہ نیاز آورید — نویدے ز بندہ نواز آورید
بدلہا رسد زان پس آگاہے — کز اللّٰہی آمد انا اللّٰہے

حضرت عرشی حیف کہ آخر رمضان ۲۹ سنہ ۱۳۱۴ ہجری ازین خاکدان ظلمانے بجالم نورانے متوجہ شدند انا للہ وانا الیہ راجعون درین دیار عدیل خود در سخن پارسے نداشت وصفات عالیہ ظاہر و باطن در ذات ہمایونش جمع بود راقم حروف را با او سرے خوش بود از انوقت کہ مجتبے حضرت حافظ عبد الصمد یوسفے مہین برادرش مفارقت جاودانے گزید ہمین یگانہ وقت مونس خاطرم بود کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام رخصت حافظ مرحوم تا زمانے کہ در اکبر آباد مقیم بودند خدمت حضرت اللّٰہی قدس سرہ العزیز از دست نمیدادند و عقیدت تام و موانست و احترام داشتند حضرت عرشے مرحوم را نیز بتبع افتاد ابو داللہ تعالے فرزندان کامگار آن برادران فرخندہ کردار را بمراتب علیا رساند۔

و نیز مردیست از سید عبد العلی جعفری کہ مدت ہشت یا نہ سال گذشت بندہ از حسن اتفاق وارد لشکر گوالیار
بودم کہ حضور پر نور حضرت اللہی قدس سرہ العزیز بدیدن والدہ حکیم سید اکبر علی رضی اللہ عنہ کہ علالت
داشتند بگوالیار تشریف ارزانی داشتند و بندہ بفرودگاہ آگرہ واپس آمد و بعد چندے خود بدولت
نیز مراجعت نمودند و قصہ حاضرے مہاراجہ گوالیار و تفرج پھول باغ و ترتیب مجلس یازدہم
شریف از زبان بندگان عالی مقام مسموع گشت دو سال بر آن گذشت کہ حضرت ایشان عزم بریلی
شریف فرمودند و ہمرکاب دولت شاہزادہ سید اصغر علی شاہ و نیازمند و یک دو خادم دیگر بودند چون
بخانقاہ عالم پناہ فائز شدند شرف زیارت و قدمبوس حضرت باعظمت و قبلہ ادام اللہ ظلہم العالی
میسر آمد و شیرینے بر مزار فائض الانوار جناب شاہ نیاز بے نیاز قدس اللہ سرہ العزیز پیش کردہ
فاتحہ خواندہ آمد بعد ازان بحکم اشارت این ابیات حضرت اللہی قدس اللہ سرہ خواندم سہ
در پردہ عیان ہستے و بے پردہ نہانے ۔ ہم نام و نشان دارے و بے نام و نشانے ۔ ہر گاہ
کہ ابیات باسر ہا گفتہ شدند حضرت باعظمت قبلہ دام ظلال کمالہم مسرور شدند و جانب حضرت
ایشان مخاطب گشتہ داد تحسین دادند و لختی باہم مکالمت روح افزا در میان ماند بعد ازان حضرت
ایشان مرخص شدہ بقیامگاہ خاص تشریف آوردند و بیاسودند و باداد حضرت باعظمت قبلہ دین
و ایمان بفرط اخلاق و رسم مہمان نوازے بفرودگاہ حضرت ایشان برکات نا متناہے ارزانی
داشتند و شاہزادہ عالم حضرت معین احمد سلمہ اللہ تعالے سجادہ نشین خود طلب نمودند و تا دیر دران
صحبت فیض موہبت سلسلۂ سخن جارے ماند بعد ازان حضرت باعظمت قبلہ دام ظلہم العالے
بخانقاہ معاودت نمودند و روز دوم حضرت بابرکت اللہی قدس سرہ العزیز از پیشگاہ بندگان عالے
اغراز رخصت یافتہ بمرکب دخانے میرٹھ رسیدند و بخانہ یاران طریق حضرت منشی محمد اعظم سررشتہ دار
دیوانے و منشے محمد خلیل خلف شان سررشتہ دار کلکٹرے فروکش شدند کہ از مدت دراز تمنائے
قدوم میمنت لزوم داشتند میزبانان جان نثار را جان تازہ بقالب آمد و بدرجہ کمال شادمانیہا
کردند چہار یا پنج روز قیام بود کہ شاہزادہ سید اصغر علے شاہ تپ کردند و حضرت ایشان را تشویش
پیرامون خاطر گردید چنانچہ این حکایت پیش ازین گذشت و از انجا سوار مرکب دخانے شدہ بدہلی
خانہ سید اکبر زبان کہ مرید حضرت اند نزول دولت نمودند علے الصباح شاہ کمال الدین صاحبزادہ
و امام مسجد درگاہ جہان پناہ جناب محبوب الٰہے قدس اللہ سرہ العزیز کہ مرید حضرت نیز بودند
حاضر خدمت شدند و حضرت باشوق و محبت از دہلے بآستانہ ملائک آشیانہ حضرت

سلطان المشائخ محبوب الٰہی سید نظام الدین زرے زر بخش رحمۃ اللہ علیہ رسیدہ زیارت عتبہ علیہ
نمودند و مناقب حضرت محبوب الٰہے قدس سرہ العزیز کہ در میرٹھ القا شدہ بود بحکم اشارت خواندم
و حظ وافر و لطف کامل حاصل شد بعد ازان حضرت ایشان مراتب بایستہ آنجا ادا فرمودہ بدرگاہ
عرش اشتباہ حضرت خواجۂ قطب الدین بختیار اوشے حاضر آمدند و حسب قاعدہ مراسم زیارت
و ادب مودے نمودہ بدار الخلافۃ اکبر آباد تشریف شریف ارزانے داشتند و خود را در تعلیم
و تلقین انداختند راقم حروف گوید کہ شاہد این روایت فرمان حضرت الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز است
کہ بنام این غلام صادر شدہ بود و اینجا ایرادے یابد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم عزیزے سعید و ارجمند
ازے سلمہ اللہ تعالے حقیقت حالم انیست کہ دل من در بیجانے آساید و چگونہ چسپد یاران کہ باعث
ماندنم در اینجا ایشان بودند بعضے از ایشان دور افتادند و بعضے مسافر ملک معنے شدند این شعر
در بیان حقیقت حال این غریب ست ؎ کدھر کو چھوڑ گئے مجکو ہمراہان تنہا ؛ پھرون ہون دشت
مین جون گرد کاروان تنہا ؛ مضطرب الحال بہ بریلی رسیدم حضرت قبلہ مدظلہم عنایت بمرتبہ کمال
مبذول حال این نیاز مال داشتند و بسے اصرار در قیام من فرمودند غرضکہ بعد دو سہ روز رخصت
شدہ بمیرٹھ رسیدم زیرا کہ منشی محمد خلیل سررشتہ دار و والدشان منشی محمد اعظم سررشتہ دار
صدر الصدورے ہمہ داخل طریقت ہستند و ہمیشہ در ایام تعطیل مے آمدند دو روز بمکان شان
مقیم شدم میان کہ ہمراہ بودند مبتلاء تب و لرزہ شدند و نوبت سرسام رسید و حال غیر شد ہمان وقت
چند شعر در شان حضرت سلطان المشائخ قدسنا اللہ بسرہم بے اختیار از زبان من برآمد اشعار
گفتن ہمان بود کہ صحت یافتن ہمان گویا کہ مبتلاء ہیچ عارضہ نبودند و این واردات باعث حیرت
تمام حاضرین شدہ غرض معلوم شد کہ این نیاز مند را بآستانہ خود حاضر کردن منظور ست و اینہمہ سفر
و غیرہ بہانہ بود پس میان را ہمراہ گرفتہ حاضر آستانہ مولاے خود شدم و یکے از ہمراہیان کہ خوش
آواز بودند این اشعار بحضور خدام عالے مقام خواندند حال عنایت و شفقت قدیمانہ و شکر آمیزا
بکدام زبان او اسازم و قبل از یک روز عید الفطر باکبر آباد رسیدم و مبتلاء عارضہ تپ و لرزہ شدم
و بعد افاقہ بضرورت گوالیار رفتم و بعد دو شب و یک روز باز باکبر آباد آمدم نمیدانم کہ در اکبر آباد
چہ کار دارم باوجود آنکہ ازین شہر نفرت تام دارم و ترک آن بیخواہم زیادہ ازین افسانہ ہاست
و ہمو راوے ست کہ شش یا ہفت سال گذشت کہ ابو الحسن تحصیلدار ضلع ہردوئی ممالک اودھ
یعنے راقم حروف عرائض چند بحضور فیض معمور ارسال داشت و بلتجے گردید کہ آب و ہوا ے

این مقام ہر دوئی خوش ست اگرچندے مشرف شود موجب افتخار ہاست چون اصرار و الحاح بہ کشید و جذب باطن کارکردہ بندگان حضرت الٰہی قدس اللہ سرہ جانب ہر دوئے التفات کردند و راقم شاہزادہ سید اصغر علی شاہ سجادہ نشین و سیدے میر تراب علی و حاجے محمد علی و شاہ عنایت احمد و حاجی نگینہ خاتم خدمتگزار شاہزادہ و من بندہ عبد العلی بسعادت ہمرکابے مخصوص گشتند و روانہ لکھنؤ شدند۔ راقم الحروف عرضداشت کہ بہ پذیرائے این التماس دستخط بدین الفاظ در یک فرمانے شد۔ تمنائے دیدار و شوق مجالست آنعزیز محرک قلب مے ماند اگر در روانگی گلبرگہ توقف زیادہ نشد انشاء اللہ تعالےٰ نزد عزیزے رسم آنعزیز بسبب کار ضروری دنیوی از سفر معذور اند لیکن فقیر معذور نیست زیرا کہ درینجا کارے ندارم کہ مانع سفر و غیرہ شود انتہی۔ بعد ازان بسبب شدت سرما توقف پیش آمد امامزاحم سفر نشد و کاغذ از برادر طریق رفیق شاہ عنایت احمد رسید کہ البتہ حضور پر نور تشریف ارزانے خواہند فرمود تشویش نکنند و خاطر مطمئن سازند جواب آن کہ بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۸۸۱ء نبشتہ آمدہ انیست ؎

اے برادر بر تو لطف احمد ست	زان سبب نامت عنایت احمد ست
نامہ ات کہ مخزن اسرار بود	نفحۂ از طبلۂ عطار بود ؎
بوئے جانے سوئے جانم میرسد	بوئے یار مہربانم مے رسد
چارۂ درد دل بیمار کرد	جز تو کہ تواند چنین تیمار کرد
شکر تان اے محرمان بارگاہ	وہ دہے زر کردہ مس را از نگاہ
بعد نومیدے بسے امید ہاست	از پس ظلمت بسے خورشید ہاست
سروے و سرما غریبان را نجست	بر سر آمد آفتاب آنرا شکست
گرچہ سرما در سفر ہا ناخوش ست	لیک با خورشید نیکو دلکش ست
گریۂ خورشید و سروے زین	مے دہد فصل بہاران را تزین
تا بود گرمے و سردے را قیام	خوش خوش و فرخندہ باشید السلام

انتہی۔ راوے نویسد کہ چون بکوچۂ دولت بہ لکھنؤ رسید خدمت منشی عبد العلے عرشے رئیس کاکوری با فرزند سعادتمند عبد القیوم و عزیزان دیگر حاضر ریلوے اسٹیشن برائے استقبال بودند بمجرد نزول اقبال از مرکب دخانے ہمراہ بودہ در قیصر باغ فروکش کنانیدند و یک شب در وزیران مقام پرفضا آثار برکات نمایان بود اہتمام بلیغ برائے دعوت بکار بردند و نیز مشاہدۂ مقامات

مشہور از امام باڑہ آصف الدولہ و حسین آباد محمد علی شاہ و زیارت مزار مبارک حضرت شاہ مینا
قطب لکھنؤ قدس اللہ سرہ العزیز نمودند بعد ازین ہمہ استدعا رتوجہ جانب کاکورے کردند از انجا کہ
حضرت الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز را خیال انتظار تحصیلدار ابو الحسن یعنے راقم الحروف و در رفتن
جانب ہردوئی عجلت بود لاجرم درخواست شان بمالت بازآمدن از ہردوئے مقرون باجابت
شد و از نیجا بندگان حضور ایشان مع ہمراہیان سعادت متوجہ ہردوئے و شاہ عنایت احمد روانہ
وطن شدند و بہ اسٹیشن ہردوئی رسیدہ آمد عرض دار و انجا راقم حروف کہ این بندہ بارگاہ عزت
باساز و سامان بایستہ بمقام ریلوے اسٹیشن برائے استقبال حاضر و چشم انتظار بر شاہ راہ کشادہ بود
کہ کوکبۂ دولت مثل خورشید از جانب مشرق نمودار گردیدہ آن وقت انچہ از مسرت و اعزاز و نازش
و اہتزاز نجا طرم بود نتوانم کہ بر زبان آرم چہ از مدت سے سال کہ راقم درین ملک اودھ بتقریب
تعلق سرکار انگریزے اقامت دارد گاہے بندگان عالے حضرت الٰہی قدس اللہ سرہ بعزمت
این طرف نفرمودہ بودند بسے از ارادتمندان با اخلاص و دولتخواہان صاحب اختصاص خواستند
کہ زحمت قدم بدین دیار دہند اما استغنار خداداد و بے تعلقیہائے از حد زیادگاہے رخصت
ندادخود بدولت از مرکب دخانے نزول اجلال فرمودند سعادت قدمبوس دریافتہ کوشے
خود را کہ یہ سامان بایستہ آراستہ بود منزل سعادت ازے نمودلختے گذشت کہ برادر یگان برابر
سید عبد العلے جعفرے کہ مقام شناس مجلس بود این غزل راقم الحروف را بالحان خوش
گفتند ؎ عیدست جان و دل سر ساقے فدا کنم ؛ پیمانہا کشم پے مستان دعا کنم ؛ حال من
متغیر گشت و نتوانستم خود را نگاہ داشت گریہ بر من افتاد و شور از نہادم برخاست ہژدہ روز
بقیام پر برکات خانہ محزونم را رونق جنت الفردوس داشتند حالتے بود کہ بجز وقت کچہرے
حاضر خدمت مے ماندم روزانہ یا روزے درمیان یک غزلے موزون مے شد و پیش میگردید
بلطف ملاحظہ میفرمودند و صحبتے کہ بعد از نماز شام مقرر بود برادر سید عبد العلے آنرا با دیگر غزلہا
مے خواندند و حظہائے بحساب حاصل میشد عجب صحبت صافے و عیش بیغش دران روزہا میسر بود
کہ صحبت ہائے قدیم و یاران گذشتہ علے الخصوص حضرت شیخ منصب علی و میر امداد حسین رحمۃ اللہ علیہما
یادے آمدند و بہ زخمہائے یاد آمد این مجلسیان محبوب و محرمان جان نثاران جشن طرب و سور پر درد
نقش شیون خانہ غم و ماتمکدہ الم میگرفت چنانکہ یک شبے غزل راقم حروف ؎ عزم مصمم است
کہ از خود سفر کنم ؛ خواندہ میشد چون این بیت عرض شد ؎ عمر عزیز و صحبت اغیار اید رایغ ؛ فرصت

دراز باد کہ در خود نظر کنم ؛ چندان گریہ باحضور پر نور در آمیخت کہ در بیان نیاید و اثر آن کیفیت مجلسیان را از جا ہا بر داشت بعد از دیر بسیار افاقہ شد بر پاے ادب ایستادہ بر گذاردم کہ این بیت فرمودند کہ خیر۔ اکثرے از ایام قیام ہر دوئی بندگان حضور التماس راقم بابت تفرج و ہوا گرفتن شامگاہ قبول فرمودندے و گاہ بودے کہ وقت فرصت شاہزادہ عالم را سلمہ اللہ تعالے برون ہر دوئی ہمراہ خود بشکار طیور بردے و خاطر عاطر شان شگفتہ دریان از دے شدمرا در تمامی مدت عمر خود اینچنین وقت خوشدلے و کامرانے یاد دارم کہ گاہے حاصل نشدہ است و حضرت بدولت اللہی و مولائے قدس اللہ سرہ العزیز بغایت فارغ البال و آسودہ خاطر باہمراہیان بودہ اند چون ہژدہ روز برامد عزم جانب شرق نمودند بامرور اینقدر ایام کہ ہرگز امید قیام مرا نبود تشریف برے ملازمان حضور سخت ناگوار بود و ہمین دلخواہ بود کہ چند روز دیگر در ینجا بیاسایند کہ مقام خوش و موسم دلکش ہوائے لطیف و صحبت عزیز بود و مردم آنجا از دکانداروعمال سعادت حضورے و فوائدے اندوختند و ہر آنوقت کہ حضور پر نور بر شوارع گردو نواح بشے نمودندے ہر کہ از آیند و روند دیدے ہمانجا توقف کردے بے شائبہ تکلف و بے مبالغہ تمام رفتار حضرت باعظمت با وصف وقار روش سکران داشت و بنیدگان را دل از دست مے ربود شاہزادہ عالم را التماس داشتم کہ مختصر کتب خانہ ام کہ ہست انچہ از کتب معقول و منقول پسند آید بر گیرید کہ مصرفے بہ ازین نباشد از شرم سر فرو نیاوردند شکایت اینمعنے بحضور مولائے بردم حضرت باعظمت شاہزادہ عالم را پیش خود خواندند و المارے کتب را کشادہ بکمال خوشی و خرمے انتخاب کتب از صحیح بخارے و تاریخ یمینے وغیرہ وغیرہ کردہ پانزدہ جدا نمودند تا دلم بیاسود و سعادتم افزود و بامداد کہ روز الوداع بود شب را ابیات ذیل موزون کردم اما ادب رخصت نہ داد وقتیکہ حضور پر نور بجوالبگاہ خویش کہ ہمانجا شب زندہ میداشتند تشریف بردند برادر عبداللطیف را در کمرہ خوابگاہ شاہزادہ آن ابیات حوالہ نمودم آن برادر بجان برابر ابیات را بآہنگ خوش خواندن گرفت ؎

بلبل بچمن ہست فرو بستہ دہان را	آیا کہ رسیدش خبر از فصل خزان را
قمرے نزند نغمۂ کوکو عجبے نیست	نشگفت کہ جنبش نبود سرو روان را
واماندہ زحسرت نگران دیدۂ نرگس	سوسن نکشاید ز سر طیش زبان را
آسیمہ سرست از سر غم کاکل سنبل	تسکین ندہد قلب صنوبر خفقان را
صاف طرب از دردی غم گشت مبدل	صد زخمۂ حسرت بزند در دوران را
بگذار کہ از سوز نہم در جگر آتش	وز دیدہ پر گریہ دہم سیل روان را

نتوانم گذارد کہ این ابیات چہ ہنگامۂ شیون بپا کرد و کیفیت گریہ ہجر آنقدر ہجوم آورد کہ تا دیر دلہا از دست
رفتہ بودند دیدہ مان سیل ہاے سرشک پی در پی بردن میدادند۔ آخر مجلسیان بر بخت خود ہا اقتناع نمودہ
بر بستر خواب غلطیدند ہر چند این قصہ بپایان آمد دل نمیخواہد کہ از سخنان آن زمان بس کند بارہا
ساعت یک و ساعت دو دو سہ چشم بکشاد و آواز سماع از آرامگاہ خاص بگوش خورد بے تحاشا
میرفتم و شریک صحبت میگشتم نازم بآن شفقت مرشدانہ کہ ہیچگاہ از رفتن بیگاہ من نیاز رندند شبے
ازان شبہا حسب عادت ساعت دو از بستر خود برخاستہ رفتم و بیرون در وازۂ آرامگاہ کہ کشادہ می بود
ایستادم حضور پر نور محو سماع بودند نظر بسوی بندہ نیفتاد و من نتوانستم کہ بے اجازت اندرون داخل شوم
بعد از افاقت اجازت شد و داخل شدم۔ دران ایام خجستہ چہ قدر از یاران غیر حاضر یاد می آمد و تاسف
از جدائی شان میخوردیم کہ بگفتن در نیاید برادرم شاہ عنایت احمد از آگرہ ہمرکاب سعادت تا لکنؤ ماندند
چون ہر دو ئی عزم شد خانہ خود شتافتند سیدی میر امداد حسین راز نوکری مہلت نشد یاران میرٹھ خود
بر سر کار و در بودند۔ ملازمان و نوکران من مرا میگفتند کہ حضور پر نور خواب نمیکنند گفتم چگونہ گفتند کہ ما از
روزن درگاہ و بیگاہ در وقت شب می بینیم گاہ بر زمین و گاہ بر بستر پلنگ نشستہ و مشغول مے یابیم
ہرگز خواب در چشم حضرت نمیگردد۔ و فی الحقیقت حضور پر نور روز دل را باین و آن مشغول میداشتند
و شب چون صحبت بر خاست داخل کمرۂ خاص شدہ با حق مشغول مے بودند کہ ازان مشغولی افاقہ نبود
و در حالت سکر و محویت و فنا مستغرق مے بودند و ہیچ ساعت ازان باز نمے ماندند۔ چنانکہ دل دادگان
مجاز بے تصور دلارام نمے آسایند۔ ہر دو وقت دور چاے گردش میکرد و ارباب جلسہ و ہمراہیان
سیر شدہ میخوردند اگر چہ خود بدولت کم رغبت میفرمودند دو سہ چمچہ گرفتند و باین بندہ پیالہ ارزانے
میداشتند اما در نوشانیدن چاے بہمراہیان و اہل جلسہ مبالغہ میفرمودند و میگفتند کہ غنیمت شمرید آہ
و بندہ ہم درین ایام حسرت ہاے دل از تآکل و مشارب و سماع و تلقین تمام برادرم و کوتاہی دران
راہ نیافت برادران ہم سفر شریک این ذوق و لذت بودہ اند خداے شان سلامت وارد کہ
ازان صحبت باقے ہستند الغرض باد اوکہ روز قرار داد بود بر مرکب دخانے این قافلۂ دولت سوار شدہ
چون باسٹیشن کاکوری رسید۔ راوی من درین سفر برادر عبد العلی حی نویسد کہ بہ اسٹیشن منشی عبد الحی صاحب
مع سامان سوارے موجود بودند و از اسٹیشن بر کوٹھی عظیم الشان خود برده فروکش ساختند و بدرجۂ غایت
حسن ادب را نگاہ داشتہ بہ نیازمندی تمام پیش آمدند و فی البدیہہ این ابیات گفتہ پیش حضور پر نور
بخواندن دادند ؎

شمع بزم مہوشان آمدہمے — دلرباے دلبران آمدہمے
خلق نشناسد و گردست از ترنج — یوسف کنعان جان آمدہمے
انجمن راداوے ایمن نمود — چون تجلی ناگہان آمدہمے
ہرکہ اندر بزم بود از خویش رفت — کس چہ داند تا چہ سان آمدہمے
آفتاب آسانگہ راخیرہ کرد — چون عیان آمد نہان آمدہمے
الصلا اے مے پرستان الصلا — ساقی دُردی کشان آمدہمے
نخبت مستان راجوانی مفت وقت — ہان وہان پیر مغان آمدہمے
آنکہ برجاے ست آمد از کجا — آمد و شد درگمان آمدہمے

باہمہ اطلاق عرشے نام شد
لامکانے در مکان آمدہمے

برادرم سید عبدالعلے نوشتہ اند کہ من آنرا بالحان خوش خواندم وحظ عظیم دست وادا کثر از روسار کاکوری بادب حاضرے آمدند و نذرہا پیش مے کشیدند اما خدام غیور بندگان حضور بجز آنکہ حسب دستور دست رضا بر نہادند نذر ہیچ یکے نہ پذیرفتند و روز درانجا مقام شد و میزبان مہربان بکمال احتشام خوان دعوت بیاراستند و طعامہاے گوناگون پیش کردند۔ یک روزے درانمقام حضور پرنور مزار حضرت شاہ تراب رحمۃ اللہ علیہ رفتند و فاتحہ بران و مزارات دیگر بر خواندند پس صاحب سجادہ مولانا محمد اکبر سلمہ اللہ تعالے را دیدند مولانا بترک و یک جانماز قالین و لاتیے کہ بس عمدہ بود بنظر حضور گذرانیدند ازان بعد حضرت الٰہی قدس سرہ بانشے عبدالحے مرخص شدہ واپس آمدند از خدمت منشے عبدالحے مرا مسموع ست کہ حضرت باعظمت نخستین از قبول ترک وجانماز توقف نمودند و بعد ازان این سخن فرمودہ کہ از حضرت شاہ تراب قدس سرہ اشارت ست قبول کردند راقم را نجا طرے آمد کہ این توقف و قبول بر تقاضاے ادب بودہ است پس دیر نبود کہ بندگان حضور از انجا رخصت شدہ براہ راست بسوارے ریل اسٹیشن ردولی رسیدند آنجا شاہ عنایت احمد حاضر بودند استقبال نمودہ باخود بردند و حضرت باعظمت زیارت شاہ عبدالحق قدس اللہ سرہ العزیز حاصل نمودند و بعد ازان شاہ مسعود احمد غفر اللہ لہ و حضرت شاہ التفات احمد سجادہ نشین سلمہ اللہ تعالے را دیدند و این حضرات باکمال اخلاق و محبت و مہمان نوازی و درویشانہ بہ نیازمندے پیش آمدند کہ مزیدے بران نباشد و یک شبانہ روز درانجاے پاک

قیام شد و ہر یکے از مزارات متبرکہ آنجا را زیارت فرمودند حضرت جانشین سلمہ اللہ بار بارا عادۂ ہمین نقطہ
می نمودند کہ حضور والا مہمان حضرت شیخ عبدالحق قدس اللہ سرہ ہستند ما را وران چیست روز دیگر حضرت
اللہی قدس اللہ سرہ از انجا مرخص شدند و شاہ التفات احمد سجادہ نشین مشایعت تا اسیشن رد ولی نمودند
از انجا کاروان دولت سوار شدہ گذر بر فیض آباد کنان بمقام گونڈہ خاص فائز گردید شب را انجا گذراند
بامداد بمقام نوباوان درگاہ مولد و موطن برادر شاہ عنایت احمد تشریف ارزانے فرمودند آنروز تو گوئی
کہ خانہ شان روز عید بود و ماہ ربیع الاول بود و ہم درین ماہ زیارت دستار مبارک جناب رسول
مقبول صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تاریخ دوازدہم ربیع الاول از مدت دراز معمول بودہ است
وآنرا البطور مستند شہرت ست بتاریخ مذکورہ اول حضرت بارفعت باہمراہیان زیارت آن فرمودند پس تبرکا
آن دستار مبارک بر فرق فرقدان سای حضرت اللہی قدس اللہ سرہ وجملہ ہمراہیان گذاشتہ آمد و قریب
پانزدہ روز دائرۂ دولت در ہمان مقام نزہت ماند درین مدت متواتر غزلہاے فلان یعنی راقم الحروف
مالامال از حسرت و فراق رسیدند و من آنہمہ را بحضور پر نور دست بستہ عرض می نمودم دریغا بتقاضاے
موقع گذاردہ مے آید ؎

سرو من دامن کشان دامیرود — تا چہا دیدے کہ از ما میرود
از خدا با صد دعایت خواستم — تو کجا از من خدا را میرود
بر کہ نالم من زبخت بے اثر — ناشکیبم تو شکیبا میرود
دیدۂ اہل نظر فرش رہ اند — نرگستانیست کانجا میرود
عالم جانہا نثار مقدمت — دُور چشم بد کہ زیبا میرود
تا کہ گوید با تو از من این پیام — دیر مے آئے دور دا میرود
خانۂ ویران دگر آباد کن ؎ — ہمچو دل کز بر ما میرود

میرود و میرود تا کے حسن
رفتہ کے آید ہمانا میرود

ایضاً

شہ طناز ملک ناز گردے — ز خوبان جہان ممتاز گردے
در آید آب رفتہ باز در جوے — اگر روزے لبسویم باز گردے
مرا باقیست بس افسانۂ ہجر — چہ باشد گر شبے دمساز گردے

ورد نم خلوتے خالیست از غیر — سرت گردم اگر ہمراز گردے
الا اے طائر برگشتۂ من — خوشستے گر بکامم باز گردے
مرو اے بوے سوز از سینہ بیرون — کہ ترسم عشق را غماز گردے

بدنیسان گر حسن را نے سخن را
عجب نے بلبل شیراز گردے

ولہ

دلے گنجینۂ آگاہے آمد — کہ اندر ظل شاہنشاہے آمد
زیان کے یافت نور بی غش او — اگر یونس ببطن ماہے آمد
حضوری ہست فرض مدت العمر — سجود سہو اگر دل ساہے آمد
بزر سرخ خورشیدش خریدار — کہ رنگ چہرۂ او کاہے آمد
غلام صورت آن رند فردم — کہ مست شراب لاتینا ہے آمد
مرا گلبانگ نوشانوش ساقے — حدیث دولت جم جاہے آمد
الا عبد العلے یار طریقم — بگو بارے کہ دیگر خواہے آمد

خوشا بخت حسن ثانے کہ نظمش
قبول حضرت اللّٰہے آمد

ولہ

حضور عشق دیدم اوستادے — کہ او را میرسد ہر اجتہادے
مقام وحدت آمد جاے راحت — حلولے نے دروغے اتحادے
رفیق راہ من درد محبت — ترا اے صبر از من خیر بادے
بروز پیش من عقل زیانکار — کہ از تو ہیچ دل دیدم نہ شادے
حرام آمد بروا سم فدائے — کہ از تو جز تو نخواہد مرادے
بگیتے ہر چہ از مفہوم و محسوس — بجز عشق تو افسانہ ست و بادے

بیاؤ خوش ببین دیگر حسن را
کزین پس زو نیابے جز ریادے

خاکستر

حضرت الٰہی قدس سرہ العزیز را انیہہ کلام بسیار پسندے آمد تا آنکہ یکبار در غزلے نبشتہ آمد

الا عبد المطلب یار طریقم		بگو بارے کہ دیگر خواہے آمد	

شنیدن ہمان بود کہ دریاے رحمت بجوش آمد و حضرت بامر حمت قدس سرہ العزیز فرمودند کہ ہر دو
رفتن دیگر خواہد شد از انجا کہ بہرائچ شریف از قیامگاہ نزدیک بود و زیارت حضرت سید سالار مسعود
غازی رحمۃ اللہ علیہ واجب لاجرم بہرائچ رسیدہ و دولت آستان بوسے بدست آوردہ شد
و زیارت جبہ شریف نیز میسر آمد چنان مے نمود کہ حضرت سید سالار قدس سرہ را غایت عنایت
و رعایت برین طبقۂ زائرین بود و آن مقام پاک مظہر ہیبت حق مے نمود انتظام صفائے
نیکو و عمدہ بنظر آمد یک روز اتفاق ہیبت افتاد با مدادان حضور مولائے قدس سرہ العزیز از انجا
سوار شدہ براہ راست روانہ ہر دوئے شدند و ظل دولت بر سر فلان یعنے این مسکین کاتب الحروف
افگندند و برادر شاہ عنایت احمد با خاطر رنجیدہ گریہ کنان مراجعت بخانہ نمودند۔ انتہے
عرض دارد بندہ ابو الحسن کاتب الحروف کہ چون مژدۂ دلنواز مراجعت بندگان مقدس
حضرت مولائے واللہے قدس سرہ بمن رسید این چند ابیات موزون شد و ہمانذم ہدیۂ
بگوکبۂ دولت نمودم ؎

بوے یار دل ستان آید ہمے	در تن افسردہ جان آید ہمے
روزگارِ محنت و سختے برفت	این صدا از آسمان آید ہمے
من فداے آنکہ از لطف و کرم	خوش بکام دوستان آید ہمے
ساقیا برخیز و پر کن جام را	کان حریف مہربان آید ہمے
خیمہ زد در صحن باغستان بہار	خندہ بر رغم خزان آید ہمے
جند الجت سعید آن چمن ؛	کاندر و سرو چمان آید ہمے
بے نیاز ست از ہمہ آن نازنین	شکر کن صد شکر کان آید ہمے

گر ندیدستے تماشا کن حسن
ماہ بر فرش کتان آید ہمے

واز آنروز وقت در انتظار میگذشت تا آنکہ تار برقے ببشارت جان بخش رسانید و بوقت معین
حاضر اسٹیشن ہر دوئے با سامان بایستہ براے استقبال شدم و شاد ان و فرحان آن
دولت دو جہان را با کمال ادب و احترام و عظمت و اکرام بخانۂ خود آوردم و بے اختیار از
ہر در و دیوار این بیت بگوش دل میرسید ؎ امروز شاہ شاہان مہمان شد ست مارا

جبریل با ملائک دربان شدہ ست مارا۔ و دیگر بار ہمان مجلس عیش و ناز ترتیب یافت غزلہاے تازہ موزون میشد و شام بعد نماز مغرب بخواندن مے آمد و حظہاے وافر نصیب روزگار بندگان میگردید این مرتبہ دوازدہ روز داد کامرانے دادہ آمد و وقت خوش گذشت کہ تا آخر عمر آنچنان میسر آمدن محال ست ہمین کہ فاتحہ دوازدہم شریف ربیع الثانی فرآمد و بہ نیکو روشی سرانجام یافت حضرت الٰہی و مولائے قدس اللہ سرہ العزیز بدولت و اقبال از ہر دوئی با کاردان خود عزم اکبرآباد فرمودند و این مسکین حزین با دل اندوہگین واپس خانہ آمد و نتوانم عرض کرد کہ ازین روانگی چہ بر سر گذشت چگونہ

دل با سوز و ساز بر داخت ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد		روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد	

ذکر وصال حضرت اللّٰہی قدس سرہ العزیز

از برادر عبد العلی سلمہ اللہ روایت ست کہ چون حضرت باعظمت اللّٰہی قدس اللہ سرہ العزیز از سفر شرقے باکبرآباد رسیدند تندرست و باعتدال مزاج مقرون بودند و ہیچ گونہ تفاوت در صحت نبود اما ازین عالم فانے برداشتہ خاطرے بودہ اند مدت شش ماہ گذشتہ بود کہ تہار یخ چہارم یا پنجم ماہ شوال سنہ ۱۰۲۹ ہجرے اولاً تپ لرزہ آمدن گرفت و روز بروز شدت در آن تپ لرزہ پدید آمد نبدہ و دیگر اصحاب حاضر حضورے بودہ اند اما ہیچ یکے ہیچ وقتے جسم اطہر را با انہمہ شدت متحرک ندیدہ بود ؎ تحمل چند صد چندان تحمل ؎ روزے چند ہمین نسق گذشت و ہیچ معالجے نخواست چون این مدت ہم بسر آمد حضرت حکیم سید مہر علے و حکیم سید اولاد علے سلمہما اللہ تعالیٰ کہ قرابت قریبہ با حضرت باعظمت دارند و مرجع ظاہرے و باطنے اہل آگرہ اند برائے رفع حجت معالجت آغاز کردند و ہر گونہ دوا و علاج بکار بردند تا آنکہ افاقت از بخار دست داد لیکن مرض بیخش لاحق گردید و ہمان طور معالجہ ہم بتبدیل یافت بعد چندے ازان مرض ہم خلاص حاصل شد برادر بجان برابر سید عبد العلے مے نویسد کہ در مدت تمام مرض غزلیات این کاتب حروف علے الاتصال میگو یانیدند کہ بجد غایت پسند خاطر بودند و من بالحان خوش و لہجۂ دلکش ادا مے کردم و حضرت اللّٰہے قدس سرہ العزیز را حظ وافر و وجد کمال پیدا مے شد و تصرف عظیم بر حاضرین وقت جارے مے گردید و از جملہ غزلہاے این سہ بیت نہایت مرغوب بود و سماع میفرمودند ؎

نہار ست و چمن پر جوش ساقی رو بستان کن		تبسم زیر لب فرما و تاراج گلستان کن	

بیا و ردے زیبای تو بشکستند جام جم | لب بام آ تماشای دہوی می پرستان کن
حسن را گردش ایام فرقت خوش نمے آید
ترحم اے فلک بہر خدا بر زیردستان کن

وزمان زمان این مصرع برزبان مبارک جارے بود از اثر عشق ہویہ گردش ایام نہین ؛
دران حالت نیز اگر اعدے بزیارت حاضر مے شد بے آنکہ لب کشاید خود بدولت متوجہ مے گشتند
و دلداریش مے نمودند و آیندہ را رقت پیدا مے شد و حاضرین را دل بہ درد مے آمد و سخت متاثر
مے شدند بسے از مردم دیار دور دست بدیدن حضرت باعظمت مے آمدند چنانکہ منشی محمد اعظم پنشنار
پیشین سررشتہ دار سلمہ اللہ کہ مرید سابق و رفیق دیرے ہستند از میرٹھ حاضر آمدند و دران صحبت سفارش
گزین فرزند خود منشی محمد خلیل سررشتہ دار کلکٹرے کردند بر لفظ مبارک رفت کہ شما را خبرے ہست
منشی محمد خلیل را پسر دحضرت خواجہ بندہ نواز نمودہ ایم بعد ازان منشی محمد اعظم را با بدرقۂ خواجہ
وزیر بزیارت آستان خواجہ خواجگان قدس اللہ سرہ العزیز متوجہ اجمیر شریف کردند و این ہر دو یار
وفادار شرط خدمت و زیارت بجا آوردہ باز آمدند و باین تقریب فاتحہ حضرت خواجہ غریب نواز
بعمل آمد درین فرصت حضور پر نور را افاقتے حاصل شد و منشی محمد اعظم روانہ و منشی محمد خلیل
حاضر آمدند و شرف زیارت دریافتند و باز گشتند روزکے چند برین بسر آمد کہ دیگر بار مرض اسہال
دریافت و از غذا نفرت کلے شد ہر چند معالجت رفت اما فائدہ بران مترتب نشد مرض شدت گرفت
و طاقت را زوال بود عاقبۃ الامر رجوع بہ ڈاکٹر مکندلال آوردند کہ در فن طبابت انگریزے
معروف و مشار الیہ بودند ڈاکٹر روزانہ مے آمدند و از ہر گونہ دواہاے انگریزے بکار بردند
کہ ازان نخستے بیاسودند و از زحمت اسہال قدرے برارت روے نمود درین فرصت حضرت
سید مہر علے سلمہ اللہ تعالے مشورت دادند و حضرت باکرامت قبول کردند کہ مہین فرزند ارجمند
سید اصغر علے را جانشین خود فرمایند بنابر آن شرفا و مشائخ آگرہ را آگاہے دادند کہ ہفتم ماہ
ربیع الاول سنہ ۱۲۹۹ روز جمعہ بعد از زوال مجلس سجادہ نشینے ترتیب یابد چنانچہ عمل بران رفت
و انبوہ کثیر از یار و اغیار جمع آمد انگاہ حضرت باعظمت قدس اللہ سرہ العزیز نبشستند و سید اصغر علی
را پیش خود نشاندند و حضرت حکیم سید مہر علی ممدوح و سید کرامت علے خال سید اصغر علے را
نزد خود جا دادند و نیز حکیم سید اولاد علے و سید اولاد حسین و سید قدرت علے و سید اختر زمان و
سید عاشق علے و سید معصوم علے و سید تصور علے و سید برکت علے اعزہ خاندان را با حکیم رجب علی

و رحمت علی و سید احمد خان صوفی و سید اکبر زمان در قرب خود نشاندہ انچہ از کلمات تعلیم و تلقین طریقۂ خاندان قادریہ و چشتیہ نظامیہ و صابریہ و سہروردیہ و نقشبندیہ کہ مشائخ سلف بجانشینان گفتہ اند سید اصغر علے جانشین خود را ارشاد فرمودند و تا دیر از نصائح دلپذیر و مواعظ ناگزیر بیاد جانشین خود دادند آن زمان چہرۂ نورانے سجادہ نشین راستین سرخ تمام گردید و کیفیتے طارے گشت و گریۂ رقت بر وافتاد کہ اثرش بر اہل مجلس متعدے بود تصرف قوے احاطہ کردو از مجلسیان ہیچ یکے ازان کیفیت خالے نبود و بعد ازان خوانہاے شیرینے پیش کشیدند و حضرت اللے قدس اللہ سرہ العزیز دست مبارک برداشتہ فاتحہ خواندند و اولش خود بدہن سجادہ نشین نہادو ہار در گلو انداخت و دستار سجادہ نشینے بر سرش بستہ در خاندان قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ سجادہ نشین خود گردانیدند و اجازت ہر چہار خاندان ارزانے داشت و مبارکباد فرمود بجرد این معاملہ از ہر جانب صدائے مبارکباد برخاست و از طرف مریدان و معتقدان سلسلہ نذرہا پیش شدند چون این رسم بعمل آمد حضور پر نور قدس اللہ سرہ العزیز حضرت سید مہر علے سلمہ اللہ تعالے را مخاطب کردہ فرمودند کہ من این را داشارت بجانشین کردند بشمائے سپارم پس شیرینے تقسیم یافت و مجلس برخاست مولوے محمد اکبر ابو العلائے رئیس دانہ پورے باین تقریب بیتے چند موزون کردند کہ

ان انیست ؎

شاہ اصغر علے ستودہ صفات — باد با فیض او درین دنیا
راز دار رموز فقر شدہ — بعنایات و نسبت آیا
با دیمون خلافت پدرش — بطفیل رسول ہر دو سرا
در ربیع نخست و ہفتم و جمعہ — شد بجاے پدر قیام ورا
پدرش کو علے مظفر شاہ — قادرے چشتے ست او بخدا
متقے ابن متقے باشد — آن مہ آسمان فقر و فنا

سالش از روے اصطفا اکبر
گفت حقا خلافت اولا ؎

گوئیم در نقل تاریخ سہو رفتہ است۔ بعد اختتام مجلس جانشینے بار دیگر مرض اسہال عود نمود تا آنکہ در یک روزے پنجاہ و شصت بار اجابت مے شد ضعف استیلا یافت و قوت مسلوب گشت و غذا با طبیعت موافقت نمیکرد و ہیچ علاج موثر نمے آمد دران حالت سماع مے نمودند و این مصرعہ

وروز بان بود سے اثر عشق ہی یہ گردش ایام نہین - درین مہلت درضمن سخنان وصیت جملہ امور
از تجہیز وتکفین وغسل ونماز وقبر وغیرہ برزبان مے آوردند وشوق وصال وتمنار لقا از کلمات عالیات
مے تراوید گویا کہ ترجمہ اللھم بالرفیق الاعلیٰ بود کہ قول رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام بوقت
آخر برزبان معجز ترجمان جارے بود بانہمہ حضرت باعظمت قدس اللہ سرہ العزیز میفرمودند کہ من یقین
تعین رہا شود ویک دو روز قبل از وقوع واقعہ ناگزیر کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک
ذوالجلال والاکرام انہم برزبان میرفت کہ روز یکشنبہ کے شود و دوشنبہ کے آید بالآخر وقت
نصف شب دوشنبہ نہم ربیع الاول ۱۲۹۹ھ بود کہ حضرت الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز خادم خاص را
کہ بشیر ومبشر وقت ست ارشاد نمود واو بجا آوردش وخواندن گرفت سے یارسول اللہ کریمے سیدی
وحضرت بابرکت سماع فرمودند ودر حالت ذوق اللہ اللہ برزبان جارے شد درین یکبارگی ہردو دست
آنچنان دراز کردند کہ گوئی باکسے معانقہ را دست برآرند ونوبت آخر بآواز بلند اللہ گفتہ جان بجانان
سپردند انا للہ وانا الیہ راجعون درانوقت نتوان گذارد کہ چہ قدر صدا گریہ وزارے بلند بود چون
سحر آمد در شہر آگرہ قیامتے قائم بود واز ہر طرف صدائے ماتم وآہ ونالہ ہنگامہ عظیم برپا کردہ بود خدمت
غسل تجہیز وتکفین ونماز جنازہ وقبر حسب وصیت بجا آوردند وہیچ دقیقہ نامرعے نگذاشتند مولانا فیض احمد
مدرس مدرسہ اسلامیہ وامام مسجد اکبرے خدمت غسل بجا آوردند وتبرکاً جملہ اہل خاندان شریک گشتند چون
غسل برآوردہ شد من بندۂ عبدالعلی از تخت فرود آوردم جسد اطہر ہمچو گل بود ہر گاہ کہ جنازہ روان شد
ہزارہا بندگان خدا چہ از مسلمان وچہ از ہنود وانگریزان ہرکرا باحضور پرنور نسبت نیازمندے ورست
بود معیت جنازہ نمود گریہ وزارے بحد کشید کہ بعضے ازان جم غفیر بیہوش شدہ برزمین افتادند وحالتے
برشہریان طارے شد کہ بگفتن ونیاید ہر طرف کہ جنازہ بران گذارہ شد دکان واران از دکانہا فرود آمدہ
برپا ایستادہ ماندند وبسے از راہیان ورندگان کہ کیف ما اتفق پیش آمدند بے آنکہ تہیہ کنند ہمراہ جنازہ
شدند ودر افواہ عوام افتاد کہ اکنون خیر وبرکت از اکبرآباد برخاست قطب آگرہ رحلت نمود باید دید
کہ چہ مے شود الغرض تاریخ دہم شہر ربیع اول ۱۲۹۹ھ ہجرے روز دوشنبہ ساعت نہ یا دہ در محلہ
مدرسۂ شاہے کہ مسجد عظیم ومزار ومرقد اہل خاندان حضرت الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز دران واقع
شدہ جنازہ مقدس را بآئین نیکو بردند وہمانجا مولوے فیض احمد موصوف نماز جنازہ کردند وہمراہیان
اقتدایش نمودند بعد از نماز مابین مرقد شریف حضرت سید امجد علے شاہ جد امجد وحضرت سید منور علی شاہ
والد ماجد رضے اللہ عنہما دفن نمودند وقطعہ تاریخ کہ انتخاب بودہ بہ سنگ بالین کندہ شدہ اینست

از راقم این حروف ؎

شاہ مظفر نصف شب از عاشر اول ربیع	آسودہ در قرب الہ اہلاً و سہلاً و مرحبا
سال وصالش از سر اللہ اکبر اے حسن	شمس الہدے بدر الدجے نجم اعلے نور العبا

۱۲۹۹ھ

از شیخ محمد زمان رسالدار رئیس آگرہ

مظفر علی شاہ عالی جناب	پیمبر صفت رحمۃ العالمین
دُر احمدے گوہر مصطفےٰ	ز سادات اکرم نگہبان دین
سراپا بزرگ از بزرگانہ فخر	سر اولین امجد آخرین
بصد عزت و شان بصد افتخار	نشستند بر صدر خلد برین
بدان از سر ہوش سال وفات	منور شد از نور پاکش زمین

۱۲۹۹ھ

چون قریب چہل روز برین بگذشت بتقریب چہلم عرس ترتیب دادند بروز معین جملہ اعیان شہر واراکین اہل بہر حاضر آمدند مجلسی عظیم ترتیب یافت مریدان وعقیدتمندان از ہر اطراف وجوانب ہجوم آوردند قوالان وگویندگان جمع آمدند ویک روز ویک شب جمعیت کثیر دران مقام بود چادر از کمخواب کہ از پیشگاہ درگاہ حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ العزیز مقام اجمیر شریف عطا شدہ بود آنرا باعزاز تمام سید امام الدین صاحب زادہ درگاہ شریف باکبر آباد آوردند ودر مقامے محفوظ فرود آمدند شامگاہ کہ آغاز شب عرس شریف بود گروہے بزرگ از منتسبان حضرت وارادتمندان باعقیدت رسم استقبالش بجا آوردہ صاحبزادہ را با چادر شریف باخود آوردند وہمراہ این گروہ سعادت پژوہ قوالان خوش الحان غزلہاے مناسب دردانگیز میگفتند راقم حروف ہمراہ وشریک این آورد بود چون بمدرسہ مقام مقصود رسیدند باحتیاط تمام واعزاز واعظام فرود آوردہ بر مزار شریف نہادند وسماع آغاز شد حالتے کہ درانوقت رفت از گفتن بیرونست نعرہ ہاے جگر شگاف از ہر طرف بلند بود وہنگامہ وجد مجلسیان را درگرفتہ سید اصغر علے شاہ سلمہ اللہ را از شدت بکا ورقت دل از جا رفتہ بود وہیچگونہ افاقت روے نمود وہر قدر کہ مردم شہر گردہ پیشکش نیکھا با سامان شایستہ آوردند ونذر کردند شمار آن نتوان نمود بعد ازان شب را فاتحہ وبا مداد قرآن خوانے بعمل آمدہ این تقریب باختتام رسید مہمانان را از ہر گونہ سامان آسایش کردہ آمد وسید حکیم اکبر علے برادر خالہ زاد حضرت باعظمت قدس اللہ سرہ صاحبزادہ موصوف را بکمال اعزاز وتعظیم مرخص نمودند وبعد ازان

مہمانان را بلطف تمام شرف رخصت ارزانے داشتند ازان بعد ہر سال شب دہم ربیع اول یا
در روز و تاریخ مذکور عرس حضرت باعظمت بکمال احتشام و رونق تمام سرانجام مے یابد
واز حضرت خداوند تعالے غرا سمہ توقع عظیم ست کہ این تقریب علے الدوام سرانجام نیکو
یابد بمنہ وکرمہ۔

ذکر حضرت سید اصغر علی شاہ سجادہ نشین سلمہ اللہ تعالے

مہین شاہزادہ کامگار سید اصغر علے شاہ با حداثت سن از علوم ظاہر عربیہ معقول و منقول حظے
وافے بر داشتہ واز نسبت باطن چشم بدوور بہرہ عظیم دریافتہ و چرا چنین نبود کہ حضرت باعظمت الٰہی
قدس سرہ العزیز تربیت کامل فرمودہ اند ہم در ظاہر و ہم در باطن۔ با اینہمہ اخلاق پسندیدہ و اوصاف
حمیدہ در ذات والایش فراہم آمدہ با آنکہ بعد از وصال حضرت الٰہی قدس سرہ العزیز مکارہ
دینا روے نمود اما باستقلال تمام تحمل فرمود حق تعالیٰ حضرت مخدومات دام ظلہما را بر فرق ہمایونش
سلامت دارد

تذکرہ بعض یاران طریق حضرت الٰہی و مولائی قدس سرہ

غریق دریاے وحدت و حریق آتش محبت صاحب مقامات علیہ مالک احوال سنیہ مقبول بارگاہ
کردگار حضرت حیدر خان عطار اکبر آبادے اول کسی کہ سعادت ابدے و دولت سرمدے از شرف
بیعت حضرت الٰہی دریافت ہمین نخبتیار کامگار سعید بخت بیدار بود دران زمان کہ حضرت باعظمت
الٰہی و مولائے قدسنا اللہ بسرہ العزیز تکمیل مراتب وجود تحصیل دولت کشف و شہود نمودہ باکمالات
ظاہر و باطن خرقۂ خلافت و فرمان اجازت یافتہ از بانس بریلے معاودت باکبر آباد نمودند شب و روز
از ذکر الٰہے نمے آسودند و آنقدر غلبہ مقام تجرید و تفرید بود کہ ہر چند برار شاد و تلقین مامور بودہ اند
لیکن باوجود التجا و الحاح التفات بہ بیعت و ارادت خلق نمے فرمودند و این کار را مثل خار در راہ خود
فہمیدہ مدام خود را ازین کار دبار برکنارے داشتہ اند اما ازانجا کہ در مشیت ازلے ہدایت بسی از بندگان
خدا و تکملہ نفوس بے منتہا از دست بابرکت مقدر بود لاجرم باطن مقدس را میل این طرف پدید آمد
و سرچشمہ فیض آن دریاے خاموش رو بجانب این طالب یگانہ نہاد و دست بیعت او گرفت بسکہ
آنزمان عنفوان شباب این طریق بود و سحاب ہدرار طبیعت بلند بر سر جوش دراندک فرصت
آنچنان تعلیم و تربیت اثر کرد کہ غبار کثرت از فضاے خاطرش برخاست و صفاے وحدت
در سراپایش نبشست کیفیت این برگزیدہ درگاہ خدا و مقبول حضرت کبریا در سماع آنقدر بلند بود

کہ نظارگیان را دیدنش دل از دست مے ربود۔ حضور عالی حضرت اللّٰہی و مولائی شبی در معاملہ دیدند
کہ آن مقدمۃ الجیش یاران طریق را جماعۂ سواران با خود ہمراہ مے برند بادشاہ ملک معنی یعنی حضرت
اللّٰہی و مولائے امتناع ازان نمودند کہ با این جماعہ رفاقت مکن اما آن رہرو سبک سیر التجا آورد و
کہ مرا رفتن دہید حضرت باکرامت سکوت ورزیدند و او بار فقار خود راہ گرفت چون بامداد شد حضرت
باعظمت قبل ازانکہ خبرے بسمع ہمایون رسد حاضرین وقت را خطاب فرمودند کہ حیدر خان نخواہد ماند
ازین جہان خواہد رفت کہ شب این واردات گذشتہ است دیر نبود کہ خبر انتقال آن مسافر ملک معنے
رسید حضرت اللّٰہی و مولائے را وقوع این واقعہ گران آمد و رنج مفارقتش دامن خاطر کشید چنانکہ خود
بہ نفس نفیس جنازہ اش را مشایعت فرمودند درین میان منشی سراج الدین لکھنوی پیشکار صدر رویانے
کہ سوارہ میرفتند جنازہ را دیدہ از پالکے فرود آمدند و گفتند کہ با این جنازہ جبروتے غریب ست و ہمراہ
شدند چون بر حضور اللّٰہی نظر افتاد عرض داشت کہ این جنازہ را دیدم ہیبتی بر من زد و بخود از مرکب فرود
آمدم ارشاد شد کہ این جنازہ حیدر خانست و بزمین کربلایش سپردند۔ بعد چند روز مقتدائے اہل اللّٰہ حضرت
مولانا عبید اللّٰہ قدس سرہ العزیز کہ خلیفہ جناب مستطاب شاہ نیاز احمد قدس اللّٰہ سرہ العزیز و مہتمم خانقاہ
شریف حضرت شاہ نیاز بے نیاز بودند از حسن اتفاق وارد اکبر آباد شدند و بزیارت حضرت سیدنا
امیر العلا رحمۃ اللّٰہ علیہ حاضر آستانہ دولت گشتند ساعتے دران مقام راحت بخش چشم بستہ گذرانیدند
چون افاقت دست داد سمت کربلا دست برداشتہ بہ شیخ منصب علے و سید ترابعلے خواص
حضرت اللّٰہی فرمودند این طرف زیارت کیست کہ کشش تمام دارد ایشان برگذاردند کہ خیر
الا یکے از یاران ما درین طرف خفتہ است حیدر خان نام داشت حضرت مولانا فرمودند کہ برخیزید
این کشش ہم او دارد پس برخاستند و بر قبر فاتحہ خواندند و بنشستند بعد ازان فرمودند کہ این شخص را
عجب آتش عشق ست کہ شعلہ اش از زمین تا آسمان بلند میرود پس معاودت ازان مقام نمودہ تحسین
بلیغ در حق آن سوختہ آتش محبت بحضرت اللّٰہی و مولائے فرمودند مخفی مباد کہ این حضرت مولانا
عبید اللّٰہ قدس اللّٰہ سرہ ہمان ہستند کہ جناب شاہ نیاز قدس اللّٰہ سرہ العزیز وقتے فرمودہ بودند
کہ عبید اللّٰہ اگر تو فقیر نباشے فقیر نباشم۔ انیست انچہ از یاران خاص ثقات مسموع شد و این روایت نیز
از یاران خاص حاضر وقت بگوش رسید کہ وقت وفات این یگانہ عہد را کیفیت مسرت غلبہ داشت
بعد ازان کہ تبسم رہا کرد اثر تبسم بر لب او عیان بود در بغ کہ من او را ندیدم کہین برادرش مجھو خان
مشہور کہ برادر طریقت با سینہ کرم صاحب کیفیت است یادگار او باقے است۔

شہباز ہوائے عشق عنقائے قاف توحید واقف رموز طریقت شاہد اسرار حقیقت سرآمد یاران طریق
مونس طالبان صاحب توفیق مصدر عنایات حضرت الٰہی منبع معرفت و آگاہے ستودہ یار و اغیار
شیخ منصب علی مختار مولدش قصبہ یوسف پور در ضلع غازیپور زمینان ست تعلق معاش و جذبہ
آب و دانہ اش در بلدۂ اکبرآباد مسکن ساخت بعد ازانکہ در سنہ ۱۲۶۰ ہجرے ارادت بحضرت الٰہی آورد
در روز بروز شوق طلب تقاضا کرد رخت اقامت در خانقاہ انداخت از سرتا پا مایۂ عشق و محبت بود
و عقیدت تمام باحضور پر نور الٰہی پیر دستگیر خود میداشت در اطاعت و رضاجوئے دقیقہ از دقائق
فرو نمیگذاشت لاجرم حضرت باعظمت الٰہی و مولائے را نظر شفقت و تربیت در حق شان بدرجۂ غایت بود
و قتیکہ لطف باطن جوش میکرد حضرت الٰہی بلفظ شیخ منصب علے صاحب خطاب فرمودندی سعادتے
و قبولیتے کہ در ذات آن گزیدہ صفات مجتمع بود اندازہ اش نتوان کرد از بندگان درگاہ و طالبان مقام
خانقاہ در زمان خود احدے را باین صفت کمتر یافتم کہ کیفیت عشق و توحید در و برابر باشد ہمانا
این خاصہ ہمین عزیز بود۔ یاد دارم کہ در اکثر مجالس سماع کہ مملو از مردم خاص و عام و مشحون از پختہ
و خام مے شد قوالان را فرمایش کردندے ؎ سزد آنکہ دم زنم من ز کمال کبریائے ؛ کہ سوائے
حق ندیدم بوجودنے قبائے ؛ و دیگر ابیات شیخ شمس تبریز حضرت احمد جام کہ قرین معنے این بیت بود
با آنکہ یاران طریق وگاہے خود حضور پر نور فرمودندے کہ در چنین مجالس عام پر غوغا باثر دحام فرمایش
ہمچو ابیات را ملاحظہ دارند اما آن سرشار بادۂ توحید در وقت خود بے اختیار بودے و در ابیات
عاشقانہ و اشعار محبت خیز شورش و ولولہ بدرجۂ اقصے میرسید چنانکہ ذکر کیفیت خدمت او در مجلس سماع
مولانا بدرالحسن برین بیت سا آباد ساخت در دتو ویرانۂ دلم ؛ تعمیر کرد عشق بنائے خراب را ؛
گذشت در طبقہ یاران طریق مثل او سماع دوست کمتر بود و دیگرے را در وجد نوبت رقص در برابرش
کم رسیدے و از نیست کہ اکثر اوقات از کیفیت دیگران متاثر میگشت ہمین کہ احدے را حال وارد شد
در دم اثرش مے افتاد و گرفتار کیفیتش میگردید یا آنکہ سخنے از زبان مبارک حضرت پیر و مرشد خود شنید
تغیر در و پیدا مے شد و نعرہ ہائے جگر شگاف مے زد و دران زمان کہ حضور الٰہی قدس سرہ را شغف تمام
بسماع بود و در جماعت خانہ کہ مجلس گاہ بالائے چھتہ بود و کمرہ کلان او را گفتندے ہر شبے کہ مجلس
سماع ترتیب مے یافت و تا ساعت دو میکشید از شورش این عزیز دلہا و یاران ہم صفیرش خواب
از چشم و قرار از دل ہمسایگان و باشندگان میوہ کٹرہ میگریخت چون حضورے و منزلت او فزاتر از
ہمہ بود یاران دیگر بدو توسل کردندے داد برادرانہ شریک رنج و راحت و مستعد سفارش و انجاح

مرام یاران گشتے از بسکہ محبت وعقیدت شیخ درویش جاگرفتہ بود بی شائبہ ریب مرتبہ فنا فی الشیخ
اورا حاصل بود وکار بجدی رسیدہ کہ غالب اوقات ہرکرا در راہ بریخورد مردم از یار واغیار خدمت اورا
حضور الٰہی پنداشتہ تعظیم وادب بجا آوردندی ہمانا امیر خسرو عہد خود بود ہرگاہ کہ طریق سلوک بقدم ریاضت
طے نمود از پیشگاہ حضرت الٰہی شرف اجازت بیعت وہدایت خلق عطا شد وبقیام غازیپور زمینان کہ
وطن مالوف اوبود مامور شد ورخصت ارزانے داشت بسی از خلائق آن دیار دست بہ بیعت او دادند
وسلسلۂ خاندان حضرت الٰہی جارے شد وثمرۂ انیہمہ کاروبار آن یافت کہ عاقبۃ الامر دران نواح
بحضور اقدس ملقب ومشہور شدند مدت شانزدہ سال منقضے شد کہ روزے حضرت الٰہی در معاملہ دیدند
کہ شیخ منصب علی بلباس شاہانہ جلوس برتخت دارند حاضرین آنوقت را ازان واقعہ خبر دادہ فرمودند
کہ خیر باد چنان مے نماید کہ شیخ منصب علے ازینجہان پدرود شدند روز دوم از غازی پور نوشتہ آمد
کہ شیخ موصوف متوجہ عالم معنی شدند حضرت الٰہی ومولائے را باستماع آن رنج عظیم روے داد ویاران
طریق را ملالت تمام دامن گرفت۔ دران ایام فرمانے کہ بنام این راقم حروف از جانب حضور الٰہی
ومولائے قدس سرہ صدور یافت عبارت مشعر این واقعہ ازان نقل مے شود وہو ہذا۔ خط شیخ لیاقت علے
مختار مقام یوسف پور پرگنہ محمد آباد سے آیا تھا اُس سے معلوم ہوا کہ شیخ منصب علے تاریخ ہفدہم
ماہ جمادے الاخرے روز چہارشنبہ بعد نماز ظہر ۹۵۲ ہجری مسافر ملک بقا ہوے اور لکھا تھا
کہ وقت انتقال غلبۂ محبت حضرت سلطان المشائخ بدرجۂ اتم تھا اور اُنپر ایک حال عجیب وغریب
وارد تھا اور عجب کیفیت پیدا تھی اور آثار قبولیت اسقدر نمایان تھے کہ دیکھنے والون کو تمنا تھی کہ
ایسی موت ہمکو نصیب ہو اور بہت کچھ لکھا تھا مین مختصر کہتا ہون اور مین نے بھی خواب مین دیکھا کہ
مزار حضرت سلطان المشائخ اکبرآباد مین ہے اور مین حاضر ہون پھر دیکھا کہ شیخ منصب علی غسل کیے ہوے
اور لباس سفید نہایت عمدہ پہنے ہوے میرے پاس آئے اور نذر کی اور کہا کہ حضور اقدس کی عنایت
اور کرم سے مجکو صحت کلی ہوگئی اب مین آستانہ حضور کبھی نہین چھوڑونگا اور یہین رہونگا اور چند بار
دیکھا غرضکہ دنیا مین خوش رہے اور خوش گئے اور خوش رہینگے چند عزیز اسی طرح سفر کر گئے مین فقط
بے لطف زندہ ہون اور اُنکے رنج مفارقت مین پراگندہ اور پریشان رہتا ہون انتہی۔ از خلیفہ غلام
عبد القادر الدنی زاہدی یار طریق منقولست کہ روزی قاضی حمید الدین میرٹھی وشیخ صادق علے
مداح گڈھ مکیتسری کہ ہر دو بنسبت مصاہرت بامولوی احمد حسین تحصیلدار خورجوے داشتند وارد بمقام
آگرہ وہمان شیخ منصب علی شدند ازان ہر دو قاضی مردے طالبعلم ومقلد مولوی محمد اسمعیل کہ

درعہد خود شہرت تمام در مخالفت طبقہ صوفیہ داشت واز باطن بے بہرہ ومنکر وجد وسماع بود درین اثنا قوال بچہ از در درآمد وف بدست شیخ او را گفت کہ امروز برادرم را کہ اشارت بقاضی بود از الحان خود مست وبیخود گردان قاضی گفت کہ ازین چہ خیزد اگر صاحب کمالی توجہ برگمارد عجب نیست شیخ باکمال فرمود کہ امروز شمارا ہمین گوینده مست خواہد کرد یعنی کہ آن قوال بچہ سرود آغاز نہاد قاضی را سماع درگرفت وآن قدر وجد بر سراپایش غلبہ نمود کہ قاضی از خود رفت وسراز پائے نشناخت آنگاہ قاضی اعتراف آورد کہ آرے این معنے اصل دارد وحق بجانب اوست انتہی۔ خدمت شیخ بار اقم حروف لطف بسیار داشت شام ہر شنبہ کہ از عدالت صدر برخاستے بخط مستقیم در مسکن این مسکین در راجہ منڈی تشریف بردے واز انجاے ہر دو بحضور حضرت اللہی قدس اللہ سرہ شرف قدمبوس حاصل نمودندے یکشنبہ در خانقاہ بفراغ بال مے گذشت بامدادش راقم باز بمقام خود بازمے آمد وخدمت شیخ بمہام خودمے پرداخت ودر انزمان کہ راقم الحروف قیام راجہ منڈے داشت بارہا خدمت شیخ با یاران دیگر قدم رنجہ میکرد وقوالان شاہ گنج حسب قرارداد حاضر بودندے مجلس سماع ترتیب مے یافت وکیفیت وجد یاران را غایت نبود تا آنکہ دلہا از استماع نغمات نے آسودند آن عیش صافے وآن صحبت یاران موافق ہرگز از دل نرفتہ است ونخواہد رفت۔

سباق میدان ارادت سباح دریای ریاضت سرمست رحیق فنا مرتع نشین مقام بقا حضرت سید تراب علی اکبرآبادی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ درعنفوان شباب با سید امیر علی شاہ مرحوم رابطۂ مودت داشت در سنہ یکہزار ودو صد وشصت ہجرے بحلقہ ارادت حضرت اللہی قدس اللہ سرہ درامد ازان باز دیگر از حضورے تقاعد نکرد نماز شام آمدن ووقت رخصت رفتن معمول ماند ظلمت شب تیرہ وتار وبارش ابر مدرار وشدت گرما وحدت سرما ہیچ یکے راہزن این ملازم درگاہ نبودے از شام تا نیم شب لحظہ از خدمت نیاسودے چون سخنے پسندیدہ وبہرہ از علم موسیقے داشت گاہ گاہ حضرت اللہی قدس سرہ را بگفتن ابیات وقت خوش نمودے حضرت باعظمت را کمال رافت ونظر شفقت بود واعتماد تمام بروے داشتند وہموارہ در سفر وحضر رفیق طریق بودہ بالجملہ از یاران طریق بارہا نظر بہ تربیت مورد عتاب حضرت باکرامت مے شدہ اند لیکن خدمت سید را کمتر درین حالت مبتلا یافتم از نیست کہ خدمت سید صاحب کشف وشہود ومالک ہمت وکشود مسلم است از ابتدا تا انتہا ہیچگاہ از خدمت شان قولے وفعلے خلاف مرضے حضور پرنور بوقوع نیاید ودام عمل برین قول نمود

؎ اگر شہ روز را گوید شب ست این ۔ بباید گفت اینک ماہ وپروین ۔ خوشا بخت مند

سعادت پژوہ کہ قبلۂ ہمت اورضاے مولیٰ باشد چون جماعت یاران طریق عظیم بود لاجرم معاملات کثیر پیش آمدے و ضرورت سفارش بحضور حضرت الٰہی لاحق گشتے یاران خدمت سیدی رانیز خواستندے کہ باایشان شریک باشد اما آن دلدادہ رضاے مولے ازان برکنار بودے واگر کسے دران استبداد کردے خدمت سیدے گفتے کہ (مین میان کی زبان ہون) ازانجاکہ سید موصوف در باطن مرتبہ بلند داشت از نارضامندے حضور پرنور سخت لرزان وخائف بودہ است بارہا دران تقریب کہ براے سپارش ترتیب یابافت خدمت سیدے نیز حاضر بودہ انچہ از حضور پرنور حرف رد یا قبول شنودے ہمون راتائید کردے وہمزبان حضرت بابرکت گشتے آنوقت دل یاران سفارش اندیش بہم برامدے وغیرازانکہ درصورت آن سید اصحاب نظر کنند چارہ دیگر نبود چون معاملہ راست میشد ہمگنان انصاف دادہ سید موصوف رامعذور میداشتند۔ ہمین سید عزیز دلہاست کہ ہرگاہ کسے درخواہ انجاح مرام درواے حاجت می نمود حضرت الٰہی ومولائے اورا مامور بصرف ہمت میفرمودند ہیچکس رامحرم بارگاہ ورفیق گاہ وبیگاہ چہ در سفر وچہ در حضر مثل سیدے در حضرت الٰہی ندیدہ ام شب اگرکسے راباریاب خاص درحضور پرنور بودہ ہمین مقبول برگزیدہ است۔ در سماع گاہے نیافتم کہ سیدے راغیر ازکیفیت وصل وقہقہہ ومسرت باشد مانا کہ مقامے خاص عطاشدہ است وباآنکہ آمی بحث ست اما ابیات پارسے زبان راہچو دانندگان فہم میکند روزے بحضور پرنور حسب نقطۂ خوددگذاردم کہ سیدما رامگر علم وہبے ست فرمودند کہ خیر مزاولت استماع بلکہ فہم دادہ است از وسعت اخلاق احدے راندیدم کہ ازسیدے رنجہ یاخستہ باشد بعد ازانکہ حضرت اللہے تعین رہا فرمودند ودربساط قرب آلہی بیاسودند تقریب عرس شریف از چہلم قرار یافت راقم حروف نیز حاضر شدم دیدم کہ سید مہجور راعجب حالتے ردے دادہ بود کہ در بیان راست نیاید وتا اینم برہمان طریق ثابت قدم یافتم کہ شامگاہ حاضر خانقاہ وبعد برخاست جناب شاہزادہ مراد دل ودیدہ سلمہ اللہ تعالے معاودت بخانہ میکنند درین زمان کہ قافلہ یاران گذشت وبساط صحبت درنوردید وجود خدمت ایشان غنیمت ست وراقم حروف راگر دلاویزے درآگرہ است باخدمت سید موصوف ست اللہ تعالے برکت درعمر شریفش فرماید۔

مستغرق بحر شہود مستہلک وحدت وجود عالم باعمل برگزیدہ سادات مبجل طبیب دلہا حبیب فقرا مقبول بارگاہ سبحانے مولانا سید بدرالحسن موہانے صورت مقدس او یاد از صحابہ کرام مے داد سیرت پاکش غنچہ خاطر ہارامے کشاد وتہذیب اخلاق جامہ بود کہ برقامتش بریدند وحسن آداب

تشریفی بود کہ بر سراپایش پسندیدند قصبہ موہان مولدش از مضافات لکھنؤست جدامجدش خلیفۂ حضرت سید حسن رسول نما دہلوی بودہ نخستین در حلقہ ارادت مولانا عبد الوالے لکھنوی بسلسلۂ خاندان حضرت شیخ عبد الرزاق قادری بالنسوی در آمدند چون تعلق صدر دیوانی بمنصب مسلخوانے در آگرہ انداخت ہر روز بمجلس حضرت اللّٰہی و مولائی مراودت می نمود از سید تراب علی محرام اسرار خفی و جلی استماع ست کہ روزے مولانا را در مجلس بابرکت کیفیتے طارے شد و مولانا را بران آورد کہ التماس بیعت بحضرت باعظمت کردند و روایت دیگر انیست کہ والد مولانا در رویا اشارت باین ارادت فرمودند بر زبان حضرت اللّٰہی و مولائی قدس سرہ یافت کہ عجالت چیست چون اسرار مولانا از حد گذشت مشرف بہ بیعت نمودند و انچہ از تلقین بود تعلیم کردند از انروز مولانا در خانقاہ باجماعت یاران طریق مشغولے ورزیدند در حق مولانا قول سید تراب علے سلمہ اللہ تعالے انیست کہ مولانا بغایت پاکیزہ صورت و نیک سیرت فرشتہ خصلت صاحب علم و عقل و خوش عقیدت بودند و حضرت اللّٰہی قدس اللہ سرہ العزیز ہم شفقت و عنایت اتم مبذول حال شان داشتند در ہنگامے کہ حاکم فوجدارے مراد آباد بہ سنہ ۱۲۶۸ یک ہزار و دو صد و شصت و ہشت ہجرے مولانا را با دیگر عمال و وکلاء عدالت صدر ماخوذ کردہ مراد آباد برد قبل از روانگی مولانا بخدمت حضور پر نور قدس اللہ سرہ العزیز حاضر آمدند و دست بستہ عرض داشتند کہ مراد آباد می برند حضرت اللّٰہی لختے سکوت نمودہ فرمودند کہ بروید من باشما ہستم و بطفیل شما انہمہ مردم ما خوذ رہا خواہند شد بالجملہ بعد تحقیقات آنہمہ محبوس گشتند باستماع این واقعہ حضرت اللّٰہی را بغایت ملال روے داد و دران مقام پر آلام ہمگنان التماس بیعت بخدمت مولانا کردند امّا قبول نیافت بعد چندے مولانا با رفقا ازان کورہ ابتلا ہمچو زر ناب بیرون آمدند و در اکبر آباد مثل ماہے بدریا رسیدہ آرمیدند و پیش از وصال حضور پر نور بزبان حال طرقوا گویان راہ عالم معنے گرفتند رضے اللہ تعالے عنہ

سید با صدق و صفا یادگار آل مجتبیٰ غواص بحر محبت غرقاب لجۂ عقیدت صاحب فقر و فنا سالک طریق بقا فارغ از رنج و شادے سید امداد حسین شکوہ آبادے ابتدا از طریق شیعہ داشت اکثر حاضر حضور پر نور شدے روزے بتصرف حضرت اللّٰہی قدس اللہ سرہ العزیز روے دل از مذہب قدیم تافت و توفیق بیعت حضرت مولائے دریافت سید زمانے در از تعلیم و تلقین از پیشگاہ حضرت باعظمت حاصل نمود و بعد ازان ولولۂ شوق و مجتبش باجمیر شریف رسانید و مدتے دران مقام پاک قدم مجاہدہ و ریاضت بفیشرد چون از تصفیہ و تزکیہ پرداخت مراجعت باگرہ نمود و بدرگاہ

حضرت اللّٰہی قدس اللہ سرہ شرف حضوری دریافت چند روز برآمدہ بود کہ حضور پرنور سید موصوف را صاحب اجازت فرمود وارشاد بنوکری نمود بفرخ آباد شتافت وتعلق نوکرے را ذریعہ تعمیل امر ساخت امابفرط عقیدت ومحبت پیوستہ حاضر بارگاہ می گشتی تاآنکہ حضرت اللّٰہی رامرض موت لاحق شد۔ سید پاک راہم مرض موت رونمود ودرہمان حالت شوق قدمبوس غلبہ کردو باکبرآباد حاضر خدمت شد چون حضرت اللّٰہی یافتند کہ مرض شان برشدت است بفرخ آباد رخصت نمودند وسید ممجد باصد گریہ وزارے وداع یافتہ فرخ آباد رسیدہ دوازدہ روز قبل از وصال حضرت اللّٰہی ومولائے راہے ملک معنی شد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید ما عزیز دلہاے یاران بود در اخلاق کریمہ وموانست ہمتا نداشت تادر خانقاہ مے بود خدمت حضور پرنور ویاران طریق راکمر می بست وآستین جہد برمے چیدازکاروبار ہمنشینان ننگ وعار نداشت گوئی کہ برین بیت راقم عمل می نمودہ

بہوش خدمت رندان کن وشراب بنوش	کہ این وسیلہ تلافے ہمہ ما فات ست

مست بادۂ محبت مخمور نشۂ عقیدت محور رضاے حضور اللّٰہی مورد انظار آلہی مقدم مریدان نیکوکردار مولوے احمد حسین تحصیلدار گڈھ مکتیسرے مدت چل سال شد کہ بتقریب تعلق نوکرے قیام باگرہ میداشت ودر مجلس حضرت اللّٰہی ومولائی می نشست تاآنکہ روزے توفیق یار شد ودست بہ بیعت داد تحصیلدار بفرط محبت وعقیدت کہ باحضور پرنور داشت پیوستہ شرف حضورے کسب مے کرد تاآنکہ از اکبرآباد بمقام خورجہ رخت اقامت افگند وبمنصب تحصیلدارے فائز شد حکایت بازآمدن شان بشہر اکبرآباد وباز یافت اسپ یادہ شدہ سابق ذکر یافت وہمین تحصیلدار نامدار است کہ درہنگام بغاوت معزول از منصب خود شدہ بعد چند سال بران مقرر شد یکبار بندگان حضور را بتقریبے خانہ خود بردو رغبت تمام بشیرینے داشت وقتے چند خوان شیرینے پیش حضور پرنور نہادہ آمد چون فاتحہ خواندند ہمہ اش بجاے خود نگاہداشت مردمان گفتند کہ مولانا این چہ کردید شیرینے فاتحہ حق ہمہ بود گفتند ازین شیرینے پارہ ندہم دیگر از بازار خریدکردو تقسیم نمود حاضرین راعجب آمد واز فرط عقیدت ومحبتش معذور داشتند چون اجل مسمے دررسید بروضۂ رضوان خرامید رضے اللہ تعالے عنہ خلیفہ غلام عبدالقادر الدنے مے نویسند کہ تحصیلدار در اکبرآباد بجوار خانقاہ سکونت داشت وعقیدتش ازان پیدا شد کہ در خانہ خلل آسیب پدید آمد وتبصرف حضرت اللّٰہی رفع گردید چون در دہلی منصب اسسٹنٹ پرمٹ یافت خواستگار بیعت شد لیکن حضرت اللّٰہی آنوقت بیعت را بمصلحتے قبول نفرمودند وگاہ رخصت اینقدر بر لفظ مبارک رفت ؎ دست پیر از غائبان کوتاہ نیست ۔ دامر

بزیارت درگاہ حضرت دہلی نمودند از تحصیلدار منقول ست کہ مرا در مجالس آن عتبات عالیہ قبل از حصول بیعت ہمچنان کیفیت روے میداد کہ ارباب سلوک و طریقت را و بمقام خورجہ بپایہ تحصیلداری رسید بعد ازان کہ داخل سلسلہ شدہ اند و در انزمان کہ حضرت الٰہی قدس سرہ العزیز بزیارت خواجہ قطب الاقطاب قدس اللہ سرہ العزیز عزیمت دہلی فرمودند در مقام خورجہ خانہ تحصیلدار نزول نمودند ہمدران جا خورشید گوتوال بلند شہر و شیخ محمد اعظم ناظر کلکٹرے و شیخ رحیم الدین جمعدار و دیگر مردم داخل سلسلہ عالیہ گشتند انتہی۔ راقم حروف نیز مولوے احمد حسین را در اکبر آباد نجا نقاہ شریف دیدہ است ادب و اہلیت عقیدت و محبت او با حضور پر نور ہمچنان یافت کہ یاران قدیمش ذکر کردہ اند بندہ دران وقت حاضر بودم کہ از پیشگاہ خدمت حضور پر نور رخصت گرفتہ روان شدند درین اثنا بار بار در عقب می نگریستند و با ہر یکے از یاران التجا میکردند کہ مرا بیاد حضور پر نور خواہم کہ آوردہ باشید و سلب حواس از بشرہ آن محب صادق مے نمود رحمہ اللہ تعالے۔

مقبول صاحب صدق و صفا مستغرق گریہ و بکا دلدادۂ محبت واسطۃ العقد عقیدت واقف رموز آگاہے مورد الطاف حضرت الٰہی یار معظم منشے محمد اعظم سلمہ اللہ تعالے از قدیم یاران طریق اند در اکبر آباد ۱۸۳۹ء بواسطہ یکجائے مولوے احمد حسین و شیخ منصب علی بار در مجلس عالے یافتہ در ۱۸۴۵ء کہ حضور پر نور را گذر در بلند شہر مسکن شان افتاد شرط مہمانداری بجا آوردند و در حلقہ ارادت آمدند و ہموارہ در ایام تعطیل آخر سال انگریزے حاضر اکبر آباد وظیفہ شان بود چنانکہ در فرمانے از فرامین معلے است بندگان حضور در آخر زمان کہ از بانس بریلی علیگڈھ واپس تشریف آوردند ازانجا بدیدن آن یار طریق متوجہ میرٹھ شدند و بار دوم مہمان آن عزیز گشتند در مرض الموت کہ تعطیل سالانہ رسید حسب عادت حاضر خدمت گردیدند حکم زیارت حضرت خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ ارزانے داشتند و آداب و مناسک آن روضہ مقدسہ تعلیم کردہ با خواجہ محمد وزیر سلمہ اللہ تعالے رخصت فرمودند بعد احراز این دولت عظمیٰ کہ آگرہ حاضر شدند منشے محمد خلیل فرزند سعید آن یار وفادار را یاد کردہ فرمودند کہ او را بحضرت خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ العزیز سپردہ ایم اگر خدا تعالے خواست از عمر و اقتدار تمتع خواہند یافت منشے محمد اعظم کہ این حکایت کردند میفرمایند کہ خود مرخص شدہ بمیرٹھ باز آمدم و منشی محمد خلیل را بخدمت علیا روانہ کردم کہ بعد حصول قدبوس واپس آمدند بعد چندے از اکبر آباد نبشتہ آمد کہ حضرت باعظمت متوجہ عالم بقا شدند انا للہ و انا الیہ راجعون انتہے۔

گوہر دریاے نجابت یادگار خاندان ولایت جرعہ کش جام سرمدے خلیفہ غلام عبد القادر الدنی زاہد

نبیرۂ حضرت مخدوم فخرالدین شاہ زاہد شاہ ولایت میرٹھی سلمہ اللہ تعالے چنانکہ نبشتہ اند بوساطت مولوی احمد حسین وشیخ منصب علی دولت قدمبوس حضرت الٰہی دریافتند روزکے چند نقش عقیدت درست نداشتند روزے بعالم رویا دیدند کہ دریاے عظیم برسر طغیانست واز مردم بعضے آب ازان دریا میخورند وبعضے ماہے خورد وبعضے بزرگ میگیرند دران حال خود را دام بدوش یافتند وبا مردم گفتند کہ طالب ماہے کلان ہستم وسبقت برآنہا نمودہ اندرون دریا ماہیان بزرگ بزرگ بدام آوردند چون تعبیر این خواب اززبان فیض ترجمان حضرت الٰہی قدس سرہ العزیز شنوند عقیدت راسخ شد باآنکہ ازپیشتر نسبت بسلسلہ چشتیہ داشتند بنظر استفادہ در سلسلہ عالیہ قادریہ شرف طلب بردست حضرت الٰہی ومولائی قدس سرہ العزیز حاصل نمودند وبمقاصد دلی فائز گشتند حضرت الٰہی ومولائی قدس اللہ سرہ اجازت بیعت بہر دو سلسلہ عالیہ ارزانی داشتند وہر انگاہ کہ طواف کعبہ مکرمہ وزیارت مدینہ طیبہ درعالم رویا نصیب میشد درتعبیر آن خواب دولت قدمبوس حضرت الٰہی قدس سرہ العزیز میسرے آمد ویکبار در ترکیب عقد انامل بدعا حزب البحر درماندہ بودند بالقار فیض انتحا حل مشکل شد وبارہا درعالم رویا این یافتند حضرت خلیفہ معاملہ آتبلار مولانا بدرالحسن رضے اللہ عنہ وواقعۂ محفل سید امیر علی شاہ مرحوم ودزدان بادصرصر کہ سابق مذکور شدہ اند ہر دو را از عالم خوارق عادات رقم نمودہ ودر مدح سرحلقہ یاران شیخ منصب علے رضے اللہ عنہ حکایتے درارادت آوردن منکرے نگاشتہ ذات حضرت خلیفہ منتظم است اللہ تعالے سلامتش دارد

پیر باطن وظاہر طریق سلوک را ماہر سرتاب از دنیا پاے بندر رضاے مولے رند پاکباز دست افشان از شرہ وآزوآزار دازہر پست وبلند خواجہ وزیر علاقہ بند اکبرآبادے عمرش بصد سالگی رسیدہ از چل سال نجدمت باعظمت آرمیدہ وارستہ مزاج در ابتدا بود چون پنجہ سال برآمد میل بطائفہ فقرا نمود اما سر بکسے فرو نیاورد وسواے چند داشت کہ مدار عقیدت برجوالش بود شیخ حسین شمشیر ساز رہنمونے کرد ودر حضرت الٰہی روے نیاز آورد کام دل یافت وبیعت نمود وبعد ازان صحبت یافت واذکار واشغال را تلقے کرد تا آنکہ صاحب اجازت گردید ومردم را جانب حق داعے گشت خواجہ را مقولاتست ہرگاہ کہ یاد میکنم حضرت باکرامت را درمے یابم ومن ہرشب بروشنے خودے خوابم - یاران خواجہ را عزیز دارند وحضرت الٰہی را قدس سرہ العزیز التفات تمام بسوے خواجہ بود اکنون خواجہ را معمولے ست کہ درشب دہم ربیع اوّل بہ عرس شریف چاے شیرین سبیل میکند وخلقے انبوہ ازان سیراب میگردند برکت درعمرش باد

گوہر درج عقیدت اختر برج محبت سرمست بادۂ ذوق سرآمد اصحاب شوق مورد عنایات حضرت الٰہی جامع
رموز طریقت و آگاہے مقبول بارگاہ صمد شاہ عنایت احمد سلمہ اللہ تعالے مولدش نوباوان ضلع گونڈہ از
مضافات صوبہ اودھ است عم بزرگوارش شیخ امام بخش در اکبر آباد پیشۂ وکالت بصدر دیوانے داشت
و در میوہ کٹرہ مقیم بود بوجہ قرب مسکن در بارگاہ حضرت الٰہی قربت پیدا کرد و حاضر حضورے بود روزے
درخواہ بیعت کرد چون شیخ معمر بود بر لفظ مبارک رفت کہ شما صحبت فقرا برداشتہ اید و گرم و سرد روزگار
آزمودہ از ما چہ دیدہ اید کہ میل بہ بیعت دارید شیخ گفت کہ آرے لیکن این چنین نفاست و استغنا در طبیعت
ہیچ یکے ندیدہ ام از نیست کہ بیعت میکنم خدمت حضور قدس سرہ را این سخن سادہ خوش آمد دست بیعت
داد و تلقین فرمود یاد دارم کہ چون اجلاس فرار سید روز جمعہ بود حسب عادت در مسجد نماز آدینہ گذارد
و باز آمد چون نماز دیگر رسید نماز پرداخت و در سجدہ جان بجان آفرین سپرد رضی اللہ عنہ راقم حروف
دیدہ است صورت بزرگانہ و وضع قدیمانہ داشت در ظل عاطفت این بزرگ صورے و معنوے شاہ
عنایت احمد سلمہ اللہ تعالے تربیت مے یافت و چون صغیر السن بود تبعلم علم ظاہرے مے پرداخت
درین میان با عم بزرگوار خود آمد رفت خانقاہ گرفت و منظور نظر حضرت با عظمت گردید و یک ماہ بعد از
بیعت عم خود مشرف بہ بیعت گشت حضرت مولائے را نظر خاص با او بود در ابتدا در صحبت تعلیم بکار او بردند
در نوباوان خانہ اش زیارت موی شریف ست بنام آن موضع نوباوان درگاہ شہرت یافتہ حضرت
اللّٰہے قدس سرہ العزیز در سفر شرقے چندے مہمان او بودہ اند و زیارت موے شریف فرمودہ برکات موفور
ارزانے داشتہ اند و ہم حضرت با برکت اوشان را اجازت بیعت بخشیدہ اکنون صاحب سجادہ آن درگاہ ذات
حمیدہ صفات اوشانست و مردم آن دیار بر برکت انفاس او استفادہ کنند اللہ تعالے بعمر طبیعے رساند و ترقی مراتب
نصیب روزگارش گرداند۔

سیاح فیافے شوق شہرۂ شہرستان ذوق جاذب قلوب خاص و عام طالب مرضات انام واقف منازل
سوز و ساز حافظ محمد جان زنگار ساز سلمہ اللہ تعالے در عنفوان شباب مشرب رندانہ داشت چون طالعش
یار بود بر ہنمونے خال بزرگوار شیخ محمد جعفر شرف بیعت مولائے قدس اللہ سرہ العزیز یافت و در کیمیائے
بقول خودش حفظ قرآن نمودہ تشریف حفاظ بر قامت خود بافت در اوائل شوق میلاد خوانے
در دماغش پیچید یاران طریق در خانقاہ شریف مشغول ذکر بودند و حافظ ما در اکثر اوقات بلا و شوق
و غیر بلی سیما بماہ ربیع الاول سفر کردے کہ الے الآن معمول و معتاد ست بسکہ جنجرۂ مناسب
و الحان خوش از واہب بے منت عطا شدہ و طرز خوانندگے میلاد شریف دلکش افتادہ

چنانکہ گویند از مولانا غلام امام شہید یاد گرفتہ خلقی در مجلس او ہجوم آوردندے و دلہا اسیر ادائے او گشتے چون حافظ خوش الحان و خوانندۂ میلاد حبیب رحمٰن بود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستمعان را دل از دست رفتے لاجرم مردم ہر شہر و دیار رجوع آوردند و دست بہ بیعت دادند حضرت الٰہی قدس سرہ العزیز مستکرہ بودند عاقبۃ الامر چون مدتے برین برآمد یاران بشفاعت برخاستند حضور پر نور نیز اجازت بیعت ارزانی داشتند و یکبارہ مجلس میلاد شریف را حکم ترتیب دادند و بوجود باجود خود زینت افزودند از حافظ مار وایت ست کہ بست سال ست مرا اجازت بیعت ست و ہزار در ہزار مردم بحلقہ بیعت درآمدند و نیز مروی ست کہ یکبار را اجازت رفتن بگوالیار شد وقتیکہ بست و ہفت روز در ان مقام بر من گذشت مرا کیفیتے پیدا شد کہ دران حالت بدان غایت خندیدم و گریستم کہ در مدت العمر ہیچگاہ خندہ و گریہ نکردم و تاثیر متعدے بود ہر کہ خندان دید خندان شد و ہر کہ گریان دید بگریہ درآمد۔ انتہی۔ پنج سال ست کہ حضرت الٰہی و مولائے قدس اللہ سرہ العزیز متوجہ عالم معنی شدند امسال حافظ موصوف را شریک عرس شریف دیدم و بدیدار خجستہ

مسرت اند و ختم برکت در عرش باد

صاحب ایمان و یقین متشبث دین متین معتقد خاص و مقبول حضرت الٰہی جرعہ کش جام وحدت و آگاہے محور رضائے حضور مرشد و ہادے احمد علے خان بہادر اکبر آبادے اوخلہ اللہ بجبوتہ جنانہ در نزاد یکدش بود بیرون شہر مسکن داشت کہ نامزد ببلاغ فرزانہ بود بعد ازانکہ بشرف اسلام و بیعت حضور قدس اللہ سرہ مشرف شد ہر چند اہل ملت قدیم بخودش خواندند و اطماع بلیغ در کارش کردند از جادۂ مستقیم خود برنگشت و بر مال و دولت دنیادے پشت پاے خود زد و روزانہ شامگاہ حاضر خانقاہ بودے و باہمہ شہریان رخصت یافتہ بخانہ معاودت نمودے با آنکہ چند میل درمیان بعد مسافت بود حضرت الٰہے قدس سرہ العزیز را وقت خوش مے بود خطاب بہ احمد علے خان بہادر فرمودندے و این مخاطبت با تبسم شیرین بنہایت نیکو و مستحسن نمودے حضرت مولائے گاہ گاہ بیت الحزن آن ستودۂ منش را بقدم ہمایون افتخارے بخشیدند و دران مقام بعضے از مسیحیان بزیارت مے آمدند و از ہر دے سخن میراندند مردے مرتاض قناعت کیش و فاشعار بود و صاحب کیفیت بارہا در سماع خطر برداشتے و وجد صحیح او را دریافتے عزیز یاران بود و خوشخوے مہربان در سال ۱۳۴۴ ہجرے

رحلت نمود رضی اللہ تعالے عنہ۔

واثق الاعتقاد والمحبۃ مرزا وزیر بیگ علاقہ بند اکبر آبادے سلمہ اللہ تعالے در ریعان شباب آواز خوش داشت بعضے از ہوے و ہمڑی خوب میخواند حضرت الٰہی را بدان رغبت بود و ذوق نیکو نصیب اوست

من خیراز کیفیت مسرت دیگراز و کمتر دیدم ہموار بایاران مشغول ذکر ماندہ خدمت بندگان حضور قدس اللہ سرہ نصب العین اوفی الجملہ مقبول بارگاہ حضرت اللّٰہی قدس اللہ سرہ است مرا بیدار او وقت خوش میشود برکت در عمر و قبولیتش روز افزون باد۔

محب متانت پیوند شیخ غلام محی الدین علاقہ بندا کبرآبادے مرید نیکو سیرت صاحب ذوق بود خدمت پخت چاے وطعام خانقاہ شریف تعلق باو داشت تمیز وسلیقہ در کار او نمودار بود حضرت اللّٰہی قدس سرہ العزیز را نظر التفات بروزگارش بود پیوستہ حاضر خدمت و شریک کار و بار خانقاہ ماند سالی چند شد کہ ازین عالم فانی درگذشت غفر اللہ لہ۔

دستار بند خواجہ پیکر شیخ محمد جعفر علاقہ بندا کبرآبادے مرید حضرت باعظمت بود مردے باوضع مردم آمیز گاہ بودے کہ حضرت اللّٰہی قدس سرہ العزیز با او طیبت فرمودندے او در ہر جلسہ خود را شریک میداشت لاجرم یاران طریق را نیز با او سر خوش بود وقتے یاران خانقاہ گفتندش شیخ محمد جعفر ما دیہ خلان چای کن گر خدا تعالے فرزندت نصیب کند با او شرط کردند کہ بحضور پر نور اطلاع نکند آن یار قبول کرد در خانقاہ بحویلی زیرین این تقریب قرار یافت جملہ سامان مہیا کردو چاے برسم معہود پختہ شد بعضے از یاران این ماجرا بعرض حضور پر نور رسانیدند دران شب قبل از معمول رخصت خواستند پذیرائے یافت جملہ یاران بحویلی جمع آمدند دور چاے جارے شد راقم این حروف شریک این صحبت بود چون از چاے نوشیدن فراغ یافتند ہمگنان دست بدعا برداشتند کہ فرزند نصیب محمد جعفر شود لطف آن صحبت نتوانم کہ برگذارم پس از ہمدیگر رخصت شدند و خانہ ہا رفتند روز دیگر بوقت معہود یاران حاضر خدمت شدند حضرت اللّٰہی ومولائے قدس اللہ سرہ بشیخ محمد جعفر غفرلہ فرمودند کہ شب در حویلی خانقاہ چہ تقریب بود حالتے کہ بر شیخ محمد جعفر رفت در بیان راست نیاید یاران مجلس اگرچہ ساکت بودند امانفس در سینہ شان نمے گنجید شیخ قصۂ خود باز گفت و معذرتھا خواست حضور پر نور تبسم فرمودند حق تعالے آن عزیز را بیامرزد۔

پاک اعتقاد نیک نہاد سید وزیر علے ساکن اکبرآباد سلمہ اللہ تعالے شبے حضرت با برکت را در خواب دید و با ڈاکٹر امام الدین کہ مرید صاحب عقیدت وار او تست شرف حضورے یافت و بسفارش مولوی یعقوب خان داخل سلسلہ گردید و ملازم خدمت ماند چون حضرت باعظمت را مرض الموت دریافت پیش طبیب مراودت مے نمود بعد ازان شریک غسل و تدفین شدہ سعادت دارین یافت۔

خلف دودمان سیادت سرآمد اہل رشادت صاحب دانش و تمیز عقیدت سرشار محبت خیر مقبول

بارگاہ یزدان سید اکبر زمان اکبرآبادے سلمہ اللہ تعالے درزمان غدر بعلت بغاوت درجزیرۂ اندمان
مدتے دراز گذرانیدند ازان بعد کہ میعاد معین سپرے شد بوطن مالوف بازگشت و بخدمت حضرت الٰہے
قدس سرہ العزیز درپیوست چندے صحبت یافت و مورد الطاف و منظور نظر گردید ازانجا کہ کاروبار
تجارت در ممالک شرقیہ بجالت جلادطنی پیدا کردہ بود اکثرے ازاوقات ہمانجا میگذراند و ہمدران خورسند
برنامی صاحب رشد و صلاح دلداوۂ استصواب و فلاح مؤتمن ارادت دلی سید عبدالعلی اکبرآبادی سلمہ
اللہ تعالیٰ از ایام خردے با پدر خوگرفتہ حضوری شد بعد از رحلتش بحلقۂ ارادت درآمد و حاضر باش روزے
گردید و اکثرے از اسفار برکاب سعادت ماندہ آواز خوش و جنجرہ موزون دارد بنابرآن غزلہای نیکوچہ
در سفر و چہ در حضر بحضور پرنور میخواند درجہ قبولیت بحضرت باعظمت داشت و ہموار بخدمت کمربستہ می بود در
آن سال کہ حضرت الٰہی و مولائے قدس سرہ العزیز توجہ بسفر شرقے فرمودند این عزیز نیز ہمراہ بود بمقام ہردوئی
کہ بندگان عالے مقام مسکن این مسکین را شرف افتخار بخشیدند غزلہاے روان آسامی گفت و حاضران را
حظ عظیم رو میداد بے تکلف در انوقت مجالس زمان گذشتہ بیاد مے آمد باوصف قلت استعداد کلام
موزون برمے آرد و باجامع این اوراق مانوس ہر قدر کہ از گفتۂ من یافت در بیاض خود دارد و در
دادنش ضنت میکند و در یک غزلے کہ این بیت در ایام سفر شرقے بحضور پرنور فرستادم خیلے محظوظ و
مفتخر شد ؎ الا عبدالعلے یار طریقم ؛ بگو بارے کہ دیگر خواہے آمد ؛ خدایش خوش دارد پیش حضرت الٰہی
قدس سرہ العزیز خود را نگاہ میداشت بعد از انکہ حضرت باعظمت در مہمانخانہ قرب وصال آسودند
باطنش سمت ظہور یافت و اکنون در مجلس سماع کیفیتش متجاوز الحد ست باجامع این اوراق و بر جمیع
احوال یاران از زبان سیدی میر تراب علے سلمہ اللہ ہم آہنگ شد و از میرٹھ بسے از قطعات و تواریخ
خاتمہ این کتاب مستطاب فرستاد خدایش در عمر و سعادت ترقے بخشید۔

خاکپاے یاران طریقت پس ماندۂ کاروان دولت خدمت گذار جواہر غبی ابوالحسن بن محمد حسن فرید آبادے
غفر اللہ ذنوبہ و ستر اللہ عیوبہ در حضرت دہلے از علوم رسمے پرداختہ بخاک پاک اکبرآباد افتادم و مبدء این
جنبش مشیت ازے بود کہ بصورت تعلق بمدرسہ سرکار انگریزے بروز کرد و بشرف ارادت و بیعت ظل الٰہی
حضرت باعظمت الٰہے قدس اللہ سرہ العزیز درپیوست الحمد للہ علے ذلک روزان نفس بکسب معاش میرانیدم
و شبان در خدمت پیر دستگیر خود میگذراندم مدت دہ سال پیش ہمبر بن لنسق گذشت بعد آزان در اضلاع
ملک اودھ بسر بردہ اکنون بوظیفہ پنشن و تعلق بہ نولکشور پریس انفاس باقی ماندہ را می شمرم می توانم گفت
کہ مرا با یاران طریق جز این نسبتے نیست کہ در سلک این طائفہ علیا منسلک ہستم حضرت باعظمت الٰہے

قدس سرہ العزیز در مظاہر و مجالی و عیان یک آیت الٰہی بودند و کامل و مکمل در رہنمائے حق و داد شاد طریقت
و از نیست کہ تربیت یافتگان این بارگاہ عالم پناہ صاحب احوال و مقامات بودہ و بمرتبہ ہدایت و ارشاد
رسیدہ اند و شہادت انیعنی از سوانح و آثار این تذکرہ پیداست اما ہر یکے را نصیبے و قسمتے از لی ست کہ دیگری را
بآن شرکت نیست و ندانم از یاران گذشتہ کہ بسے ازین طائفہ سفر عالم معنی نمودہ در خلوتخانۂ بقا آرمیدہ اند
چہ قدر معاملات و اسرار را ناگفتہ با خود بردہ اند و انچہ از قلیل افراد موجود اند دم ازان کشیدہ اند و فی الواقع
لب باظہار آن کشودن کشف عورات نمودن ست و از نیست کہ درین تذکرہ راقم ازان مہر
سکوت بر دہان ماندہ اما ازین واقعہ نتوان تصور کرد کہ انچہ از احوال و معاملات درینجا مذکور شد
درائے آن بر منصۂ شہود نیامدہ باشد حاشا و کلا یکے از یاران طریق کہ ہمدم و ہم سر من بودہ گوید کہ
در انوقت کہ در ظل ہمایون پرورش مے یافتم و بمشغولیہا سرفرو بردہ حالتے داشتم کہ قبل از انکہ یکے از
در در آید مثالش بخاطرم مے گذشت و با آنکہ ریاضتے مزید نبود شبے در خواب بودم کہ این بیت از
مثنوے مولانا روم بر زبانم جارے شد و ذوق مرا در گرفت گریہ در من افتاد و اشک از دیدہ جوش
میزد تا آنکہ چشم من باز شد و اثر آن ہنوز در دل باقی ست ؎ غرق عشقے ام کہ غرق ست اندرین ہفتاد شصتہا
اولین و آخرین ؛ دیگر یک روزے بمکان شیخ بندہ علے مختار کہ از یاران ممتاز بود صلاے سماع در داد و نیز
و یاران طریق گرد آمدہ گوینده این غزل میگفت ؎ لائے اُس بت کو التجا کر کے کفر توڑا خدا خدا
کر کے ؛ ذوق غلبہ کرد و در حالت وجد این بیت وارد شد ؎ نرگس مست دیکھتی ہی رہی ؛ جب چمن
مین چلے حیا کر کے ؛ خوانندہ آن بیت بر داشت و حظ وافر دیداد ؛ دیگر بست ہفتم ماہ ربیع اول
سنہ ۹۸۱۲ ہجری بخواب بودم این بیت وارد گشت و بر زبان جارے گردید ؎ در ازل وقتے ظہور
ما و او ہر دو نگاشت ؛ سجدۂ ما بر زمین و سجدہ او بر عرش داشت ؛ ذوق تمام مرا در یافتہ بود کہ
چشم باز شد و این بیت بیاد ماند دو وقتے در خواب این مصراع بر زبان میرفت ذوقہا ازان میرانید
تا آنکہ بیدار شدم و اشک ہمچنان از چشم جارے بود و راند از کجا غار تگر دل ؛ دیگر شبے بخواب
بودم بیرون شہر کہ جامے سپید از بالا فرود آمد معلق و آن پُر از شیر سرد شیرین و خوشبو بود آنرا نوشیدم
اندکے ازان باقے بود کہ بیکے از برادران خود حوالت نمودم ہرگز آن ذائقہ را فراموش نکنم۔ دیگر
یکبارہ خود را بحرم محترم مکہ معظمہ یافتم بصورت مسجدے و در صحن آن مسجد نماز بر گزاردم و بحالت
سجود آن ذوق پیدا شد و گریہ تمام استیلا یافت و بار دیگر کہ در خواب حاضر حرم کعبہ شریفہ شدم
ہر طرف میرفتم و نظارہ میکردم چون بر لب زمزم آمدم چیزے دیدم کہ ہیچ گاہ نشنیدہ بودم مرا بایک

حضرت حاجی غفر اللہ لہ موانست بود این قصہ برخواندم او تصدیق کرد کہ ہمچنانست - دیگر یک شبے بر جہاز
سوار مکہ معظمہ رسیدم و از جہاز فرود آمدم چند قطعات مکتوب از طرف مادر و دیگر عزیزان آنجا یافتم و
خواندم از انجملہ انچہ بیاد ماند بحضور پر نور نوشتہ روان کردم تعبیرش کہ بقلم ہمایون آمدہ انیست -
بسم اللہ الرحمن الرحیم دولت دارین غلامے کنا وخیریت نامہ رسید مشعر بر واردات عظیم پس فضل واحسان
حضرت خداوند یرا یاد کردم ودران حال انچہ بر من گذشت گذشت زبان وقلم در بیان آن محض بیکار ست
اکنون انچہ بخاطر فقیر میرسد مختصر میگویم کہ خواب شما در روز جمعہ بعد زوال وارداتے ست بس عظیم و این
واردات در صورت خواب در ظاہر ہم منزلتے عالے دارد چہ ظاہر ست کہ اینچنین سعادت عظمیٰ وعطیۂ کبریٰ
نصیب ہر کس نیست الا ماشاء اللہ تعالے ودرین اخبار غیبی واسرار لاریبے ست شما ہم درین فکر کنید
ومن ہم مختصر میگویم کہ مراد از کعبہ دل باشد ورسیدن بآن مراد از قرب حق تعالے ونشستن دران مراد
از مرتبہ تمکین ومراد از بیش شدن صحائف از ارباب وطن انکشاف حقائق ومراد از وطن وطن اصلی یعنے
حقیقۃ الحقائق ومراد ازین قول کہ از مفارقت شما ہیچ ملالتے نیست بلکہ نہایت خوش ہستم کہ شما سفر کعبہ
کردید مبارکباد آنست یعنے مفارقت شما از مادر کہ اصل ست چند روزہ بود الکنون کہ بکعبہ یعنے بمقام دل
رسیدید مبارکباد وغرضکہ این مبارکباد وفقرات تہنیت از مادر کہ اصلست بشارتے ست از حق تعالے
کہ اصل ہمہ کائنات ست وظاہرا این وعدہ ایست واثق وبشارتے ست باصل خود رسیدن خداوند تعالے
راست آردانتہی - دیگر شبے از شبہاے عشرۂ محرم محترم در خواب این لفظ بر زبانم جاری شد کہ مجھے نفرت ہے
اور بہت نفرت ہے فلانے صحابہ یعنی معاویہ سے حیرتم زد کہ این نہ لفظ من ست ونہ گاہی لب آشناے
اینچنین حرف گشتہ کہ ناگاہ بر دلم ریختند کہ جناب امیر المومنین حضرت علی مرتضے بودند کرم اللہ وجہہ کہ قائل
این قول بودند چون بیدار شدم ازین معاملہ جز این نہ برداشتم کہ امیر معاویہ از صحابہ بودند وحضرت شاہ
ولایت امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ را نفرت کلی بودہ است - دیگر یک شبے بخواب دیدم کہ
بحر لیست زخار ناپیدا کنار ودر قعر آن دریا یافتم کہ من وچند یاران دیگر بجماعت مشغول بنماز ہستیم و
حضور پر نور حضرت اللٰہی قدس اللہ سرہ العزیز امام آن جماعت ہستند - دیگر شبے از شبہا در عالم رویا خود را
در یک باغے یافتم کہ بغایت سرسبز وشاداب بود ودر میان آن باغ خرامان میرفتم وخود بودم انچہ بودم
انتہے آمدم بر اینکہ از یاران من ببرکت تعلیم وتربیت حضرت باعظمت اللٰہی قدس اللہ سرہ العزیز ہر یکی صاحب
وقت وصاحب دولت بودہ اند وانیمنے نہ از عصبیت وعقیدت باشد بلکہ در واقع وحقیقت بودہ است شبے در
خدمت حضرت اللٰہی قدس اللہ سرہ باجماعہ یاران حاضر بودم حقائق ومعارف بر زبان مبارک میرفتند

ناگہان نعرۂ بنجیو از من برآمد چنانکہ تا بجائے رسید کہ برادر بزرگ شیخ منصب علی رحمۃ اللہ علیہ بالای کمرہ خود
بودند چون مجلس برخاست بعضے خانہا رفتند و من و دیگر بعضے با شیخ محتشم صحبت کردم یکے از انہیان گفت
کہ درین صحبت خاص نعرہ بلند از کہ سرزد فرمودند کہ از منصب علی ثانی این قول مرا موجب افتخار است
و مباہات شیخ منصب علی معظم یاران و سرحلقۂ حاضران بودہ اند شبے از خدمت حضرت الٰہی قدس سرہ العزیز
رخصت یافتہ روان شدیم مولنا بدر الحسن رحمۃ اللہ علیہ فرمودند کہ بیائید تا شیخ منصب علی را بہ بینیم شب
زیادہ رفتہ بود و مرا بدایت در حاضرے بود از زبانم بے اختیار برآمد کہ آیا شیخ منصب علی مرشد ہستند
مولنا فرمودند کہ بلے شیخ منصب علی مرشد خوردہ ہستند من از گفتۂ خود پشیمان شدم و با مولنا شریک صحبت
گردیدم سرگروہے یاران اورا مسلم بود با ہمہ رفق و مدارا و زیدندے و شریک رنج و راحت گردیدندی
ضلع غازے پور با اطراف و حوالے آن پر آوازہ از صیت کمال اوست و مردم بیشمار از مائدۂ فیضش بہرہ یاب
گشتہ اللہ تعالے در روضۃ الفردوس قریش جاے دہاد۔ بندگان حضور پر نور الٰہی را قدس سرہ العزیز
انچہ از التفات بمنزل این شکستہ بود نیارم کہ دم از بیانش زنم یا کم استعدادی و بے ریاضتی نظر لطف
بر من بود کہ ادائے شکرش را زبان ندارم حیف کہ آن صورت از نظر نہان شد و آن صحبت و معاشرت
از دست رفت آہ ازان صحبت گذشتہ و یاران رفتہ کہ یکے بعد دیگرے ہمچو دانہاے مروارید کہ رشتہ
نظامش از ہم گسستہ باشد از ہمدگر جدا شدند و آن کاروان با کاروان سالار ازین آشوب گاہ کوس
رحلت زدہ بمنزل مقصود و مقام راحت بیاسودند چون آنہمہ یاران ہمدم و ہم قدم حضرت با عظمت الٰہی
بودند قدس اللہ اسرارہم ظن من آنست کہ دران عالم بر مثل این عالم صحبت ہم داشتہ محظوظ بودہ باشند
و بمناسبت روحانے وصول یکے با دیگرے میسر آمدہ شبے بعد از وصال حضرت الٰہی و مولائے قدس اللہ
سرہ العزیز در عالم رویا دیدم کہ سرا بستانے ہست کہ مردم انبوہ حوالے آن گرد آمدہ اما احدے را دران
بار نیست من ہمچنا با اندرون رفتم حضور پر نور و حضرات مخدرہ را در صحن خانہ جلوہ افروز یافتم ہمین کہ
فرار فتم حضرت با عظمت قدس اللہ سرہ العزیز مرا بسینۂ خود آمیختند بشفقتے تمام کہ پدر را با پسر باشد
چون ازان معانقہ جدا شدم حضرات مخدرہ سلمہا اللہ تعالے در کنارم گرفتند با مہرے و التفاتے کہ مادر انرا
با فرزند بود چشم باز شد و قلق آن ہنوز در دل دارم در خبرست کہ کما تعیشون تموتون و کما تموتون
تبعثون صاحب ترجمہ عوارف در فصل دہم آداب تقیدات نفس آوردہ کہ وقتے امیر المومنین علی رضی اللہ
عنہ امیر المومنین عمر را رضے اللہ عنہ گفت ان اردت ان تلقی صاحبک فرقع قمیصک
وقصر املک وکل دون الشبع و در مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب حضرت ابے بکر و عمر

رضے اللہ عنہما از صحیحین آوردہ و عن ابن عباس قال انی لواقف فی یوم فدعوا اللہ لعمر وقد وضع علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول یرحمک اللہ انے لارجوان یجعلک اللہ مع صاحبیک لانے کثیرا ما کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت و ابو بکر و عمر و فعلت و ابو بکر و عمر و انطلقت و ابو بکر و عمر و خلت و ابو بکر و عمر و خرجت و ابو بکر و عمر فالتفت فاذا علی ابن ابی طالب متفق علیہ۔ اکنون تنے چند از یاران قدیم باقے ہستند کہ دیدارشان بس غنیمت ست و یادگار آن صحبت عزیز اند خدائے شان سلامت دارد و از لطف آنچے و کرم نامتناہے حق عزوجل امیدوار کہ بعد رہائے ازین تعین شریک صحبت دران عالم شوم و مرا در حلقہ یاران من جا دہند و دیدہ نادیدہ را از جمال باکمال حضرت الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز منور گردانند۔

قال عزوجل و تعالے انا عند ظن عبدی بے فلیظن بے ما یشاء۔ اینمنے بے غائبہ ایست کہ حضرت باعظمت الٰہے و مولائے را رضے اللہ عنہ دعنا باین غلام التفات خاص بود و لطفہا فرمودندے و مراعات ہا نمودندے یاد دارم کہ شبے از شبہا ساعت دہ حسب معہود با یاران از خدمت مرخص شدم و قتیکہ از بالا فرود آمدم خادم خاص از بالا آوازم داد باز گشتم و مشرف بحضورے شدم و باداب نشستم فرمودند کہ بنگر یداین بیت را کہ گوینده چہ نیکو گفتہ است و آن این بود ؎ ماندہ ام از یار در رنجم ؎ زین گنہ تا زندہ ام شرمندہ ام ؎ آہ آن بیت را اکنون مصداق بودہ ام حیف کہ ہیچ یکے را از یاران توفیق جمع ملفوظات و مکتوبات و منامات نصیب نشد ورنہ امروز یک دفترے از ہدایت و ارشاد پیش ما ے بود فرامینے چند کہ با خود دارم بعضے ازان نقل کنم بسم اللہ الرحمن الرحیم و دولت ابدے و سعادت سرمدے نصیب باد نامہ خیریت مشحون پیرامون مسرت گردانیند الحمد للہ علیٰ ذلک در تعبیر مختصرے گویم۔ از آنجا کہ در راہ بود بر سفینہ نشستہ مع الخیر بگذشتم یعنے در کشتے بساحل رسیدم و از گرداب بلا نجات یافتم و از تفرقہ بواسطہ سفینہ یعنے مرشد بمرتبہ جمع رسیدم و جمع مشاہدہ حق ست بے خلق و باز از النسو باین طرف آمدم یعنے بمقام جمع الجمع رسیدم و جمع الجمع شہود خلق ست قائم بحق و این بقا باللہ ست این مقام را فرق بعد الجمع و فرق ثانے و صحو بعد المحو گویند ازین اعلیٰ تر مقام کامل را نیست و شراب خوردم یعنے بمقام جمع رسیدم و از قیامگاہ طیار برائے رفتن بمکہ مالوف خود شدہ ام یعنے از برکات صحبت پیر طریقت مستعد تجلی حق شدہ ام و آنوقت دل را فارغ از غم و مملو شادمانے یافتم یعنے از عنایت و ہدایت پیر طریقت ؎

از غم ہستے موہومہ فارغ شدم و مملو شادمانے یافتم یعنے کامیاب شدم و ہنگام رخصت نماز در مسجد گذاردم
یعنے از دنیا ایمان بسلامت بردم و مشاہدہ حق درین عالم نمودم و بزرگی دستار بر سرم نہاد یعنی پیر طریقت
اجازت ہدایت خلق اے الحق عطا فرمود و عزیز دیگر تبرکا تسبیح بدستار گذاشت یعنی اجازت ہدایت
بحضرت خداوندی مقبول شد و فرمان سبحان اللہ گفتن رسید یعنے شکر این نعمت بحضرت خداوندے
بجا آرد مستغرق شو یعنے رجوع بہ تنزیہ کن و خلق را ہدایت بسوے حق نما اینست مجمل پاکباز شیراز قدس سرہ
میفرمایند ؎ اے خوش آنم کہ خراب از مے گلگون باشے ۔ بے زر و گنج بصد حشمت قارون باشے
و این سرمست خمخانۂ الست چنین مے سراید ؎ اے خوش آنم کہ دمے بیخود و با حق باشے ۔ بی ہمہ
شوکہ خلاص از غم مطلق باشے ۔ شکر و منت ساتے ازل انچہ کہ در صحبت نانصیب باطن شما شدہ
برائے ہدایت خلق کانے است بزرگ را از درگاہ خداوندے فرمان رسید کہ خلق را بسوے حق ہدایت
کن عرض کرد کہ من خود را لائق ہدایت نمے دانم حکم شد کہ ہدایت از تو و عنایت از ما ازینجاست
کہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ حضرت خواجہ یعقوب چرخے را پیش از کمال اجازت
ہدایت دادند ۔ انسان تمام روز در کار نفس خود مے ماند اگر دو ساعت برائے خداوند خود دہد چہ
نقصان بلکہ این سعادتے ست عظمیٰ و عطیہ الیست کبرے و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم یاد دارید کہ شما را اجازت ہدایت دادہ ام و اکنون از غیب حکم تعمیل
آن رسید پس در تعمیل آن حتے الامکان قصورے نرود و در مشنوے فتورے و ما علینا الا البلاغ والسلام
بسم اللہ الرحمن الرحیم نخل مراد تا یوم التناد سرسبز باد ۔ خیریت نامہ رسیدہ خیلی مسرور گردانید خواب ایشان
خبر نیک ہدایت ترقے دارین شما ؎ دولت فقر خدایا بمن ارزانے دار ؎ کین کرامت سبب حشمت و تمکین
من ست ۔ اطلاع حال ظاہر و باطن خود ناگزیر دانند و حال ما اینست کہ علاوہ مصائب دیگر
گاہ بیمارے شویم و گاہ شفاے یابیم بہر حال شکر گزاریم ؎ مرا گدا اے تو بودن ز سلطنت خوشتر ؎
کہ ذل جور و جفاے تو عز و جاہ من ست ؎ مگر بہ تیغ اجل خیمہ برکنم ورنہ ؎ رمیدن از در دولت
نہ رسم و راہ من ست ؎ ازان زمان کہ بران آستان نہادم روے ؎ فراز مسند خورشید تکیہ گاہ من ست
نہ از جرانے خود شکایت ست و نہ از پریشانے یاران حکایت ؎

ارباب حاجتیم و زبان سوال نیست		در حضرت کریم تمنا چہ حاجتست	
جام جہان نماست ضمیر منیر دوست		اظہار احتیاج خود اینجا چہ حاجتست	

از جمیع محبان سلام با شوق تمام خوانند

بسم اللہ الرحمن الرحیم عافیت وجمعیت قرین حال فرخندہ مآل باد۔ خیریت نامہ رسیدہ خیلی مسرور گردانید الحمد للہ علی ذلک۔ خواب عزیز دارد اتے ست کہ خبر میدہد از ترقی دارین ؎ دیدم بخواب خوش کہ بدستم پیالہ بود + تعبیر رفت کار بدولت حوالہ بود + باید کہ از ذکر غافل نباشند کہ این دولتے ست ابدے ومنزلتے ست سرمدے واللہ المستعان بشرط فرصت از حقائق بلند ومعارف ارجمند خبر میدہم ازین رہگذر خاطر جمع دارید کہ فقیر را از عالم خداوندے از سر وجود وعدم کما ہے خبر دادہ اند واین تصدق حضرت سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ست ؎

ما از ازل بخانۂ خمار آمدیم	دُردے کشان میکدۂ یار آمدیم
در خلوت عدم می ہستے زجام دوست	کردیم نوش ومست ببازار آمدیم

خرد وکلان سلام ودعا میرسانند خصوصاً سید تراب علی بصد شوق سلام ونیاز عرض مے کنند۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم عنایت ازلے وہدایت لم یزلے مبذول حال فرخندہ مآل باد ودوام آگاہے بران مستزاد۔ ورود نامہ خیریت آمود باعث مزید نشاط وانبساط گردید الحمد للہ علے ذلک خواہها کہ درین روز ہا دیدہ نہایت خوب ومناسب حال ومشغولے شماست ونزد فقیر این کمال عنایت وہدایت ست کہ از عالم خداوندے بشما ارزانی داشتند بیانش بسبب ضیق فرصت درمعرض التواست مگر جرفی چند حوالہ قلم ؎

ساقے بیار بادہ کہ ماہ صیام رفت	در دہ قدح کہ موسم ناموس ونام رفت
وقتے عزیز رفت بیا تا قضا کنیم	عمرے کہ بے حضور صراحی وجام رفت
مستم کن آنچنانکہ ندانم زبیخودے	در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت

مراد از دیدن کعبہ ورسیدن بآن سوائے حصول سعادت وشرافت دارین دیدن مرد کامل است ورسیدن بخدمت آن ومستفیض شدن ازان یا مشاہدہ حق ست بصورت کعبہ وآئینہ بشارت از وصول بحق ؎

روزہ یکسو شد وعید آمد ودلہا بر خاست	مے بمیخانہ بجوش آمد ومی باید خواست
نوبت زہد فروشان گرانجان بگذشت	وقت شادے وطرب کردن رندان برخاست

از جمیع محبان سلام شوق خوانند خصوصاً از سید تراب علے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ارجمندا زلے سلمہ اللہ تعالے بعد دعاے عافیت دارین واضح باد کہ خیریت نامہ رسید سابق ازین انچہ کہ نفس الامر برائے تشفی نوشتہ ام زیادہ ازین چہ نویسم لیکن چہار وپنج روز شد

کہ وقت سحر در فکر اینچنین امور متوجہ حضرت خداوندی شدم خود را بر کنار دریاے عظیم استادہ یافتم و آنوقت گریہ بر من مستولے ست و ہر دو دست را بسوی آسمان کشادہ ام و در خواست شفاعت میکنم بحضرت شفیع الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ از آسمان دو دست پیدا شد و ہر دو دست مرا گرفت من دستہا را ندیدم لیکن دانستم کہ این خداوند من ست کہ دستگیر من شدہ است چون ازین واردات افاقہ شد حالے بر من طارے شد کہ خارج از بیان ست و ہر وقت کہ این عنایت و فضل خداوندم یاد مے آید حال دگر پیدا مے شود اظہارش موقوف بر وقت ست این قدر بس ست کہ از اینجا حال ما و وابستگان ما قیاس باید کرد والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم سعادت ابدے و دولت سرمدے نصیب باد۔ نہفتہ مباد کہ حضرت مولوے معنوے و حضرت احمد جام و حضرت مغربے و حضرت شیخ فرید الدین عطار و حضرت نظامے و حضرت سعدی و حضرت حافظ شیراز و حضرت امیر خسرو دہلوے و حضرت شیخ حسن اعلاے سنجرے و حضرت شیخ فخر الدین عراقے و صاحب گلشن راز و دیگر اکابر طریقت در بیان حقایق و معارف شانے عظیم و مرتبہ عالے داشتند و ہر یکے در عہد دولت خود یگانہ عصر بودند و کلام ایشان در حسن و جمال و خوبے و کمال بمرتبہ رسیدہ است کہ بیانش متجاوز از التحریر و التقریر ست و فہم معنے آن بجز اہل کمال متعذر است کہ ظاہر آن بعلم آراستہ باشد و باطن بمعرفت حق پیراستہ لیکن طرز بیان ہر یکے علیحدہ است در اکثر و در بعضے موافق یکدیگر مگر انداز پاکباز شیراز در الفاظ و معانے رنگے دیگر دارد و لہذا حضرت ایشان را لسان الغیب میگویند و من بدنجہت اول برائے شما چند اشعار بطرز حضرت شیراز بقلم آوردم و میخواہم کہ کلام شما را اول بدین طرز بیاراییم بعد ازان باندازہ دیگر اکابر و اکنون بملاحظہ اشعار شما معلوم شد کہ بعض اشعار شما مثل حضرت حافظ جلوہ میدہد و انشاء اللہ تعالے بعد چندے در ہر شعر شما و حضرت ایشان امتیاز نخواہد ماند و امر اختیارے خواہد شد عرصۂ یک ماہ یا زیادہ ازان گذشتہ کہ مے بینم و شما را یکجا ایستادہ ایم و شما رخسار راست خود را بر رخسار راست من سہ بار مالیدید و آن رخسار شما پر از موے ست مثل خط نو دمیدہ بکمال حسن و خوبے بعد از افاقہ بخاطرم رسید کہ طرف راست مقام روح ست و آن مرتبہ استقامت ست و طرف چپ مقام قلب و این مرتبہ تلوین و قلب ست و از موے شر تعبیر نمودم حاصل اینکہ باطن شما از مرتبہ تقلب و تلون گذشتہ و مناسبت بروح من پیدا کردہ فیض مے گیرد زیادہ ازین فکر نکردم شما نیز فکر کنید و ازان اطلاع دہید والسلام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم خلاصہ سعیدان رشادت آئین وزبدۂ رشیدان سعادت قرین سلمہ اللہ تعالے بورود نامہ خیریت آمود خیلے مسرت بر داشتم حکایت اشتیاق لقا مسرت انتما از تحریر افزون است وشکایت فراق از تقریر بیرون ؎ دل اگر کام روا از بر طوبے گردد + کی بجز جلوۂ قد تو تسلے گردد ؛ اکنون بدریافت رخصت روز ہا شمردن وردمن ست ہر چند کہ کشایش ہر عقدہ موقوف بر وقت ست وظہور ہر وقتے بہ ارادہ جناب الٰہی لیکن تمنا روے مقتضے آنست کہ گوہر مراد از گنجینۂ حضرت خداوندے زود تر بکنار انتظار آید۔ ہنگامے را یاد میکنم کہ باب معانے بر ما دشما مفتوح بود ومضامین تازہ در آئینۂ ظہور جلوہ ے نمود لیکن فلک را پسند نیامد آنرا بگردش داد وکار بر ہم افتاد انشاء اللہ المستعان وعلیہ الاعتماد والتکلان ؎ من وساتے بہم سازیم وبنیادش بر اندازیم + خط شیخ منصب علی وشیخ عنایت احمد نیز آمدہ بود ہر دو صاحبان را از من دعا نویسند وقبل از دو سہ روز روانگے خود ہم خبر دہند والسلام۔

عبارت بقلم خاص حضرت الٰہی ومولائے قدس سرہ ظہرے غزلے کہ بعد ملاحظہ واپس آمد۔ چون عرض کردم ؎ غوث اعظم مددے یا شہ جیلان مددے + شاہ شاہان مددے مرشد پاکان مددے بخاطرم رسید کہ بالفاظ دیگر عرض کنم از قبول آن سر فراز فرمودند وامتیاز نبخشیدند کورنش وتسلیم تقدیم رسانیدم وعرض کردم ؎ ہر عیب کہ سلطان بہ پسند ہنرست ؛ ؎ غرض زدنیا وعقبیٰ قبول حضرت تست ؛ زر دو غیر چہ باکست گر پسند توام ؛ مگر آفرین بر خوبے استعداد وحسن مناسبت شما کہ کشف این سر غیبے بر شما ارزانے داشتند کہ زبان شما باین الفاظ مترجم شد کہ این مطلع نہایت حسین ست ودل مرا بس عزیز ؎ فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ؛ دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا میکرد + بے غائلہ ریب عنایت مرشد ان عظام مبذول حال شما ست واین سخن از شائبۂ کذب ومداہنت پاک۔ ہر دو خواب شما بر ترقے دارین دلالت دارند خاطر جمع باید۔ پیر مغان بگوش دلم الخ وشعر دیگر ؎ رائے صواب نیست کہ از می حذر کنم ؛ پس معنی بلند دارند مرا از خودی نہ این ہر دو شعر از واردات من ست از زبان خود میدانم یا از زبان پاکباز شیراز وزبان شما نیز زبان نست نوشتہ بفرستند۔

حضرت باعظمت الٰہی را قدس سرہ العزیز رغبت تام جانب کلام منظوم من بود وقدر از حد بیش میفرمودند چنانکہ دران باب نقل مکتوب ایرادے یابد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سعید وارجمند ازے سلمہ اللہ تعالے خیریت نامہ رسیدہ خیلے مسرور گردانید اکثر مردم مشتاق نشر شما ہستند ومنتظر اند

و تقاضاے کنند و من مشتاق نظم شما ہستم درین صورت نظر التفات بہر دو جانب باید۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم منظور نظر اہل نظر مقبول دل حق منظر سلمہ اللہ القادر المقتدر۔ دعاے حسن عاقبت و خیریت دنیا و آخرت از فقیر مطالعہ نمایند ہنوز در انتظار جواب خطی کہ مشعر احوال لشکر گوالیار بود اتفاق تحریر دیگر نیفتاد و جوابش نیز الی یومنا ہذا نرسیدہ مانعش بجز شادمانے مبادا۔ چہار دہم ربیع الآخر باکبر آباد رسیدم و انوار التہذیب نیز از گوالیار باکبر آباد رسید از مطالعہ آن بسیار مسرور شدم معرف شما کلام شماست حسن ثانے یعنے حسن دہلوی حسن اعلا سنجرے صاحب فوائد الفواد انگیز رامیدانم و حسن قبول و لطف سخن از عالم خداوندے نصیب شما کردہ اند بیان حقائق و معارف کہ موجب ترقے مراتب ظاہری و باطنے شماست از عالم حقیقۃ الحقائق مبذول حال شما باد عمر دراز خان کہ شیفتہ کلام شما اند نظم و نثر شما نقل کردہ اند و بران موافق حوصلہ خود خواہند نوشت و در مطبع خواہند داد و انوار التہذیب نیز برائے نقل گرفتہ اند۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم مقدم سعیدان و مکرم رشیدان سلمہ اللہ الکریم المنان۔ بعد دعاے خیریت دنیا و آخرت مطالعہ نمایند کہ رقیمہ عافیت کامرا گردید۔ روزے مجمع کثیر از ہر قسم مردمان بود و گوینده غزلہاے فقیر مے گفت اگرچہ جنس فقیر کم بہا بود لیکن پسند خاطر ہا قدردانان و سخن سنجان آنرا بہار دیگر بخشید۔ منشے عمر دراز خان کہ یکے از افسران محکمۂ ریل ہستند بسبب عقیدہ خود آن غزلہارا بمنت از من گرفتند و موافق عقیدہ خود نثر بران افزودند و در مطبع دادند و آن پارچہاے مطبوعہ را جا بجا تقسیم کردند و در شہر ہا روانہ نمودند چنانچہ مولوے محمد یحیے صاحب خطے بنام فقیر فرستادند و قطعہ در تعریف غزلہا و یک تاریخ۔ نقل آن لف ہذا است و درینجا نیز بعضے سخن سنجان نظم و نثر بران مے نویسند بعد حصول فرستادہ خواہد شد و از بعضے شنیدہ ام کہ میگویند مولوے ابوالحسن صاحب نثر و نظم بران نوشتہ باشند و یقین داریم کہ نظم و نثر ایشان فوق ہمہ خواہد بود لہذا اطلاع میدہم کہ انگیز نیز موافق لیاقت خود نثرے بران نویسند و باید کہ گاہ گاہے غزل نیز نوشتہ باشند چنان نشود کہ آن مضمون غیبے کہ از عنایت لاریبے بذہن شمار سیدہ است از یاد رود۔ وعیدست جان و دل الخ کلام تمام ست و از اول تا آخر نہایت پسند خاطر فقیر شدہ و مقبول خاص و عام گردیدہ ہر کہ مے شنود بی اختیار از زبان او برمے آید کہ این لسان الغیب ست و کلام حافظ شیراز۔ حق سبحانہ و تعالے در دنیا و دین بمرتبہ اعلی رساند۔ آمین۔ و باید کہ این قطعہ و تاریخ ایشان در نثر خود شامل کنند۔ فقط فرائین کہ مشتمل بر تلقین و اسرار خاص بودند در نقل آن معذوریست اکنون بایراد چندین از اشعار خود اختتام این تذکرہ می نماید و ہو ہذا

فی الحمد

حمد آن خلاق اکبر را کہ ذاتش از ازل ... ہست بے شبہ و یکون ہم در ابد او بی بدل
نے ازل از ابتدا اے ذات او دار و خبر ... نے ابد را عقدۂ از انتہایش گشتہ حل
چہ ازل استغفر اللہ شد در و آزال گم ... چہ ابد حاشا کہ گشتہ اندرو آبا و اصل
ہست ازل یک نقطۂ از گردش پرکار او ... ہست ابد یک سقطۂ از چرخ دوار عمل
نقطہ کے گردد محیطے گردش پرکار را ... سقطہ چون دائر شود بر دور چرخ اندر دول
شد زمین سکتہ زدہ در انتظار او زمن ... آسمان سرگشتہ اندر جستجویش گشتہ شل
سفلیان را در ہوائے اوست آہنگ فلک ... علویان بہر لقایش چشم بر وا دو حبل
تو چہ اللہ اکبر ذات پاکت بے نشان ... تو کجائے و یکیک اے قائم بذات دنی محل
اصطلاح ماست تنزیہ و ورا را ماورا ... ورنہ ذات بیچگون پاکست از نیجا ہیر
زانکہ با مفہوم و معنے میرسد ادراک و عقل ... غیر مفہومے کہ اسم ذات وارد فے المثل
بسیط این اسرار میخوانم اگے چون کنم ... مے بر دار از خود مرا این ذوق توحیدت برل
عقل و ادراکست آلہ عالم حکمت کشا ... لیک تحقیق آنکہ اندر عالم قدرت عطل
ذات ہر شے اصل باشد دیگر اعراضش فروع ... اصل مے باشد مقدم چون فروعش بر ظلل
ہیچ ذاتے را از اعیانے کزو عالم پرست ... عقدۂ کنہ حقیقت را نکردہ عقل حل
فلسفہ حیوان ناطق حدّ انسان گفتہ اند ... زین معانے ترجمانے ہین چہ خیز و جز خلل
فلسفے چون کنہ ذات خویش نشناسد کہ چیست ... ذات خلاق جہان را کے بداند آن اجل
آنکہ در صنعت نداند بافتن یک بوریا ... کے سزد کو باشد اندر بافت دیبا مشتغل
ماعرف نفسہ کست قول سید ابرار لیک ... من عرف بالنفسہ ہم گفت ناقل و دل
یعرفون مقصود باشد در قران از یعبدون ... ہان رجوع اندر تفاسیرے کہ باشد بے مزل
کنت کنزا مخفیاً یارب حجاب و حجلات ... شوق احببت نگندہ آن حجاب و آن حجل
حُبّ تو آورد ناگہ بحر ہستے را بجوش ... تافت خورشید شہود و زد باعیان من عجل
امتیاز آمد میان انگہ زدے صوت الست ... خاستہ شور بلے و الوحدۃ الان ارتحل
گنبد نیلے فلک شد پر صدا از حرف کن ... غلغل چون و چرا افتادہ بر کوہ و طلل
آسمان تاریک شد نجشیدے از انجم فروغ ... شد زمین لرزان سکون دادی زاد تا دجل

نوادر جامی در مرتبہ الٰہی

آنجا کہ کمال کبریائے تو بود ... عالم نے از بحر عطائے تو بود
ما را چہ حد حمد و ثنائے تو بود ... ہم حمد و ثنائے تو سزائے تو بود

نوادر جامی

من کیستم اندر چہ شمارم چہ کسم ... تا ہمسری سگانش باشد ہوسم
در قافلہ کہ اوست دائم نرسم ... این بس کہ بصد زدہ در بانگ جرسم

نوادر

یارب دل پاک و جان آگاہم دہ ... آہ شب و گریہ سحرگاہم دہ
در راہ خود اول ز خودم بیخود کن ... وانگہ بخود ز خود بخود راہم دہ

نوادر

یارب ہمہ خلق را بہ من بد خو کن ... در جملہ جہانیان مرا یکسو کن
روی دل من صرف کن از ہر جہتے ... در عشق خودم بچہت دیگر و کن

نوادر

ز امتثال امر تو نجشد سعادت مشتری — بر نفاذ امر تو ریزد نحوست راز حمل
از رہ حکمت مزاج فصل وے شد منحرف — وز کمال قدرتت طبع بہاران معتدل
داد آدم را بلطف تو تشریف قبول — یافت طوق لعنت از قہر تو شیطان دغل
در قلوب عارفان بخشیدۂ روح شفا — در دماغ فلسفہ آمیختے رنج خلل
مومنت را از ازل روتازگی مانند گل — منکرت را تا ابد پرگندگے مثل جعل
اختر منحوس اعدا ہست دائم در ہبوط — آفتاب طالع احباب در برج حمل
چون تقاضائے تعین شد موثر لاجرم — شرک و طغیان را زاقرار بلے کردہ بدل
کفر را از صولت اسلام تو شد سینہ شق — شرک را از سطوت توحید تو ماں اجل
ختم شد بروے رسالت خاص در آخر زمان — چون شدہ ختم الوہیت بذاتت در ازل
نقطۂ گردش نمودو کرد پیدا دائرہ — آخرش پیوست با اول چہ زاید زین خلل
کل شئے راجع قولے مسلم در جہان — باز ہم انا الیہ راجعون نص اجل
انچہ از ناز و مسرت بندگانت را رسید — بے تکلف بے ادب گشتند بے خودی محل
آن زسبحانے سرایند این انا الحق میزنند — بوالعجب اسرار شان پیداست خالے از غلل
قطرہ قطرہ از نم تو بحر عمان در کنار — ذرہ ذرہ از نمودت مہر تابان در بغل

قطرہ قطرہ ذرہ ذرہ از وجودت مستفیض
رب انی فی العطش لولم یکن وابل فطل

ملک الملک زمینی و خداوند سمائے — شہ لاہوت و شہنشاہ معلائے ورائے
تو مقدس تو منزہ ہمہ از چون و چرائے — ملکا ذکر تو گویم کہ تو پاکے و خدائے

نردم من بجز آن رہ کہ تو آن راہ نمائے

درجنت کہ کشودہ شود از لطف بریم — دم دوزخ کہ شود گرم و کند قصد بسویم
نہ گلشن چینم الٰہی نہ تفش دیدہ بمویم — ہمہ درگاہ تو جویم ہمہ در راہ تو پویم

ہمہ توحید تو گویم کہ بہ توحید سزائے

نہ اثر شمس و قمر را کہ دہد طالع یارے — نہ قدر لات و ہبل را کہ کند کار برارے
ہمہ محتاج تو ہستند تو جباری و بارے — تو خداوند یمینے تو خداوند یسارے

تو خداوند زمینے تو خداوند سمائے

همه جویای زن وجفت خود از ماه تا ماهے
همه خواهان خور وخفت ز درویزه وشاهے
تو برے از همه علت که شه خلق پناهے
توزن وجفت بخوئی تو خور وخفت نخواهے
احدا بے زن وجفتے ملکا کامروائے

ملکی خود نه ترا تخت ضرورست نه تاجت
نه نگین ملک ترا باید و نی سکه رواجت
همه را خلق تو کردے تو کنی باکه سماجت
نه نیازت بولادت نه بفرزند تو حاجت
تو جلیل الجبروتے تو امیر الامرائے

گنهم بیحد و ترسم که اگر تنگ بگیرے
نتوانم که خلاصم بود از بند اسیرے
مگر از لطف تو امید که عذرم بپذیرے
تو کریمے تو رحیمے تو سمیعے تو بصیرے
تو مغزے تو مذے ملک العرش بجائے

تو شهنشاه معظم که تو خلاق جهانے
همه دانے و نگیرے همه بینے و بمانے
همه لطفی همه جودے همه فضلی همه شانے
همه را عیب تو پوشے همه را عیب تو دانے
همه را رزق رسانے که تو با جود و عطائے

تو قدیمے که هیولے و صور جمله تراشے
نه عرض ره بتو دارد نه جواهر ز تلاشی
غنے از بود و نبود همه غیر تحاشے
نبودے خلق تو بودی نبود خلق تو باشی
نه تو خیزے نه نشینے نه تو کاهے نه فزائے

نه بلندے که بکنه تو رسد علم حقائق
نه قریبے که بود لمس بادراک تو شائق
غرض آنی که تو بر علوی و سفلی شده فائق
نه سپهرے نه کواکب نه بروجی نه دقائق
نه مقامے نه منازل نه نشینے نه بپائے

برون از فهم و ذکائی برون از نقش و طرازے
برون از شکل و شمائل برون از عشوه و نازے
برون از هر چه ستاید عجبے مردم و تازے
برے از چون و چرائے برے از عجز و نیازے
برے از صورت رنگین بری از عیب و خطائے

احدا ره نتوانم بسوے ذات تو بردن
صمدا حد بشر نیست صفات تو شمردن
همه جمعند برین قول سنائے که تو فرداً
برے از خوردن و خفتن بری از تهمت مردن
برے از بیم و امیدے بری از رنج و بلائے

الهکا تائبم از جرم و خطائے که تو گیرے
بپذیر عذر من و حلیه مده شان نذیرے

در ترجمهٔ حدیث عالی سنان
باشد زمن پیچمدان معتمدان
این نکته رساند بشاه همه دان

لوائے

ای آنکه بقبلهٔ بتان روست ترا
بر مغز چرا حجاب شپوست ترا
دل در پے این و آن نه نیکوست ترا
یک دل داری بست پیکوست ترا

لوائے

ای درد دل تو هزار مشکل همه
مشکل شود آسوده تر دل همه
چون تفرقه دولت حاصل همه
دلرا بیکے پارو بگسل همه

لوائے

تا وام که در تفرقه وسواسی
در مذهب اهل جمع شر الناسی
وانکه که نه ناس شد ای ناسی
ننمائے خود رجهل فی نشناسی

لوائے

بگہ نالم بگہ فریاد کنم گر نہ پذیرے | تو علیمے تو حکیمے تو خبیرے تو بصیرے
تو نمایندۂ فضلے تو سزاوار خدائے

نبود ہیچ عدیل تو دہم صاحب عددے | نبود ہیچ شریک تو دہ بخیطرۂ جددے
متفرد بوجودی ہمہ جودی ہمہ بذلی | احد لیس کمثلی صمد لیس کفضلے
لمن الملک تو گوئے تو سزاوار خدائے

ہمہ کس شدہ در حیران کہ درین راہ بیچی | نہ نشان تو کسی یافت نہ بر چرخ ترنجی
نتوان گفت چہ لیک تو مخفی شدہ گنجے | نتوان وصف تو گفتن کہ تو در وصف نہ گنجی
نتوان شرح تو گفتن کہ تو در شرح نیائے

ملک وانس ز تہلیل تو افروختہ روئند | فلک وارض ز تکبیر تو لرزندہ بموئند
نہ دل وجان حسن مغفرت خود ز تو جوئند | لب ودندان ثنائے ہمہ توحید تو گوئند
مگر از آتش دوزخ بودش زود رہائے

فی التوحید

دران خلوت کہ معمور از صفا بود | حدیث غیر لب ناآشنا بود
بعلم خویشتن فرزانۂ عصر | نہ محتاج کتاب واوستا بود
سخن میگفت یا در لب ندانم | نہ پیدا صوت در وے نہ صدا بود
نہ وحدت کامران بود از وجودش | کہ بیرنگی بذاتش خود نما بود
ز محبوبے بخویشش ناز بنیاز | کہ خوبے را جمالش انتہا بود
غنے از رنگ وبو پاک از خط وخال | کہ حسن سادہ اش بس دلربا بود
زبے جہتے نظر ہر سو ہمے کرد | مگر غیر وجود او کجا بود
بگرد از دست خود آئینۂ راز | کہ نور چل صباحش در صفا بود
چو شد عرض امانت امتحانرا | ہم آئینہ پذیرفت وسزا بود
خوش افتادش در آئینہ تماشا | کہ ہم خود بود وہم از وی جدا بود
برون آمد ز خلوتخانۂ خاص | کہ چشم آئینہ را از دیر وا بود
برفت از چشم اعیان خواب شیرین | کہ مہد صم را آن اقتضا بود
تعالے شانہ اللہ اکبر | خداے بندہ بندہ کی خدا بود

دوئی خاصیت حرف غلط داشت | ز یکتائی کتاب ناز وا بود
نظر در کار دنی پروای چشمش | نہ در مد نگاہش منتہا بود
کلام خویش را خود بود شنوا | مخاطب غیر در خلوت کجا بود
تجلی بر تجلی ذات او داشت | نقابی گر برخ بودش حیا بود
لطافت در ادایش موج در موج | صرافت را ضیا اندر ضیا بود
لقای او قیامت وعدہ میداد | کہ بر دیدار او چشم وفا بود
نبود و بود حسنش در تقاضا | نمود آخر کہ رمز مدعا بود
نبود آئینۂ ہم صورت خویش | ہمانا یک تجلے را ضیا بود
بصورت نازک و برداشت بارے | کہ بیرون از حد ارض وسما بود
ندید و دید اگر ہم صورت خویش | نبود و بود اگر ناز و حیا بود
بہر جانب کہ از جلوہ نظر کرد | ظہور افگندہ شوری در انا بود
ز وحدت گشت این کثرت نمودار | مگر در حد ذات خود جدا بود
چو زد بانگ الست اسرار وحدت | ز ہر سو خاستہ شور بلی بود

هر صورت دلکش که ترا روی نماید
خواهد فلکش زود ز چشم تو ربوده
رو دل بکسے ده که در اطوار وجود
بود ست همیشه با تو و خواهد بود

لوائح

رفت آنکه بقبله بیان روآرم
حرف غم نشان بلوح جان ننگارم
آهنگ جمال جاودانی دارم
حسنے که نه جاودان ازان بیزارم

لوائح

چیزیکه نه روئے در بقا باشی ازو
آخر هوف تیر بلا باشی ازو
از هر چه بمردگی چرا خواهی شد
آن به که بزندگی چرا باشی ازو

لوائح

ایخواجه اگر مال و گر فرزند ست
پیدا ست که مدت بقایش چند ست
خوش آنکه دلش بدلبرے در بند ست
کشتن با دل و جان اهل دل پیوند ست

لوائح

رفتم بتماشاے گل آن شمع طراز
چون دید میان گلشنم گفت بناز

این راز دار منظر خاص — همان آئینه بود و خوش بقا بود — مگر ظلمات را آب بقا بود
الا ای چشم بینا نور خود بین — که آن درست و کی از تو جدا بود — گرش نشناختی عین عمی بود
همین عرفان ز خواب کرد پیدا — بزو شکری ادا کن گر قضا بود — مزن کز هفت پرده در خفا بود
ترا نزدیک تر ازوی دگر نیست — تو باشی دور ازوی کی روا بود — که دارد پرده و نورش ردا بود
احد اصلست و فرعش هست آحاد — تو دانے خویشتن را احد قدا بود — که نے در قبهٔ او غیر ما بود
یقین صفر باشد در مراتب — زیک شمعی مکان را صد ضیا بود — گر بنهانے یکے عقده گشا بود
گر و یک وه شد اما خود خدا بود — فراتر شو ازین تحقیق و تمثیل — برے آنکه از یقین خود خدا بود
وجود اصل تمامی کائنا تست — عدم باشد یقین کان سوا بود — رود گر یک یقین او بجا بود
یقین را وجود هر دم مدد کرد — دگر نه خود یقین در فنا بود — تو اے در نور گر چه قهقرا بود
عصاے موسوی گر دید ثعبان — بهر صورت وجود اندر بقا بود — مقام لا یقین زان فرا بود
قمر پرده کے دارد که گاهے — رسد تا علم تو هست آن یقین — که نورت را اگر بود این غطا بود
حجاب اکبرست این علم جزوے — بر و علم یقین راست بردار — اگر چه نور خود ظلمت زدا بود
که صاحب علم را رود در قضا بود — مگر دان نور تابان مقصد خویش — که ضد و ند صفات ناسوے بود
تراهم نور و هم حدقه حجابست — نتابد نور وحدت این و آنرا — مرض افزود و مطلب از شفا بود
معند ار این ضلالت آن نبی بود — چو بشکستے دو تا را چار تا شد — نه یاد کاروان بانگ درا بود
زنور آن نور مقصود ست اینجا — نه حکمت کاندر و چون و چرا بود — که اظهارست ممد اختفا بود
تعین را تو نتوانے زدودن — فزاید در تصور غیر را نفے — که اثبات آمد و این عقده وا بود
تصوف چیست تصحیح خیالات — اگر چه نفی او حل آشنا بود — همین اصلست و بس غیبت خطا بود
تذکر غیر را محکم کند تر — زهے مشکل گره افتاد در تو — اگر چه از ازل و جانت آشنا بود
دگر باشد مراد از نفی اثبات — نه الا مستفاد از حرف لا بود — بلے صادق تر از قولت چه بود
تو موجودے خود استثنا چه باید — مگر تائید بخشد فیض تلقین — رسد دعوے اگر جانی بجا بود
که نفے غیر درج اثبات را بود — تو حاضر باش تا غیرت نیاید — جهاد اصغر و اکبر چها بود
حقیقت دان که شد معروف بنگر — عزیزے را که ازوی دور باشے — فدا شو کین فنا باب بقا بود
نه پنداری که اثبات او عا بود — اگر گوئے منم من ادعا نیست — که حق حقست و باطل را فنا بود
دگر خود ادعا باشد چه باگست — نه بینے غصب حق کرد ند اغیار — همه در فعلش از دیگر چرا بود
نتابد هیچ در دنیا جفا را — حدیثیست از بنی نخل حجنا — نه او زنده ست و از حقش غنا بود
پے اکبر مجو ما یحملک را — شهید راه حق هرگز نمیرد — بقا خواهے فنا شو در ره حق
و گر گوئے مسلم گشت ممنوع — درین برهان نه ثابت مدعا بود — ز من بشنو که معروف آنچنانست

نه من هرگز نشینم در همه عمر — که حکم شاه در دست گدا بود — نه ظلمت را بود تا بندگی نور — نه جهل ادراک را هم اقتضا بود
الا آئینه را کو سر گذشتے — که چون هستی چسانت ما جرا بود — کجا گم کرده آن یوسف خویش — که درویش چشم اعمی را ضیا بود
بنودے راز دار و محرم خاص — نه چشمت بر رخش هر لحظه وا بود — چه صبرست اینکه داری نی بقایش — مگر حیرت پئے دردت دوا بود
سروشی نشنوی کز سر وحدت — پیاپے از پئے تو در ندا بود — بیا آئینه دمساز دیرین — بجا بودے نه این عهد وفا بود
گسستے از من و آمیختی غیر — همانا این نه فحوائے صفا بود — نه یابی گر مرا اینست خطا بود — جدا از تو نبودم روز نی شب
تو بودی چشم من من نور دیده — ز دیده نور کے هرگز جدا بود — ترا از غیر فرصت خود کجا بود — من از بهر تو ام چون جان بتن را
بنودے در ترا آوردم از غیب — ز من غلبت ترا هرگز روا بود — نه چشمت بر رخ اغیار وا بود — نه حُب من ربود از چشم خوابت
نه من هستم تو و تو نیستے من — چرا با هستے من این انا بود — که حاجب در من و تو این انا بود — برو در هستیم گم کن انا را
حجاب ناز کست اندیشهٔ نایاب — که گر قلبش کنی رویش قفا بود — قفایش هم افق باشد پئے غیر — ازانم چون او انهی ایا بود
خودے در خلوت من نیست محرم — که خود غیرست و بارش کم ز نا بود — ز خود بردار بیشک پردهٔ خویش — که بیخود در حریم من رسا بود
مرا خواهے فدا کن خویشتن را — که غیر خود مرا کم رو نما بود — من آن هستم که هستم انچه هستم — ترا چون نیستے دعلت فنا بود
علیم ے وقیوم بصیرم ؛ — سمیع قادرم حقم ثنا بود — قدیمم نیست حادث را بمن راه — وجوبم کے به ممکن آشنا بود
لطیفم از قدر دور ست شانم — تقدس پرده ام عظمت ردا بود — بپرس از من که بیچون بیچگونم — مگو از من که نے در من چرا بود
احد هستم شریک خود ندارم — سلامم مومنم نورم پئے تو بود — جهات ستهٔ را من منتهایم — برون جاه من از قید حصا بود
قضا نامست چیزے را که خواهم — قدر اندازهٔ من در قضا بود — بیک حرفم دو عالم شد پدید — نه حرف من بانگشت آشنا بود
بهشت از لطف من با شد نمونه — جهنم قهر را صورت نما بود — جهات ستهٔ را من منتهایم — زمن سبعه سموات ابد بود
همه از من منم مستغنی از غیر — همه محتاج و ذاتم را غنا بود — منم اصل همه اشیا رکونے — منم باقے و آن جمله فنا بود
وجودم را همه ذرات دائر — نظام شمس بر اصلش بنا بود — سکون وارم نه جنبش لیک ذرات — مهم جنبان و هم ساکن بما بود
نه جنبد بے رضایم برگ کاهے — نه بے اذنم سکون در کوه ها بود — بدان هژده هزار عالم چو شخصم — که ذاتش اندرون فرمانروا بود
همه علمم بود علم حضورے — حصولے مر حوادث را سزا بود — تامل نے مرا فکر و تدبر — روان حکمم چو جانها در سوا بود
حکیم حاکم ملک وجودم — عزیزم شان من از کبریا بود — حیات و موت عالم در کف من — نه جبارم بمن شرکت گرا بود
نفس در سینهٔ آئینه شکست — نظر پرواز عرض بر عا بود — چگویم ربنا انا ظلمنا — خسارت گر نخشیدے مرا بود
توئے در هر دو عالم هر چه هستے — توئے ظاهر توئی باطن نما بود — مجیبے داسے ربے رؤفے — غفورے بر دو توابے ترا بود
رشیدے منعمے ستارهائے — حفیظے مثل تو جز تو کجا بود — ضعیفم من جهولم هم ظلومم — عجولم تا چه کار من بجا بود
بخواب نیستے آسوده بودم — ز رنج و راحت گیتی فزا بود — نه چرخ چنبرے بوده ست سرکب — نه این قطع زمین گرد پا بود

من اصلم و گلها ے چمن فرعِ منست — از اصل مرا فرع میسّر نشود
لوائح
از لطف قدم صباحت خد چکنی — وز سلسلهٔ زلف تو محمد چکنی
از هر طرفے فتنهٔ مطلق تابان — از بیخبر از حسن مقید چکنی
لوائح
گر دل تو گل نگردد گل باشی — ور بلبل بیقرار بے گل باشی
تو خود وی و دق گل ست اگر روز چند — آخر شبے گل بیشه کنی گل باشی
لوائح
از میرِ سخن تو نیز مقصودم — وز مردم و زیستن تو نیز مقصودم
تو دیر نیئی گر من ازین بیش روم — گر من گویم ز من تو نیز مقصودم
لوائح
کے باشد کے لباس هستی بدرد — تا بان گشتے جمال وجهی مطلق
دل در سطوات نور او مستهلک — جان در غلبات شوق او مستغرق
لوائح

نہ زنجیر عناصر کشمکش داشت — نہ قید ششجہت وحشت فزا بود — فراغ خاطر از تثلیث و تربیع — قمر در عقرب اندر شکل لا بود
ظہورت غلغلے در عالم افگند — کہ شور محشرش کمتر صدا بود — رمیدا ز دیدہ ام آنخواب راحت — کہ چشم خفتگانرا سرمہ سا بود
کنون نیم درین بازار ہستے — کہ از چون و چرا صد ما جرا بود — کجا دور او فتادم از وطن آہ — کہ نے محرم درونی آشنا بود
ز درد غربتم بیخواب و آرام — خوشا وقتی کزین دردم شفا بود — نیارم دم زدن در دور و نزدیک — کہ آہنگش شکیب از دل رباید
دم گرمم اگر سوز دو عالم — عجب نے سینۂ پر در دراہ بود — نخواہم راز دل از لب برانم — کہ ترسم گوش اغیار آشنا بود
درین عالم نہ بینم محرم خویش — کہ دیدم ہر کرا غیر آشنا بود — الا صبح وطن بر کش علم را — رخت شام غریبان را ضیا بود

ہر چند در مظاہر ظاہر بہر شیونے — بچون و بیچگونے بے شبہ و بی نمونی
حرفے من از دیرے گویم اگر نگیرے — در حسن بی نظیری در عشق رہنمونی
تا دیدہ میر بائے در پردہ می نمائے — بمثل در خدائی یکتائے ذو فنونی
نیرنگ تست ظاہر شد ہر کہ دید کافر — نا دید چنین ز ساحر نی سحر و نی فسونی
موجود بے نشانے پیدا و ہم نہانے — ہم صورت عیانے ہم سر ہر بطونی
ظاہر توئی و باطن ہستی تونے و لیکن — غیر تو نیست ممکن بیرون و ہم درونی
بی رنگ و بی نگاری در صورت آشکاری — ہم رنگ و ہم نگاری لیکن برون ز چونی

در شان او چہ گوئے ہر سو حسن چہ پوئے
بیرون ز خود چہ جوئے بنگر کہ تو ہمونے

فی المناجات

در دمار انیست درمان یا الٰہی استغیث — ماندہ ام در کار حیران یا الٰہی استغیث
ای خدای دو جہان و دو پناہ بیکسان — غرقہ ام در بحر عصیان یا الٰہی استغیث
کوس رحلت میزند ہر دم تجلی بطون — چون سفر را نیست سامان یا الٰہی استغیث
نفس را ہم میزند شیطان بسوی خود کشش — الامان از نفس و شیطان یا الٰہی استغیث
انچہ از طاعت بظاہر کردہ باشم اندرو — بود کید نفس پنہان یا الٰہی استغیث
بر سر بازار عقبیٰ ہر کسے دارد ہوس — ما تہید ستیم و حرمان یا الٰہی استغیث
تو کریمے تو رحیمے تو عزیزے تو قوے — من ز جرم خود پشیمان یا الٰہی استغیث
دولت جمع ست مقصودم خدایا کن عطا — تفرقہ دارد پریشان یا الٰہی استغیث
تفرقہ ظلمت نماید جمع آب زندگے — وہ ز ظلمت آبجیوان یا الٰہی استغیث

یخ
چہ می نامم بیام سال بسال
حاشا کہ بود مہر ترا بیم زوال
دارم ہمہ جا یاد تو کس در ہمہ حال
در دل ز تو آرزو و در دیدہ خیال

لوائے
یارب سر دیے کز دو خودی خود برہم
انبر بیرم و ز بدئی خود برہم
در ہستی خود مرا ز خود بیخود کن
تا از خودی و بیخودئی خود برہم

لوائے
آنرا کہ فنا شیوہ و فقر آئین ست
نے کشف و یقین نہ معرفت نے دین ست
رفت او ز میان ہمی خدا ماند خدا
الفقر ذاتم ہو اللہ این ست

لوائے
زینسان کہ بقای خویشتن میخواہی
از خود من ہستیت جوے کاہی
گر یکسر مو ز خویشتن آگاہی
گردم زنی از راہ فنا گمراہی

لوائے
توحید بعرف صوفی الصاحب سیر
تخلیص دل از توجہ اوست بلغیر

تفرقه عادت فتاده نے طبیعت تو مرا — برطبیعت باز گردان یا الٰهی استغیث
طفل چون باگرگ باشد عادتش بروی زند — طفل را از گرگ برهان یا الٰهی استغیث
خودمنم من لیک نتوانم که من خود من شوم — این چه مشکل گشت آسان یا الٰهی استغیث
علم شے برانچه باشد عین حکمت گفته اند — گنج حکمت برمن افشان یا الٰهی استغیث
گرمرا در خانهٔ خود ره نباشد وین عجب — چون شوم باخواجه مهمان یا الٰهی استغیث
آبرو دارد کسے کو خانهٔ خواجه رود — آبرویم رفت پنهان یا الٰهی استغیث
آب دارد گوهر غلطان و در تابش نهند — گوهرم بے آب و غلطان یا الٰهی استغیث
غلطم و صد بار غلطم گر مرا آبے دهند — گوهرم روشن بگردان یا الٰهی استغیث
اے صدف واگو که نیسان را نمیتم قطرهٔ — چون یتیم کیست آبان یا الٰهی استغیث
گوهر من بود نور و چشم روشن را عزیز — اشک شد بر خاک ریزان یا الٰهی استغیث
کیست مرا فتادگان را دستگیر اے دستگیر — بیکسان را کیست پرسان یا الٰهی استغیث
مستمندم بے سر و پا ناتوانم بیوطن — اے مغیث دردمندان یا الٰهی استغیث
المدد شمس حقیقت برفگن از رخ نقاب — الکرم اے مهر خشان یا الٰهی استغیث
شبنم ترد امنم افتاده در خاک خجل — الغیاث اے مهر تابان یا الٰهی استغیث
یک نظر فرما اے شاهنشه ملک وجود — مانده ام سوے تو نگران یا الٰهی استغیث
هان سرت گردم بده رخصت شعاع شمس را — تا کند جذبم بخویش آن یا الٰهی استغیث
قطرهٔ شبنم اگر گردد فنا اے آفتاب — شان او را نیست نقصان یا الٰهی استغیث
اے خوشا وقتے که برخیزد من و تو از میان — بُعد عین قرب گردان یا الٰهی استغیث
نیکوان خود نیک باشند ای کریم وارحیم — ما بدان در حق غفران یا الٰهی استغیث
ایمن از دوزخ کن و فارغ زجنت در کرم — محو ذات خویش گردان یا الٰهی استغیث
نعمتے خوشتر ز دیدارت نباشد در بهشت — گر همه روح ست و ریحان یا الٰهی استغیث
باب فیضان تو مفتوح ست و در دنیا هنوز — هم صفات تست تابان یا الٰهی استغیث
بنده ام من بندهٔ درگاه تو اے ذوالجلال — لطف فرما لطف شاهان یا الٰهی استغیث

بے نیازے ذات تو از طاعت ما بے نیاز
ما همه محتاج و ترسان یا الٰهی استغیث

فی الخطاب مع القلب

دل من چہ حالتست این کہ بخویشتن نیائی — چہ فسون دمید نفست کہ مژہ نمی کشائی
ہمہ ہای وہوی مستان چکد از لبت پریشان — ہمہ شور خود پرستان کہ ز وجدمی سرائی
قدحی زمی کشیدی کہ ز خویشتن رمیدے — تو ز بیخودی چہ دیدی کہ بہوش درنیائی
نشود ز نشہ ات کم مگرت گزید ارقم — چہ ہلاہل ست درسم کہ افاقہ را نشائی
مرہمی نہ بنیت خود کہ ترا مگر پرے زد — کہ گذشت علاج از حد نہ بخواہش شفائی
تو گزیر گہ خلیلے بن کعبہ خلیلے — تو سبیل سلسبیلے گہرے نہ کہربائی
تو بخانہ شبچراغے ز فروغ در فراغے — چہ شدت کہ سوز داغی تو باین صفت چرائی
سر راحت جہانے کہ تو سر جسم وجانے — تو وانیت سرگرانے کہ امید گاہ مائی
غم دو جہان وشادے ہمہ را تو ئی مبادے — تو معاش وہم معادے تو مرا خجستہ رائی
منم از پیت مشوش مکش از من بدوی خویش — بر ہانم از کشاکش کہ بکار من سزائی
غم غیرے و خلوت دم فرصتے غنیمت — نفسے نشین براحت کہ تو خستہ می نمائی
گرہ از جبین و خاطر بکشا چو یار شاطر — کہ نباشد از تو نادرہ و رسم بیر یائی
سخنم بگوش گیرے کہ بگویم از دیرے — چہ بود اگر پذیرے سر تو کہ لب نہ خائی
بجہان تو دُر تاجے شب داج را سراجے — تو چو شمع درز جاجے کہ دہندۂ ضیائی
ہمہ کار و بار انسان ز تو یافت ساز و سامان — تو مدبرے چو لقمان تو بحکمت آشنائی
ز معارفے خزینہ ز حقایقے دفینہ — کہ سنے ز تست سینہ ز تو تافتہ صفائی
تو لطیفۂ الٰہے تو منزہے کماہے — تو نہ فلسفے الٰہے رش نور کبریائی
بچنین صفات انور کہ بعالم ست برتر — چہ جنون تراست در سر چہ شدت کہ در بلائی
رہ عقل و دین زفتے پئے دام و دد گرفتے — تو و زیر دام افتے کہ بزیر کے ہمائی
ہمہ روز بند شہوت ہمہ شب بخواب غفلت — ز خدائے باد شرمت کہ چہ سخت بیحیائی
نگہت بمال و نیاز نظر فتادہ عقبے — اسفا علیک آہا سزد از چو تو جدائی
نہ نمازنے بسجودے نہ قیام نہ قعودے — نہ ترحمے نہ جودے مگر ایمن از خدائی
نہ خلوص در عبادت نہ خلاص از بطالت — چہ تقاوت از شقاوت کہ ورا تو منتہائی
حضرت ز نفس باید کہ بداست صحبت بد — تو خراب گشتے از حد وہدت خدارہائی

ہستی بعیان عمل ارباب قیود — جز عارض اعیان حقایق نبود
لیکن بمکاشفات اصحاب شہود — اعیان ہمہ عارض اند و معروض وجود

رباعی

ای در ہمہ شان ذات تو پاک از ہمہ شین — نے در حق تو تکلف تو نا لفت نہ این
از روئے تعقل ہمہ غیر اند صفات — با ذات تو از روئے تحقق ہمہ عین

رباعی

با گلرخ تو لیش گفتم الغنچہ دہان — ہر لحظہ مپوش تا ہمہ چون عشوہ دہان
زد خندہ کہ من بچکل خوبان جہان — در پردہ عیان باشم و بے پردہ نہان

رباعی

رخسار تو بے نقاب دیدن نتوان — دیدار تو بے حجاب دیدن نتوان
تا دام کہ در کمال اشراق بود — مر چشمہ آفتاب دیدن نتوان

رباعی

خرشید چو بر فلک زند رایت نور — در پرتو او خیرہ شود دیدہ زدور

بگذار شرک و عصیان کز تو از دست نقصان — ببر انچه هست فرمان که ترا بود رهائے
بقضا رحق رضا ده که هر انچه کرد آن به — قدم از حدش برون نه چو تو منکر رضائے
مکن اضطراب چندان پی بسط رزق نادان — تو ز فتنه باش ترسان پس ازان که بر سر آئے
وگرت نه نفس دشمن بگذارد عطف دامن — بطلب ز عقل روشن مددے ز رهنمائے
منگر به نفس بدخواه که به ظلمتست بر راه — سزد عقل با تو آگاه که دهد ز ره شنائے
همزات نفس و شیطان همه غفلت ست و عصیان — تو ز دین و عقل بستان ره طاعت و رهائے
ز فریب نفس غافل مشو ار تو هستے عاقل — ته آب اوست آن گل که گرفتی بر بنائے
خدر از مکائد او بخدا پناه از و جو — که عدو تست و بر رو بنماید آشنائے
تو مراد نفس را بین که چگونه دادش آئین — هله خیز و عیب او چین که بکام خود روائے
لعنت تو بتو فرو هل ز رخش که بینے ایدل — کف ما ز پر هلاهل ته مهره خطائے
ز خطاست مهره او ز عراق مهر برد او — مے مهر و ز مهر در بو بفسونش تا نیائے
عرقے که بر تو ریزد به جگر چه درد خیزد — ز کفش پناه ایزد ز دمش بگیر یائے
عجب او فتاده مشکل شده عقل پای در گل — که عدو ست نفس مائل هم از و غرض روائے
نظری باعتدالش گه فعل و انفعالش — بگمار کز کمالش متمتع اندر آئے
وگرت قبول انهم نبود که گفتم این دم — تو مقر خود جهنم شمر و ورا سزائے
عجب از درایت تو اسفے کفایت تو — نکنم حمایت تو پس ازین که سفسطائے
تو بکار و بار دنیا که دو روزه است و کم پا — نه پسندے غبن خود را چه عاقبت ز وائے
ز منافع و مضرت که رسد ترا بعبرت — ز مسرت و ز حسرت همے کاهے و فزائے

نه نظر کنے بعقبے که ترا ست خلد ماوا
چه فراست ست ای دا که نه فرق همی نمائے

فی النعت

اے بادشاه انس و جان خیل ملائک در حشم — بسطحا و شیرسب تخت تو زیر نگنیت ملک جم
ذات تو مرظل احد پاکست از زنگ جسد — هستے تو نازش کند چندانکه بر سایه عدم
شمس حقیقت از علا افگنده پرتو بر بلا — نور است عین و هم جدا فرق مراتب لیک هم
سلطان معنے را نظر افتاده بر اعیان نگر — خورشید را چون بر قمر یا شمع را چون بر ظلم

لولاک شوری از السنت افگندہ در بلا پست — نقش تو چون صورت بہ بست آمد نداجف القلم
آندم کہ در نطع زمین بود آدم اندر مار و طین — بودے نبے اولین اے انبیار اختتم
گر یتیمے بے کلف بنار کعبہ چون صدف — مکہ ز تو بیت الشرف اے نور مصباح حرم
دین تو از نور ہدیٰ بگرفت عالم در ضیا — تا از در کنز خفا بنہادۂ بیرون قدم
تو پردہ دار کبریا تو محرم راز خدا — قوسین او ادنیٰ ترا سرّیست چون جذر اصم
مہ پرتو رخسار تو صبح آئینہ بردار تو — روے پر از انوار تو شمع شبستان قدم
صبح ازل سیماے تو طوبے قد رعناے تو — لبہاے شکر خاے تو از حوض کوثر خورد نم
اے سید خیر الورا دے شافع روز جزا — بر حال این مسکین گدا کن یک نگاہے از کرم
چون عمر خود کردم تباہ اندر ہوا اندر گناہ — گیرم شہا از تو پناہ ای کہف سلطان وخدم
تو جوہرے عالم عرض تو مقصدے ہر غرض — فے الدین حبک فرض من لا یبالی قیمتم
فرمود سبحان الذی اسری بعبدہ ذرنبے — تا کیست مثل این نبی صلوا علیہ وسلموا
شوق زیارت ہست بس دل در قلق مثل جرس — ہین میکند تنگی نفس ای روضہات باغ ارم
لا خیر آہانی العمل راسی من الشیب اشتغل — ماذا غداً الا الامل یا لیتنے کنت العدم
فقرست تاج بندگی شاہی کن اندر بندگے — مر بندہ را زیبندگے بالا ازین تر نیست ہم
تو تونۂ اے بے ہنر از ہستے خود بیخبر — کف را ندانے از گہر نشناسی ہستی از عدم
یارب بدرگاہ رسول این ہدیہ ام یابد قبول — تا این گنہگار فضول گردد بمحشر متسم
اذن شفاعت دہ ورا الی عندک یوم الجزا — از لطف و فضل خود مرا آمرزودہ باغ ارم

صلوات علیہ والسلام بر آل و اصحاب کرام
بر امتش خیر اختتام والحمد للہ الحکم

فی المناقب

خدایا نقش دل گردد محی الدین جیلانی — حیات تازہ می بخشد محی الدین جیلانے
نہ جیلانست تنہا زندہ از نامش کہ می سازد — دل ما زندۂ سرمد محی الدین جیلانے
محی الدین جیلانی ست جان بخش تن دین را — ازان نامش ز غیب آمد محی الدین جیلانے
دل و دین زندۂ جاوید شد از نام پاک او — سزد گر ورد ما باشد محی الدین جیلانے
زہے مقبول حق زید لقب محبوب سبحانی — شد از احیاے دین حد محی الدین جیلانے

لواے

تا کہ سخن معدن و حیوان و نبات — تا چند حدیث جسم و ابعاد و جہات
این کثرت وہمی ز شئون و صفات — یکذات فقط بود محقق ذوات

لواے

در ذات حق اندراج شان محو و فنست — شان چون صفت اند و ذات حق شہ موصوفست
این قاعدہ یاد دار کاخاک خداست — بے خزینہ کل ظرف و بے مظروفست

لواے

چون جزو ز فروع خود جہان آراید — بر پاک و پلید اگر بتابد شاید
بے نور رویے اند ہیچ پلید الا پید — بے پایہ کے او ز ہیچ پاک افزاید

لواے

اے در حرم قدس تو کس را جا نے — عالم چو تہی ز اوست تو خود پیدا نے

اگر حُبّ خدا خواہے بخوان محبوب سبحانے
وگر دل زندگی خواہد محی الدین جیلانے

حیات دل بود حب خدا اہل حقیقت را
بہ نقش حُبّ حق ماند محی الدین جیلانے

پے ارشاد توحید خدا شد قطب ربانے
تعین داشت خود بیحد محی الدین جیلانے

ظہور او ہدایت را مگر خاصہ تعین بود
کہ شد اقطاب را ارشد محی الدین جیلانے

چرا بغداد نبود مرکز اقطاب عالم را
کہ اورا ساختہ مرقد محی الدین جیلانے

ہلاکم میکنند درد جدائے زاستان تو
خدارا یک نگاہ خود محی الدین جیلانے

گنہگارم پریشان روزگارا مادل خستہ
اگر گوید ہمے گوید محی الدین جیلانے

منے گنجد نفس در سینۂ من از حوادثہا
چہ باشد دستم ارگیرد محی الدین جیلانے

نہ دین دارم نہ دنیا رایگان ہستم درین ہستے
اگر مارا بناشے خود محی الدین جیلانے

نام خدا نام شما یا غوث اعظم دستگیر
اسم اعظم مشکل کشا یا غوث اعظم دستگیر

تو نور عین مصطفے تو شمع دین مجتبے
تو چشمۂ شرع وہدی یا غوث اعظم دستگیر

بر فرق تو چون فرق دین سایہ فگن حسن و حسین
ہم عین نور و نور عین یا غوث اعظم دستگیر

محبوب درگاہ خدا ہم صف شدہ با انبیا
سرخیل جملہ اولیا یا غوث اعظم دستگیر

نام تو عبد القادر ست حقا کہ از قدرت پرست
خاک درت چون گوہرست یا غوث اعظم دستگیر

ہستے محی الدین لقب محبوب سبحانی عجب
تو قطب ربانے برب یا غوث اعظم دستگیر

پائے تو از عزو علا بگرفتہ جملہ اولیا
بر گردن صدق و صفا یا غوث اعظم دستگیر

در ملک فقرے بادشا بر اوج وحدت رہنما
دادی وصول حق صلا یا غوث اعظم دستگیر

من بندۂ از آن تو سر بر خط فرمان تو
دست من و دامان تو یا غوث اعظم دستگیر

ہستم غلام بے درم فریاد رس چون مضطرم
یا شیخ عبد القادرم یا غوث اعظم دستگیر

گشتم ز دست چرخ دون پس خستہ و حالت زبون
فرق من و قدمت کنون یا غوث اعظم دستگیر

گر بدرگاہ معلائے تو غوث الصمدے
صبحکے ہمچو نسیمے گذرم من فتدے

صحنک روضۂ قدس از مزہ ام رفتہ شدے
چشم فوارہ بدے خاک صفا آب زدے

سائبان زاہک سودا ردلم بر تندے
دیدہ و مردکم فرش صنیا گستردے

مایم وحدہ و اعتبارات وجود
در خارج و عارض ذات وجود
در پردۂ ظلمت عدم مستوریم
ظاہر شدہ عکس مارقرات وجود

لوائے

ہمسایہ و ہمنشین و ہمرہ ہمہ اوست
در دایرۂ گرد او اطلس شش ہمہ اوست
در انجمن فرق و نہانخانۂ جمع
واللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

لوائے

اے بردہ گمان کہ صاحب تحقیقی
وانبر صفت صدق و یقین صدیقی
ہر مرتبہ از وجود حظے دارد
گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

لوائے

اے در تو پیانہا و عیانہا ہمہ ہیچ
پندار و یقینہا و گمانہا ہمہ ہیچ
از ذات تو مطلقان نشان نتوان داد
کانجا کہ تو ئی بود نشانہا ہمہ ہیچ

لوائے

ہر چند کہ جان عارف آگاہ بود
یکے در حرم قدس تواش راہ بود
دست ہمہ اہل کشف و ارباب شہود
از دامن ادراک تو کوتاہ بود

لوائے

اخگرے از جگرم مجمر دل افروزے
سوزدے خود صفت بوز سویدا دہدے
ولکم نغمہ کشیدے رگ جانرا کشدے
غم دورے دہدے عرضہ و از خود ردہدے
طونکے گرد مزارت کندے چرخ زدے
ہمچو پروانہ کہ بر شمع دل از جان کندے
چہ شدے دستکش اردامن دولت رسدے
دل شوریدہ بپایت فتدے نعرہ زدے

غوث اعظم مددے یا شہ جیلان مددے
شاہ شاہان مددے مرشد پاکان مددے

ازکہ خواہم پے درد دل حیران مددے
مرضے خود عجبے وز کف حرمان مددے
آدم پیش تو دست طلب و ہان مددے
غوث اعظم مددے یا شہ جیلان مددے

شاہ شاہان مددے مرشد پاکان مددے

منے نیست مرا غیر تو در ہر دو سرا
نہ پسندم کہ شود دست درازم بہ سوا
توئے مولا من و ہست طمع از تو مرا
چشم امید کرم سوے تو دارم شاہا

از گدایان تو ام فضل نمایان مددے

در رہ فقر و فنا از ہمہ بالا ہستے
نتواند حسنت گفت کہ آنجا ہستے
آیت شان خدا روح معلے ہستے
مرشد و ہادے اللّٰہے و مولا ہستے

لطف فرماے سوے حال مریدان مددے

مناقب

اے خواجۂ خواجگان چشتے
ہر بندۂ بندہ ات بہشتے
در سلسلہ ات اولیاء کامل
بار آور گشت انچہ کشتے
ہستند سراب جملہ سیراب
آنجا کہ تو از کرم گذشتے
افراخت علم چو صبح صادق
آن شب کہ زرخ نقاب ہشتے
شد ہر کہ مرید سلسلہ تو
مانا کہ درو صفا سرشتے
از بیعت تو بہشت رضوان
ہر چند کہ کافر گشتے

کن یک نظرے ز لطف حسن را
تا وارہد از تمام زشتے

مرا باز آن خیال قامت شمشاد می آید
حدیث بادۂ گلرنگ و ساقی یاد می آید

چہ سازم چارۂ درد فراق آن بت ترسا — کہ یاد صحبت او در دل ناشاد مے آید
حریفان رخت بربستند و بزم عیش شد خالے — کنون از ہر در و دیوار صد فریاد مے آید
نباید بست عاقل را دل خود اندرین دنیا — کہ بوے صد خرابے زین خراب آباد مے آید

حسن جان و دل خود کن فدای آنکہ برگوید
کہ انیک پیر دیر مانے ارشاد مے آید

مناقب حضور پرنور قدس سرہ

جمال اولیا شاہ مظفر — کمال اصفیا شاہ مظفر
منور کرد دین جد امجد — ز آل مصطفےٰ شاہ مظفر
نمودہ واصل حق طالبان را — مثال مرتضےٰ شاہ مظفر
حبیب حضرت محبوب سبحان — زہے قطب ہدےٰ شاہ مظفر
محب شان محبوب الٰہے — زہے زر بخش ما شاہ مظفر
ز عبد اللہ بغدادے سیادت — گرفت آن مقتدا شاہ مظفر
ز مولانا ے فخر الدین دہلے — ضیاء رہنما شاہ مظفر
نیاز احمد کہ شاہ بے نیاز ست — از و مشکل کشا شاہ مظفر
نظام الدین حسین آن قطب ارشاد — طریقت او ستا شاہ مظفر
فنا فی اللہ و ہم باقیست باللہ — عدوے ما سوے شاہ مظفر

ز احسانت کہ فرمودے حسن را
دلم ممنون ست یا شاہ مظفر

ابر آمد و زد سائبان یا لیتنی عند الحضور — بارانست خوش قطرہ فشان یا لیتنی عند الحضور
ہر قطرۂ کز آسمان ریزد زمین را ہر زمان — یادم دہد از لطف تان یا لیتنی عند الحضور
بارش دہد دل را سرور چون بارش نور از حضور — فریاد ہمتم از تو دور یا لیتنی عند الحضور
گر در حضورت ماندمی خطہای وافر راندمے — دست از ہمہ افشاندمی یا لیتنی عند الحضور
مستانہ مے سازد ہوا دل را لگد کوب جفا — یا ویلتا یا حسرتا یا لیتنی عند الحضور
فصل بہاران دلکشی و ز مہر شوقت آتشی — میگشتے ہم دلخوشی یا لیتنی عند الحضور
یا من لدیہ حاضر یا من الیہ ناظر — ہستیت انے قاصر یا لیتنی عند الحضور

این موسم و مسکین حسن مهجور خسته پرخون
دارد همین بر لب سخن یا لیتنی عند الحضور

قبلهٔ ارباب عرفان نور سیمای شماست
تاج فرق طالبان نقش کف پای شماست

مقصدی کان در دل ارباب حاجت عقده گشت
حل آن در گوشهٔ ابروی ایمای شماست

در جهاد اکبر از صدر فت بذل جد و جهد
نفس امّاره چو دمی گشته ترسائی شماست

ظلمت هستی که اندر نور حق گردید گم
آفتاب عالم آرا پرتو رائی شماست

هر که اندر ظلّ رحمت طالب مقصود گشت
بی ریاضت کامیاب از فیض لقای شماست

فارغ از دنیا و آزاد از غم عقبی حسن
بندهٔ دلدادهٔ لطف تو لآئی شماست

ای خوشتر از ترحّم و شمن جفای تو
افتاده ام بلکهنؤ دور از لقای تو

سالے تمام شد به تمنای سجده ات
واکنون جبین سوده نه بینیم برپای تو

شد آن زمان که زمزمه ها برکشید مے
در گلشن شگفته حقائق نمائے تو

اکنون جز این نماند مرا چارهٔ دگر
کز فرقت تو گریه کنم های های تو

داد مرا دگر نرسد جز تو ای شفیق
در دم را نه کند الا دوای تو

پیوسته دیده ام نگران سوی مکرمت
از من خطا و از در دولت عطای تو

میخوان بر آستان کرم زین سپس مرا
خوشتر بود هزار ز سلطان گدای تو

پرورده شد ز نفحهٔ لطفت دماغ من
تا زنده ام سرمن و یارب هوای تو

شاهنشهی و امر تو بر خلق نافذست
ای من فدای همت حاجت روای تو

بار غمے که خاطر مسکین حسن نجست
برگیر دش شها کرم غم زدای تو

چه مولاست سید مظفر علی شاه
شه ماست سید مظفر علی شاه

به تلقین و ارشاد مرطالبان را
بیاراست سید مظفر علی شاه

همه روز و شب محو فی الذات بوده
حذار است سید مظفر علی شاه

پناه غریبان و کهف مساکین
همانا ست سید مظفر علی شاه

بعلم حقائق بسر معارف
معلّا ست سید مظفر علی شاه

چون حق بتفاصیل شئون گشت عیان
مشهود شد این عالم پر سود و زیان
گر باز روند عالم و عالمیان
بار تبهٔ اجمال حق آید بمیان

لواء

بحریست نه کاهنده نه افزاینده
امواج برو رونده و آینده
عالم چو عبارت از همین امواجست
نبود دو زمان بلکه دو آن پاینده

لواء

عالم بود از نه ز عبرت عاری
نهریست جاری بطورهای طاری
واندر همه طورهای نهر جاری
سرّ یست حقیقة الحقائق ساری

لواء

سوفسطائی که از خرد بیخبرست
گوید عالم خیالے اندر گذرست
آرے عالم همه خیالست ولے
جانا وید در و بحقیقے جلوه گرست

لواء

هستی که عیان نیست دو آن در نشانی
در شان دگر جلوه کند هر آنی
این نکته نه بجز کل یوم هو فی شان
گر بایدت از کلام حق برهانی

لواء

به کشف صحیح و بوجدان صادق — چه یکتاست سید مظفر علے شاه

ز دنیا و عقبےٰ بود انچه کافے
حسن راست سید مظفر علے شاه

شه مالک بقا شاه مظفر اکبر آبادی — فنا اندر فنا شاه مظفر اکبر آبادے
بعرفان مظهر ذات و صفات خاص اللهے — رهے ظل خدا شاه مظفر اکبر آبادے
طریقت را بهین اوستا حقیقت را مهین دانا — شریعت آشنا شاه مظفر اکبر آبادے
سحاب رحمت یزدان شهاب ثاقب عرفان — قباب کبریا شاه مظفر اکبر آبادے

حسن با خاطر ناشاد و مشتاق لقا از دل
غلام تست یا شاه مظفر اکبر آبادے

ز بدۂ آل نبے شاه مظفر علے — قرة عین علے شاه مظفر علے
درۂ درج نجف درّی برج شرف — فرّ خلف تا سلف شاه مظفر علے
فاتحه الکاملین خاتمه الواصلین — آیۂ للغافلین شاه مظفر علے
وارث علم رسول جامع فرع و اصول — هادے راه وصول شاه مظفر علے

مدح شه واین دهن باش و بگوای حسن
مرشد من پیر من شاه مظفر علے

بند نقاب از روی خود بکشاد و قربان کن مرا — مانند چشم آئینه در خویش حیران کن مرا
زلف سیه کارت ربود از دست من تقوای دین — گر کافر دیرینه ام باری مسلمان کن مرا
از باد صرصرهای هجر افتاده ام دور از چمن — چون بوی در گل ای صنم در خویش پنهان کن مرا
عمریست کاندر کوی تو نقش قدم گردیده ام — روزی خدارا یک نظر انداز و سلطان کن مرا
نار فراقت در جگر زد شعله های چرخ سوز — همچون خلیل از وصل خود آتش گلستان کن مرا
در چاه تاریک غمت هاروت سان افتاده ام — بنمائے روئے خوبتر پر نور زندان کن مرا

بیچاره مسکین حسن این التجا دارد که من
از درد دل هستم بجان این خواجه درمان کن مرا

هر هوسناکے نتابد بادۂ سرجوش را — هیچ خامے در نیابد زو یاده نقد هوش را
کسب کن از موج خود را داشتن بی اختیار — بحر نکشاید پے هر آشنا آغوش را

کام جان خواہی ز صورت سوے معنی گام زن
گوش کے داند شنودن نکتۂ خاموش را

ذوق باید تا شناسد مرد سرنیک و بد
میکند از هم جدا کام تو زهر و نوش را

در طریقت مرده را از تعلق زحمتست
تا توانی بار خود افگن همی کن دوش را

تا نیابی لذت طاعت مکن هرزه دوش
سر حق حاصل نگردد هیچ باطل کوش را

جشن جمشید ار گذشت امید مگذار ای حسن
عید فردا خوش بود بگذار خواب دوش را

هر ذرّه ظهور عجبے را سببے هست
دیر و حرم از یکدگرے بوالعجبی هست

گر قرب شهنشه طلبی دور ز خود شو
زانرو ے که از مهر مقامی ادبی هست

از روضهٔ رضوان بطلب آمده آدم
قلبے که در و عشق نباشد حطبے هست

یکدو قدمے پیشترک غیر و بدیر آ
تا مکه اگر سیر کنے بولهبے هست

چند انکه کنے طے مراحل ز ندانست
هر آبله در پا یک ره و عنبی هست

طیران تو باید که رساند بسکونت
پرے زن ازان بام که میل و هبے هست

کفرست حسن یاس ز درگاه الٰهے
تا منزل مقصود درے گر طلبے هست

روز ما را آفتاب دیگرست
گلشن ما را سحاب دیگرست

جلوه گر هر جاست حسن لم یزل
لیک تابان در نقاب دیگرست

تا توانے خویش را مے کن فنا
علم تو بر تو حجاب دیگر است

چشم دل را پاک تر کن از قذر
گوهر م را آب و تاب دیگرست

اے فقیه وقت از من درگذر
جان پاکم سرنباب دیگر است

ژنده و ستار را سبق گیر م زمغ
بوحنیفه را کتاب دیگرست

شیب سوئے من اگر آورد رو
هر دم از عشقم شباب دیگرست

زاهدا بنشین بکش یک جرعهٔ
کاندرین خمها شراب دیگرست

گنج اسرار الٰهے را حسن
غیر الله نے نه باب دیگر است

مقام راحت جان گوشهٔ خرابات است
که هیچ دیست درونی ریا نه طامات است

بحر چیست وجود جاودان موجرثان
زان بحر نیست غیر موج اهل جهان

از باطن بحر موج بین گشته عیان
بر ظاهر بحر و بحر در موج نهان

لواے

بنگر بجهان سرّ الٰهی پنهان
چون آب حیات در سیاهی پنهان

پیدا آمد ز بحر ماهی انبوه
شد بحر در انبوهے ماهی پنهان

لواے

گویند دل آئینه آئین عجبست
در رویے خ شاهان چو چین عجبست

در آئینه روے شاهان ننشیند گرد
خود شاهد و خود آئینه این عجبست

لواے

اے آئینه را داده جلی صورت تو
یک آئینه کس ندید بی صورت تو

سینے نے که ز لطف در همه آئینه ها
خود آئینه پدید نی صورت تو

لواے

هستی که بود ذات خداوند عزیز
اشیا همه در رویے اند و رویے در همه چیز

اینست بیان آنکه عارف گوید
باشد همه چیز منطوی در همه چیز

لواے

غلام ہمت آن رندمی کشم کہ مدام
سپے سلامت او شیخ در مناجاتست

زکوے پیر مغان رفتنم نصیب مباد
شنیدہ ام کہ دعا مغز جملہ طاعاتست

بہوش خدمت رندان کن و شراب منوش
کہ این وسیلہ تلافیِ جملہ مافاتست

مپوش چشم بصیرت در نیجہان غافل
کہ ذرہ ذرہ پے ہوشیار آیاتست

اگر خدا طلبے از خودے خود بگذر
کہ از خودی بخدائی بسی نافاتست

حسن سپاس خداوند نعمتِ خود کن
کہ در کلام تو از لطف خاص برکاتست

آنکہ مست بادۂ یکتائے است
بے نیاز از ساغر مینائے است

دوستان دارید از من دست خویش
عافیت در گوشۂ تنہائے است

میدہم جان از برائے یک نگاہ
دلبرِ من محو خود آرائے است

یاد احسان منتم بر جان منہ
رحمت حق باد بر صہبائے است

تو ز خود غافل غلام ہر خسے
شہریارے در خودت دارائے است

از نظر غائب مشو کین ہیچ نیست
چشم پوشیدن ز خود عنقائے است

عشق مولے دان صراطے مستقیم
کفر و دین خود ملت آبائے است

ہر سر و سودائے او دیگر حسن
طالب اللّٰہے و ہو لائے است

اے آنکہ دلم کشد بسویت
تا چند نہان ز دیدہ رویت

آبر سر بام خود کہ خلقے
رفتند ز جان در آرزویت

گر کشتہ شوم چہ باک جانان
جان دہ بدہم آیدم زبویت

از در نروم اگر برانے
دانم بسرت کہ چیست خویت

چون یار بمن شدے دگرہا
بہر چہ کنند گفتگویت

گو دست قضا تنم بریزد
آویختہ جان من بمویت

خاموش حسن کہ آمد آواز
تنگ آمدہ ام ز ہائے و ہویت

گلزار دہد جلوہ سرو و سمن خود
تا عرضہ کنم بر تو سیمین بدن خود

ازنا ہجیز و نیک مطلب است
ہستی و تولا پیش نامسلوب است
این او ست پدید آمدہ در صورتہا
این قدر ز رفتہ با ز ایجاد منسوب است

لواح

چون ذات تو منفی بود الا صاحب
از نسبت افعال بخود باش منزہ
شیرین مثال شو مکن از تو ترش
قابلیت للعرش اولا ثم الفرش

شرح مرباعیات جامع

اعیان بتخصیص عین ناگزیر
چون جعل بود نیاز بمعقول
توصیف عدم بآن نیاز بمعقول

شرح مرباعیات

حق عالم و اعیان خلایق معلوم
معلوم بود حاکم و عالم محکوم
بر موجب حکم تو شوند ہا بتو عدم
گر تو نشوی مظہر او و مرحوم

شرح مرباعیات

حکم قدر و قضا بود سبب مانہ
بر موجب علم الاشیاء لذاتہ
علم ازلی تابع اعیان ثوابت
اعیان ہمہ شیون ذات احدیہ

گر سایهٔ دولت فگند بر من درویش — دل پیش کنم هدیهٔ شاه زمن خود
پنهان ز نظر مست ز بویش همه عالم — نازم برم آهوے دشت ختن خود
گر پرده ز رخ برفگنی ای جگر آشوب — هر مردهٔ صد ساله بدر د کفن خود
ارباب نظر دوخته بر روی تو چشم اند — افشان دُر شهوار ز درج دهن خود
از ناز فرود آئے که بینے شه خوبان — آن یوسف مصری ته چاه ذقن خود
تا چند کنے بند دل خستهٔ مارا — بگشاے ز زلف شکن اندر شکن خود
با بادهٔ کهنه سر تو شیخ نیرزد — مهر چه برے مصطبه دلق کهن خود
چون در دغریبے ندهد روز و شب آرام — خوش آیدم از جمله حدیث وطن خود
الٰهی من هست شناسندهٔ نقدم — هرگز نه برم پیش دگر کس سخن خود

اے یار دل افروز اگر جرعه بریزے
یاد آر بحق کرمت از حسن خود

همائے دولتم در دام افتاد — که عکس روے او در جام افتاد
ندارم بعد ازین پروای ناموس — که پیدا طشت من از بام افتاد
لب ساغر بمن این راز واگفت — که میکش را بخیر انجام افتاد
مئے گلگون نجلوت جوش میزد — ازان یک قطره ام در کام افتاد
نیا بد غیر بار اندر حریمش — رقیب اندر خیال خام افتاد
نه بردارم نظر تا روز محشر — اگر چشمم بر آن خود کام افتاد
منادے میزند عشق جهان سوز — که محروم آنکه در آرام افتاد
بعالم فتنه ها چشم تو انگیخت — که نامش گردش ایام افتاد
منه دل بر خاک هرگز که مهرش — سحر بالا گرفت و شام افتاد

حسن هر جا مقام جلوهٔ اوست
که دیر و خانقاهش نام افتاد

دل با غم جانسوز تو خوگر دنکو کرد — پروانه سر شمع غلو کر دنکو کرد
آن نقد گرانمایه که زاهد به بغل داشت — صرف گهر جام و سبو کر دنکو کرد
تا سجدهٔ شکرانه برد پیش تو عاشق — با خون دل خویش وضو کر دنکو کرد

وصلے تو دریغم خاسد تا کے
تر و پچنین متاع کاسد تا کے
تو معدومی خیال هستی از تو
فاسد باشد خیال فاسد تا کے

لوائے

هر لغت که از قبیل خبر ست و کمال
باشد ز نعوت ذات پاک متعال
هر وصف که در حساب شر ست و وبال
دارد بقصور قابلیات مآل

لوائے

هر جا که وجود کرده چیز ست ایدل
میدان بیقین که محض چیز ایدل
هر شر ز عدم بود و عدم عین خیر
پس هر شر مقتضاے غیر ست ایدل

لوائے

هستی بصفاتیکه در و بود و نهان
دارد سریان در همه اعیان جهان
هر وصف غیر آنکه بود قابل آن
بر قدر قبول عین گشت ست عیان

لوائے

اے ذات تو در ذوات اعیان ساری
اوصاف تو در صفات شان متواری
وصف تو چو ذات مطلقیت ابدیست
در ضمن مظاهر از تقید عاری

لوائے

سحر مست کہ دلدار بیک چشم کہ انداخت | بیمار ز بیمار نکو کرد نکو کرد
بر سینۂ من دست نہادہ پی تسکین | آتش کہ بہ دل بود فرو کرد نکو کرد
تار نگہ مہر فزائے تو پرے رد | چاک جگر ریش رفو کرد نکو کرد

مستانہ ز خود مے بر داین قول حسن را
آنکس کہ ز خود سوے تو رو کرد نکو کرد

ز دیدار تو جان در قالب آمد | جمالت قبلۂ ہر طالب آمد
مسلسل کرد آن زلف چلیپا | دلم در دیر ترسا راہب آمد
دہد جان دگر ہر دم نگاہش | شہادت عاشقان را واجب آمد
تعین نیست جز امر اضافے | وجود آخر حقیقے غالب آمد
اگر بر صورت او نیست آدم | حقیقت را چگونہ نائب آمد
مہند سر ز ناب آن آہنے را | کہ مغناطیس اورا جاذب آمد

خرابات از حسن گردید آباد
ز مستورے ہما تا ثاقب آمد

زلف پیچان تو در تاب ہمانست کہ بود | چشم فتان تو در خواب ہمانست کہ بود
میکشانند ز خود در فتہ خرابات آباد | گردش جام مے ناب ہمانست کہ بود
سجدۂ شکر کنم ساقیٔ دوران کہ ترا | گوشۂ چشم بار باب ہمانست کہ بود
کے بود کے گذرت بر سر بادہ فروش | ذکر خیر تو بآداب ہمانست کہ بود
از در کعبہ سفر کردہ رسیدم تا دیر | خم ابروے تو محراب ہمانست کہ بود
عشق خواہم کہ برد ہستے موہوم زراہ | خانہ ام چشم بسیلاب ہمانست کہ بود
لب او دادہ نشان گفت طبیب دل من | شکر و شربت و عناب ہمانست کہ بود
اے لبا نامور دہر کہ شد زیر زمین | چرخ را گردش دولاب ہمانست کہ بود

گر جفا ہاے فلک آب ز رخم ریخت حسن
سخنم گوہر شاداب ہمانست کہ بود

دلے گنجینۂ آگاہے آمد | کہ اندر ظل شاہنشاہے آمد
زیان کے یافت نور بخش او | اگر یونس بہ بطن ماہے آمد

حضوریست فرض مدت العمر | بجو و سهو اگر دل ساهی آمد
به زر سرخ خورشیدش خریدار | که رنگ چهرهٔ او کاهی آمد
غلام صورت آن رند فردم | که مست سر لا تیناهی آمد
مرا گاهی بانگ نوشانوش ساقی | حدیث دولت جمجاهی آمد

خوشا بخت حسن ثانی که نظمش
قبول حضرت اللهی آمد

بازو بحضرت میخانه مرا بار دهید | محرمانه گذر خلوت اسرار دهید
خدمت پیر مغان دولت جاوید بود | زودم از صومعه گیرید و بخمار دهید
تا کجا از در میخانه حریفان رفتند | یک صلائی کرم از بادهٔ گلنار دهید
خوبرویان جهانند سراپا مغرور | جلوهٔ از رخ او بر سر بازار دهید
کفر و دین چون ز حقیقت بر اصل دو دست | آتش اندر ربنهٔ خرقه و زنار دهید
ای مقیمان سرا پردهٔ ظل اللهی | شمهٔ از نفس رومی و عطار دهید
عیش صافی گر و بیخودی و آزادیست | تن بمستی و خوشی مردم هشیار دهید
در طریق ادب اسرار نهفتن شرطست | وانکه خارج بود آهنگ سردار دهید

بندهٔ خاص حسن همت دعاگوی شما
بوکه یک ذره نه در دل بیمار دهید

چشم بو صال پر نم آمد | ز مزم بطواف چشم آمد
چون لعلی لبت ز روح دم زد | عیسی بکنار مریم آمد
ابروی مقوس تو چون دید | محراب ز آه و در خم آمد
شد آب حیات در لبت خشک | نوش تو بحق او سم آمد
دیدم ز بتان ساده بسیار | مانند تو دلربا کم آمد
مهر تو همی کشد دلم را | خورشید بجذب شبنم آمد
عشق تو گرفت جای تقوی | نامحرم رفت و محرم آمد
شادی بر لبست رخت از دل | تا همدم جان من غم آمد
برخیز حسن ز جان شیرین | کان خرد ماه پر جم آمد

در رشتهٔ فقر چیست پیوستی بهتر
در نکتهٔ عشق گر توانی بهتر
چون برخ مقصود لقا بایست کشن
از گفت و شنید ما خموشی بهتر

تا کی چو دوراے نگردان افغان و خروش
یکدم گوش از نی مژده ور ای خاموش
گنجینهٔ دریاے حقایق نشوی
مادام که چون صدف نگردی همه گوش

ای طبع ترا گرفت و بسواس سخن
میدار گرامی دل و داش پاس سخن
مکشاے زبان بکشف اسرار وجود
کین در نشود سفته بالماس سخن

یک خط ز غبار یک بیت انگیز کش
وانگه بشتاب از جمال غیب اندر کش
چون جلوهٔ ان جمال بیرون ز تنیست
پا در دامان و سر بجیب اندر کش

اے کز غم عشق او فتادہ چالاک بہ کفن
آلودہ مکن ضمیر پاکت بہ سخن
چون لال توان بود در و گر نہ چو حسن
لب بگشائی بنطق خاکت بدہن

نعت و منقبت
جامی علیہ الرحمۃ

مرا باز آن خیالِ قامت شمشاد می آید — حدیثِ بادۂ گلرنگ و ساقی یاد می آید
چہ سازم چارۂ دردِ فراقِ آن بت ترسا — کہ یادِ صحبتِ او در دلِ ناشاد می آید
حریفان رخت بربستند و بزمِ عیش شد خالی — کنون از ہر در و دیوار صد فریاد می آید
نباید بست عاقل رادلِ خود اندرین دنیا — کہ بوئے صد خرابی زین خراب آباد می آید

حسن جان و دل خود کن فدائے آنکہ برگوید
کہ اینک پیر دیر ما پئے ارشاد مے آید

عید است جان و دل سر ساقی فدا کنم — پیمانہ ہا کشم پئے مستان دعا کنم
خود را زنم بحلقۂ رندان پاکباز — وز دردِ دل ترانۂ دلکش ادا کنم
خود میروم بکوئے خرابات پای کوب — بہر چہ پاس منت باد صبا کنم
عمر است کز خمار سرِ ادر سر گرفت — خمہائے زپیر مغان التجا کنم
عزم زیارت است عجب نیست گر طرب — در پیرہن نگنجم و جامہ قبا کنم
دیدار تست حاصلم از عمر انچہ ہست — کافر شوم اگر بطریقت ریا کنم
دولت سرائے پیر مغان جائے راحت است — سر بر درش نہادہ نہ دیگر جدا کنم

دانے حسن کہ زمدِ نخبت کارساز
در بارگاہ گر برسم من چہا کنم

درویست پنہان یارب بجانم — اظہار نتوان یارب بجانم
خواہم کہ افتد طشت من از بام — تا کے ز کتمان یارب بجانم
در عشق ازمن گشتند بدظن — گبر و مسلمان یارب بجانم
از درد فرقت شبہا طپیدم — صبر و نہ درمان یارب بجانم
ہرگز نہ دیدم دیگر ز وصلت — دشوار و آسان یارب بجانم
دشمن نہ بیند حالے کہ دارم — نے جان نہ جانان یارب بجانم

حسن تو فارغ کردہ حسن را
از بار احسان یارب بجانم

عزم مصمم ست کہ از خود سفر کنم — شبگیر ہا زنم کہ بوطن سحر کنم
چون دشمنان من بکمینہا نشستہ اند — پنہان روم چنانکہ نہ خود را خبر کنم

شرح رباعیات

ایضاً

ایضاً

ایضاً

ایضاً

اغیار گر مزاحم راہم شوند باز — از دور باش ہو ہمہ را منتشر کنم
ہر گہ غم تو مایۂ آرام و زندگیست — در دو ترا چگونہ من از دل بدر کنم
عمر عزیز و صحبت اغیار ایدریغ — فرصت دراز باد کہ در خود نظر کنم
در صومعہ چو سر حقیقت پدید نیست — خاک درِ مغ آرم و کحل بصر کنم
پیر مغان بگوش دلم انچہ راز گفت — دیوانہ ام کہ گویم و آنرا سمر کنم
آنجا کہ دور بادۂ گلگون بدست تست — رائے صواب نیست کہ از مے حذر کنم

از نور فیض حضرت روح القدس حسن
نظم کلام رو کش سلک گہر کنم

صوفی بیاد بادۂ گلرنگ نوش کن — وانگہ سروش غیب زمیخانہ گوش کن
در خلوتے کہ سر معانے دہند عرض — گویا اگر دل ست زبانرا خموش کن
تا ہوش ہست بار مجو در حریم وصل — گر طالبے نخست وداع از تو ہوش کن
گر بہرۂ ز صدق و محبت بودترا — دل را بگیر و خدمتے بیفروش کن

امروز گر بود سر راحت ترا حسن
خاطر فراغ از غم فردا و دوش کن

بہار ست و چمن پر جوش ساقی رو بمستان کن — تبسم زیر لب فرما و تاراج گلستان کن
بیا و روی زیبائے تو بشکستند جام جم — لب بام آتماشای ہوی می پرستان کن
بامید قد و مشت روزگار من بسر آمد — منور از رخ چون ماہ خود ایجان شبستان کن
مبادا شد سخت جان چون من در ین مشہد بے جستم — خجل از قوت بازوی خود دستان دستان کن

حسن را گر دش ایام فرقت خوش نمی آید
ترحم اے فلک بہر خدا بر زیردستان کن

صبوحی صباح عید صبوحی زیاده کن — خرقه زدوش برکن و بیعت اعاده کن
دستے بده بدست کریمانه پیر دیر — دستے دگر بگردن مینای باده کن
در کوزه کوزه قطرهٔ آب حیات دان — وز قطره قطره عمر گذشته زیاده کن
خواہے کہ بہرۂ ز سعادت برے بدیر — قد کشیده از پئے خدمت کباده کن
دل میکشد بجانب منصور دار باند — لختے دگر ز سر انا الحق اعاده کن

واجب پو تنزل اند از حضرت ذات
پنج است تنزلات او را در جات
غیب است و شہادت بوسطر روح و مثال
الخامس جمعیت تلک الحضرات

شرح رباعیات

ہستی کہ مرا ز خود نوشت و قلم
بے کل نہ ترنشت و نہ بسیار نہ کم
زیرا کہ یقین چہ اخص و چہ اعم
مسبوق بود بہ لا یقین فافہم

ایضاً

در عالم معنی کہ بنات اشیا
از ذات خود و غیر خود آگاہ اصلا
ہستند ہمہ ترو بے نہتی یکتا
نوزیت علم شان ز ہم کرد جدا

ایضاً

اے آنکہ بہ فہم مشکلاتی منسوب
در نسبت امکان وجوبی محجوب
امکان صفت ظاہر علمیت غیب
مخصوص بظاہر وجود ست وجوب

اعیان کہ بود لوازم نور قدم
مجعول نگردد بوجود و بعدم
زانروے کہ قابلیت اعیان
مسبوق بنا شد بمشیت فافہم

دیر مست حلقۂ در میخانہ میزنم
بخشای و باب رحمت یزدان گشادہ کن

بگذر حسن ز نقش و نگارے کہ بستہ اند
میلے بسوے آن بت سیمین سادہ کن

اے کہ در شوخے ندارے ہمسرے
مے نمائے ہر دمے از منظرے

بے محابا بر فگن از رخ نقاب
تا نماند در جہان یک منکرے

دست قدرت صد ہزاران رنگ ریخت
مثل تو صورت نہ بستہ پیکرے

واداے سلطان خوبان از تمت
میزند در ہر رگے یک نشترے

در زمین مثل تو کے باشد پرے
بر فلک چون تو نتابد اخترے

خانۂ دل را تماشا کن کہ ہست
چنبہ زارے و ندرد یک اخگرے

مصرع دلکش بود ورد حسن
غیر اللہے ندارم دیگرے

نقاب از رخ کشیدستے چہ بودے
قرار دل ربودستے چہ بودے

ہزاراں موسے عمرانست مشتاق
تجلے گر نمودستے چہ بودے

قیامت وعدۂ وصلست فردا
اگر امروز بودستے چہ بودے

دعاے ماگدایان را اثر ہاست
شہ من گر شنودستے چہ بودے

غم پر لذتش جان کاہ را ما
خوشستم گر فزودستے چہ بودے

دلم گنجینۂ اسرار دستم
گلو یم سرمہ سودستے چہ بودے

حباب نازکست این ہستے من
نگاہش آزمودستے چہ بودے

پراگندم ازین چشم جہان بین
اگر لختے غنودستے چہ بودے

حسن از دست خود فریاد دارد
نمودے گر نبودستے چہ بودے

بوے یار دلستان آید ہمے
در تن افسردہ جان آید ہمے

روزگار محنت و سختے برفت
این صدا از آسمان آید ہمے

من فداے آنکہ از لطف و کرم
خوش بکام دوستان آید ہمے

ساقیا برخیز و پر کن جام را
کان حریف مہربان آید ہمے

خیمه زد در صحن باغستان بهار — خنده بر رغم خزان آید همے
جذبهٔ بخت سعید آن چمن — کاندر و سرو چمان آید همے
بے نیازست از همه آن نازنین — شکر کن صد شکر کان آید همے

گر ندیدستے تماشا کن حسن
ماه بر فرش دکتان آید همے

حضور عشق دیدم اوستادے — که او را میرسد هر اجتهادے
مقام وحدت آمد جاے راحت — حلولے نے درونے اتحادے
رفیق راه من درد محبت — ترا اے صبر از من خیر بادے
برو از پیش من عقل زیانکار — که از تو هیچ دل دیدم نه شادے
حرام آنرا بر و اسم خدائے — که از تو جز تو میخواهد مرادے
بگیتے هر چه از مفهوم و محسوس — بجز عشق تو افسانه ست و بادے

بیا و خوش ببین دیگر حسن را
کزین پس زو نیابے جز رمادے

شه طناز ملک ناز گردے — ز خوبان جهان ممتاز گردے
در آید آب رفته باز در جوے — اگر روزے ببویم باز گردے
مرا باقیست بس افسانهٔ هجر — چه باشد گر شبے دمساز گردے
درونم خلوتے خالیست از غیر — هبرت گردم اگر همراز گردے
الا اے طایر برگشتهٔ من — خوشا ستے گر بکامم باز گردے
مرو اے بوے سوز از سینه بیرون — که ترسم عشق را غماز گردے

بدینسان گر حسن رانے سخن را
عجب نے بلبل شیراز گردے

سرو من دامن کشان وا میرود — تا چها دیدے که از ما میرود
از خدا با صد دعایت خواستم — تو کجا از من خدارا میرود
بر که نالم من ز بخت بے اثر — تا بشکیبم تو شکیبا میرود
دیده اهل نظر فرش رهند — نرگستانیست کانجا میرود

عالمے جانہا نثار مقدمت — دور چشم بد کہ زیبا میروے
تا کہ گوید با تو از من این پیام — دیرے آئے و درد امیروے
خانۂ ویران دگر آباد کن — ہمچو دل گر از برائے روے
گر نمے آئے میا اے دل شکن — میروم من میروم تا میروے
مجلس رندان مدہ از دست شیخ — آمدے ہشیار و شید امیروے

میروے و میروے تا کے حسن
رفتہ کے آید ہمانا میروے

ہر چند در مظاہر ظاہر مبر شیونے — بیچون و بیچگونے بے شبہ و بے ہمونے
حرفے من از دلیرے گویم اگر نگیرے — در حسن بے نظیرے در عشق رہنمونے
نادیدہ میر بائے در ہر وہ می نمائی — بے مثل در خدائے یکتائے ذوفنونے
نیرنگ تست ظاہر شد ہر کہ دید کافر — ناید چنین ز ساحر تے سحر و نے فسونے
موجود بے نشانے پیدا و ہم نہانے — ہم صورت عیانے ہم سر ہر بطونے
ظاہر توئے و باطن ہستی توئی و لیکن — غیر تو نیست ممکن بیرون و ہم درونے
بے رنگ و بی نگاری در صورت آشکاری — ہم رنگ و ہم نگاری لیکن بروں ز چونے

در شان او چہ گوئے ہر سو حسن چہ پوئے
بیرون ز خود چہ جوئے بنگر کہ تو ہمونے

اے حور بہشتے ملکے روح امینے — ہاروت دمے زہرہ جبین سحر مبینے
مومن بحرم جوید و راہب بہ کلیسا — شیاد عظیمے کہ در آئے نہ در اینے
در صد خرابات کشے بادۂ احمر — با اہل مناجات ہمے گوشہ نشینے
پیدائے و از چشم خلائق ہمہ پنہان — خود بوالعجبے کہ ہمانے و ہمینے
حسن ہمہ از حسن تو آموت نمایش — پیش تو کرا گفت تو انم کہ حسینے
بوئے تو کند تازہ دل و جان جہان را — گلدستۂ نورستۂ فردوس برینے
آنکس کہ ترا یافت رخ از قبلۂ خود تافت — اے آفت جان فتنۂ ایمانے و دینے
نیرنگ تو صد شعبدہ در کار خرد کرد — مہرے ہمہ با دشمن و با دوست کینے
ما نا کہ وجود تو بود نور دمشالش — مصباح زجاج آمد و مشکوۃ یقینے

بہ ہر

در عقل نے آئے و در وہم نہ گنجے | در بحر ہویت دُر شہوار ثمینے

یا برائے حسن نیست کہ وصف تو شمارد
بالاتر از انے کہ تو ان گفت چنینے

نباشد چون تو سرو سرفرازے | جہان را جان و جانرا چارہ سازے
سرت گردم نشین در دل کہ برخاست | میان جان و جانان امتیازے
نباشے سرگران ہرگز کہ زیبد | ز تو نازے و از من صد نیازے
دلم پامال خیل غمزہ ات شد | نصیب کس مبادا این ترکتازے
مسلمانان حذر مہر خدا را | ز چشم مے پرستے نیم بازے
بت پندار من بشکن چو محمود | ہزاران اے ترا چون من ایازے

نکو شد گر حسن گر دید بدنام
حریفے یا دہ خوارے عشقبازے

اے دادر دادوران پناہے | خستہ جگرم بمن نگاہے
سلطان نکند گذر بدرویشیں | آرے چہ بود کہ گاہ گاہے
تا چند نظر دریغ دارے | زین بندہ خستۂ تباہے
کس دید چو من گدائے قلاش | نے مثل تو شاہ کج کلاہے
فریاد ز دست ہجر فریاد | با کوہ کند چہ برگ کاہے

تا کے پرسے کہ این فغان چیست
مسکین حسن ست داد خواہے

نباشد فارغ از عشقت وجودے | ترا زیبد بہر ملت سجودے
بسوے تست روے جملہ ذرات | ظہور ہر یک از تو در شہودے
بیادت ہست صوفی مست در رقص | بشوقت رند کف زن بر سرودے
برہمن بردہ زور در ناقوس | بمسجد مومن آوردہ قعودے
ہمہ حاضر تو غائب از نظرہا | ہمہ غافل تو در شانے نمودے
بہار گلشن ہستے وجودت | برے حرفت ز انگشت جودے
ظہور تست ہر علوے و سفلے | وجود ہر یک از تو ہست جودے

زیادہ از ہمہ داوست در مظاہر دیگر بمتابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عارف در ہمہ شیوہا و در ہمہ کار بالذت تمام دارد بے الم و در ہمہ المہا لذت کلی دارد بے لذت عارف ہم حق است ہم خلق خلق را عین بندگی می یابد و خلق را عین خدائی و نہ تا نہ خلق کارے دارد و نہ با خدائی کہ بحقیقت او بالاتر از بندگی و خدائیست اگر از عارف پرسی کہ ہیچ میدانی گوید نمیدانم و نمیبایم و اگر گوئی ہیچ چیز مجہول تست یا مفقود تو گوید ہیچ چیز مجہول و مفقود من نیست ہمہ معلوم منست و موجود من عارف ہمہ دارد و ہیچ ندارد و کار عارف ہمہ ضد است در ضد است و حیرت در حیرت ہیچ فکر و اندیشہ ندارد خود بخود است و خود از خود است و خود بسوئے خود است و در میان بے ہر چہ در عالم واقع است نہ خواست عارف است نہ نیست عارف او نست و نہ مردود او عارف نامے بیش نیست بلکہ عین معروفست و معروف ہم اسمے بیش نیست بلکہ ہمان عارفست و ہر دو نام ہمان بیش

حسن از خویشتن گر دید پدرود | کہ گوید بر روانش یک درودے

خاتمہ تذکرۃ اللّٰہی

شکر ست کم آرزو برآمد | کاین تذکرۃ اللّٰہے سرآمد
چہ تذکرہ مجلسے پر از نور | زاللّٰہے و اہل اللہ معمور
اللّٰہے را صدارت او | اہل اللہ در زیارت او
مانا کہ مصورے زہر رنگ | مانے صفت آوریدہ ارتنگ
آنکس کہ نہ مجلسش بدیدہ | زین تذکرہ گو فروز دیدہ
یاران طریق یکدل و جان | انداختہ طرح عیش شادان
پہلو زدہ ہم بکام رانے | چو نانکہ بعہد زندگانے
لب بستہ زبان حال گویا | زان سر بطون شان ہویدا
کانے ہمنفسان محفل انس | وی ہمقدمان منزل قدس
یاد آن ایام عشرت و ناز | وان صحبت دوستان و مساز
آن مہر و نر یشم اختلاطے | خون گرمے و باہم ارتباطی
گہ بحر حقایقے در جوش | گہ مہر بلب زدہ کہ خاموش
مشغولے ذکر حق شب و روز | بودے ظلمت ز دا دل افروز
گہ غلغلۂ سماع در گوش | گہ ہستیٔ خویشتن فراموش
آنرا زو صال خندہ بر لب | وانرا ز فراق گریہ و تب
اسکندرہ بود گہ نشیمن | گہ گلشن تاج روضہ مامن
گاہے قدم رسول بر سر | گہ طوف ابو العلا میسر
گہ جذب علار دین مجذوب | بردے بسوے فضای مرغوب
زد بانگ غراب بین ناگاہ | عنقائیٔ مغرب بیم باللہ
از برزخ مغربے زمانہ | انداخت حجاب درمیانہ
اکنون بس بعد مغربین ست | غربت راہ دراز چین ست
چین ست پل وصال محجب | فانے شو گر بقاست مطلوب
خوشتر بود آن جہان کہ مائیم | از زحمت این و آن درائیم

بیش نیست کو عارف و کو معرفت
ایست حقیقت ندارد و ایست زمانہ
معرفت کہ عین حیرت و جہالت
کی معرفت و کو حیرت کہ ہر دو نقطہ
ذات عارف است کہ ہم عارف و ہم
معلوم است باقی ہمہ اوست کہ ہم
وفا است معلوم و مجہول ست و نہ معلوم
معلوم و مجہول عارف چون از حساب امکان
وز نہ برآمد است دنیا و آخرت اورا
بایست و نہ شست و دو دفتر یکے
شعر گفتہ بیشود و دوین
نشود محمل سخن تفصیل نست
وقت گنجایش یاد کن بے آنہ
مجمل آنکہ خدا را یاد کن
خدا را بہت خود بے آنکہ از خود
آور آموش کن بے آنکہ از خود
غافل گردی و شریعت
من بے آنکہ غرض
داشتہ باشی و کار
ممنوع
بے آنکہ نفر
در خود یابی و از صفات
بے آنکہ
وحمین
تعالیٰ

نے چرخ بلند ہست سرکوب — نے قطع زمین ست خاطر آشوب
نقطہ است مربع عناصر — صفرست زشش جہت معبر
بالا و نہ زیر نے چپ و راست — نی پیش و نہ پس کہ جملہ برخاست
نے قرب نہ بُعد وقف نے سیر — نے کعبہ نہ خانقاہ نے دیر
طوبے بپئے آنکہ جاودانہ — زنیگو نہ سرآورد زمانہ
خوشتر بود آنکہ جملہ یاران — گلدستہ صفت برد ز باران
فارغ زدو کون خوش نشینند — دل خواستہاے خویش بینند
این ست مراد خاطر ما — پس باقے داستانست فردا
دردا کہ بسے زغمگساران — رفتند چو موسم بہاران
یک یک چو گہر ز سلک افتاد — چون دانۂ اشک گشتہ برباد
نے سلک گہر زمانہ بگسیخت — کش واسطۃ العقود نہم رخت
یاد آیدم ہر یکے ازان جمع — ریزم پے شان ز دمع چون شمع
چشمم جوید یگان یگان را — آن کو کہ دہد نشان خدارا
آوخ کہ ازین بساط نیرنج — رفتند چو مہرہاے شطرنج
وین شاطر روزگار رہہات — شہ برشہ داد و مات برمات
رانند سوے عدم جلو ریز — دیدند نہ بر قفا در انگیز
کس داند غیر عالم الغیب — دانندۂ ہر چہ ہست بی ریب
آن جملہ کزین جہان گذشتند — ہستند کجا فسانہ گشتند
یارب بحبیب خود کہ چون من — آزاد شوم ز محبس تن
بنماے مرا جمالی یاران — کن داخل خیل غمگساران
بودرخ بودار بہشت جاشان — مگذار ز بوالحسن جداشان

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

الحمد للہ کہ کتاب فیض انتساب مملو از زواہر لآلی موسوم بہ جواہر غیبی باخاتمہ مسمی بہ تذکرۃ اللہی حسن اختتام یافت اربا-
ذوق و تصوف را بخت بیدار و طالع یار بود کہ این چنین نسخۂ جدید جامع مسائل طریقت و شریعت بار دوم در مطبع نامی منشی نو
لکھنؤ بعالی ہمتی جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع موصوف بماہ فروری سنہ ۱۹۰۸ء مطابق ماہ شوال سنہ ۱۳۲۵ھ از جلیو

حق تالیف اس کتاب کا بحق مطبع ہذا محفوظ ہے

لطیفے داشتہ باشی راضی باشی
ہرچہ واقع میشود و از لذت شرعی
بہرہ مند شوے آنگہ غافل باشی
از ظہور حقیقت روے یاد عوے
معرفت دایاشی یا شہود و حاضر
باش و نہ غایب نہ بندہ باش و نہ
خداوند نہ ہست باش و نہ نیست
متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لازم ذاے کہ
محمد الخیر حق دانی یا حق تا مخبر
دانی در محمد نر انکہ محمد حق تاست
وحق محمد است حق محمد محمد
محمد است حق حق حق
کمال اینست کمال
کمال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
وہو عین حقیقۃ الحال

ایں کلام از حضرت خواجہ آفاق خواجہ بہرنگ خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ است

حررہ فقیر سید احمد عفی عنہ
۲۴ جنوری سنہ ۱۹۱۰ عیسوی
وقت ۱ بجکر ۳۰ منٹ مقام امیر پور

شرح مثنوی مولانا روم - کامل در دو جلد حامل المتن
ہر شش دفتر از مولوی ولی محمد اکبر آبادی حامل المتن
جواہر الاسرار شرح مثنوی مولانا روم - دفتر
اول و دوم و سوم مصنفہ حضرت مولانا حسین بن
حسن بیزواری -
تذکرۃ اللطیف - احوال شاہ مظفر علی قدس سرہٗ از مولانا
ابو الحسن صاحب فریدآبادی -
فتوح الغیب - مع شرح از حضرت غوث الاعظم
جیلانی مع شرح فارسی از شاہ عبد الحق محدث
دہلوی ارشادات فقر و تصوف مین -
دلیل العارفین - ملفوظات حضرت سلطان
معین الدین چشتی جمع کردۂ حضرت قطب الدین
بختیار کاکی -
مثنوی مے و رنگ - از حضرت خواجہ خواجگان
قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ -
مثنوی بزم وصال - معرفت کے مذاق مین
عمدہ مثنوی -
رسالۂ حق نما - از شاہزادۂ دارا شکوہ مرحوم -
مجموعۂ نکات فقر - چار رسالہ نظم از مولوی مظہر علی
العلائی -
لوائح جامی - از مولانا عبد الرحمن جامی -

اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق - ترجمۂ اخلاق جلالی -
تہذیب النفوس - از سید فخر الدین حسین -
باب دانش - مولفۂ مولوی محمد کریم بخش -
اوقات عزیزی - از سید غلام حیدر خان -
ترجمۂ عوارف المعارف - کامل دو جلد مین ترجمۂ
مولانا ابو الحسن فریدآبادی -
خزینۂ دانش - ہوشمندی کی تعلیم از مولوی محمد کریم بخش
بستان تہذیب - جامع اخلاق و ادب مترجمۂ
نواب حاجی محمد عمر علیخان بہادر فیروز جنگ -
بحر الحقیقت - اصلاح نفس مین -
آب حیات - اخلاق و موعظت مین مصنفہ منشی کامتا پرشاد
کیمیاے حکمت - حصہ اول بیان مؤلف علم و ادب
نجات المومنین - ذکر کرامات حضرت شاہ
نجابت اللہ مطبوعۂ مطبع پٹیالہ -
تہذیب الاخلاق - مولفۂ مولوی نجم الحق -
پیر آہن پوشی - اردو ترجمۂ مثنوی مولانا روم
کا نظم شعر بہ شعر اور حاشیہ پر اردو مین حاصل مطلب
مع فوائد تصوف - کامل دو جلد مین -
بوستان معرفت شرح اردو مثنوی مولوی روم
کامل مولفۂ حضرت مولوی عبد المجید خان مولف
ریاض التحقیق شرح اردو سکندر نامہ
اخلاق رضی - مصنفہ فاطمی محمد رضی -
شجرۂ معرفت بحثی - منتخبات مثنوی مولانا روم
مترجمۂ سید غلام حیدر صاحب -
تحفۂ سروری - نظم آداب عبادت جملہ اعضا
از منشی غلام سرور -
گنج الاسرار - ترجمۂ اردو مثنوی شاہ علی قلندر
قدس سرہ ہمراہ زر مثنوی از مولانا سید غلام حیدر خان

فہرست کتب

چشمۂ فیض - نظم ترجمۂ اردو پند نامۂ عطار کلام عارف
کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ از مولوی منشی
عبد الغفور خان بہادر -

مذاق العارفین - ترجمۂ احیاء علوم الدین عربی ہر
چہار جلد کامل در دو جلد -

گلشن سروری - نظم مین تہذیب و اخلاق کا بیان
مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری -

اکسیر ہدایت - ترجمۂ اردو کیمیاے سعادت
جامع شریعت و حقیقت مترجمۂ مولوی فخر الدین احمد

ترجمۂ رشحات - مترجمۂ مولانا ابو الحسن فریدآبادی -

تہذیب احسانی - مولفہ حکیم احسان علی -

مجموعۂ توحید - از شاہ عبد الصمد عرف مدن مست خان
شامل چار رسالہ (۱) الف - بے وہمن (۲) بھجن
(۳) مثنوی اللہ نام چپورے (۴) پریم نامۂ بنا علی

تحفۃ العاشقین - رموز تصوف از شاہ عبد الصمد قدس سرہ

اسرار الحروف ہندی - از فتح علیشاہ قادری بطور
تصوف -

رہبر راہ حق - مجموعہ فراہم کردہ حاجی زردار خانصاحب
سیزدہ رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲) رسالہ مرغوب القلوب
از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی شاہ بو علی قلندر (۴)
مثنوی بے سر نامہ عطار (۵) مثنوی چشمۂ مکشا (۶)
پریم نامہ شاہ ولی (۷) مثنوی اللہ نام (۸) بھجن
از حضرت شاہ عبد الصمد - (۹) الف - بے وہمن -
(۱۰) تحفۃ العاشقین (۱۱) مثنوی حضرت شیخ بہلول
(۱۲) رموز الحقیقت (۱۳) ترجیع بند عارف

آردو ترجمۂ ریاض رضوان - شرح گلستان فارسی
یہ شرح مشہور و معروف از تصنیفات مولانا ریاض علی
مروج درس و تدریس طلبا کہ جسکا ترجمہ مولانا ابو الحسن
صاحب فریدآبادی نے بعبارت فصیح فرمایا -

پند نامۂ وحید - مصنفہ منشی واحد علی وحید -

مجموعۂ تصوف - تصنیف حقائق آگاہ شیخ برہان صاحب
مخزن الانوار - ترجمۂ گنج الاسرار از مولوی محمد
یوسف علی شاہ -

لال چندر کا - مشتمل بر مضامین پند سود مند مولفہ
منشی لال سنگھ صاحب

منہاج السالکین - ترجمۂ جوگ بشسٹ مترجمۂ
مولانا ابو الحسن فریدآبادی -

بودھ پرکاش - مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ -

تنبیہات منظوم - عربی با ترجمۂ اردو نثر و نظم از
شیخ احمد بن علی -

گلشن فیض - ترجمۂ بھوج پربندھ سار مذکرہ راجہ
بھوج و نصائح مفید -

گلدستۂ جنان اردو - شرح بسیط گلستان
سعدی از سید رزاق بخش -

مثنوی سر حق - رموز تصوف از سید شاہ
عطا حسین -

پند نامۂ حبیبی - نصائح دانذرز از محمد
حبیب علی خان -

Author Muẓaffar '
Title Javāhir

C7 .M994lj